Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA

یا عباسؑ

۷۸۶
۹۲-۱۱۰
یا صاحب الزماںؑ ادرکنی

DvD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

NOT FOR COMMERCIAL

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الله الله بائے بسم اللہ پدر

معنیٔ ذبحِ عظیم آمد پسر

معرکۂ کربلا کی سرخ تصویر کتابِ لاجواب

شہیدِ ابنِ شہید

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

حسین علیہ السلام

چشتی کتب خانہ

جھنگ بازار ○ فیصل آباد

شہیدِ ابنِ شہید

حصہ دوم

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ

جھنگ بازار ○ فیصل آباد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معنیٔ ذبحِ عظیم آمد پسر ۔۔۔ سِرِّ اللہ بابِ بسم اللہ پدر

معرکہ کرب و بلا کی سُرخ تصویر کتابِ لاجواب

جِلد دوم

شہید ابنِ شہید

تصنیف لطیف

کُشتۂ عشقِ رسُول خاکپائے اولادِ بتُول

حضرت علّامہ **صائم چشتی** رحمۃ اللہ علیہ

سبیلِ سکینہ
حیدر آباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸۔C۱

چشتی کُتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد 646756

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	ــــــــ	شہید ابن شہید دوم
مصنف	ــــــــ	حضرت علامہ صائم چشتی رح
پہلی بار	ــــــــ	12 ذوالحجہ 1395ھ
بیالیسویں بار	ــــــــ	جنوری 2005ء
تعداد	ــــــــ	گیارہ سو
طابع	ــــــــ	محمد شفیق مجاہد
کتابت	ــــــــ	چشتی کمپیوٹرز
صفحات	ــــــــ	640
ہدیہ		دو جلدیں مکمل سیٹ -/600 روپے

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضامین

نذرانۂ اقبال	۱۷	حسین صحابی نہیں	۴۵
شبیر نہ مانے	۲۱	حسین کی وعدہ خلافی	۴۵
مسدس	۲۳	علی کا تشدد یزید کا رحم	۴۵
ابتدائیہ	۲۵	مرگ امیر معاویہ کا انتظار	۴۶
نقل کفر، کفر نباشد	۲۷	حسین کا بھائی یزید کا حامی	۴۷
باب اول	۴۰	حسین شیطان کے حصہ مین	۴۸
مقام حسین وہابیوں	۴۱	حسین خارجی ہے	۴۸
خارجیوں کی نظر میں	۴۱	حکومت کا تختہ	۴۹
حسین کی بے دینی	۴۱	علی سے اعلیٰ خلافت	۴۹
اپنا اپنا عقیدہ	۴۲	بیس سالہ پروگرام	۵۰
اسلام کے خلاف اصول	۴۲	ناجائز خروج	۵۰
تفرقہ باز	۴۳	سامان حرب	۵۱
حادثۂ کربلا	۴۳	حسین کی خواہش	۵۱
ضدی حسین	۴۴	سابقہ پروگرام	۵۲
پروگرام خلافت	۴۴	تفرقہ انگیزی	۵۳
۔	۴۴	خط و کتابت	۵۳

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسین بچہ تھا ۵۳
سب صحابہ حسین کے مخالف ۵۴
عنوان خود قائم کریں ۵۴
حسین کا فخر خطوں پر ۵۵
الٹ پھیر ۵۶
محض سیاست ۵۶
لٹیرا حسین ۵۷
اول درجہ کا منافق ۵۸
اول درجہ کا بے دین ۵۸
تفرقہ باز صحابہ نے کہا ۵۹
لالچی حسین ۵۹
فتنہ باز حسین ۶۰
بزرگوں کا مخالف ۶۱
سیدہ زینب کو طلاق ۶۲
اسلام کے منافی اقدام ۶۲
خالص دنیاوی مسئلہ ۶۳
حسین جہاد کے لئے نہیں
لڑنے گئے تھے ۶۴

نرالی منطق ۶۴
ایک سوال ۶۵
آخری تان ۶۷
خرافات کا یہ نمونہ ۶۸
خلافت معاویہ ویزید
سے اقتباسات ۶۹
شدید مخالفت ۷۰
گرفتار کر لیا ۷۰
خروج کی تیاریاں ۷۰
حضرت حسین نے بیعت کی ۷۱
لغزش خطائے ذہنی ۷۱
کوئی ساتھی نہ بنا ۷۲
کسی بھائی نے ساتھ نہ دیا ۷۲
صاف انکار ۷۳
خروج کے مخالف ۷۳
کوئی بزرگ ساتھی نہ بنا ۷۳
خاندان نبوت نے یزید کی
بیعت کر لی ۷۴

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تین سال کا حسین	۷۴	مروان کی حسین سے محبت	۸۱
سخت مزاج تخت کا بھوکا	۷۴	یزید کے ہاتھ میں ہاتھ	۸۲
سخت مزاج تخت کا بھوکا	۷۴	قتل حسین جائز تھا	۸۳
حسین کی غلطی کا وبال امت پر پڑا	۷۵	ایک خطرناک مکالمہ	۸۳
حسین کو نانا کی کوئی بات یاد نہ تھی	۷۵	واقعہ کربلا امام زین العابدین کی نظر میں	۸۴
فریضہ حج ترک کر دیا	۷۶	میدان کربلا	۸۴
حسب نسب کوئی چیز نہیں	۷۷	آیت تطہیر میں حسین شامل نہیں	۸۵
سادات کے لئے صدقہ کیوں حرام ہوا	۷۸	رشید ابن رشید کے اقتباسات	۸۸
لغزش خطائے ذہنی	۷۹	اقبال پر بہتان	۹۰
صحابہ کا امام	۸۹	محدثین پر تہمت	۹۰
سخت مخالفت	۷۹	یزید حق پر تھا	۹۰
عون و محمد سوتیلے بیٹے	۷۹	حضرت علی اور یزید	۹۱
حسین کا سن تمیز	۸۰	آل رسول	۹۱
پناہ گزین بھولا گورنر	۸۱	گستاخ	۹۲
ناعاقبت اندیش اور شیخی باز	۸۱	بیعت یزید کرنے والے	۹۲
		واقعہ کربلا	۹۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یزید پاک	۹۳	یزید کی تعظیم	۱۰۲
یزید پر اعتراز کا مطلب	۹۳	رشتہ داری	۱۰۲
صحابہ پر بہتان	۹۳	ہر دلعزیزی	۱۰۲
یزید کی ولی عہدی	۹۳	خلیفہ برحق	۱۰۲
یزید سب سے افضل	۹۴	عبداللہ بن جعفر پر بہتان	۱۰۳
یزید نہ ہوتا تو	۹۵	عسائیوں کا یزید	۱۰۳
یزید کی شان میں قرآن	۹۵	مجسمہ خصائل	۱۰۳
امہات المومنین پر بہتان	۹۶	عباسی کے قیصدے	۱۰۴
صحابہ عشرہ مبشرہ پر بہتان	۹۶	قیصدے یزید کے	۱۰۵
ابوایوب انصاری پر بہتان	۹۶	تین کانے	۱۱۰
اقبال کا ایک شعر	۹۷	پاکستان یزید کے لئے بنا	۱۱۲
واقعہ حرہ شرارت ہے	۹۸	ہم پوچھتے ہیں	۱۱۳
حصہ دار	۹۸	اصلی مجرم	۱۱۵
پیدائشی جنتی	۹۹	چور کا گواہ قاتل	۱۱۶
افسانہ تراشی	۱۰۰	حدیثوں کا کارخانہ	۱۱۷
مدینہ سے یزید کی محبت	۱۰۰	سیاسی رقابت	۱۱۸
باپ نے جان دے دی	۱۰۱	ہماری تاریخ	۱۱۸
عمر بھر دعائیں دیتے رہے	۱۰۱	اہل بیت باغی ٹولہ	۱۱۸

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسین کو شہید کہنا جرم ۱۱۹
اہل بیت کو قتل کرنا جائز ۱۲۰
شہید نہیں باغی کہو ۱۲۰
حسین پر اللہ کا عتاب ۱۲۰
قتل حسین بہتر ۱۲۱
اہل بیت کے لئے جہنم ۱۲۱
جاہلیت کی موت ۱۲۲
بچاؤ کی کوئی صورت نہیں ۱۲۳
حسین کس شمار میں ہے ۱۲۵
فیصلہ خداوندی ۱۲۶
ایں گل دیگر شگفت ۱۲۶
جوابات ۱۲۶
باب دوم ۱۲۹
آئینہ تاریخ ۱۲۹
ابودرداء صحابی اور یزید ۱۲۹
طویل مگر ضروری بحث ۱۳۰
ساڑھے چار غیر شیعہ
اور ثقہ مورخ ۱۳۱
ابن حزم ۱۳۲
خارجی اور ابن حزم ۱۳۳
ظاہری مسلک ۱۳۴
ابن حزم کی تکفیر بازی ۱۳۴
تنگ ظرفی ۱۳۵
ننگا خارجی ۱۳۵
جمہور فقہا کا مخالف ۱۳۵
حکومت کے زیر سایہ ۱۳۶
ابن حزم کا استاد نامہ ۱۳۶
کھل کھیلا ۱۳۷
خارجیت ورثے میں ملی ۱۳۷
خدا کا بیٹا ۱۴۴
امام مالک کاذب ۱۴۴
ابن حزم ابن خلدون کی نظر ۱۴۵
دوسرا ثقہ غیر شیعہ ابن تیمیہ ۱۴۷
وہابی ابوزہرہ کے حضور ۱۴۹
آدھا جعفری آدھا وہابی ۱۵۰
ابن حزم اور ابن تیمیہ کا تعلق ۱۵۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصنیفی شاگرد	۱۵۲	دوزخیوں کا عذاب	۱۶۶
عقیدہ تجسیم خداوندی	۱۵۲	یہ بھی دیکھیں	۱۶۸
اہل اسلام کا مخالف	۱۵۳	بے جا حمایت	۱۶۸
ابوزہرہ کی پریشانی	۱۵۴	تکفیر بازی	۱۷۰
روضہ رسول سے عداوت	۱۵۴	جوش وخروش	۱۷۱
حکومت کی سرپرستی	۱۵۵	منہاج السنۃ اور	
بدزبان بداخلاق	۱۵۶	شاہ عبدالعزیز	۱۷۴
نامحمود صفت	۱۵۶	نصف غیر شیعہ اور	
جھگڑالو	۱۵۷	ثقہ مورخ ابن خلدون	۱۷۸
خارجیوں کا ہمنوا	۱۵۷	ابن خلدون کون ہے	۱۷۸
ابن تیمیہ ابن حجر کی نظر میں	۱۵۸	خلافت کے مستحق نظرانداز	۱۸۱
ابن تیمیہ کی بھیانک تصویر	۱۶۰	عبداللہ ابن عمر کی کنارہ کشی	۱۸۲
خداتعالیٰ حادث	۱۶۳	یزید کا فسق وفجور	۱۸۲
قرآن حادث ومخلوق ہے	۱۶۴	یزید کی بیعت کی حقیقت	۱۸۴
خدا کا جسم اور محل مکانی	۱۶۴	شہادت حسین کا ذمہ دار یزید	۱۸۵
خدا کا علم محدود ہے	۱۶۵	یزید فاسق تھا	۱۸۶
انبیاء معصوم نہیں	۱۶۵	یزید کا فسق متعین ہے	۱۸۶
گنبد خضریٰ کی زیارت	۱۶۶		

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسین سے بڑھ کر کوئی		ایک ضروری بات	۲۱۰
امام عادل نہ تھا	۱۸۶	دھوکا نمبر ایک	۲۱۱
حسین مجتہدوں کے امام	۱۸۷	دھوکا نمبر دو	۲۱۲
یک رخ	۱۸۸	دھوکا نمبر تین	۲۱۳
دوسرا رخ	۱۹	دھوکا نمبر چار	۲۱۶
منفرد مورخ	۱۹۰	دھوکا نمبر پانچ	۲۱۷
شائد غلط نہ ہو	۱۹۰	الاتقان	۲۱۹
تین ورق گم نہ ہوتے تو	۱۹۱	میزان الاعتدال	۲۱۹
مورخ ابن کثیر	۱۹۳	کشف الظنون	۲۲۰
ابن کثیر کون ہیں؟	۱۹۴	لسان المیزان	۲۲۰
ابن کثیر اور ابن تیمیہ کا		فوائد الجامعہ	۲۲۱
تعلق خارجیوں کی نظر میں	۱۹۶	انسائیکلوپیڈیا	۲۲۳
ابن کثیر نصف شیعہ اور		امام ابن جریر کی	
غیر ثقہ شیعہ کیوں ہے؟	۱۹۸	صاف و شفاف تصویر،	۲۲۳
ابن کثیر عباسی کی نظر میں	۱۹۹	خوبصورت شخصیت	
ابن جریر اور ابن کثیر	۲۰۲	بے مثال کتاب	۲۲۴
ابن جریر طبری غالی شیعہ ہے	۲۰۲	[illegible]	
کیا ابن جریر طبری شیعہ ہیں	۲۰۵	[illegible]	۲۲۵

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

[illegible]	۲۲۶	احمد بن حنبل سے فراڈ	۲۶۰
مینارۂ نور	۲۲۸	ابو درداصحابی اور یزید	۲۶۴
دشمن کون؟	۲۳۱	دھوکا کیسے دیا	۲۶۷
کس کی کتابیں	۲۳۳	گواہی اپنے بابا کی	۲۶۹
آشکار ہے حقیقت	۲۳۶	امامت یزید کی	۲۷۱
نصف شیعہ ابوبکر		بیعت خلافت اطاعت امیر	۲۷۴
ابن العربی	۲۴۰	سزا خروج کرنے والے کی	۲۷۵
پورا ثقہ اور شیعہ		اگر یہ درست ہے	۲۸۰
مورخ بلاذری	۲۴۷	اگر امام حسین کا خروج	
ابن کثیر اور بلاذری	۲۴۸	غیر شرعی تھا	۲۸۴
متوکل کون ہے؟	۲۴۹	ابن تیمیہ بھی شیعہ ہو گیا	۲۸۶
کیا یہ خلافت راشدہ ہے؟	۲۵۲	چنانچہ ابن تیمیہ نے لکھا ہے	۲۸۷
خلیفہ راشد یا گمراہ آمر	۲۵۳	اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے	۲۸۷
فیصلہ کن باب	۲۵۵	امام حسین کا قتل جرم ہے	۲۸۸
گواہی ابن تیمیہ کی	۲۵۶	یزید کی ابن زیاد پر لعنت	[illegible]
یزید خلیفہ راشد نہیں	۲۵۷	قاتلین حسین لعنتی ہیں	[illegible]
حجاج بن یوسف سے کم ظالم	۲۵۸	فیصلہ کن عبارت	۲۹۲
امامت کے قائل مسلمان نہیں	۲۵۹	شاہ ولی اللہ سے زیادتی	۲۹۷

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فتنوں کا آغاز ۲۹۹
کس کی اطاعت کی جائے ۲۹۹
غلط حاکم سے کیا سلوک ۳۰۲
سیدنا حسین امام بھی شہید بھی ۳۰۵
اصلی خلافت ۳۰۷
گمراہ کرنے والا ۳۰۷
مصطفائی مہر ۳۰۸
منافق و فاسق ۳۰۹
خلافت اور خروج ۳۱۱
یزید کی حکومت کیسے قائم ہوئی ۳۱۳
تشنہ رہیں گے یہ سوال ۳۱۴
بیعت یزید کی ابتداء ۳۱۷
اس ابتداء کے بعد ۳۱۸
پہلی روایت ۳۲۰
دوسری روایت ۳۲۶
تیسری روایت ۳۲۷
ابوبکر ابن عربی کی بوقلمونیاں ۳۳۸
دو گواہ یا دو ۳۴۰
روایات باطل ہو گئیں ۳۴۰
ہائے رے مجبوری ۳۴۴
فلسفے کی مہربانی ۳۴۵
دعوے کی دلیل ۳۴۷
یہ دلیل بے کار ہے ۳۴۸
اس آئینے میں خود کو دیکھیے ۳۴۹
یہ تو تصدیق ہے ۳۵۲
عبداللہ ابن عمر کا اجتہاد ۳۵۴
کیسے کیسے اجتہاد ۳۵۶
عزیمت یا رخصت ۳۵۹
کیا یہ بیعت خلافت ہے ۳۶۲
یہی نسخہ ۳۶۳
عجیب دھوکا ۳۶۶
یزید کا اصلی چہرہ ۳۶۸
ایک جھوٹ اور سہی ۳۶۸
کیا یزید صحابی بن گیا ۳۷۰
ہمارا چیلنج ۳۷۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خارجیوں کا سب سے بڑا		مدینۂ قیصر پر غزوہ	۳۹۷
ترجمہ حدیث قسطنطنیہ	۳۷۵	قسطلانی شرح بخاری	۳۹۸
حدیث قسطنطنیہ	۳۷۶	مغفور یا مقہور	۳۹۹
خارجیوں کا استدلال	۳۷۸	جنتی تھا یا جہنمی	۴۰۰
عباسی کی چالاکی	۳۸۲	ناجائز حمایت	۴۰۰
خطرناک بے ایمانی	۳۸۳	تعجب کی بات	۴۰۱
کٹی ہوئی عبارت	۳۸۴	جہادِ قسطنطنیہ مورخین کی نظر میں	۴۰۲
پوری عبارت	۳۸۴	تاریخ کامل ابن اثیر	۴۰۳
حدیث قسطنطنیہ	۳۸۵	یہ ہے جذبۂ جہاد	۴۰۵
ترجمہ حدیث	۳۸۶	تاریخ ابن خلدون اور	
حاشیہ بخاری	۳۸۶	جہادِ قسطنطنیہ	۴۰۷
ترجمہ حاشیہ بخاری	۳۸۷	چند اصولی باتیں	۴۰۹
یہ فریب کار	۳۸۹	حدیث قسطنطنیہ کے راوی	۴۱۲
ان کا طریقۂ واردات	۳۹۱	بغضِ حضرت علی کا اقرار	۴۱۵
عمدۃ القاری شرح بخاری		غفرلہ کی بشارت	۴۱۶
امام بدرالدین عینی	۳۹۲	حرفِ آخر	۴۱۸
فتح الباری شرح بخاری		تیسیر الباری شرح بخاری	۴۱۹
ابن حجر عسقلانی	۳۹۶	بخاری پر بخاری	۴۲۰

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بات میں بات	۴۲۱	سنت مصطفےٰ تبدیل کرنے والا	۴۴۴
امت کے لئے خرابی	۴۲۲	خدا یزید کو برکت نہ دے	۴۴۵
ضرور برا کہو	۴۲۴	ام المومنین کی بات مان لو	۴۴۶
امت کے لئے ہلاکت		امام اعظم ابوحنیفہ کا فتوی	۴۴۸
کا سبب ملعون یزید	۴۲۶	حضرت زید کوفہ میں	۴۵۵
حاشیہ بخاری	۴۲۷	فتوی یہ تھا	۴۵۸
عمدۃ القاری شرح بخاری	۴۲۹	اسلام یا فرعونیت	۴۵۹
فتح الباری شرح بخاری	۴۳۱	بیعت یزید کے	
اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ	۴۳۴	مفصل حالات	۴۶۳
مرقاۃ شرح مشکوٰۃ	۴۳۷	کردار یزید کی جھلکیاں	۴۶۵
بمفتاح البرکات		انعقاد بیعت	۴۶۶
ترجمہ مشکوٰۃ	۴۳۸	وہ بات کرو	۴۶۸
تاریخ اسلام کا روشن باب	۴۳۹	وکلائے یزید کا اعتراف	۴۷۱
دین میں رخنہ اندازی		کیا یزید محدث تھا	۴۷۴
کرنیوالا	۴۴۱	التہذیب عسقلانی	۴۷۶
صلوٰۃ کا تارک	۴۴۲	میزان الاعتدال الذہبی	۴۷۷
خصائص کبریٰ میں ہے	۴۴۲	خلاصۃ التہذیب الکمال	۴۷۸
اللہ کی پناہ مانگو	۴۴۳		

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ائل بیت سے یزیدی		یزید کی بیعت کیوں توڑی	۵۰۷
گستاخیاں	۴۷۸	فتح الباری شرح بخاری	۵۰۸
البدایہ والنہایہ	۴۸۰	حاشیہ بخاری	۵۰۹
جنگ بدر کا بدلہ لینے کا اقرار	۴۸۲	جوتوں کا ڈھیر	۵۰۹
امام عالی مقام کے چہرہ		یزیدی ڈانٹ کا نتیجہ	۵۱۱
انور پر چھڑی مارنا	۴۸۳	البدایہ والنھایہ	۵۱۴
واقعات حرہ		یہ لٹیرے کون تھے؟	۵۱۵
خارجیوں کی نظر میں	۴۸۶	یزید کے جاسوس	۵۱۶
اللہ کی مہربانی	۴۸۶	جنگ کیسے ہوئی؟	۵۱۹
مدینہ صحابیوں نے لوٹا	۴۸۸	فتح الباری شرح بخاری	۵۲۲
یزیدی فوج کو راستہ		البدایہ والنھایہ	۵۲۴
کس نے دیا	۴۹۷	یہ کیسی بیعت تھی؟	۵۲۵
کیا یوم حرہ میں چند لوگ		مدینہ لوٹ لیا	۵۲۵
شہید ہوئے ہیں؟	۴۹۹	البدایہ والنہایہ	۵۲۷
واقعات حرہ		ان واقعات پر تبصرہ	۵۲۸
تاریخ کے آئینہ میں	۵۰۲	جذب القلوب	۵۳۲
دول الا اسلام	۵۰۲	لرزہ خیز داستان	۵۳۳
الاصابۃ فی تمیز الصحابہ	۵۰۵		

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدینہ والوں کے قاتل مدینہ والے تھے؟	۵۳۷	آیت مباہلہ میں امام حسین شامل نہیں	۵۵۳
اب فیصلہ ہوتا ہے	۵۳۸	جیسی روح ویسے فرشتے	۵۵۳
نسائی کی روایت	۵۳۹	اب مباہلہ ہوگیا	۵۵۵
فرمان رسول	۵۴۰	ابن تیمیہ بھی شیعہ ہوگیا	۵۵۷
اہل مدینہ کو ستانے والے کی سزا	۵۴۱	ابن تیمیہ اور آیت مباہلہ	۵۵۸
اہل مدینہ کو ڈرانے والے کی سزا	۵۴۱	کیا یہ سب شیعہ ہیں	۵۶۰
یہ فیصلہ ہے	۵۴۳	گھر کی گواہی	۵۶۶
اب دیکھئے کے گل کھل		تفسیریں ہی تفسیریں	۵۶۷
کر کون مرا	۵۴۴	ان حوالوں کے بعد	۵۷۰
کرمانی شرح بخاری	۵۴۵	بیٹے رسول کے	۵۷۱
فتح الباری شرح بخاری	۵۴۶	نساءنا کی تحقیق	۵۷۵
اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ	۵۴۶	قرآن پڑھیے	۵۷۷
بتاتا کیوں نہیں	۵۴۷	آیت تطہیر میں حسین کیسے؟	۵۸۰
احمد بن حنبل اور دیگر		گھر کی گواہی	۵۸۱
ائمہ حدیث کا فتویٰ	۵۴۸	ابن تیمیہ پر ایک سوال	۵۸۴
قاتل کی گواہی	۵۴۹	کون بھولا تھا؟	۵۸۵
مسلم بن عقبہ کا انجام	۵۵۰	روایت نمبر ۱	۵۸۷
جذب القلوب	۵۵۰	روایت نمبر ۲	۵۸۹
تصویر حسین علیہ السلام	۵۵۲		

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

[illegible] ہے [illegible] میں ون نون		محبت ہی محبت	۶۲۲
[illegible] ہے	۵۹۳	میزان قائم کر دیا	۶۲۳
یا اھل البیت [illegible]؟	۵۹۵	جہنم کا راستہ	۶۲۵
[illegible] حسین [illegible] سے		دو پھول محمد عربی کے	۶۳۰
منسوب غلطیاں	۶۰۰	ذوقِ جبریل	۶۳۱
[illegible] جس [illegible] ہے	۶۰۱	یہ اعزاز عظیم	۶۳۲
حسین تو محفوظ ہیں	۶۰۳	تعین اہل بیت	۶۳۴
خارجیوں کا استدلال	۶۰۴	یہ بھی اہل بیت ہیں	۶۳۵
دلیل پر دلیل	۶۰۵	کیوں اور کیسے	۶۳۷
یہ حدیث	۶۰۷	تیری توصیف کا اک باب	
تعصب کی عینک	۶۰۹	کبھی پورا نہ ہوا	۶۳۸
مقام حسین نگاہ رسول میں	۶۱۰		
ہم تم سے تم ہم سے	۶۱۰		
والہانہ محبت	۶۱۲		
آنسو رسول کے	۶۱۴		
ان آنسوؤں کے قیمت	۶۱۶		
یہ محبت یہ پیار	۶۱۹		
کیوں سونگھتے تھے	۶۲۱		

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نذرانۂ اقبال

آں امامِ عاشقاں پورِ بتول
سروِ آزادے زِ بستانِ رسول

اللہ اللہ بائے بسمِ اللہ پدر
معنیِ ذبحِ عظیم آمد پسر

بہرِ آں شہزادۂ خیر المِلل
دوشِ ختم المرسلیں نعم الجمل

سُرخ رُو عشقِ غیور از خونِ او
شوخیِ ایں مصرع از مضمونِ او

درمیانِ امت آں کیواں جناب
ہمچو حرفِ قل ہو اللہ در کتاب

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

موسیٰ و فرعون شبیرؑ و یزید
این دو قوّتِ از حیات آمد پدید

زندہ حق از قوّتِ شبیّری است
باطل آخر داغِ حسرت میری است

چون خلافت رشتہ از قرآن گسیخت
حریت را زہر اندر کام ریخت

خاست آن سر جلوۂ خیر الامم
چون سحاب قبلہ باراں در قدم

بر زمینِ کربلا بارید و رفت
لالہ در ویرانہ ہا کارید و رفت

تا قیامت قطعِ استبداد کرد
موجِ خونِ او چمن ایجاد کرد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہرِ حق در خاک و خُون غلطیدہ است
پس بِنائے لَا اِلٰہ گردیدہ است

مدّعایش سلطنت بُودے اگر
خُود نہ کردے باچنیں ساماں سفر

دشمناں چُوں ریگِ صحرا لاتعد
دوستانِ اُو بہ یزداں ہم عدد

خُونِ او تفسیر ایں اَسرار کرد
ملّتِ خوابیدہ را بیدار کرد

تیغِ لَا چُوں از میاں بیروں کشید
از رگِ اربابِ باطل خُوں کشید

نقشِ اِلا اللہ بر صحرا نوشت
سطرِ عنوانِ نجاتِ ما نوشت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رمزِ قرآں از حسینؓ آموختیم
از آتش اُو شُعلہ ہا اندوختیم

شوکتِ شام و فرِ بغداد رفت
سطوت غرناطہ ہم از یاد رفت

تار ما از زخمہ اش لرزاں ہنوز
تازہ از تکبیر اُو ایماں ہنوز

اَے صبا اَے پیکِ دور افتادگاں
اشک ما بر خاکِ پاکِ اُو رساں

﴿علامہ اقبال﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شبیرؑ نہ مانے

قرآن کی توہین کو شبیرؑ نہ مانے
شیطان کے آئین کو شبیرؑ نہ مانے

قرآں کے قوانین و مضامینِ اَزل پر
ابلیس کی تضمین کو شبیرؑ نہ مانے

جو سر پہ پڑا کوہِ الم جھیل لیا وہ
پُر فتنہ رِفتین کو شبیرؑ نہ مانے

ہر تیرِ جفا سینۂ گلگوں سے لگایا
سلطانیٔ بے دین کو شبیرؑ نہ مانے

خوں اپنے سے رنگین کیا کرب و بلا کو
الحاد کی تزئین کو شبیرؑ نہ مانے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آغوش میں قُربان کیا نُورِ نَظر کو
بے نُور قَوانین کو شبیرؑ نہ مانے

خُون اپنے سے مضمونِ وفا لِکھّا! ولیکن
بے رَبط مضامین کو شبیرؑ نہ مانے

اِسلام کی گردن پہ چُھری چلنا تھی جس سے
اُس فتوئ سنگین کو شبیرؑ نہ مانے

پیغام دیا سایۂ تلوار میں حق کا
گُستاخ فرامین کو شبیرؑ نہ مانے

قانُون محمدؐ کا طلب کرتے تھے صائم
کِسرائی سلاطین کو شبیرؑ نہ مانے

صائم چشتیؒ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسدّس

دستورِ جفا کار کا اِنکار تھا لَب پر
شَیطان کے کِردار کا اِنکار تھا لَب پر

اِلحاد کے اَطوار کا اِنکار تھا لَب پر
اِسلام کے غدّار کا اِنکار تھا لَب پر

فاسق کے فَرامین کو شبّیرؑ نہ مانے
شَیطان کے آئین کو شبّیرؑ نہ مانے

سُلطانیٔ جمہور طَلَب کرتے رہے وہ
اِسلام کا دستور طلب کرتے رہے وہ

ظُلمات میں بس نُور طلب کرتے رہے وہ
قُرآن کا مَنشور طلب کرتے رہے وہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترمیم شیاطین کو شبیرؑ نہ مانے
شیطان کے آئین کو شبیرؑ نہ مانے

وہ نُور تھے انوارِ سحر مانگ رہے تھے
مایوس تھے مگر حق اپنا مانگ رہے تھے

امّت کے لئے ذوقِ نظر مانگ رہے تھے
سَر دے کے صداقت کا اثر مانگ رہے تھے

الحاد کے شوقین کو شبیرؑ نہ مانے
شیطان کے آئین کو شبیرؑ نہ مانے

﴿صائم چشتیؒ﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِبتدائیہ

تحمید و تمہید

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم

خُداوندِ قدّوس ولا یزال و بے ہمتا کا لاکھ لاکھ شکر اور کروڑ احسان ہے جس نے اپنے محبوب و مطلوب دانائے کُلِ غیوب تاجدارِ انبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے صدقہ سے مُدّتِ مدید سے دل میں مچلنے والی آرزوں کے پورا ہونے کا بیش بہا موقع نصیب فرمایا۔

گُذشتہ برس شہید ابن شہید حِصّہ اوّل میں دردِ دل سے کی ہوئی دُعائیں بار آور ہو کر رنگ لے آئیں اور یہ کتاب شہید ابن شہید حِصّہ دوم ایک مُستند تاریخی دستاویز کی صُورت میں زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر ہدیۂ ناظرین ہے

اس تحمید باری تعالٰی اور اظہارِ تشکّر و امتنان کے بعد تمہید کے طَور پر جو بات ہم قارئین کرام کے ذہن نشین کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ یہ کتاب ہم نے خاص طور پر ان حضرات ۔ کے لئے ترتیب دی ہے جو تاریخی تحقیق میں قدم رکھنا بھی گوارہ نہیں کرتے یہ لوگ . فی الحقیقت اس زمرہ میں شامل سمجھے جائیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گے جو ہر چمکدار چیز کو سونا سمجھ کر اس کے حصول کی تگ و دو شروع کر دیتے ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ ان مایوس کُن حالات میں ان کے سامنے ایک ایسی کسوٹی رکھ دی جائے جس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے وہ زرِ خالص اور رولڈ گولڈ میں با آسانی اِمتیاز کر سکیں چونکہ ہم ان دامِ فریب میں آنے والوں کو فریب دینے والے سے کم قصوروار سمجھتے ہیں اس لئے چاہتے ہیں کہ انہیں غلط راہوں پر گامزن ہونے سے بچانے کی حتی المقدور کوشش اور پوری پوری سعی وجُہد کی جائے اگرچہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے ہدایت نصیب فرماتا ہے۔

تاہم تبلیغِ حق بھی ایک اہم ترین فریضہ ہے اور اِس فریضے کی تکمیل کے سلسلہ میں موجودہ دَور کے گمراہ کُن پراپیگنڈہ کی تکذیب اور حمایت حق وانصاف کو ہم سب سے بڑی عبادت متصور کرتے ہیں۔

ہم اُن تو گرفتارانِ بلا کو جو خارجیوں اور ناصبیوں کی گمراہ کُن تحریروں اور ایمان سوز تقریروں کے دام میں یا تو پوری طرح جکڑے جا چکے ہیں اور یا منقارِ زیرِ پر ہو کر خود کو ان کے حوالے کر دینے کے متعلق سوچ رہے ہیں۔

ہم انہیں کم قصور وار اس لئے قرار دیتے ہیں کہ ان کو منزل سے بھٹکانے کی ذمہ داری اُن لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے تحقیق اور حق وصداقت کے بہانے ان لوگوں کو ایسے چوراہے پر لا کھڑا کیا ہے جہاں سے متعدد راہیں مختلف و متضاد سمتوں کی نشاندہی کرتی ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِن حالات میں اگر ناپُختہ اذہان پراگندہ ہو جائیں تو قطعی طور پر تعجّب و حیرانگی کی بات نہیں کیونکہ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ کچّی مٹی کو توڑ پھوڑ کر گوندھ لینے سے ہمہ اقسام کے ظروف تیار کیے جا سکتے ہیں جبکہ اِس کے برعکس مٹّی کا پکا ہوا برتن ریزہ ریزہ تو کیا جا سکتا ہے مگر اس کی ہیئت کو تبدیل کر کے دُوسرا برتن بنا لینا ناممکنات سے ہے۔

اسی طرح وہ نَو آزمودہ کار طبقہ جن کے ذہنوں کی نَشو و نما کالجوں اور یُونیورسٹیوں کی فضا میں ہوتی ہے اور انہیں ٹیکنالوجی اور سائنس کی باریکیوں سے تو آگاہ کیا جاتا ہے۔

مگر اِسلام کی فقاہت سے دُور رکھّا جاتا ہے وہ حضرات جب ناپُختہ ذہنوں کے ساتھ اِسلام کا مطالعہ کرتے ہیں تو بجائے اس کے کہ اسلام کے بنیادی اُصولوں کو سامنے رکھ کر حالات اور واقعات کا تجزیہ کریں۔ محض مُستشرقین کی طرح ان آراء کو پسند کر لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ جو انہیں نام نہاد محقّقین نے خُوب صُورت الفاظ اور جاذبِ نگاہ کتابوں کی صورت میں پیش کی ہوتی ہیں۔

حالانکہ قُرآن وسنّت کی مُتعیّنہ راہوں سے الگ ہو کر حقائق حاصل کر لینا نا صرف یہ کہ مشکل ہے بلکہ ناممکنات سے ہے۔

مبلغ اسلام اور شاعرِ مشرق حضرت علاّمہ اقبال علیہ الرحمۃ دین کے حقائق و معارف کے حصول کے لئے جو نسخہ پیش کرتے ہیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ یہ ہے کہ :-

نہ مکتب سے نہ کالج کے ہے دَر سے پیدا
دِین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا !

اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ :-

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی ! !
سکھائے کس نے اِسمٰعیل کو آدابِ فرزندی

قرآن فرماتا ہے جب تمہیں کسی بات کا حل تلاش کرنا ہو تو اہلِ ذکر سے سوال کرو ۔ اور جو لوگ اہلِ ذکر اور اہلِ نظر اللہ والوں کے عقائد سے ہی متحارب و متصادم ہوں تو اُن کی رہنمائی میں چلنے سے منزل مقصود پر کس طرح پہنچا جا سکتا ہے ۔

ہم نے اس کتاب میں اہل اللہ اور اہلِ ذکر حضرات کی متعین کردہ راہوں کی بھی نشاندہی کر دی ہے ۔ اور تاریخِ اسلام کو غیر مسلم مورخین کی طرح مسخ کرنے والوں کی تحریروں کو بھی بالوضاحت پیش کر دیا ہے ۔

اور یہ سب کچھ بغیر عبارات کو قطع برید کیے نہایت خلوص و دیانت اور پوری ایمانداری سے پیش کیا گیا ہے ۔ تاکہ اہلِ علم حضرات آسانی سے حقّ و باطل میں امتیاز کر سکیں ۔ اور جن کی قسمت میں ازلی سعادت لکھی جا چکی ہے وہ بغیر کسی الجھن کے راہِ مستقیم کا انتخاب کر لیں ۔ ہمیں ایسے حضرات سے ہرگز کوئی شکایت نہیں کہ یہ بھٹکے کیوں ہیں ۔

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیونکہ

ہم نے سیکھا ہی نہیں شکوے شِکایت کرنا
ہم تو داغوں کو بھی سینے پر سجا لیتے ہیں

یہ الگ بات ہے کہ علوم جدید سے بہرہ وَر حضرات کا راہِ راست سے بھٹک جانا پوری قوم کے لئے ایک عظیم المیہ ہے کسی بھی طرح کم نہیں دُوسری بات یہ ہے کہ بعض لوگ ہمارے متعلق غلط گمان رکھے ہوئے ہیں۔ اِن کی خدمت میں استدعا ہے کہ وہ ظنیات کی دُنیا سے نِکل کر یقین واعتماد کی دُنیا میں آجائیں۔

کیونکہ خارجیت کی تردید وتکذیب کا نام ہرگز ہرگز رافضیت نہیں بلکہ یہ اہلِ سُنت کا اجماعی عقیدہ اور اِمتیازی نشان ہے کہ خوارج وروافض ہردو کے غلط عقائد کی تکذیب کریں نیز احقاقِ حق اور ابطالِ باطِل کے لئے ہمیشہ سینہ سپر رہیں۔

آج کا دَور خوارج ونواصب کی ریشہ دوانیوں کا سب سے ہولناک دور ہے ارضِ پاک میں یہ لوگ مختلف ہتھکنڈوں سے ایک طرف تو اہلِ اِسلام سے عشق رسولِ ہاشمی عَلَیہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کی لازوال دَولت چھین لینے کے لئے ایڑی چوٹی کازور لگارہے ہیں۔

اور دُوسری طرف خانوادہ رسول عَلَیہِ الصَّلوٰۃ والتسلیم کی شانِ اقدس میں شدید ترین گستاخیوں کی شرمناک جسارت کررہے ہیں۔ ان حالات

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں اگر آپ ان گستاخانِ رسول اور شاتمانِ رسول کی زبانوں کو لگام دینے سے پس و پیش کرتے رہے اور میدانِ عمل میں نہ آئے تو پھر نوٹ کر لیجئے کہ آپ کے مقتدیوں کے ایمان خطرے سے خالی نہیں ہیں۔

کیونکہ محض ہماری اِس کتاب سے ہی یہ مشن پورا نہیں ہو سکتا یہ تو نشانِ منزل ہے خارجیّت کا قلع قمع تو جمہور اہلِ سنّت کی شدید گرفت سے ہی ہو سکے گا۔ یہ الگ بات ہے کہ آپ نے اگر التفات نہ بھی فرمایا تو ہم جب بھی زندگی کے آخری سانسوں تک اس مشن کو جاری رکھیں گے

کرو نہ غم کہ ضرورت پڑی تو ہم دیں گے
لہو کا تیل چراغوں کی روشنی کے لئے

اور یہ بات بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ کہ

جنہیں حقیر سمجھ کے بجھا دیا تم نے !
یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہو گی

بہر حال ہم آپ سے یہ سوال ضرور کریں گے اگر آپ فی الواقع اہلبیت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے محبت رکھتے ہیں۔ اور بزعم خویش انہی کا صدقہ کھاتے ہو تو ان کی عزت و ناموس پر قربان ہونا سیکھو۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور کچھ نہیں تو ان نفوسِ قدسیہ پر ہونے والے خارجیوں کے مکروہ ترین حملوں کی زبان کو قلم سے تو روک لو۔

تری زد میں اگر ظالم کی گردن آ نہیں سکتی
قلم کی بجلیوں سے پھونک دے اسکے نشیمن کو

اس کتاب میں ہم نے انتہائی کوشش اور پوری پوری سعی و جہد سے خارجیوں کی قلمی بددیانتیوں کا دامن چاک کر دیا ہے اور مکمل طور پر نشاندہی کر دی ہے کہ ان ننگ زمانہ نام نہاد محققوں نے فلاں فلاں عبارت میں کس کس طرح قطع برید کر کے عوام الناس کو دھوکا دینے کی کوشش کی ہے۔ ہم نے یزید پلید کے حمائتیوں کے اس کھلے فراڈ کو بھی ننگا کر دیا ہے جو انہوں نے عداوت اہل بیت کے پیش نظر یزید کی حمایت میں کھیلا ہے۔

حتیٰ کہ ہم نے تاریخ کے چہرے پر ڈالے جانے والے دھوکے اور فریب کے تمام تر نقابوں کو نوچ کر رکھ دیا ہے اب آپ کا بھی فرض ہے کہ پورے اہتمام و عزم کے ساتھ ارضِ پاک سے خارجیت کا نام و نشان مٹانے کی جدو جہد میں بھرپور کردار ادا کریں۔

اب موسم بہار کو آواز دیجئے !
تاراج کر چکی ہے چمن کو خزاں بہت

اس کے علاوہ ہم خارجیوں اور خارجیت زدہ لوگوں کو یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ اپنی زبانوں کو قابو میں رکھیں۔ اپنے قلموں کی طہارت کریں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ارضِ پاک میں رہنا ہے تو نجاست و غلاظت کا کاروبار بند کر دیں۔

تمہاری خرافات و واہیات کا سلسلہ حد سے زیادہ طویل ہو گیا ہے۔

تمہارے دلوں میں خاندانِ رسول ہاشمی سے دشمنی ہے تو اس عداوت و دشمنی کو اپنے تک محدود رکھو۔ ہم تمہیں تمہاری ازلی شقاوت سے محروم نہیں کرنا چاہتے تم جو بھی ہو! رہو

ہمیں تمہارے اعتقادات سے کوئی غرض نہیں.. لیکن دوسروں کو اپنے ذہنوں کے تعفن کی لپیٹ میں لینے کی کوشش نہ کرو غلامانِ اہلِ بیت کے دلوں پر جراحت کرنے کا حق نہ تمہیں کبھی تھا اور نہ اب دیا جا سکتا ہے۔

ابھی اے دیں فروشو وقت ہے اب بھی سنبھل جاؤ

وگرنہ غضبِ شبیری جلا کر راکھ کر دے گا

تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ تم اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہو اور جملہ اہلِ اسلام کے ساتھ بھی فراڈ کرتے ہو اس لئے تمہیں سمجھانے کی ہرگز ضرورت محسوس نہیں ہوتی لیکن تمہیں آلِ رسول کی شان میں کی گئی گستاخیوں کے پلندے چھاپ کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جا سکتی اس مملکتِ مقدس میں غیر اسلامی نظریات پھیلانے کی ہر کوشش کو تباہ و برباد کر دیا جائے گا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یاد رکھو کہ تم غیر مسلموں سے بدتر اور زیادہ خطرناک ہو تم نے اسلام کا لبادہ بھی اوڑھ رکھا ہے اور اسلامی اقدار کو بھی کچل کے رکھ دینا چاہتے ہو تم مسلمان بھی کہلاتے ہو اور اسلام سے بغاوت بھی کرتے ہو اسلام کے دامن میں جو بھی متاعِ عظیم ہے اسے تم جھٹک دینا چاہتے ہو۔

مسلمانوں کو اس راہ سے بھٹکا دینا چاہتے ہو۔

تم مسلمانوں کو ضربِ حیدری اور سجدہ شبیری کے ذوق سے محروم کر دینا چاہتے ہو۔ حالانکہ تصورات پاکستان کا خالق انہی دو چیزوں کو اسلام کا سرمایہء عظیم قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہے کہ:۔

اِسلام کے دامن میں بس اس کے سوا کیا ہے
اک ضرب ید اللّٰہی، اک سجدہ شبیری

(اقبالؒ)

مگر یہ تمہاری بدقسمتی ہے کہ تمہیں ضرب حیدری میں بھی کمزوریاں نظر آتی ہیں شہرت حاصل کرنے کا یہ طریقہ خطرناک بھی ہے اور وحشتناک بھی مگر یاد رکھو اسلام دشمنی کے پرچار سے حاصل کی ہوئی شہرت تمہیں دونوں جہان میں ذلیل وخوار کر کے رکھ دے گی۔

شعائرِ اسلام کو مٹا کر شہرت حاصل کرنا ہولناک نہیں تو اور کیا ہے جب کے تم خود کو مسلمان بھی سمجھتے ہو۔

میں ان کی محفل عشرت سے کانپ جاتا ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو گھر کو پھونک کے دنیا میں نام کرتے ہیں

شاتمانِ اہل بیت کو ہماری طرزِ تحریر سے تکلیف تو ضرور ہوگی مگر حقیقت یہ ہے کہ:۔

اے صبا ایں ہمہ آوردہء تست

تم سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی شان میں گستاخیاں کر کے رسول اللہ کو ایذا دیتے ہو جبکہ نصِ قطعی سے ثابت ہے کہ رسول اللہ کو ایذا دینا اللہ تعالیٰ کو ایذا دینا ہے۔

اور اللہ اور رسول کو ایذا دینے والے پر اللہ اور اُسکے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں تمہیں اگر ملعون رہنا ہی پسند ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے البتہ یہ بات ہم واشگاف طور پر پھر بتا دینا چاہتے ہیں کہ اب بساطِ خارجیت کو لپیٹ لو اور دوسروں کی دل آزاری کرنے کے بجائے بغض وعناد کی آگ میں خود ہی جلتے رہو یہ آگ قیامت تک اور قیامت کے بعد تا ابد الآباد تمہارے ساتھ رہے گی۔

دشمنانِ اہلِ بیت مصطفےٰ کے لئے دائمی آگ مقدر ہو چکی ہے یہ الگ بات ہے کہ یہ آگ اپنے آپ کو تم نے خود ہی لگائی ہے۔

اور بقول:۔ خود کردہ را علاجے نیست

اب تمہارے سینوں میں بغض وعناد اہلِ بیت کی آگ ہمیشہ کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لئے بھڑکتی ہی رہے گی۔

اب اپنے ہی عناد کے شُعلوں میں آپ جل
کس نے تجھے کہا تھا کہ جلتی پہ تیل ڈال

آخر میں ہم ان محبّانِ کرام جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے خانوادہء رسول معظم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی محبّت وعقیدت کی شمعیں فروزاں کررکھی ہیں کی خدمت میں التماس کریں گے کہ اپنے جوش وعقیدت کو محض یہاں تک محدود نہ رکھیں کہ جب کسی مردود وملعون کی شیطانیت سے بھرپور کتاب مارکیٹ میں آئی تو وقتی طور پر صدائے احتجاج بلند کرکے اُسے ضبط کروادیا۔ بلکہ اس کا مستقل حل سوچیں اور وہ یہ ہے کہ ان گستاخ مصنّفین کی قلموں پر بین لگایا جائے۔

ان کی کتابیں نہیں بلکہ ان کی جائدادیں ضبط کروائی جائیں اگر آپ پورے عزم ویقین اور عشق حسین علیہ السّلام سے سرشار ہوکر منظم طور پر کوئی اقدام کریں گے تو اس کے نتائج یقیناً یقیناً مُثبت انداز میں ظاہر ہوں گے۔ آپ اگر اتحاد واتفاق سے صدائے احتجاج بلند کریں گے تو ان گستاخان رسول اور دشمنانِ آلِ رسول کو ملک بدر بھی کروایا جاسکتا ہے۔

یہ مقدس سرزمین حسین علیہ السّلام کے نانا جان کے نام پر حاصل کی گئی تھی۔ یہاں نہ تو حسین علیہ السّلام کو گالیاں دی جاسکتی ہیں اور نہ ہی یزید پلید کے قصیدے پڑھے جاسکتے ہیں جن لوگوں کو اسلام کی بنیادیں ہلا دینے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

والی تحقیق کا شوق ہے وہ اسلام کا لبادہ اُتار کر عیسائیوں اور یہودیوں کا مذہب اپنا کر انہی کے ممالک میں رہ کر اپنے شیطانی جذبات کی تسکین کا سامان فراہم کریں اِس کتاب میں ہم نے ان کی متعدد تلبیسات با حوالہ نقل کر دی ہیں تا کہ جملہ اہلِ اسلام ان کے مُطالعہ کے بعد سنجیدگی اور متانت سے ان فتنوں کو کچل دینے کا طریقہ کار وضع کریں۔

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ میں جملہ اہلِ اِسلام کو خواریانِ یزید بننے کے بجائے غلامانِ حسین علیہ السلام بننے کی توفیق عطا فرمائے

آمین ثم آمین بجاہِ سید المرسلین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین

پروردۂ خوانِ اہلِ بیت رسول

صائم چشتی

۲۰ ذوالحجہ سنہ ۱۳۹۶ھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نقلِ کُفر کُفر نبَاشَد

اگرچہ یہ درست ہے کہ نقل کفر کفر نباشد مگر بعض کُفر ایسے ہوتے ہیں جن کے نقل کرتے وقت ایمان کا ضیاع تو نہیں ہوتا لیکن قلوب و ارواح پر جراحت ضرور ہوتی ہے اور ان تکلیف دہ اور اذیت ناک حالات سے ہمیں گزرنا پڑا ہے ہمیں خارجیوں کی ایسی ایسی مکروہ ترین عبارتوں کا اعادہ کرنا پڑا ہے جن کے تصور سے ہی دِل خون ہو کر رہ جاتا ہے اور جذبات تڑپ تڑپ جاتے ہیں۔

مگر ان اکاذیب و اباطیل کو نقل کرنے کے سوا اور کوئی صُورت ہی نہ تھی۔ جس سے ان کی تکذیب و تردید ہو سکتی۔

اگر خارجیوں کی تلبیسات کو قارئین کے سامنے لائے بغیر کام چل سکتا تو ہم ہرگز ایسا اقدام نہ کرتے جو ہمارے لئے بھی دِل آزاری کا باعث ہے۔۔ اس وضاحت کے بعد!

ہم اپنے قارئین سے درخواست کریں گے کہ عنقریب شروع ہونے والے باب اوّل میں آنے والی تمام تحریروں کو دل پر پتھر رکھ کر بھی پڑھ لیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہمیں یقین ہے کہ اہلِ محبّت کا ذوقِ نگاہ ایسی خرافات کو دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرے گا اور ہر جُملے کو پڑھتے وقت دل پر چوٹ پڑے گی مگر اس مضمون کو پڑھنا اِس لئے بھی ضروری ہے کہ آپ اِن لوگوں سے قطعی طور پر متنّفر ہو جائیں جن کے چہرے دیکھ کر یُوں معلوم ہوتا ہے کہ جُنیدِ وقت ہیں مگر ان کے قلوب و اَرواح مکمّل طور پر شیطان کے کنٹرول میں ہیں۔

یاد رکھیئے:۔

کہ جس طرح اہلِ بیت رسول عَلَیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلام سے محبّت ومودّت رکھنا جانِ ایمان ہے اِسی طرح اہل بیتِ رسول صَلّی اللہ عَلَیہِ وآلِہ وَسلّم کے دُشمنوں اور گُستاخوں سے عداوت ونفرت رکھنا بھی عینِ ایمان ہے

یہ بات ہم نے قیاس کے طور پر نہیں کی اور نہ ہی یہ کسی فلاسفر کا قول ہے جس سے اِختلاف کا جواز تلاش کیا جا سکے بلکہ یہ مکینِ گُنبدِ خضریٰ کا فرمان ہے اس رسولِ صادقؐ کا فرمان ہے جس کا ہر فرمان فرمانِ خُداوندی ہے۔

سرکارِ دو عالم صَلّی اللہ عَلَیہِ وآلِہ وَسلّم نے فرمایا ہے کہ جو ہمارے اہل بیت سے دُشمنی اور بُغض رکھتا ہے وہ خُدا تعالیٰ سے دُشمنی رکھتا ہے اَب آپ خُود ہی فیصلہ فرمائیں کہ دُشمنِ رسول اور مبغوضِ خُدا سے نفرت وعداوت ضروری ہے کہ نہیں؟

بہر حال بتانا یہ تھا کہ خارجیوں کی اِس خرافات وہفوات کو ہم نے بھی دل پر پتھر رکھ کر ہی نقل کیا ہے۔ اِسی طرح آپ سے جیسے بھی ہو سکے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بالاستعیاب پڑھ جائیں اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ آپ آئندہ اوراق میں ہونے والی بحث سے پُورے طور پر مُستفیض و مستفید ہو سکیں گے

مصنف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باب اول

یزیدیوں کے قلم سے

انصاف کا خُون

مقامِ حسینؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خارجیوں وھابیوں کی نظر میں
تحریروں کے آئینے
خباثت و بے حیائی کی منہ بولتی تصویریں

حسین کی بے دینی

ابنِ علی کو حد سے بڑھایا نہ جائے گا
انسان کو خدا تو بنایا نہ جائے گا

بنیادِ لاالہ تو ہوتا ہے خود رسول
نانے کی جا نواسہ بٹھایا نہ جائے گا

اِک فرد حق پسند ہو اُمت ہو کفر کوش
یہ کلمہ نفاق پڑھایا نہ جائے گا

اَصحاب فسق کیش ہوں معصوم ہوں حسین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ زہر اہلِ حقّ سے تو کھایا نہ جائے گا

حسینؑ نے اِس فعل پر ناراض تھے اصحاب
تفریق کو تو دین بنایا نہ جائے گا

"رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۱۲"

اپنا اپنا عقیدہ

سیّدنا حسینؓ اور ابنِ زبیر ان دونوں بزرگوں کے علاوہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے صحابہ کرام جو اس وقت دُنیا میں حیات تھے جنہوں نے نزولِ وحی کے رُوح پرور نظارے اور مشاہدے فرمائے ہوئے تھے اور حضُور پاک کی تعلیم سے دینِ پاک کا عکس بن چکے تھے وہ بھی کچھ رائے رکھتے تھے یا دین حق ان دونوں بزرگوں میں سمٹ کے رہ گیا تھا۔ جو نزولِ وحی وقت ابھی شیر خوار بچوں کی حیثیّت رکھتے تھے جو ان دوسرے بزرگوں کے ہوتے ہوئے دین حق میں حجت نہیں مانے جا سکتے اور نہ ہی ان دُوسرے بزرگوں کے عمل اور مسلک کو چھوڑ کر ان کے عمل کو دین سمجھا جا سکتا ہے۔

(رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۹۲)

اسلام کے خلاف اصول

سیّدنا حسینؓ کا بیعت سے انکار کرنا اس لئے تھا کہ آپ اپنے آپ کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امیر سے بہتر سمجھ کر خلافت کو اپنا حق سمجھتے تھے۔ جس کا ثبوت کتاب ہذا میں

کافی زیادہ پہنچادیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ اصولِ اسلام کے خلاف ہے۔

کہ کسی ایک نیک ہستی کے ذاتی خیالات اور رائے کو جمہور امت

کے خلاف دین کا مقام دیدیا جائے۔

❀رشید ابن رشید صفحہ ۱۳۳❀

تفرقہ باز

سیّدنا عبداللہ بن عُمر نے سیّدنا ابن عباس کی موجودگی میں حضرت

حسین اور ابنِ زبیر سے فرمایا کہ تُم دونوں ابنِ زبیر اور سیّدنا حُسین خدا سے

ڈرو اور مُسلمانوں میں تفرقہ نہ ڈالو یعنی امیر یزید کی بیعت کرلو

❀رشید ابن رشید صفحہ ۱۳۳❀

حادثۂ کربلا

مُسلم کے بھائیوں نے اصولِ اسلام کو بالائے طاق رکھتے

ہوئے مُسلم کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر حکومت

کے دستے پر حملہ کردیا۔

لہٰذا ان کی ناعاقبت اندیشی سے یہ حُزن انگیز واقعہ پیش آیا

❀صفحہ نمبر ۱۹۸❀

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ضدّی حسین

ان حالات کے ہوتے ہوئے تو ہر حق پسند شخص اس نتیجہ پر پہنچے گا
یہ دونوں بزرگ (امام حسین اور عبداللہ بن زبیر) خلافت کو اپنا خاندانی حق
سمجھ کر تمام صحابہ کرام اور دوسرے مسلمانوں کے سمجھانے اور منع کرنے کے
باوجود بھی اپنی ضد پر قائم رہے۔

﴿صفحہ نمبر ۱۹۳﴾

پروگرامِ خلافت

سیّدنا حسین شروع ہی سے خلافت اپنا خاندانی حق سمجھتے تھے آپ
ابھی بچے ہی تھے کہ سیدنا فاروق اعظم کو فرماتے ہیں کہ میرے باپ کے منبر
سے اتر جایئے اور اپنے باپ کے منبر پر جا کر بیٹھیے اور پھر سیّدنا حسن کے امیر
معاویہ سے صلح اور بیعت کے موقع پر اپنے بھائی کو جنگ کی ترغیب دیتے ہیں
پھر سیدنا معاویہ سے بیعت کر لینے کے بعد کوفیوں کو کہتے ہیں اب بیعت تو
کر لی ہے اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہو معاویہ کو مرنے دو پھر اس وقت دیکھا جائے گا

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۱۹۸﴾

نا سمجھ حسین

ان اقتباسات کتب تاریخ وغیرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا حسین
نے حکومت کو بچوں کا کھیل سمجھتے ہوئے کسی کی پرواہ نہ کرتے تھے اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بزرگوں کے سمجھانے کے باوجود بھی بعض اوقات جو دل میں آتا کر گزرتے تھے

٭رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۰۴٭

حسین صحابی نہیں

حضرت حسین رضی اللہ عنہ تو آنحضور صلعم کے سفرِ عقبیٰ کے وقت پانچ سال کے معصوم بچے تھے ان کو جلیل القدر صحابی کہنا محض غلط ہے۔

٭رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۱۵۶٭

حسین کی وعدہ خلافی

سیدنا حسین حاکمِ مدینہ سے بیعت دوسرے روز کرنے یا لوگوں کے سامنے بلانے کا وعدہ کر کے اسی رات کو مدینہ منورہ سے امیر المومنین کے خلاف خروج کر کے مکہ مکرمہ روانہ ہو گئے !

٭رشید ابن رشید صفحہ ۱۸۷٭

علی کا تشدد یزید کا رحم

اہلِ بصیرت خوب سمجھتے ہیں کہ سیدنا حسین کا حاکم مدینہ سے دوسرے روز بلانے کا وعدہ فرما کر رات کو ہی مدینہ سے روانہ ہو جانا بیعت سے حقیقتاً انکار تھا۔لہذا آپ کا بیعت سے انکار کر کے مکہ چلے جانا حقیقت میں امیر المومنین یزید کے خلاف خروج کا پہلا قدم تھا۔اِس سلسلہ میں اہل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انصر و سابقہ خلفاء جو اس خلافت سے بہت ہی بلند مقام رکھتے تھے اُن کا بیعت سے انکار کرنے والوں کے ساتھ حسنِ سلوک کو مدنظر رکھنا چاہیے اور اس شہرِ مدینہ رسول پاک میں جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیعت ہوتی ہے تو سیدنا علی کے فوجیوں نے بیعت نہ کرنے والوں سے جو جو سختیاں اور زیادتیاں کی تھیں وہ بھی اہلِ علم سے پوشیدہ نہیں اور اہلِ حق یہ بھی جانتے ہیں کہ بعض بیعت سے انکار کرنے والوں کو جان سے ہاتھ دھونے پڑے جبکہ بیعت نہ کرنے والوں کے پاس معقول وجہ تھی۔

رشید ابن رشید صفحہ ۱۸۸

مرگ معاویہ کا انتظار

امیر المومنین یزید کی مخالفت کیلئے سیّدنا حسین سیدنا معاویہ کی وفات کے منتظر تھے جونہی انہیں سیّدنا معاویہ کی رحلت کی خبر ملی تو اپنے دلی مقاصد کی برآوری کیلئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور اس سلسلہ میں پہلا قدم اس طرح اٹھاتے ہیں کہ حاکم مدینہ بیعت پر مجبور کرے تو اس کا جواب طاقت سے دیا جائے اور کسی قیمت پر یزید کی بیعت نہ کی جائے خواہ جنگ کا آغاز ابھی سے کیوں نہ کرنا پڑے نہیں سوچتے کہ نتائج کیا برآمد ہوں گے۔

لہذا آپ حاکم مدینہ سے واپس آکر مدینہ سے مکّہ اور پھر بعد میں وہاں سے کربلا پہنچ جاتے ہیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امیر کی اطاعت سے گریز اور اپنی خلافت کی طلب کے نتائج پیدا ہونے تک آپ نے جو کچھ کیا دراصل اس تمام سلسلہ کی رُوحِ رواں ہے جسے سمجھ لینے کے بعد قارئین بآسانی اِس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ سیّدنا حسین نے خود ہی ایسے حالات پیدا کیے تھے جو بِالآخر واقعہ کربلا پر منتج ہوئے

☼رشید ابن رشید صفحہ ۱۸۶☼

حسین کا بھائی یزید کا حامی

سیدنا علی کے لائق اور بہادر فرزند محمد بن حنفیہ نے سیدنا حسین کا ساتھ نہ دیا۔

اہلِ نظر کو غور کرنا چاہیے کہ محمد بن علی نے جو اولاد علی میں سے زہد و تقویٰ اور علم و فضل میں اِمتیازی شان کے مالک تھے اور شجاعت و بہادری میں تمام عرب کے شہزور جن سے کانپتے تھے، کیوں انہوں نے باوجود سیّدنا حسین کے بار بار اصرار کرنے کے بعد بھی کوفہ جانے میں آپ کا ساتھ نہ دیا۔ اہلِ بصیرت کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کون سی طاقت و کشش تھی جو ابنِ حنفیہ کو امیرالمؤمنین یزید کے خلاف اٹھنے سے روکتی تھی بلکہ امیر کی تعریفیں کرنے پر مجبور کرتی تھی۔ آپ بزدل اور کمزور بھی نہ تھے اور آپ کا ایمان بھی ہماری طرح کمزور نہ تھا کہ ڈرتے ہوئے ایسا کرتے تھے۔

☼رشید ابن رشید صفحہ ۱۷۳☼

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسین شیطان کے حصہ میں

یعنی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں تفرقہ پڑتا ہے تو پڑے میں اپنے ارادہ سے باز آنے والا نہیں ہوں۔

یہاں اہلِ نظر کیلئے قابلِ غور یہ بات ہے بھی ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اپنے والدِ محترم سیدنا علی کی بھی مخالفت کر رہے ہیں کیونکہ قوم میں تفرقہ ڈالنے اور جماعت سے الگ ہونے کے بارے میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے۔ جو شخص جماعت سے الگ ہو جاتا ہے وہ شیطان کے حصہ میں چلا جاتا ہے۔

حسین خارجی ہے

جو شخص امامِ برحق پر خروج کرے جس پر جماعت نے اتفاق کر لیا ہو وہ خارجی کہلائے گا، چاہے یہ خروج صحابہ کرام کے دور میں آیا ہو یا آئمہ راشدین پر ہو چاہے ان کے بعد تابعین پر الخ۔

جب سیدنا معاویہ کی وفات پر دارالحکومت دمشق میں مسلمان قوم کے کرتا دھرتا بزرگوں نے امیر یزید سے خلافت کی بیعت کر کے فیصلہ فرما دیا پھر آنحضور صلعم سے فیض یافتہ اس وقت کے بزرگ اور محترم ہستیوں سیدنا عبداللہ ابن عباس ترجمان القرآن اور شیخ الصحابہ سیدنا عبداللہ ابن عمر اور سیدنا عبداللہ بن جعفر آنحضور صلعم کے پروردہ سیدنا علی کے داماد اور سیدنا حسین کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہنوئی اور سیّدنا علی کے لائق فرزند محمد بن حنفیہ اور دُوسرے سرکردہ مُسلمانوں نے مکّہ مکرمہ اور مدینہ منوّرہ میں یزید کے لئے خلافت کی بیعت کر کے اس فیصلے پر مُہر ثبت کردی اور سیّدنا علی کے ارشاد کے مطابق

توبہ و بازگشت کے لئے کہہ کر اپنا فرض پورا کرتے ہوئے حتّٰی سے سمجھایا خدا سے ڈرایا۔ تفرقہ ڈالنے سے روکا لیکن سیّدنا حسین پر کوئی اثر نہ ہوا!

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۲۹﴾

حکومت کا تختہ

سیّدنا حسین مدینہ منورہ میں امیر یزید کی بیعت سے گڑبڑ کر کے مکّہ مکرمہ آکر حکومت کا تختہ الٹنے کے لگا تار چار ماہ تک پروگرام بناتے رہے۔

﴿رشید ابن رشید صفحہ ۲۳۰﴾

علی سے اعلیٰ خلافت

لیکن سیّدنا حسین کوفی تفرقہ بازوں کے سہارے سرکردہ مُسلمانوں

کی مرضی کے خلاف حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے کُوفہ روانہ ہو گئے۔

یہ وہ باتیں ہیں جنہیں تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے مُسلمان اچھّی طرح جانتے ہیں یہ تاریخی حالات واضح طور پر ثابت کرتے ہیں کہ امیر المومنین یزید کی خلافت سیّدنا علی کی خلافت سے بوجہ خانہ جنگی کے بدرجہا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اولیٰ اور اتفاق کی حامل تھی۔

﴿صفحہ نمبر ۲۳۰﴾

بیس سالہ پروگرام

تاریخ شاہد ہے کہ سیّدنا حسین امیر یزید کی بیعت کے بارے میں گورنر مدینہ کو یہ کہہ کر کہ جب صُبح آپ اوروں کو بیعت کے لئے بُلائیں گے تو ہم بھی موجود ہوں گے رات ہی رات مدینہ سے مکّہ چلے آئے اور راستہ میں سیّدنا عبداللہ بن عُمر اور جناب ابنِ عباس کے مَنع کرنے پر بھی نہ پلٹے تھے یہاں آکر ابنِ زبیر تو کعبۃ اللہ کے پناہ گزین بن کے آرام سے بیٹھ گئے اور آپ حسبِ پروگرام اپنی خلافت کے لئے کوشش اور راہ ہموار کرنے میں مصروف ہو گئے گویا اپنے سابقہ بیس سالہ پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہمہ تن مشغول ہو گئے۔

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۱۲﴾

ناجائز خروج

غرض یہ کہ چچا بھتیجے میں بحث ومباحثہ اِسی بنا پر تھا کہ سیّدنا حسین خروج کا غلط اقدام اُٹھا کر ہلاک نہ ہو جائیں اور ساتھ ہی سیّدنا ابنِ عباس اصولاً اس خروج کو دینی و دُنیوی طور پر ناجائز سمجھتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اس ردّوکد کے درمیان سیّدنا حسین نے اپنے مُشفق چچا سے کہا کہ اب آپ بہت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بوڑھے ہو چکے ہیں گویا کہ جیسے ہمارے نوجوان بعض اوقات اپنے بزرگوں کو کہہ دیتے ہیں کہ آپ تو سترے بہترے ہو گئے ہیں۔ اب آپ ریٹائر ہو چکے ہیں اب یہ سوچنا سمجھنا نوجوانوں کا کام ہے اس طرح گویا سیّدنا حسین نے یہ بھی فرمایا کہ جو کچھ ہم سمجھتے ہیں وہ آپ نہیں سمجھ سکتے۔

اللہ اکبر قارئین آگے چل کر کربلا کے مضمون میں دیکھیں گے کہ سیّدنا حسین اعتراف کرتے ہیں کہ مجھے نصیحتیں کرنے والے حق پر تھے میں نے ان کی مرضی کے خلاف چل کر غلطی کی۔

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۲۰﴾

ساما ن حرب

جب سیّدنا حسین دارالامن کعبۃ اللہ سے تمام بزرگوں دوستوں کے سمجھانے کے باوجود اور منع کرنے کے باوجود کوفیوں کے فریب میں آ کر کوفہ روانہ ہوئے تو آپ نے اپنے نقلی شیعوں کو خط لکھا کہ میں جلد تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں۔ تم کمر ہمت مضبوطی سے باندھ لو اور سامان جنگ تیار رکھو۔

آپ کوفیوں کے دلاسوں سے حد سے زیادہ پر امید تھے کہ آپ کوفہ پہنچتے ہی خلافت پر قبضہ کر لیں گے

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۲۳﴾

حسین کی خواہش

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سیّدنا حسینؓ کا سیّدنا فاروق اعظم کو یہ کہنا کہ میرے باپ کے منبر سے اتر جایئے ثابت کرتا ہے کہ بچپن ہی سے آپ کے خیالات میں لاڈ پیار کی عادت نے گھر کر رکھا تھا اور یہی وجہ تھی کہ آپ دوسروں پر حکم چلانا اپنا حق سمجھتے تھے۔ سیّدنا حسینؓ نہیں چاہتے تھے کہ حکومت ہمارے گھر سے باہر جائے تب ہی تو آپ نے فرمایا کہ صلح سے بہتر تھا کہ میرا ناک کاٹ لیا جاتا۔

(رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۰۶)

سابقہ پروگرام

سیّدنا معاویہ کی وفات پر جب مدینہ منورہ میں آپ کو بیعت کے لئے بلایا جاتا ہے تو اپنے ساتھ چالیس مسلح آدمی لے کر جاتے ہیں کہ اگر بیعت کے لئے مجبور کیا جائے تو جنگ جیسے ہولناک اقدام سے بھی گریز نہیں کیا جائے گا۔

(رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۰۷)

سیّدنا حسینؓ کا حاکم مدینہ کو یہ کہنا کہ کل صبح لوگوں کے سامنے مجھے بلانا لیکن واپس آکر رات ہی کو مدینہ منورہ سے خروج کر کے چلے جانا اپنے سابقہ پروگرام کو عملی جامہ پہنانا نہیں تو اور کیا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۰۸)

تفرقہ انگیزی

جب آپ مدینہ منورہ سے چلے آئے اور راستہ میں سیّدنا ابن عباسؓ اور سیّدنا ابن عمرؓ نے فرمایا تم دونوں ابن زبیرؓ اور حسینؑ خدا سے ڈرو۔ جماعت المسلمین میں تفرقہ نہ ڈالو یعنی یزید سے بیعت کرلو اگر امیر یزید میں کسی قسم کا نقص ہوتا تو یہ دونوں نیک ہستیاں آنحضرت سے تربیت اور آنحضور صلعم کی معرفت اللہ تعالیٰ سے خطاب یافتہ کسی صورت بھی امیر یزید کی خاطر ان دونوں بزرگوں کو نہ تو خدا سے ڈراتیں۔ اور نہ ہی ان سے تفرقہ انگیزی کو منسوب کرتیں۔

(رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۰۸)

خط وکتابت

دارالامن مکہ مکرمہ جاتے ہی سیّدنا حسینؓ اپنے بیس سالہ طے شدہ پروگرام کو عملی پہنانے کے لئے اپنے خاندانی دشمنوں سے خط وکتابت کرتے ہیں۔

(رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۰۹)

حسینؑ بچہ تھا

جن کے مقابلے میں سیّدنا حسینؓ ایک بچہ کی حیثیت رکھتے تھے کیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان تمام مسلمانوں نے اسلام کی تعلیم کو خیر باد کہہ دیا تھا کہ ایک فاسق انسان کے ہمنوا ابن کر سیّدنا حسینؑ کو اس کے خلاف اٹھنے سے روک رہے تھے اور سیّدنا حسینؓ و ابن زبیرؓ ہی اس نکتہ کو سمجھتے تھے کہ جب تک خلافت نہ ملے اسلام خطرے میں تھا۔

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۱۰﴾

سب صحابہ حسینؑ کے مخالف تھے

اہل حق قارئین حقیقت سورج کی طرح روشن ہے کہ سب خلافت حاصل کرنے کا جھگڑا ہے۔ اگر تبلیغ اسلام کا معاملہ ہوتا تو صحابہ کرام آپ کے عزیز و اقارب اور باقی سنجیدہ مسلمان جو آپ کو اس سفر سے منع کرتے تھے اور پھر آپ کے ہمراہ کسی صحابی رسول کا نہ ہونا بھی ثابت کرتا ہے کہ صحابہ کرام اس غلط اقدام کے مخالف تھے ان کی رائے کے خلاف آپ خلافت حاصل کرنے کوفہ گئے تھے اور خلافت کی آرزو میں ہی کربلا کا حادثہ پیش آیا۔

﴿کتاب مذکورہ صفحہ نمبر ۲۳۸﴾

عنوان خود قائم کریں

مولوی عبیداللہ مبارک پوری رحمانی مدارس مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی تحریر فرماتے ہیں۔

معتبر تاریخی روایات سے معمولی سمجھ کا آدمی بھی یہ نتیجہ اخذ کرنے پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مجبور ہے کہ کربلا کا واقعہ محض اس لئے پیش آیا کہ حضرت حسینؓ نے قطعاً دور اندیشی اور تدبیر سے کام نہیں لیا۔ محض بہی خواہوں کے مشوروں کو ٹھکرا دیا حالات و وقعات سے آنکھیں موند لیں الخ

ہمارے نزدیک حضرت حسینؓ نے بے موقعہ و بے محل و بلا ضرورت یہ اقدام کر کے عظیم ترین غلطی کا ارتکاب کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امّت میں ہمیشہ کے لئے اختلاف و افتراق اور شقاق و عداوت پیدا ہو گئے اور امّت اسلامی کا شیرازہ بکھر گیا۔

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۳۵﴾

حسین کا فخر خطوں پر

دور اندیش دوستوں نے آپ کی ہر طرح منّت و سماجت کی عجز و انکساری کے ساتھ سمجھایا کہ اس خطرناک منزل میں آپ قدم نہ رکھیں مگر حضرت حسین نے کسی کی بات نہ سنی اور بیشمار درخواستوں کو فخر یہ دکھانے لگے۔ جو ان کے پاس کوفہ سے آئی تھیں اُن کی نسبت خوش ہو ہو کر کہتے کہ وہ دو اونٹ کا بوجھ ہے۔ حضرت حسین نے صرف ان صداؤں کو مانا جو ان کے دل سے اُٹھیں اور دوستوں کی نصائح سے دل کی صداؤں کو ماننا بہتر سمجھا اور تن بہ تقدیر کوفہ روانہ ہو گئے۔

﴿رشید ابن رشید صفحہ ۲۳۷﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُلٹ پھیر

مولوی محمد قاسم نانوتوی بھی سیدنا حسینؓ کو غلطی پر سمجھتے تھے۔ اگر بالفرض اجماع کو مان لیا جائے تو وہ اجماع حضرت امام حسین کے بعد منعقد ہوا تھا لہٰذا اجماع کی مخالفت امام حسین کو کچھ مضر نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ امام حسینؓ نے اپنے زمانے میں اختلافی مسئلہ میں غلطی کی تھی۔

﴿صفحہ ۲۳۶ بحوالہ تحقیق انیق﴾

محض سیاست

علمائے دہلی بھی سیدنا حسینؓ کو غلطی پر سمجھتے ہیں شیخ الکل حضرت العلامہ مولانا مولوی ابوسعید محمد شرف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ دہلی تحریر فرماتے ہیں یعنی یہ واقعہ کربلا مذہبی جنگ نہ تھی اول میں محض سیاست اور آخر میں حفظ ناموس کی تھی جو لوگ اسے مذہبی فرماتے ہیں انہیں معلوم نہیں اس میں کیا قباحت ہے۔

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۳۱﴾

یزید کی بیعت جمہور صحابہ و تابعین نے کر لی تھی پھر مذہبی جنگ کس سے کرنے چلے تھے۔ الخ۔

پہلے امام صاحب کا عزم بالجزم سیاسی تھا پھر قادسیہ پہنچ کر بعد ملاقات حر بن یزید وہ ارادہ فسخ ہو گیا اور مسلم کے بھائیوں کی خاطر بادل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نخواستہ قتلِ مسلم کے انتقام کے لئے کوفہ برائے انتقامی جنگ روانہ ہوئے پھر میدان کربلا میں وہ ارادہ بھی فسخ ہوگیا۔ یزید کے پاس جانے یا کسی اور طرف جانے کا اظہار کیا مگر لوگ اس بات کو نہ مانے بتائے جب اپنی جان بچا کر کسی سرحد پر جانے یا یزید کے پاس جانے کا اظہار کیا کہ اس کے پاس جا کر بیعت کروں گا یا کوئی اور صورت نکال لوں گا تو مذہبی جنگ کیسے رہی۔

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۲۳﴾

لٹیرا حسینؓ

سیّدنا حسین مکہ سے چل کر بھی ایک منزل تنعیم پر پہنچے تھے کہ آپ کو ایک قافلہ ملا جو یمن سے خروج ومحاصل وغیرہ کا مال لے کر دمشق امیر المومنین یزید کے پاس جا رہا تھا وہ تمام کا تمام مال آپ نے اس خیال سے اپنے قبضے میں کر لیا کہ کوفیوں نے آپ کی بیعت کر لی تھی اور اب گویا آپ خلیفہ بن چکے تھے

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۲۷﴾

امیر المومنین یزید کی فراخ دلی اور مروت دیکھئے کہ انہوں نے بھی اس کے متعلق کسی قسم کی باز پرس نہ کی حالانکہ آپ کو گورنر مکہ بھی اس فعل پر تنبیہہ کر سکتا تھا لیکن اس نے بھی رواداری سے کام لیا۔ اہل نظر جانتے ہیں کہ ایسے فعل کی نہ تو مذہبی قانون اجازت دیتا ہے اور نہ ہی دنیاوی قانون

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کونسا اصول ہے کہ کسی حکومت میں کوئی ہستی خواہ وہ کتنی ہی ممتاز کیوں نہ ہو اس کے نظم ونسق کو درہم برہم کرے۔

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۳۹﴾

اول درجہ کا منافق

نبی پاک صلعم کی کی زندگی کے بعد نہ تو کوئی بڑے سے بڑا حادثہ دین کہلا سکتا ہے اور نہ ہی کسی بڑے سے بڑے بزرگ کا عمل اور حکم دین کہلا سکتا ہے۔ اگر کوئی بات قابل قبول ہو سکتی ہے تو وہ ہے صحابہ کرام کا اجماع الخ

لہذا خلافت کے سلسلہ میں صحابہ کرام کے مسلک یا وقتی مصلحت جو انہوں نے دین اور قوم کی فلاح و بہبود کے لئے متفقہ طور پر سرانجام دی ہو گی مخالفت کرنے والا اول درجے کا منافق ہے

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۴۰﴾

اول درجے کا بے دین

آپ حضرات جب کسی شخص کے پیچھے نمازیں پڑھیں اس کہ فرمودہ خطبات سنیں اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں اس کی زیر کمان دین الہی کی حفاظت کریں اور اسکے احکام کی پابندی کو اپنے اوپر فرض سمجھیں اس کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساتھ ہر طرح سے تعاون کریں۔ انہی حالات میں ایک شخص اٹھے آپ کے امام اور امیر و راہنما کا دشمن اور اول درجے کا بے دین اس آدمی کی پگڑی اچھالنے کی کوشش کرے تو کیا آپ اس لایعنی حرکت کو پسند کریں گے اور برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۴۱﴾

تفرقہ باز صحابہ نے کہا

غور فرمائیں کے صحابہ کرام نے جو امیر یزید کی ولی عہدی سے لے کر دور خلافت تک حیات تھے نیز تابعین عظام جو صحابہ کرام سے تربیت یافتہ تھے ان بزرگوں نے اسلام کے ان احکام کے ہوتے ہوئے سیدنا حسین کا اگر آپ خلافت کے بارے میں حق پر تھے تو کیوں ساتھ نہ دیا۔

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۴۸﴾

اگر یزید غلط کار تھے تو ان بزرگوں نے سچ کو بھی جھوٹ سے ملایا اور ایک غلط کار کی خاطر سیدنا حسین کو تفرقہ باز کا خطاب دینے سے بھی گریز نہیں کیا

﴿صفحہ نمبر ۲۴۹﴾

لالچی حسین

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی ہم نہیں حاکم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بناتے اپنے پر اس شخص کو کہ مانگے ہم سے کوئی عہدہ اور اس کو حرص رکھے اس کی اور دوسری روائت میں ہے کہ فرمایا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں عامل بناتے ہم اپنے اوپر کام اپنے کے اس کو کہ ارادہ رکھے اس کا اس فرمان کے مطابق سیدنا حسین کو حکومت ملنا ممکن نہ تھا اور ارشاد نبوی کے خلاف تھا

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۸۵﴾

گویا امیر معاویہ اور یزید کو بغیر حرص و خواہش کے حکومت ملی اور حسین چونکہ حریص تھے اس لئے محروم رہے (چہ خوب۔۔۔)

فتنہ باز حسین

اس وقت کے تمام مسلمان اور بزرگ اسلام کے ان دونوں شہروں مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ میں سے کسی بزرگ نے بھی آپ کا ساتھ نہ دیا سوائے ان لوگوں کے جو رشتہ داری کے بندھنوں میں جکڑے ہوئے تھے یہ تو سیدنا حسین کی آنحضور سے قرابت کی وجہ تھی کہ آپ کو سب بزرگ پیار و محبت اور شفقت سے خروج سے منع کرتے رہے ورنہ اگر کوئی دوسرا شخص آپ کی جگہ ہوتا تو صحابہ کرام اپنے امیر کے خلاف اس کو فتنہ سمجھتے ہوئے آنحضور صلعم کے حکم کے مطابق اسے ختم کرنا اپنا ملی فرض سمجھتے۔ الخ

قارئین کو یہاں اس دوراہے سے ایک راستہ اختیار کرنا ہوگا یا تو وہ سیدنا حسین کے اس اقدام کو جو آپ نے صرف حکومت اور جاہ و جلال کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حاصل کرنے کیلیئے اٹھایا تھا صحابہ کرام کی طرح غلط قرار دینا ہوگا۔

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۸۷﴾

بزرگوں کا مخالف

اگر یہ واقعہ بھی حق و باطل کا معرکہ ہوتا تو مسلمان اس موقع پر بھی سیدنا حسین کے موقف کی تائید میں نکل کھڑے ہوتے اور خلافت یزید کی اینٹ سے اینٹ بجا دیتے۔۔۔ بہر حال اس بات کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ سیدنا حسین کو مشورہ دینے والے لوگ ہر طرح سے علم و فضل اور عمر و دیانت داری میں کسی طرح سے بھی کم نہیں تھے ان میں وہ بھی تھے جو دین داری میں آپ سے بھی بہت بلند مقام رکھتے تھے جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہجد کی نمازوں کیلیئے اٹھنا باعث نجات اور فخر سمجھتے تھے اور نزول وحی کے روح پرور نظاروں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکے تھے مثلاً سیدنا عبداللہ ابن عباس، سیدنا عبداللہ ابن عمر، اور دوسرے بزرگ جو آنخضور صلعم سے اس وقت فیض حاصل کر چکے تھے جب کہ سیدنا حسین ابھی دنیا میں تشریف ہی نہ لائے تھے۔

بلکہ آپ تو آنخضور صلعم کی رحلت کے وقت بھی ابھی معصوم بچے تھے لہذا سیدنا حسین کا اپنے بزرگوں و مخلص دوستوں اور ہمدرد بھائیوں کے مشورہ کو ٹھکرا کر اسلام میں تفرقہ ڈالنے والے اور سیدنا علی کے قاتلوں اور سیدنا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسن پر حملہ کر کے آپ کو زخمی کرنے اور آپ کا مال لوٹنے والوں پر اعتبار کرنا اور خلافت کی طلب کیلئے کوفے جانا آپ کی ایک عظیم اجتہادی غلطی تھی جس کے ارتکاب سے بزرگوں اور دانش وروں نے آپ کو منع کیا لیکن آپ نے عام مشوروں اور نصیحتوں کو ٹھکرا دیا اور آخر کار ایسے اقدامات کا جو انجام ہوا کرتا ہے وہی ہو کر رہا۔

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۹۴﴾

سیدہ زینب کو طلاق

سیدہ زینب نے ابن جعفر کو اپنے بھائی کا ساتھ دینے کیلئے بار بار مجبور کیا اور خود بھی ساتھ جانے کے لئے بضد ہوئیں تو سیدنا عبداللہ بن جعفر نے اپنی نیک اور صالح اور جوان بچوں والی بیوی کو تو اپنا گھر ویران کر کے بھیج دیا یعنی طلاق دے دی لیکن اپنے امیر و امام یزید کے خلاف قدم اٹھانے کو گناہ سمجھتے ہوئے ساتھ دینے سے جواب دے دیا

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۹۲﴾

اسلام کے منافی اقدام

اہل بصیرت اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب کوئی شخص ایسی غلطی کا مرتکب ہوتا ہے جس سے جانی مالی اور عزت جیسی چیزوں کے نقصان کا اندیشہ ہو یا مذہب کے بگڑ جانے کا خطرہ ہو ان اقدار کے ختم ہو جانے کا خطرہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہو جو مذہب نے ضروری اور اہم قرار دی ہوں تو اس سے روکنے اور صحیح راستہ بتانے والے عوامی قسم کے انسان نہیں ہوا کرتے بلکہ یہ ایک خاص اور بلند مقام کے مالک ہوا کرتے ہیں ایسے لوگ جب کسی شخص کو کسی کام سے روکیں تو وہ یقیناً غلطی پر ہوگا۔ سیّدنا حسینؓ کا خلافت حاصل کرنے کے لئے دین میں تفرقہ ڈالنے والے کوفی سبائیوں کے بلانے پر کوفے جانا نہ صرف غلط تھا بلکہ اسلام اور اسلامی مملکت اور جمیع مسلمانوں کے مفاد کے بھی سراسر منافی تھا تاریخی حالات و واقعات کے غیر جانبدارانہ مطالعہ سے ہر شخص اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ سیّدنا حسینؓ کا خروج ایک بہت بڑی سیاسی غلطی تھی

(رشید ابن رشید، صفحہ نمبر ۲۹۳)

خالص دنیاوی مسئلہ ناکام جدو جہد

یہ مسئلہ اسلام سے کسی طرح بھی تعلق نہ رکھتا تھا اور خالصتاً ایک دنیاوی اور سیاسی قصہ اور تخت و تاج کے حصول کے لئے ایک ناکام جدوجہد سے زیادہ کچھ بھی نہ تھا۔ تاریخ شاہد ہے کہ اس موقع پر جمیع مسلمانوں میں سے کسی ایک کا دل بھی آپ کے لئے نہ پسیجا اور کوئی ایک ذمہ دار شخص بھی اسلام کے ان دونوں متبرک شہروں مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ سے ساتھ نہ نکلا۔

(صفحہ نمبر ۲۹۴)

حسینؑ جہاد کے لئے نہیں صحابی سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لڑنے گئے تھے

سیّدنا حسینؓ کا صحابیٔ رسول پاک سے لڑنے کے لئے نکلنا وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ سیّدنا حسینؓ کوفہ کو جہاد کرنے گئے تھے وہ بتا سکتے ہیں کہ وہ کونسا کفر گڑھ تھا جسے آپ فتح کرنے نکلے تھے اس وقت تو کوفہ میں خالص اسلامی حکومت تھی جس کے سربراہ رسول پاک کے رحمدل صحابی نعمان بن بشیر اور قاضی القضاہ سیّدنا علی کے خاص قاضی شریح تھے۔ الخ

لہٰذا ایسے مسلمانوں کے خلاف سیّدنا حسینؓ کا لڑنے کو نکلنا کس طرح جائز تھا۔ اور پھر سیّدنا حسینؓ کو خلافت حاصل کرنے کے لئے اسلام اور اپنے خاندانی دشمنوں کے جھانسے میں آکر کوفے جانا اور راستے میں ہی ان کے ہاتھوں قتل ہو جانے کو جہاد کا نام دینے والے بتا سکتے ہیں کہ مسلمانوں کا آپس میں جھگڑا ہو جائے تو اسے کیسے جہاد قرار دیا جا سکتا ہے۔

جب مسلمانوں کے آپس میں کسی کو جہاد قرار نہیں دیا جا سکتا تو پھر حکومت وقت کے ساتھ سیّدنا حسینؓ کے اس جھگڑے کو کس طرح جہاد قرار دیا جا سکتا ہے۔

﴿صفحہ نمبر ۲۹۷﴾

نرالی منطق

بلکہ قرآن کریم کے اصول اور اس کے حکم کے مطابق

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

يا ايها الذين آمنو اتقو الله و كونو امع الصادقين

اے ایمان والو اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہو اور جو لوگ حق پر ہیں ان کا ساتھ دو۔

﴿سورۃ توبہ ۱۱۹﴾

اگر آپ اس اقدام میں حق پر تھے تو ان تمام مسلمانوں اور آنحضور صلعم کے ساتھیوں کو جو بھی اس وقت حیات تھے معہ سیّدنا حسینؓ کے چچا ابن عباس اور بہنوئی ابن جعفر اور بھائی محمد بن حنفیہ اور دوسرے تمام رشتہ داروں کو جنہوں نے کربلا جانے میں آپ کا ساتھ نہ دیا سب کو کافر قرار دینا پڑے گا صرف اسی صورت میں ہی آپ کے جھگڑے کو جہاد کا نام دیا جا سکتا ہے۔

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۹۷﴾

ایک سوال

کہا جاتا ہے کہ سیّدنا حسینؓ نے دین حق کو بچانے اور ایک ظالم حاکم کے خلاف جہاد کے طور پر یہ قدم اٹھایا تھا یہ بہت بڑا دعویٰ ہے جسے کسی نے آج تک ثابت نہیں کیا اور بلا سوچے سمجھے اس خیال کا چرچا کیا جا رہا ہے کہ آپ کی شہادت ہی سے اسلام زندہ ہوا۔

کیا اس خیال کے لوگ بتا سکتے ہیں کہ جب کوفیوں کا فریب حق

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الیقین بن کر سیدنا حسینؓ کے سامنے آگیا تو انہوں نے مایوس ہو کر کربلا سے اجازت چاہی تو کیا اس وقت دین حق کو بچا لیا گیا تھا؟

کیا مایوس ہو کر ناکام واپس ہونے کی خواہش سے دین حق کی حفاظت کا فریضہ پورا ہو گیا تھا اور اس واپسی سے اسلام زندہ ہو چکا تھا اور بقول سبائیوں کے دین حق میں جو خرابیاں پیدا ہو چکی تھیں جو آپ نے واپسی کا قصد کیا۔

اور کیا مفروضہ ظالم کو نیست و نابود کر دیا گیا تھا۔ وہ مشن جو آپ مکہ مکرمہ سے لے کر نکلے تھے پورا ہو گیا تھا اور دین حق کی مخالفت کرنے والا اب کوئی باقی نہیں رہا تھا؟

جو آپ واپس جانے کی اجازت طلب کر رہے تھے اور جس کے خلاف جہاد کرنے نکلے تھے کیا وہ یکدم مومن ہو گیا تھا۔

جو اسکے ماتحت جہاد پر بھیجے جانے کی درخواست کر رہے تھے؟

اور کیا وہ اب نیک و انصاف پسند اور خلیفہ برحق ہو گئے تھے جو ان کی پناہ میں جا کر اپنا فیصلہ چکانے کو کہہ رہے تھے۔

اہل حق کا فرض ہے کہ ان تمام باتوں پر انصاف اور دیانت داری سے غور فرمائیں بفرض محال امیر المومنین یزید میں کسی قسم کا نقص تھا تو سیدنا حسینؓ کو کوفہ کی طرف رخ کرنے کے بجائے دمشق پر حملہ آور ہونا چاہیے تھا یا اس سے بھی نزدیک بصرہ پر جہاں ابن زیاد گورنر تھا حملہ کر کے داد شجاعت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حاصل کرنی چاہیے تھی

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۸۹﴾

آخری تان اللہ سے لڑائی

دراصل دمشق اور بصرہ کو چھوڑ کر کوفے جانے کا قصد اس لئے کیا گیا تھا کہ سیدنا نعمان بن بشیر آنحضور صلعم کے بردبار اور رحمدل صحابی وہاں کے گورنر تھے جو مسلمانوں پر سختی کرنا گوارہ نہ کرتے تھے اور اسی وجہ سے کوفی آپ کی نرم دلی کا فائدہ اٹھا کر بار بار سیدنا حسین کو ایسے شخص کا مقابلہ کرنے کے لئے کہتے تھے اس کا مقابلہ جو خود دین کے حق میں شیدائی تھے۔

سنت نبوی کے مطابق ہر فیصلہ کر رہے تھے اور قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر بات کرنا گناہ سمجھتے تھے شمع نبوت کے پروانے تھے اور آنحضرت صلعم کے حکم کے مطابق (جس کی پیروی کرو گے راہ پا جاؤ گے) کے زمرہ میں داخل تھے اور پھر آنحضور صلعم کی اس حدیث کو جو میرے اصحاب کو برا کہے گا وہ مجھے بلکہ اللہ تعالےٰ کو برا کہے گا کے مطابق ماننا پڑے گا کہ جو میرے اصحاب کے ساتھ لڑنے نکلا وہ میرے بلکہ اللہ تعالیٰ سے لڑنے نکلا دراصل سیدنا حسینؓ حصول خلافت کے سلسلہ میں کوفیوں سے امداد حاصل کر کے سیدنا نعمان بن بشیر کو کوفہ سے مار بھگانے کے بعد اپنی خلافت قائم کرنا چاہتے تھے لیکن کوفیوں کی غداری کی وجہ سے آپ کو ناکامی کا

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۲۹۱-۲۹۹﴾ منہ میٹھا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خرافات کا

یہ

نمونہ

اس شر انگیز اور پر فتن کتاب میں امام عالی مقام سیّدنا امام حسین علیہ
السلام کی شان اقدس میں اور بھی بے شمار طریقوں سے شدید گستاخیاں کی گئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہیں جنہیں ہم بوقت ضرورت نقل کرتے ہی رہیں گے۔

ملعون خارجی کی ان خرافات سے بھی جو نقل کفر کفر نباشد کے تحت اب تک نقل کی جا چکی ہیں۔ قارئین کو اچھی طرح اندازہ ہو گیا ہو گا کہ یہ لوگ کس قدر دریدہ دہن اور گستاخ ہیں اور کس کس طریقہ سے حقائق کو توڑ مروڑ کر اپنی ازلی شقاوت اور جبلی خباثت کا مظاہرہ کرتے ہیں ہم آئندہ اوراق میں انشاء اللہ العزیز ان کی تمام تر فریب کاریوں اور شاطرانہ چالوں کو بے نقاب کر کے آپ کو بتائیں گے کہ ان لوگوں نے کس کس طریقہ سے تاریخ اسلام کا حلیہ بگاڑنے کی کوشش کی ہے۔

فی الحال آپ ارض پاک میں خارجیوں کے باوا آدم ملعون عباسی کی خرافات کے نمونے ملاحظہ فرمائیں حقیقت یہ ہے کہ موجودہ خوارج نے جس قدر بھی خرافات اپنے نام سے شائع کی ہیں اسی دشمن اہل بیت کی کتاب کا چربہ در چربہ ہیں۔

خلافت معاویہ و یزید

کے اقتباسات

غلط اقدام

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور احکام شریعت کی تصریحات سے واضح ہے کہ امیر المومنین یزید کے خلاف حضرت حسینؓ کے اقدام خروج کا مطلق جواز نہ تھا۔ جیسا کہ بعد میں خود آپ نے اس سے رجوع کر کے ثابت کر دیا صحابہ کرام جو ان سے ملے انہیں طرح طرح سے سمجھایا اور اس غلط اقدام سے باز رکھنے کی کوششیں کیں۔

﴿خلافت معاویہ ویزید صفحہ نمبر ۸۶﴾

شدید مخالفت

خود ان کے سوتیلے بھائی محمد بن علی (ابن حنفیہ) اور ان کے بہنوئی حضرت عبداللہ بن جعفر نے اس اقدام کی شدید مخالفت کی تھی حضرت ابن جعفر امیر یزید کے خسر بھی تھے

﴿صفحہ نمبر ۹۱﴾

گرفتار کر لیا

یمن کا ایک سرکاری قافلہ امیر المومنین کی خدمت میں یمن کا محاصل لے کر جا رہا تھا حضرت حسین نے اسے گرفتار کر لیا۔

﴿صفحہ نمبر ۹۱﴾

خروج کی تیاری

مکہ میں حضرت حسین چار مہینے سے زیادہ عرصے تک مقیم رہے اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس تمام مدت میں عراقیوں کی تحریرات اور ان کے وفود آتے جاتے رہے خروج کی تیاریاں ہوتی رہیں مگر حکومت نے کوئی اعتراض نہیں کیا

﴿خلافت معاویہ و یزید صفحہ نمبر ۹۲﴾

حضرت حسین نے بیعت کر لی تھی

تیسرے شعر کے مضمون سے ثابت ہے کہ حضرت حسین نے امیر معاویہ کی زندگی میں ہی امیر یزید کی ولیعہدی کی بیعت کر لی تھی

﴿صفحہ نمبر ۹۳﴾

☆ لغزش

☆ خطائے ذہنی ہلاکت

☆ عہد شکنی باغی

یہی کیفیت اخلاف کی (حسین) کے متعلق ہے جو ان کو ایک ظالمانہ جرم کا کشتہ خیال کرتے ہیں ایرانی شدید تعصب نے اس تصویر میں خدوخال بھرے اور (حضرت حسین) کو بجائے ایک معمولی قسمت آزما کے جو ایک انوکھی لغزش و خطائے ذہنی اور قریب قریب غیر معمولی حبِ جاہ کے کارن ہلاکت کی جانب تیز گامی سے رواں دواں ہو ولی اللہ کے روپ میں پیش کیا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان کے ہم عصروں میں اکثر و بیشتر انہیں ایک دوسری نظر سے دیکھتے تھے وہ انہیں عہد شکن اور بغاوت کا قصوروار خیال کرتے تھے اس لئے کہ انہوں نے حضرت معاویہ کی زندگی میں یزید کی ولی عہدی کی بیعت کی تھی اور اپنے حق اور دعویٰ خلافت کو ثابت نہ کر سکے تھے

﴿بحوالہ عیسائی مورخ صفحہ نمبر ۹۵﴾

کوئی ساتھی نہ بنا

قطع نظر اس امر کے کہ حضرت حسین نے امیر یزید کی ولائت عہد کی بیعت مثل دیگر صحابہ اور تابعین کرام کے کی تھی یا نہیں

یہ حقیقت ثابت ہے ان کے اس اقدام کی تائید میں مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ یا حجاز کا ایک متنفس بھی سوائے ان کے نوجوان عزیزوں کے ساتھ نہ ہوا

﴿صفحہ نمبر ۹۹۶﴾

کسی بھائی نے ساتھ نہ دیا

ان کے اپنے گھر کی بھی یہ کیفیت تھی کہ حضرت علی کے منجملہ پندرہ صاجزادوں کے اس زمانہ میں حیات تھے صرف چار اپنے بھائی کے ساتھ گئے اور گیارہ برادران حسین نے ان کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔

﴿صفحہ نمبر ۹۹۶﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صاف انکار

محمد بن حنفیہ جو فرزندان علی میں علم وفضل ورع وتقویٰ میں امتیازی شان رکھتے تھے جسمانی قوت اور شجاعت میں اپنے باپ کے صحیح جانشین تھے اس مہم میں ان کا ساتھ دینے کے لئے بہت زور ڈالا یہاں تک کہ اگر خود ساتھ نہیں دیتے تو اپنی اولاد کو ہی کہہ دیں کہ میرے ساتھ چلیں مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا۔

﴿صفحہ نمبر ۹۶﴾

خروج کے مخالف

حضرت حسین کے ایک دوسرے بھائی عمر الاطراف بن علی بن ابی طالب بھی حضرت حسین کے اقدام خروج کے مخالف تھے۔

﴿صفحہ نمبر ۹۹﴾

کوئی بزرگ ساتھی نہ بنا

حضرت حسین کے مقام خروج کے وقت جیسا کہ پہلے ضمناً ذکر ہو چکا ہے حجاز وعراق و دیگر ممالک اسلامیہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام کی بزرگ ومقدس ہستیاں موجود تھیں مگر کسی صحابی نے بھی متفق علیہ خلیفہ کے خلاف خروج میں حضرت حسین کا ساتھ نہیں دیا۔

﴿صفحہ نمبر ۱۰۰﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خاندان نبوت نے یزید کی بیعت کر لی

غرض یہ کہ خاندان نبوت کے یہ سب افراد خلیفہ وقت (یزید) کی بیعت پر مستقیم رہے حضرت حسین کے صاحب زادے اولی الامر امیر المومنین کی حمائت میں سب لوگوں کے ساتھ تھے۔

﴿صفحہ نمبر ۱۰۸﴾

تین سال کا حسینؑ

حضرت فاطمہ کی شادی کے بعد غزوہ احد ہونا بھی بعض روایات سے ثابت ہے اس اعتبار سے حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ کی رسول اللہ صلعم کی وفات کے وقت چار اور تین سال کے ہوتے ہیں۔

سخت مزاج ☆ تخت کا بھوکا

حضرت حسین کا امیر یزید سے بیعت نہ کرنا اور کوفی سبائیوں کی دعوت پر خروج کا اقدام حضرت موصوف کا انفرادی فعل تھا یہ بھی واقعات سے ثابت ہے کہ ان دونوں بھائیوں حسن و حسین کی مزاجی کیفیت یکساں نہ تھی دونوں کے نکتہ نظر میں نمایاں فرق تھا آنحضرت صلعم کی وفات کے وقت حضرت حسن کی عمر چھ سات سال کی تھی حضرت حسن ہمیشہ جتھہ بندی سے علیحدہ رہے اور صلح و مصالحت کے لئے کوشاں برخلاف اس کے ان کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چھوٹے بھائی کا واقعہ خود انہی کی زبانی اصحاب تاریخ نے بیان کیا ہے۔

حضرت حسین فرماتے ہیں ایک دفعہ حضرت عمر فاروق جب اپنے زمانہء خلافت میں مسجد نبوی کے منبر پر خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ میرے نانا کے منبر سے اتر جائیے۔

﴿صفحہ نمبر ۱۱۰﴾

حسین کی غلطی کا وبال امّت پر پڑا

حضرت حسین نے اپنے خروج میں خطاو غلطی کی جس سے امّت میں اختلاف وافتراق کا وبال پڑا اور آج کے دن تک محبت والفت کے ستون کو جھٹکا لگا۔

﴿بحوالہ محمد الخضری خارجی صفحہ نمبر ۱۱۶﴾

حسینؑ کو نانا کی کوئی بات یاد نہ تھی

ابن عباسؓ اہل بیت نبوی صلعم کے اکابر میں سے تھے اور ان سب میں تفسیر قرآن کے سب سے بڑے عالم تھے ایسے ذی مرتبت واعلم واعقل اہل زمانہ بزرگ نے جو متفق علیہ خلیفہء وقت کی بیعت میں خود بھی بطیب خاطر داخل تھے اور دوسروں کو بھی جماعت سے وابستگی کی اور تفرقہ سے محترز رہنے کی ہدایت فرماتے۔

اولی الامر کی اطاعت اور اس کے خلاف خروج جواز وعدم جواز کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بارے میں احکام شریعت حضرت حسینؓ کو یقیناً اسی طرح بتاتے اور سمجھاتے تھے جس طرح دوسروں کو سمجھاتے اور بتاتے تھے۔

کیونکہ یہ چھوٹے نواسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت پانچ ساڑھے پانچ سال کے اتنے صغیر السن اور کم عمر تھے کہ ان کو اپنے مقدس اور ہادی برحق نانا کے نہ حالات و معمولات کی کوئی بات یاد نہ تھی نہ زبان مبارک سے سنا ہوا اسلامی سیاست کا کوئی ارشاد یاد۔

﴿صفحہ نمبر ۱۲۰﴾

فریضہء حج ترک کر دیا

معمولی حالات میں تاریخ روانگی کا فرق قابل لحاظ نہ ہوتا لیکن یوم حج سے ایک دن پہلے حضرت حسین اور ان کے ساتھیوں کا جن کی تعداد سو نفوس کے لگ بھگ تھی فریضہ حج ترک کر کے مسافت بعیدہ کے لئے چل پڑنا ضرور استعجاب کا موجب تھا۔

﴿صفحہ نمبر ۱۳۸﴾

کذابین

اگر کردار خلیفہ میں کوئی ایسی برائی تھی۔ کیا اس کو معزول کرنا یا اس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے خلاف خروج کرنا احکام شریعت کے اعتبار سے جائز تھا جیسا کے کذا بین باور کرانا چاہتے ہیں تو اسکا بہترین موقع مکہ معظمہ میں تھا جہاں مملکت اسلامی کے گوشہ گوشہ سے دیندار مسلمانوں کا اجتماع عظیم موجو تھا نہ کہ صحرا و بیابان کی تیس منزلیں طے کر کے کوفہ میں۔

﴿صفحہ نمبر ۱۳۵﴾

حسب نسب کوئی چیز نہیں

مسلمانوں کے حقوق اور ذمہ داریاں یکساں ہیں رشتہ اور نسبتی تعلقات کی کوئی تخصیص سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نسبتاً ہاشمی و مطلبی ہیں لیکن قرآن میں متعدد جگہ اس کی تحدید کی ہے کہ آپ کو صرف رسالت کے زاویہ نگاہ سے دیکھا جائے

﴿صفحہ نمبر ۱۵۳﴾

آپ کی ذات و لاصفات کو پابندیوں میں نہیں لایا جا سکتا نہ آپ نے اپنے خاندان کو اس کی اجازت کہ آپ سے تعلق رشتہ کی بنا پر وہ امت پر مسلط ہونے کی کوشش کریں

﴿خلافت معاویہ و یزید صفحہ نمبر ۱۵۴﴾

سب افراد ملت کے حقوق یکساں ہیں ایک کو دوسرے پر نسبتاً کوئی فضیلت نہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

﴿ص ۱۵۴﴾

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے بھی قطعی طور سے ثابت کر دیا ہے کہ حقوق وفرائض میں ہر امتی کی حیثیت یکساں ہے آپ کے نسبتی رشتہ کے کچھ حقوق ایسے ہوتے جن کی پاسداری آپ کی عظیم دعوت اور شریعت کے تحت فرض ہوتی تو یقیناً اس کا کچھ نہ کچھ ظہور تو آپ کی زندگی میں ہوتا۔

﴿خلافت معاویہ ویزید صفحہ ۱۵۶﴾

سادات کے لئے صدقہ کیوں حرام ہوا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں اتنا اہتمام تھا کہ آپ کے رشتہ داروں پر صدقہ اور زکوۃ کا مال لینا حرام قرار دے دیا۔

اقوام عالم کا شعار ہمارے سامنے ہے کہ کس طرح لوگ نسلی برتری کی بنا پر عوام کے صدقات کو اپنا حق سمجھتے ہیں اور اپنی بارگاہ میں نذر نیاز اس کا نام دیتے ہیں۔

﴿خلافت معاویہ ویزید صفحہ نمبر ۱۵۸﴾

حکومت اسلامیہ کے مستقل ذرائع آمد میں بنو ہاشم کا کوئی امتیازی حصہ نہیں

﴿صفحہ نمبر ۱۵۸﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بنو ہاشم اور ہندو

خمس اور فے کا یہ حصہ کوئی امتیازی حیثیت نہیں رکھتا اور بنو ہاشم او. بنو عبدالمطلب اس کو اپنا حق نہیں سمجھ سکتے جیسا کہ مثل برہمنوں کا ہندوؤں میں ہے۔ اسلام میں امتیاز پست و بالا کا تصور نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل کہ آپ نے سیاسیات اسلامیہ میں رشتہ کی بنا پر ہاشمیوں کے متولی ہونے کا سدّباب کر دیا اور ادنیٰ درجہ میں بھی کوئی بات قولاً یا فعلاً نہیں کی جسے بعد کے لوگ حجت پکڑ سکیں۔

﴿صفحہ نمبر ۱۵۹﴾

سخت مخالفت

حضرت عبداللہ بن جعفر کی عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت دس اور گیارہ برس کے درمیان تھی یعنی سن تمیز میں شرف صحابیت حاصل تھا تیرہ حدیثیں ان سے مروی ہیں وہ حضرت حسین کے خروج کے سخت مخالف تھے۔

﴿صفحہ نمبر ۱۶۶﴾

عون و محمد سوتیلے بیٹے

اور اگر یہ دونوں خود اپنی طبیعت سے یا اپنے عزیزوں کے جبر سے قافلہ کے ساتھ چلے گئے تو سیدہ زینب کے سوتیلے بیٹے تھے اپنے بیٹے نہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھے۔

﴿صفحہ نمبر۱۶۷﴾

حسین کا سن تمیز

اتنی چھوٹی عمر سن تمیز کی نہیں ہوتی بعض آئمہ نے تو ان کے بڑے بھائی حضرت حسن کو جوان سے سال بھر کے قریب بڑے تھے، زمرۂ صحابہ کی بجائے تابعین میں شمار کرلیا ہے

﴿صفحہ نمبر۱۷۰﴾

جوش انتقام

برادران مسلم کے جوش انتقام نے مجبور کیا کہ سفر جاری رکھیں۔

﴿خلافت معاویہ و یزید﴾

یہ حضرات جوش انتقام سے اگر اس درجہ مغلوب نہ ہوتے کہ صورت حال کا صحیح جائزہ بھی نہ لے سکے اور اس قتل کا جو سیاسی مناقشہ کے حالات میں واقع ہوا تھا ذاتی جھگڑا قرار دے دیا۔

حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے توجۃ الوداع کے خطبہ میں ابن عم ابن ربیعہ ابن حارث بن عبدالمطلب کا خون بھی معاف کر کے ذاتی انتقام لینے کی رسم کو مٹا دیا تھا افسوس ان کی ضد نے معاملہ کو نازک تر بنا دیا۔

﴿صفحہ نمبر۱۸۹﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پناہ گزین بھولا گورنر

مدینہ کے ضرورت سے زیادہ سریع الاعتقاد اور بھولے گورنر کی نگرانی سے بچ کر حسین بمعیت عبداللہ بن زبیر مکہ کی سرزمین میں پناہ گزین ہوئے تھے۔

﴿صفحہ نمبر ۱۹۴﴾

ناعاقبت اندیش اور شیخی باز

حسینؓ کے دور اندیش دوستوں نے لاکھ منت سماجت کی کہ ایسی خطرناک مہم کے اندر ناعاقبت اندیشانہ اپنے آپ کو جوکھم میں نہ ڈالیں مگر حسینؓ نے حب جاہ کی مہلک ترغیبات پر کان دھرنے کو ترجیح دی اور ان لاتعداد خطوط کی فخریہ طور پر نمائش کرتے رہے اور ان کی تعداد جیسا کے شیخی سے کہتے تھے کہ ایک اونٹ کے بوجھ کے مساوی تھی۔

﴿صفحہ نمبر ۱۹۵﴾

مروان کی حسین سے محبت

اس مکتوب کے الفاظ ہی ظاہر کر رہے ہیں کہ حضرت حسینؓ کی ذات سے حضرت مروان کو کیسی الفت تھی

﴿صفحہ نمبر ۱۹۹﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یزید کے ہاتھ میں ہاتھ

جب حضرت حسینؓ کو مدعیان وفاداری کے دعاوی کی حقیقت اچھی طرح واضح ہو گئی اور خروج پر آمادہ کرنے والوں کا پتہ چلا کہ کہاں ہیں اور کیا ہوئے تو آپ نے جان لیا کہ امیر المومنین یزید کی خلافت پر تمام امت متفق ہو چکی ہے اور جماعت کے فیصلے یا عمل کا استحقاق ممکن ہی نہیں تو آپ نے دمشق جانے کے لئے باگ موڑ دی تا کہ آپ اپنے ابن عم یزید کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیں

﴿صفحہ نمبر ۲۰۴﴾

بہر حال حضرت حسینؓ کی طہارت طینت کی برکت تھی کہ آپ نے بالآخر اپنے موقف سے رجوع کر لیا

﴿صفحہ نمبر ۲۰۵﴾

حضرت حسینؓ کی یہ سعادت کبریٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خروج الجماعت کے شر سے محفوظ رکھا اور بالآخر اس کی توفیق ارزانی فرمائی کہ جماعت کے فیصلے کی حرمت کو کو برقرار رکھنے کا اعلان کر دیں اقدام خروج میں آپ نے غلطی کی تھی مگر آخر پر وہی کیا جو آپ برادر بزرگوار حضرت حسنؓ کے منشا کے مطابق خیر خواہوں اور ہمدردوں کی رائے کے موافق اور کتاب وسنت کی روشنی میں واجب تھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قتل حسین جائز تھا

امیر المومنین یزید جو متفق علیہ خلیفہ تھے جن کا پرچم تمام عالم اسلام پر لہراتا تھا اس کے مجاز کیوں نہیں کہ اپنے خلاف خروج کرنے والوں کا مقابلہ کریں حضرت علی مرتضیٰ کی تلوار حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ زوجہ محترمہ حبیبہ رسول صلوٰۃ اللہ علیہا کے خلاف بے نیام ہو سکتی ہے تو حضرت حسین کے خلاف تلوار کیوں نہیں اٹھائی جاسکتی۔

ایک خطرناک مکالمہ

یزید نے محمد حنفیہ کو بلایا اور اپنے پاس بٹھا کر ان سے کہا حسین کی موت پر خدا تمہیں اور مجھے اجر عطا فرمائے بخدا حسین کا نقصان جتنا تمہارے لئے بھاری ہے اتنا ہی میرے لئے بھی ہے اور ان کی موت سے جتنی اذیت تمہیں ہوئی ہے اتنی ہی مجھے بھی ہوئی ہے۔ اگر ان کی موت کا معاملہ میرے سپرد ہوتا اور میں دیکھتا کہ ان کی موت کو اپنی انگلیاں کاٹ کر اپنی آنکھوں میں دے کر ٹال سکتا ہوں تو بلا مبالغہ دونوں ان کے لئے قربان کر دیتا مگر انہوں نے میرے ساتھ بڑی زیادتی کی اور خونی رشتہ ٹھکرا دیا تھا تم کو ضرور معلوم ہوگا کہ ہم پبلک میں عیب جوئی حسین کی کرتے ہیں بخدا یہ اس لئے نہیں کہ عوام میں خاندان علی کو عزت و حرمت حاصل نہ ہوئی بلکہ اس سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم لوگوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ حکومت وخلافت میں ہم حریف کو برداشت نہیں کر سکتے۔

یہ باتیں سن کر ابن الحنفیہ نے کہا کہ اللہ تمہارا بھلا کرے اور حسین پر رحم فرمائے اور ان کے گناہ معاف فرمائے یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ ہمارا نقصان تمہارا نقصان اور ہماری محرومی تمہاری محرومی ہے

﴿بحوالہ بلاذری صفحہ نمبر ۲۰۸﴾

معرکہء کربلا حضرت زین العابدین کی نظر میں

حضرت حسین کے ناکام اقدام خروج پر ہر فریق نے اپنے اپنے نقطہ نظر سے اظہار خیال کیا لیکن ان کے صاحب زادے حضرت علی بن الحسین زین العابدین کا اس بارے میں جو رویہ رہا۔ اس سے بخوبی ثابت ہے کہ ان کے اہل خاندان اس واقعہ کو ایسا سیاسی اقدام سمجھتے تھے جو مناسب نہ تھا۔ ﴿صفحہ نمبر ۲۰۹﴾

میدان کربلا

کربلا کی سرزمین سرسبز وشاداب زمین تھی اس میں متعدد پانی کے چشمے بہتے تھے اس کے علاوہ ذرا سی زمین کھودنے سے آب زلال وگوار یہاں باآسانی حاصل ہوسکتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

❁ صفحہ نمبر ۲۱۷ ❁

جب کربلا کی صحیح وجوہ اس کے محل وقوع اور حسینی قافلہ کے موقع پر دس محرم سے پہلے نہ پہنچ سکنے کی مندرجہ بالا ناقابل تردید واقعات و حالات کو پیش نظر رکھا جائے تو محرومی آب کی یہ سب فرضی داستانیں بے حقیقت اور وضعی ثابت ہوتی ہیں

آیت تطہیر میں حسینؑ شامل نہیں

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس
اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

اس آیت میں ازواج نبی کے جن بیوت یعنی گھروں کا ذکر ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسکونہ گھر تھے وہ ہی تو مہبط وحی تھے۔ وہیں تو آیات قرآنی کا نزول ہوتا تھا۔ وہی تو فرشتوں کے اترنے کی جگہ تھے۔ ان ہی بیوت میں آپ کے ساتھ سکونت رکھنے والی آپ کی ازواج مطہرات ہی تو تھیں جن کو اہل بیت کہہ کر آئت تطہیر میں مخاطب کیا گیا ہے۔ آپ کے مسکونہ گھروں میں نہ آپ کے چچا عباس رہتے تھے اور نہ ہی آپ کے داماد علی اور نہ ہی ان کی بیٹی اور نہ ہی ان کی اولاد۔

صاحب روح المعانی نے صحیح کہا ہے کہ اہل بیت البیت میں الف لام عوض مضاف الیہ کے آیا ہے یعنی بیت النبی اور اس سے مراد صاف طور پر مٹی اور لکڑی کے بنے ہوئے گھر تھے نہ کہ قرابت ونسب کے گھرانے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

﴿مقدمہ خلافت معاویہ و یزید صفحہ نمبر ۳۶﴾

غرضیکہ آئت تطہیر محض اور صرف ازواج مطہرات کے بارے میں ہے اور رجس کے بارے میں ہے اور رجس سے پاکی کا وعدہ ان ہی امہات المومنین سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی دوسرے نسبتی قرابت دار کو خواہ وہ چچا ہو یا داماد رجس سے پاک کرنے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے نہ کوئی وعدہ فرمایا ہے اور نہ اس آئت کا اطلاق ان میں سے کسی پر ہے اور نہ ہو سکتا ہے

﴿صفحہ نمبر ۳۷﴾

آئت مباہلہ میں حسینؑ شامل نہیں

سیّد رشید رضا نے تفسیر القرآن میں آیت مباہلہ کے سلسلے میں وضعی روایتوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان روایتوں کا منبع و مصدر شیعہ ہیں ان روائتوں کی اشاعت حتی الامکان کی گئی ہے یہاں تک کہ اہل سنّت میں سے بھی کثیر تعداد متاثر ہوئی مگر ان روائتوں کو وضع کرنے والوں میں اس آیت پر تطبیق عمدگی کے ساتھ نہیں کی کوئی عرب نساء کا لفظ اور کلمہ اپنی زبان پر اس طرح نہیں لا سکتا کہ مراد اسکی اس لفظ سے بیٹی سے ہو خاص کر جب اس بیٹی کے شوہر بھی موجود ہوں اور نہ ان کی لغت میں اس لفظ کا یہ مفہوم پیدا ہو سکتا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اوراس سے بعد بات یہ ہے کہ **انفسنا** سے مراد علیؑ کی ذات سے لی جائے علاوہ بریں یہ بات یہی ہے کہ نجران کے عیسائی وفد کے ساتھ جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی نہ انکی بیویاں تھیں اور نہ ان کے بیٹے اور اولاد نہ مباہلہ ہوا نہ مباہلہ کی شرائط کہ عیسائی جب تک اپنی بیویوں اور بیٹوں کو نجران سے نہ بلا لیتے پوری ہوتیں تو آپ اپنی ازواج مطہرات اور اپنے فرزند ابراہیم کو ساتھ لیتے نہ کہ بیٹی اور نواسوں کو جن پر اس آیت کے لفظ **نساء نا و ابناء نا** کا اطلاق نہیں ہو سکتا جیسا کہ مفتی محمد عبدہ اور علامہ رشید رضا نے فرمایا ہے **نساء** کا لفظ کوئی عرب بیٹی کے لئے استعمال نہیں کر سکتا اور ابن کا لفظ نواسہ کے لئے نہیں ہو سکتا

﴿مقدمہ خلافت معاویہ و یزید صفحہ نمبر ۳۸﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خارجی اپنے آقاو مولا یزید کے حضور میں

کتاب رشید ابن رشید کے اقتباسات

امیر المومنین سیدنا یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصلی اللہ امیر المومنین یزید

﴿رشید ابن رشید صفحہ اول﴾

اجماع ہوا اصحاب کا خلافت یزید پر
اب کلمہ اختلاف اپنا یا نہ جائے گا

امیر وامام تھے وہ اصحاب رسول کے
رحمت کا یہ نشان مٹا یا نہ جائے گا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سالار فوج مغفور لھم کا مرتبہ
کوئی بھی ہو کسی سے گھٹایا نہ جائے گا

محبوب اہل بیت ہیں ابن معاو یہ
پرچم کسی سے ان کا گرایا نہ جائے گا

ابن سبا کی نسل سن لے یہ واشگاف
نام یزید ان سے مٹایا نہ جائے گا

﴿کتاب مذکورہ صفحہ نمبر ۳﴾

صحابہ کا امام

صحابہ کرام کے بعد امیر المومنین یزید کی ذات اس کی بہت ہی زیادہ مستحق ہے کہ آپ کو رضی اللہ تعالیٰ کہا اور لکھا جائے صحابہ کرام کی شان و بزرگی کے پیش نظر اور ان کے بزرگوں کے مرتبے اور عزت کی خاطر ان کے امیر و امام (یزید) کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا بے حد لازمی ہے ورنہ ان بزرگوں کی شان میں گستاخی ہوگی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محدثین پر تھمت

اس حقیقت اور پر تمام محدثین اور اہل حق متفق ہیں کہ امیر المومنین یزید نے جہادوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور پھر ان آیات اور آنحضور کی بشارت **مغفور لھم** کے پیش نظر کیوں نہ صحابہ کرام کے امیر کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا جائے۔

﴿کتاب مذکورہ صفحہ نمبر ۴۔۵﴾

اقبال پر بھتان

اس کتاب کے صفحہ نمبر ۷ پر جلی قلم سے ایک عنوان لکھا ہے حکیم الامت ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اور واقعہ کربلا پر یہ شعر لکھا ہے:۔

ذرا سی بات تھی اندیشہء عجم نے اسے
بڑھا دیا ہے فقط زیب داستاں کیلئے

﴿اقبال﴾

یزید حق پر تھا

امیر المومنین یزید حق پر اور سیدنا حسینؓ کے قتل سے راضی تھے تمام صحابہ جو اسوقت دنیا میں تشریف فرما تھے۔ سب نے بخوشی یزید کی بیعت قبول کی تھی اس وقت کے تمام مسلمان مع حسینؓ اور ابن زبیر ، خاندان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نبوت کا ہر فرد امیر المومنین یزید کو نیک کردار اور دیندار سمجھتا تھا۔

حضرت علی اور یزید کا موازنہ

سیّدنا علی کی خلافت پانچ سال کے قریب ہے اور امیر المومنین کی خلافت بھی تقریباً چار سال ہے اگر ان دونوں خلفاء کے عہد خلافت کا بچشم انصاف مطالعہ کیا جائے تو اندازہ ہو سکے گا کہ آیا باعتبار اجتماع اتحاد و اخوت کے نیز بلحاظ تحفظ نفوس مسلمین اور دشمنان اسلام کے مقابلہ میں جہادی سرگرمیوں کے ملّت اسلام کو سیّدنا علی کے زمانہ کی خانہ جنگیوں اور اندوہناک خون ریزیوں سے تقویت پہنچی یا امیر المومنین یزید کے حسن انتظام سے۔

﴿کتاب مذکورہ ۲۲۔۲۳﴾

اس سے آگے چل کر لکھا ہے!

کہ بدیں وجہ اگر کوئی شخص میری اس تالیف سے سیّدنا علی اور امیر یزید کی شان کا تقابل سمجھے تو وہ تعصب سے کام لے گا۔

آل رسول

امیر المومنین یزیدؒ اور تمام تابعین عظام اور تبع تابعین اور باقی تمام نیک مسلمان جو گزر چکے ہیں اور جو آنے والے ہیں سب آل میں داخل ہیں جب آپ کہیں گے اللھم صلی علیٰ محمد وآل محمد تو یہ سب کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ے نیک سفارش ہوگی۔

گستاخ

جو لوگ صحابہ کرام کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں وہ بھی صحابہ کرام کے امیر (یزید) کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں۔

﴿کتاب مذکورہ صفحہ نمبر ۳۸﴾

بیعت یزید کرنے والے

سیّدنا عباسؓ سیّدنا عمر فاروقؓ سیّدنا جعفر طیارؓ سیّدنا علیؓ بلکہ سیّدنا حسینؓ ان سب بزرگوں کی اولاد نے امیر المومنین یزید کی بیعت کی۔

اور حکومت کے کام میں ہر قسم کا تعاون فرمایا اور دنیاوی فوائد حاصل کیے یہ بزرگ امیر کے خلاف کسی قسم کی گستاخی سننے کو تیار نہ تھے۔

﴿کتاب مذکورہ صفحہ نمبر ۳۸﴾

واقعہ کربلا

کوفیوں اور مسلم بن عقیل کے بھائیوں کے ناعاقبت اندیشانہ جذبے سے یہ دل دہلا دینے والا واقعہ پیش آیا جس نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فتنوں کے سیلاب بہا دیئے۔

﴿کتاب مذکورہ صفحہ نمبر ۳۹﴾

سنبل سکینہؑ
حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸۔ C۹

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یزید پاک

امیر المومنین یزیدؒ جن کو اللہ تعالیٰ نے رہبر اعظم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے پاک فرمایا ہے

﴿صفحہ نمبر ۴۲﴾

یزید پر اعتراض کا مطلب

امیر المومنین یزید پر اعتراض کرنے کا واضح طور پر مطلب یہ ہے کہ ہم صحابہ پر اعتراض کر رہے ہیں

﴿صفحہ نمبر ۷۸﴾

صحابہ پر بہتان

یہ تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور کرم نوازی ہے کہ اس نے اسلام کی بہتری کیلئے صحابہ کرام کے دلوں میں یہ بات پیدا کر دی ہے کہ آئندہ سیدنا معاویہ کے بعد خلافت کا اگر ابھی سے فیصلہ کر دیا جائے تو یہ بہت ہی بہتر ہوگا ان حالات کے مدنظر آنحضور صلعم کے جانثاروں نے یزید کو ولی عہد کے لئے منتخب فرمایا۔

﴿کتاب مذکورہ صفحہ نمبر ۸۳﴾

یزید کی ولی عہدی ابن کثیر سے دھوکا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ن عہدی کے سلسلہ میں حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ تمام اسلامی دنیا نے متفقہ طور پر امیر یزید کی بیعت کر کے ثابت کر دیا تھا کہ امّت مسلمہ امیر المومنین یزید کی خلافت پر خوش تھی۔

لکھتے ہیں کہ تمام اسلامی علاقوں میں لوگوں نے بلا کسی اختلاف کے بیعت کی اور وفود ہر جگہ سے تو کید بیعت کے لئے امیر یزید کے پاس حاضر ہوئے۔

﴿صفحہ نمبر ۸۰ جلد نمبر ۸ البدایہ والنہایہ﴾

اسے بے ایمانی اور بے حیائی کی انتہا کہہ لیجئے کہ اصل عبارت کا ایک جملہ بھی نہیں لکھا اور ترجمہ جو جی میں آیا لکھ دیا اور جو جی میں آیا نتیجہ نکال لیا۔

یزید سب سے افضل

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ امیر یزید کے انتخاب پر متفق تھے۔

﴿صفحہ نمبر ۹۱﴾

امیر المومنین یزید کا خلیفہ ہونا ضروری تھا۔

﴿صفحہ نمبر ۹۲﴾

امیر المومنین یزید اس وقت کے تمام لوگوں سے علم و حلم اور رائے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں افضل تھے۔

﴿صفحہ نمبر ۹۳﴾

مسلمانوں کی بہتری اور رفاہیت امیر یزید کو خلیفہ بنانے میں ہی تھی

﴿صفحہ نمبر ۹۳﴾

امیر المومنین یزید کو نامزدگی پر شرعی حجت قائم ہو چکی تو اس پر اعتراض کیوں۔

﴿صفحہ نمبر ۹۴﴾

امیر المومنین یزید کو خلیفہ نامزد کرنے میں صحابہ کرام نے اتفاق فرمایا اور کسی نے بھی اس پر کسی قسم کا اعتراض نہیں کیا۔

﴿صفحہ نمبر ۹۴﴾

یزید نہ ہوتا تو تبلیغ اسلام ختم ہو جاتی

ان حالات سے ثابت ہوا کہ امیر المومنین یزید کے علاوہ کسی دوسرے کو مسند خلافت پر لایا جاتا تو قوم میں وہ خانہ جنگی ہوتی کہ جمل صفین کی دل دہلا دینے والی خانہ جنگیوں سے بھی زیادہ مسلمان قوم تباہ برباد ہوتی اور اسلام کی تبلیغ کے تمام ذرائع مسدود ہو کر رہ جاتے۔

﴿صفحہ نمبر ۹۵﴾

یزید کی شان میں قرآن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امیر المومنین یزید کی امارت اللہ تعالیٰ کا انعام تھا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے

وعدالله الذين آمنو منكم وعملو الصلحت يستخلفنهم فى الارض الى آخر الاية

ترجمہ!

اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے انہیں یقیناً اللہ تعالیٰ حکومت عطا فرمائے گا۔ (الخ)

﴿صفحہ نمبر ۹۷﴾

امہات المومنین پر بہتان

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات امیر یزید کی خلافت پر متفق تھیں۔

اصحاب عشرہ مبشرہ پر بہتان

اصحاب عشرہ مبشرہ بھی امیر یزید کی خلافت پر خوش تھے سیّدنا سعد بن ابی وقاصؓ آپ آنحضور صلعم کے ماموں ہیں آپ نے سیّدنا علی کی بیعت نہیں کی لیکن امیر یزید کی ولیعہدی سے اتفاق کیا۔

﴿صفحہ نمبر ۹۹﴾

ابو ایوب انصاری پر بہتان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سیدنا ابو ایوب انصاریؓ آپ جلیل القدر صحابی اور میزبان رسولؐ پاک ہیں اور قسطنطنیہ کی مغفور فوج میں امیر یزید کی قیادت میں شریک تھے امیر یزید کی ولیعہدی پر متفق تھے۔

﴿صفحہ نمبر ۱۰۰﴾

اقبال کا ایک شعر

انہیں فتوحات کی خوشی میں ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم اپنے سابقون اسلاف کا نام فخریہ طور پر لیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

(آگے چل کر لکھا کہ) اس کا سہرا امیر المومنین یزید کے سر ہے کیونکہ یہ مہم آپ ہی کی خلافت آپ ہی کی خواہش اور آپ ہی کے مقرر کردہ جرنیل کے ہاتھوں سر انجام پائی۔

﴿صفحہ نمبر ۱۱۹﴾

واقعہ کربلا سبائیوں کی شرارت ہے

امیر المومنین یزید کی مدت خلافت پونے چار سال ہے جس میں واقعہ کربلا اور واقعہ حرہ کے سوا کوئی گڑ بڑ نہیں ہوئی۔ جس میں حادثہ کربلا خانہ جنگی یا بغاوت کسی صورت بھی نہیں کہا جا سکتا کیونکہ یہ اسلام دشمن سبائیوں کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شرارت کا نتیجہ تھا۔

﴿صفحہ نمبر ۱۲۰﴾

واقعہ حرّہ اہل مدینہ کی شرارت ہے

رہا واقعہ حرّہ تو اس میں کوئی بھی ذمہ دار بزرگ شامل نہ تھا سیّدنا علی کے خاندان سے ایک فرد بھی اس کی تائید میں نہ نکلا۔ نہ ہی کوئی بنی عباس اور نہ کوئی فاروقی و ہاشمی اس فتنہ میں مبتلا ہوا۔

﴿صفحہ نمبر ۱۲۱﴾

اس ہنگامہ میں اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے بہت ہی معمولی جانی نقصان ہوا بقول جلال الدین سیوطی کے کل تین سو ساٹھ مسلمان واقعہ حرّہ میں مارے گئے اہل نظر جانتے ہیں کہ اتنے بڑے ملک میں ایک شہر (مدینہ منورہ) کے چند ہزار لوگوں کی شرارت کو بغاوت یا جنگ کا نام نہیں دیا جا سکتا ان دونوں حادثوں میں زیادہ سے زیادہ چھ سو کے قریب مسلمان کام آئے

﴿خلافت معاویہ یزید﴾

حصہ دار

آپ کے عہد میں اسلامی فتوحات کا سیلاب بڑھتا ہی چلا گیا اور اسلام کامیابی سے دنیا میں پھیلتا ہی چلا گیا اور یہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک کی مرضی تھی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سیدنا ابوایوب انصاریؓ آپ جلیل القدر صحابی اور میزبان رسولؐ پاک ہیں اور قسطنطنیہ کی مغفور فوج میں امیر یزید کی قیادت میں شریک تھے امیر یزید کی ولیعہدی پر متفق تھے۔

﴿صفحہ نمبر ۱۰۰﴾

اقبال کا ایک شعر

انہیں فتوحات کی خوشی میں ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم اپنے سابقون اسلاف کا نام فخریہ طور پر لیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

(آگے چل کر لکھا کہ) اس کا سہرا امیر المومنین یزید کے سر ہے کیونکہ یہ مہم آپ ہی کی خلافت آپ ہی کی خواہش اور آپ ہی کے مقرر کردہ جرنیل کے ہاتھوں سرانجام پائی۔

﴿صفحہ نمبر ۱۱۹﴾

واقعہ کربلا سبائیوں کی شرارت ہے

امیر المومنین یزید کی مدت خلافت پونے چار سال ہے جس میں واقعہ کربلا اور واقعہ حرہ کے سوا کوئی گڑبڑ نہیں ہوئی۔ جس میں حادثہء کربلا خانہ جنگی یا بغاوت کسی صورت بھی نہیں کہا جا سکتا کیونکہ یہ اسلام دشمن سبائیوں کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شرارت کا نتیجہ تھا۔

﴿صفحہ نمبر ۱۲۰﴾

واقعہ حرّہ اہل مدینہ کی شرارت ہے

رہا واقعہ حرّہ تو اس میں کوئی بھی ذمہ دار بزرگ شامل نہ تھا سیّدنا علی کے خاندان سے ایک فرد بھی اس کی تائید میں نہ نکلا۔ نہ ہی کوئی بنی عباس اور نہ کوئی فاروقی و ہاشمی اس فتنہ میں مبتلا ہوا۔

﴿صفحہ نمبر ۱۲۱﴾

اس ہنگامہ میں اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے بہت ہی معمولی جانی نقصان ہوا بقول جلال الدین سیوطی کے کل تین سو ساٹھ مسلمان واقعہ حرّہ میں مارے گئے اہل نظر جانتے ہیں کہ اتنے بڑے ملک میں ایک شہر (مدینہ منورہ) کے چند ہزار لوگوں کی شرارت کو بغاوت یا جنگ کا نام نہیں دیا جا سکتا ان دونوں حادثوں میں زیادہ سے زیادہ چھ سو کے قریب مسلمان کام آئے

﴿خلافت معاویہ یزید﴾

حصہ دار

آپ کے عہد میں اسلامی فتوحات کا سیلاب بڑھتا ہی چلا گیا اور اسلام کامیابی سے دنیا میں پھیلتا ہی چلا گیا اور یہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک کی مرضی تھی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ کے عہد کی فتوحات نے ثابت کیا کہ امیر المومنین یزید دین حق کو دنیا میں پھیلانے کے پورے پورے حصہ دار ہیں

(صفحہ نمبر ۱۲۴)

پیدائشی جنّتی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق کہ قیصر روم کے شہر قسطنطنیہ پر میری امت کی جو پہلی فوج جہاد کرے گی وہ مغفور ہے امیر یزید اس فوج کے سالار تھے۔ اسلئے آپ پیدائشی جنّتی ہیں۔

(صفحہ نمبر ۱۱۳)

امیر المومنین

تمام صحابہ جو اس وقت دنیا میں حیات تھے سب نے امیر خلافت کی بیعت کی اور امیر کو امیر المومنین کے لقب سے یاد کیا۔

(صفحہ ۱۳۱)

حق بجانب

امیر المومنین یزید وہ خوش قسمت انسان ہیں کہ خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایک ادنیٰ غلام ہونے کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک ایسی صفت سے نوازا جس پر آپ بجا طور پر فخر کرنے پر حق بجانب ہیں کہ سیّدنا ابوبکر صدیقؓ آپ کے نائیوں کے دست حق پرست پر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلافت کی بیعت کر کے ان کو اپنا امیر و امام تسلیم کرنے والوں میں ایک بھی شخص ایسا نہ تھا جو ان بزرگوں سے کسی طور پر بھی افضل ہو لیکن امیر المومنین یزید کی بیعت کر کے آپ کو امیر و امام تسلیم کرنے والوں میں بہت ہی بلند مقام رکھنے والی اکثر ذیشان ہستیاں موجود تھیں۔

﴿صفحہ نمبر ۱۳۲﴾

افسانہ تراشی

امیر المومنین یزید دین حق کے خادم اور امت مسلمہ کے خلیفہ بنے اور لوگوں پر خدا کے حکم کو نافذ کیا۔ دنیا کی اصلاح میں حصہ لیا اور اسلام کو دنیا میں پھیلایا گویا اللہ کے بندوں کو فیض پہنچایا۔ اسلامی سرحدوں کو وسیع کیا لہذا قرآن کریم کے اصول کے مطابق فلاح و نجات پانے والے وہی لوگ ہیں جو حق کا بول بالا کرتے ہیں رہا کربلا کے مظالم اور بداعمالیوں کا معاملہ تو یہ کوئی تفرقہ بازوں کی افسانہ تراشی ہے۔

﴿صفحہ نمبر ۱۳۲﴾

مدینہ منورہ سے یزید کی محبت

اہل نظر کیا یزید کے ایسے سلوک سے یہ نتیجہ برآمد نہیں ہوتا کہ آپ کو مدینہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حد سے زیادہ انس اور محبت تھی وہ لوگ جو آپ پر تہمتیں لگاتے ہیں انصاف سے کہیں کہ امیر المومنین یزید کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدینہ رسول اور اہل مدینہ سے کس قدر محبت تھی۔

﴿صفحہ نمبر ۱۶۹﴾

باپ نے جان دے دی بیٹے نے بیعت کر لی

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق لکھتا ہے کہ آپ نے امیر المومنین یزید کی اہلیت اور صلاحیت اور ان کے حسن سلوک و پدرانہ شفقت اور ملی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے بیعت خلافت کی تھی۔ کوفیوں کا کردار آپ کے سامنے تھا اس لئے انہیں ساری عمر منہ نہ لگایا حالانکہ کوفی جناب زین العابدین کو اپنے دام میں پھنسانے کے لئے حد سے زیادہ زور صرف کرتے رہے یہ سب باتیں تاریخ اسلام سے اچھی طرح ثابت ہیں۔۔۔آپ نے امیر المومنین یزید سے خلافت کی بیعت کر کے ہر طرح سے تعاون فرمایا ور واقعہ حرہ میں بلوائیوں سے علیحدہ رہے اور بغاوت سے پہلے امیر المومنین کو ہر بات سے باخبر رکھا اور اپنے آپ کو باغیوں سے ہر طرح سے علیحدہ رکھا۔

﴿صفحہ نمبر ۱۷۷﴾

عمر بھر دعائیں دیتے رہے

مزید لکھا ہے!

بلکہ امیر المومنین یزید کا حسن سلوک اور پدرانہ برتاؤ دیکھ کر عمر بھر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دعائیں دیتے رہے۔

﴿صفحہ نمبر ۱۷۵﴾

یزید کی تعظیم

ثابت ہوتا ہے کہ علیؓ بن حسینؓ (امام زین العابدین) امیر یزید سے نہایت تعظیم اور عزت سے پیش آیا کرتے تھے۔

رشتہ داری

امیر المومنین یزید اپنا پیوند ابی طالب کے گھر بھی جوڑنے میں کامیاب رہے مثلاً سیدنا عبداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب آنحضور صلعم کے منہ بولے بیٹے اپنی دختر نیک اختر سیدہ ام محمد کا نکاح امیر المومنین یزید سے کرتے ہیں۔

ہردلعزیزی

امیر المومنین یزید کو عوام میں مقبولیت اور ہردلعزیزی حاصل تھی۔

﴿صفحہ نمبر ۱۵۷﴾

خلیفہ برحق

جس نے خانہ کعبہ پر دیبائے خسروی کا غلاف چڑھانے کی مبارک رسم کی ابتداء کی وہ امیر المومنین یزید ہی تھے ان کے خلیفہ برحق ہونے میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کونسی کسر باقی ہے۔

﴿صفحہ نمبر ۱۶۴﴾

عبد اللہ بن جعفر طیّار پر بہتان

آپ سیّدہ زینب بنت علی کے خاوند ہیں جو واقعہ کربلا میں موجود تھیں۔ ابن جعفر نے امیر المومنین یزید سے پہلے ولیعہدی کی پھر خلافت کی بیعت کی اور آخری دم تک اس پر مستحکم رہے آپ نے ایک دفعہ امیر المومنین یزید سے واقعہ کربلا کے بعد فرمایا تھا کہ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں؛

﴿صفحہ نمبر ۱۶۹﴾

عیسائیوں کا یزید

یزید حد درجہ حلیم وکریم سنجیدہ و متین غرور اور خود بینی سے مبرّا اپنی ذات میں زبردست رعایا کے محبوب ترک و احتشام شاہی سے متنفر عام شہریوں کی طرح سادہ زندگی بسر کرنے والے مہذب انسان تھے۔

﴿صفحہ نمبر ۱۳۷ بحوالہ عیسائی موٴرخ﴾

مجسمہٴ خصائل

امیر یزید کی ذات میں بہت اچھی خصلتیں حلم وکرم فصاحت وشعر گوئی اور شجاعت و بہادری کی تھیں۔ نیز حکومت کے معاملات میں بہت عمدہ رائے رکھتے تھے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

﴿صفحہ نمبر ۱۳۸﴾

نا محمود عباسی کے قصیدے
یزید کی شان میں

قارئین کو ہم بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ابن یزید کی کتاب رشید ابن رشید کے تمام تر حوالہ جات جو آپ ابھی ابھی پڑھ چکے ہیں نا محمود عباسی کی کتاب خلافت معاویہ ویزید کے صفحہ نمبر ۴۵ سے صفحہ نمبر ۷۶ سے اخذ کیے ہیں صرف انداز تحریر جاہلانہ ہے باقی سب کچھ وہی ہے جو عباسی نے لکھا ہے۔

اس لیے ہم ان حوالہ جات کا دوبارہ اعادہ نہیں کریں گے البتہ جب ان پر بحث ہوگی تو پھر یہ سب کچھ سامنے لانا ہی پڑے گا یہاں پر عباسی کے شان یزید (لعین) میں لکھے ہوئے عربی قصائد کے کچھ حصہ کا ترجمہ پیش کریں گے اور یہ ترجمہ بھی اسی کا ہے جن سے قارئین کو معلوم ہو جائے گا کہ ان لوگوں کی نگاہ میں خدا اور رسول کے بعد اگر کوئی مقام ہے تو وہ یزید پلید

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے لئے مخصوص ہے، چونکہ ان قصائد کا ہر جملہ بذات خود ایک عنوان ہے اس لئے متعدد عنوانات قائم کرنے کی بجائے صرف یہی ایک عنوان رکھا جاتا ہے

قصیدے یزید کے

☆۔ ہم نے عید کی خوشی سے اس قدر لطف اٹھایا جس طرح امیر یزید نے سخاوت و بخشش سے۔

☆۔ کیا مشک کی خوشبو یزید کے شیریں اور خوشبو دار اخلاق سے زیادہ خوشگوار ہے۔

☆۔ غیر مغلوب یزید میدان جنگ سے اموال غنیمت ہی لیکر لوٹتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور ثناء آپ لوگوں کے حق میں عفو و مغفرت کی بشارت دی ہے۔

☆۔ وہ لوگ جن کی ساری خطائیں دو نہروں (دجلہ و فرات) میں ڈھل گئیں۔

☆۔ آپ لوگوں نے کفرستان کو منور کرنے کے باعث اپنے اوپر فردوس واجب کر لیا۔

☆۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے امیر یزید کی قیادت میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جہاد کیا۔

☆۔ ان پاک طینت مجاہدین میں حضرت حسین بھی تھے۔

☆۔ تمام بڑے بڑے ائمہ وقت نمازوں اور مقدموں میں ہمیشہ امام وفیصل بناتے۔

☆۔ یزید سے بڑھ کر مظلوم کوئی نہیں۔

☆۔ یہاں تک کہ تمام لوگوں نے بے چون وچراتہہ دل سے آپ کی ولی عہدی کی بیعت کی۔

☆۔ زمین کی ولی عہدی کے دس سالہ دور میں آپ نے سارے فخر کمالات حاصل کر لیے۔

☆۔ ایک جماعت ان کی فطری خوبیوں سے بیزار ہو کر بے وفائی پر آمادہ ہوگئی۔

☆۔ آپ عرب کے پرہیز گار شہسوار اور قوم کے محبوب ہیں۔

☆۔ آپ کی خلافت میں شک کرنے والا خلفائے راشدین کی خلافت میں شک کرنے والے کے مشابہ ہے۔

☆۔ ان کے والد محترم نے جمہوریت سوزی کے اندیشہ سے ان کی ولائت کو پسند کیا۔

☆۔ اس شہسوار عرب کی ولائت میں اڑھائی سو سے زیادہ صحابی تھے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆۔ امیر المومنین یزید حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے مساویانہ برتاؤ فرماتے تھے۔

☆۔ ان کے عزائم پہاڑ کی طرح اٹل اور ہمتیں فضا کی طرح وسیع تھے۔

☆۔ اپنے پرہیزگار آباؤ اجداد کی طرح داد و دہش میں بحر تلاطم کے مشابہ ہیں۔

☆۔ آپ کے پاس وفود آتے اور گلہائے مراد سے دامن بھرپور واپس لے جاتے۔

☆۔ جبکہ غنی الطبع خراٹے بھرتے ہیں وہ ہشیار جاگتا رہتا ہے۔

☆۔ تحمل اور بردباری پھول اور مقابلے میں زمانے کی طرح تیز رفتار۔

☆۔ درحقیقت بنو حرب کے تم ہی پرامید فرد ہو جنہوں نے بڑے بڑے لوگوں کے خواب جھٹلا دیئے۔

☆۔ آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ان کے خاندان اور صحابیوں سے عاشق کی طرح سے محبت تھی جو محبت کے حق کو پورا کر دیا کرتا ہو۔

☆۔ اس لئے آپ حضور کے گھر کے پڑوسیوں پر قربان تھے۔

☆۔ بڑوں کے بادشاہ یزید کی طرح دنیا مدینہ پر قربان ہو جائے (اور میں بھی) اس مسند نشین شیر کی طرح اس بہترین سرزمین پر قربان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہو جاؤں۔

☆۔ آپ کے پاس بیوہ اور مکاتب غلام اور لونڈیاں پناہ پاتے تھے۔

☆۔ بنو سہم، بنو جمح، اور بنو عدی آپ پر قربان تھے۔

☆۔ امیر المومنین اپنے ہاتھوں سے ڈول کی طرح علی ابن حسین رضی اللہ عنہ کو نوازا کرتے تھے اور علی بن حسین (زین العابدین) بھی یزید سے حد درجہ مانوس تھے اور دشمنوں کی پر اسرار شرارتوں کی اطلاع آپ کو پہنچایا کرتے تھے۔

☆۔ امیر المومنین یزید بچوں والی ماں کی طرح ان لوگوں سے لاڈ پیار کرتے تھے۔

☆۔ امیر المومنین لوگوں کو اتنا کھلاتے پلاتے اور دلجوئی کرتے کہ لوگ انہیں کمزور سمجھنے لگے۔

☆۔ چلچلاتی دھوپ میں امیر المومنین کا صحت پرور سایہ پناہ بخش تھا۔

☆۔ بزرگان صحابہ کی طرح آپ حد درجہ خوددار پروقار کریم النفس اور شریف الطبع تھے۔

☆۔ امن و جنگ ہر حالت میں آپ بزرگی و شرافت کی بہترین مثال تھے۔

☆۔ آپ پر لعن طعن کرنے والوں کے ساتھ نجدی منافقوں جیسا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

برتاؤ ہونا چاہئے۔

☆۔ قلب مومن کے نور ایمانی کی طرح اے امیر المومنین یزید آپ ہمیشہ منور رہیں گے۔

☆۔ آپ نے بحیثیت امیر لوگوں کو تین دفعہ حج کرایا، آپ پر امیر و غریب سب قربان ہوں۔

☆۔ آپ زبردست عالم، فقیہ اور حافظِ قرآن تھے۔ آپ نے پاک نصوص سے روائتیں کی ہیں۔

☆۔ آپ سنگین سے سنگین معاملات میں حلم و بردباری کے پیکر تھے۔

☆۔ آپ نے بدترین ہجو کرنے والوں کو بھی ہلاکت کی سزا دینا گوارا نہیں فرمائی، بلکہ آپ نے ابن حسان و ابن ہبان جیسے ہجو گویوں کے عطیات دگنے کر دیئے۔

☆۔ آپ وقت مقابلہ شیر رحم دل انصاف پرور اور موتیوں کی بارش کرنے والے ہیں۔

☆۔ اعمال میں تقویٰ کی فضیلت کی طرح آپ حکومت، کے سر براہوں میں افضل ترین ہیں۔

☆۔ آپ امت اور امور مملکت کے بہترین منتظم اور مدبر ترین انجینئر ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆۔ پاکیزہ نفسوں کی طرح آپ زہد و تقویٰ کا ایثار کرتے۔

☆۔ تعجب ہے کہ صحابی جیسی شخصیتوں کو فاجر بنا دینا دین کی بنیاد قرار پاتا ہے۔

﴿ماخوذ، خلافت معاویہ و یزید صفحہ ۵۴۶ تا ۵۶۰﴾

تین کانے

ہمارے سامنے خوارج اور نواصب کے متعدد ٹریکٹ اور کتابچے بکھرے پڑے ہیں جن کا ایک ایک جملہ عداوت اہلبیت کا غماز ہے اور ایک ایک لفظ سے بغض و کینہ کی بو آتی ہے ہماری تحقیق کے مطابق یہ تمام تر متعفن مواد ناصحمود عباسی کی شر انگیز کتاب خلافت معاویہ و یزید سے ہی حاصل کیا گیا ہے۔ اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ ان تمام جہلا کی تحریروں کو سامنے لایا جائے، کیونکہ ان سب میں ایک ہی ابلیسی روح کارفرما ہے۔ البتہ دو کتابیں مزید ایسی ہیں جن کی چند عبارات پر توجہ دینا ضروری سمجھا گیا ہے اور اس کی کچھ وجوہات بھی ہیں ان میں سے ایک کتاب کا نام رشید ابن رشید ہے جس کے کئی حوالے آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں اس کے مصنف یا مولف نے خود کو ابو یزید کی کنیت سے متعارف کرایا ہے حالانکہ یزید پلید سے اس کی والہانہ عقیدت کا تقاضا یہ تھا کہ وہ خود کو ابن یزید لکھتا۔

بہر حال ہم اس کی اس بھول چوک کو معاف کرتے ہیں اور خود اسے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن یزید ہی کے نام سے یاد کریں گے۔

اگر چہ اس کی کتاب کا متعدد بہ حصہ ناصر محمود عباسی ہی کی تحریروں کا چربہ ہے تاہم اس نے کچھ خوفناک اضافے بھی کیے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اپنے اسلاف خوارج کی طرح قطعی طور پر بے محل اندھا دھند قرآن مجید کی مقدس آیات نقل کرتا چلا گیا ہے اور پوری کتاب میں ایک آیت بھی ایسی نہیں پیش کی گئی جس سے اسکے استدلال کو تقویت ملتی ہو بہر حال یہ انکشاف ہم کسی دوسرے مقام پر کریں گے کہ کس طرح خارجی اپنے ابتدائی دور میں قرآن مجید کی آیات مقدسہ کو بلا وجہ اور بے محل پیش کیا کرتے تھے۔ اور کس طرح اس نے اپنے آباء اجداد کی تقلید میں قرآن کریم کو کھلونا بنانے کی کوشش کی ہے علاوہ ازیں اس نے ترجمان اہلسنت علامہ اقبال کے کلام کو بھی کہیں کہیں گواہ بنانے کی کوشش کی ہے اور خاص بات اس میں یہ ہے کہ اس کتاب پر خارجی وہابیوں اور خارجی دیوبندیوں کے چند مولویوں کے بھی تصدیقی دستخط ہیں۔

دوسری کتاب جس کے چند نمونے ہم پیش کرنے والے ہیں کا نام سادات بنو امیہ ہے اور اس مولف کا نام محمد سلیمان ہے یہ کتاب اس نے کسی محب اہل بیت کی تردید میں لکھی ہے اور انداز تحریر انتہائی کریہہ اور سوقیانہ ہے ہم اس کتاب کو زیر بحث کبھی نہ لاتے اگر اس کا تعارف ناصر محمود عباسی نے نہ لکھا ہوتا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چونکہ فتنہ عداوت اہلبیت کا محرک محض عباسی ہے اور پاکستان و ہندوستان میں یہی پہلا فتنہ انگیز اور مرکز شر وفساد ہے اس لئے بالواسطہ یا بلا واسطہ ہمارا مخاطب یہی رہے گا اس کو فتنہ باز اول ہم محض قیاسی طور پر ہی نہیں کہہ رہے بلکہ اس کی اپنی عبارت ہی سے مترشح ہوتا ہے کہ پاکستان میں عداوت آل رسول اور حمائت یزید پلید کا بیڑا اول اول اسی ملعون نے اٹھایا تھا چنانچہ یہ اپنی تلبیسات میں رقم طراز ہے کہ ہز ہائی نس سر آغا خان نے اپنی ایک تحریر میں فرمایا تھا کہ !

پاکستان بنا هی یزید کیلئے هے

دنیائے اسلام کی صدیوں کی تباہی کے بعد پاکستان بحیثیت سب سے پہلی عظیم ترین اسلامی مملکت کے عالم وجود میں آیا ہے اس لئے یہ موزوں ترین وقت ہے کہ اسلامی تاریخ کے اس عظیم الشان دور یعنی بنو امیہ کے درخشاں دور صد سالہ کی سچی تاریخ لکھ کر پبلک کے سامنے پیش کی جائے مصر وشمالی افریقہ میں تو اس قسم کی تالیف کی اس سے بہت کم ضرورت ہے کیونکہ مصر اور شمالی افریقہ کے (مسلمانوں) نے اس تشکیلی دور کی عظمت کو فراموش نہیں کیا۔

﴿خلافت معاویہ ویزید صفحہ نمبر ۵۹۔۶۰﴾

آگے چل کے لکھا ہے راقم الحروف کو اپنی کم بضاعتی کا اعتراف ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور مدت دراز سے اس دور کے بعض اہم واقعات کی تحقیق و تفتیش میں ہمت مصروف رہی محترمی ڈاکٹر عبدالحق بابائے اردو کی فرمائش سے کتاب الحسین پر مختصر تبصرہ رسالہ اردو۔ جنوری ۱۹۵۶ میں شائع ہوا پھر یہ تبصرہ رسالہ تذکرہ کراچی میں دو سال تک شائع ہوتا رہا اور اس سلسلہ میں بارہ قسطیں راقم الحروف کی شائع ہوئیں چند ہی قسطیں شائع ہونے پر پاکستان اور بھارت کے ہمت افزا اور ستائشی خطوط بکثرت آنے شروع ہو گئے جن میں سے اکثر میں یہ تقاضا تھا کہ ان مضامین کو کتابی صورت میں شائع کیا جائے۔

(خلافت معاویہ و یزید صفحہ نمبر ۶۳)

(شمالی افریقہ وغیرہ چونکہ خوارج و نواصب کا شروع ہی سے مرکز رہا ہے اس لئے وہاں اس کتاب کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے؟ (مصنف)

مختصر یہ کہ پاکستان میں فتنہ خارجیت کا بانی ناصحمود عباسی ہی کو قرار دیا جا سکتا ہے اور یہی پہلا شخص ہے جس نے بذریعہ تحریر اظہار بغض اہلبیت کا بیڑا اٹھایا اور باقی اس کی تمام تر ذریت اس کی مقلد ہے۔

ہم پوچھتے ہیں؟

بات دور نکل جانے کا خوف نہ ہوتا تو ہم تلمیذ ابلیس پر یہ سوال بڑی وضاحت سے کرتے کہ پاکستان اسی لئے معرض وجود میں آیا تھا کہ یہاں صدیوں کے بعد فتنہ خارجیت کو پنپنے کا موقع مہیا ہو جائے گا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کس قدر ڈھٹائی اور بے حیائی ہے کہ جو ملک صرف اور صرف عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محبان اہل بیت کرام کی بے مثال قربانیوں سے منصۂ شہود پر آیا اس میں اہلبیت رسول پر گستاخانہ حملوں اور زبان درازیوں کا اہتمام کیا جائے۔

جس ارض مقدس کے حصول کیلئے جذبہ حسینیت کے نام پر مسلمانوں کو مجتمع کیا گیا ہو اس مقدس سرزمین کے حاصل ہو جانے پر جذبہ حسینیت کو کچل دینے کے پروگرام مرتب کئے جائیں، نواسہ رسول کو ننگی گالیاں دی جائیں جس کی شہادت کے اثرات نے اہل اسلام کو ذوق شہادت کی لذات وکیفیات سے آشنا کیا اس کو باغی کا خطاب دے کر اس پر طعن وتشنیع کے تیر برسائے جائیں۔ (معاذ اللہ)

یہ سب تمہاری فریب کاری اور خرافات ہے۔ یاد رکھو پاکستان کی تاریخ کو بنو امیہ کا دور کوئی درخشندگی نہیں دے سکتا۔ تم لوگ یزید پلید کے فرضی کارنامے بیان کر کے پاکستان کی بنیادیں ہلا دینا چاہتے ہو ارض مقدس کی بہاریں خون شبیر کی رنگینیوں کی مرہون منت ہیں۔

کیا تم اور تمہاری ذریّت ایک لمحے کے لئے بھی یہ ثابت کر سکتی ہے کہ پاکستان کو یزید کی قصیدہ خوانی اور اس کے عظیم کارناموں کو بیان کر کے حاصل کیا ہے؟

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا تم لوگ اہل پاکستان کو یہ باور کرا سکتے ہو کہ مملکت خدا داد پاکستان امام حسین علیہ السلام کو باغی اور سرکش قرار دے کر حاصل کی گئی ہے اور اگر ایسا نہیں ہوا تو جو ملک بنوامیہ کی تاریخ روشن ہونے سے پہلے دنیا کے نقشہ پر بصد حسن و رعنائی جلوہ گر ہوتا ہے۔ تو اس کو یک بیک اس صد سالہ روشن ترین تاریخ کی تاریخ کی ضرورت کیوں محسوس ہونے لگی۔

جس میں خاندان نبوت کو اجاڑا گیا اور گلستان نبوت کے ہر پھول کو مسل دیا گیا۔ مدینۃ الرسول کو تاراج کیا گیا۔ بیت اللہ شریف پر منجنیقوں سے پتھر برسائے گئے۔ کعبۃ اللہ پر آگ کی بارش کر کے غلاف کعبہ کو جلایا گیا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر کو حرم محترم کے احاطہ میں ذبح کر دیا گیا۔

اور پھر محمد بن قاسم اور طارق بن زیاد جیسے جانباز مجاہدین اسلام کو بھی تہہ تیغ کروا دیا گیا۔

بنوامیہ کی روشن تاریخ بیان کرنا تھی تو عمر بن عبدالعزیز کے دور کی بات ہوتی ہے اور ان کی اصلاحات کو سامنے لا کر دنیا کو بتایا ہوتا کہ انہوں نے کس مجاہدانہ انداز سے عوام الناس کو بنوامیہ کی چیرہ دستیوں اور نت نئے مظالم سے محفوظ کیا۔

اصلی مجرم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بات پھر دور جا رہی ہے اس لئے انہیں الفاظ پر اکتفاء کرتے ہوئے ہم اپنے موضوع کی طرف رجوع کرتے ہیں اصل بات یہ تھی کہ پاکستان میں کارخانہ خارجیت کو متحرک کرنے والا پہلا شخص نامحمود عباسی ہے، جس کا اندازہ قارئین کو اس کے اپنے بیان سے بھی ہو گیا ہوگا اور ویسے بھی یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ باقی تمام ترکتابچے اسی مبغوض کی کتاب کے چربے ہیں

ل؎ ہم جس کتاب کے چند اقتباسات ہدیہ قارئین کرنا چاہتے ہیں اس کے متعلق ہم بتا آئے ہیں کہ اس کا نام سادات بنوامیہ ہے۔ اور اس کا تعارف اسی نامحمود عباسی کا لکھا ہوا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس تعارف کے چند جملے ہدیہ قارئین کر دیئے جائیں تا کہ آئندہ اوراق میں آنے والے متعدد واقعات کو سمجھنے میں آسانی رہے۔

چور کا گواہ قاتل

اس سے پیشتر کہ ہم سادات بنوامیہ کے مولف کی اہلبیت کرام کی شان میں کی گئی گستاخیوں اور شان یزید پلید میں لکھے گئے قصائد کی فہرست ہدیہ قارئین کریں اس تعارف کے چند جملے پیش خدمت کرتے ہیں جو اس کتاب اور مولف کے بارے میں نامحمود عباسی نے تحریر کیا ہے۔

چنانچہ وہ لکھتا ہے !

جوان سال وجوان ہمت مصنف محمد سلیمان سلمان کو خدا جزائے خیر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دے کہ انہوں نے اپنی اس تصنیف میں غایت تحقیق سے روایتاً درایتاً ان تمام اتہامات اور بہتان تراشیوں کا پردہ اس طور سے چاک کر دیا کہ تار عنکبوت کی بھی سکت ان اکاذیب میں باقی نہ رہی تاریخ کے اوراق ابن الوقت بہروپیوں، زندیقوں اور روافض کی نشان دہی کرتے ہیں جو اپنے ذلیل مقاصد سے سنیت کا چولہ پہن کر لوگوں کو گمراہ کرتے رہے ہیں

﴿سادات بنوامیہ۔تعارف عباسی﴾

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے باوجود شوکت وقوت کے حضرت امیر معاویہ کو خلافت سپرد کی تھی تو ان کے چھوٹے بھائی (حضرت حسین رضی اللہ عنہ) نے کیوں امیر یزید کی وعید سے جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے باضابطہ ولی عہد تھے اور تمام مسلمان ان کی وعید میں شامل تھے، منکر ہو کر یہ مصیبتیں کیوں اپنے سر مول لیں جس کا رونا یہ رافضی روتے ہیں۔

﴿سادات بنوامیہ۔تعارف عباسی﴾

نامحمود عباسی کی ان چند سطور کا تذکرہ یہاں اس لئے ضروری تھا کہ قارئین پر واضح ہو جائے کہ یہ کتاب بھی اسی ناہنجار کے ایمان پر لکھی گئی ہے، اور اسی کے شیطانی ذوق کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ بہر حال۔ اب ہم اس کتاب کے چند ملے جلے اقتباسات ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔

حدیثوں کا کارخانہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سیاسی رقابت

حضرت امیر معاویہ، یزید، مروان کے خلاف جو احادیث گھڑی گئیں ان کا منشا سیاسی رقابت تھی۔

بنو عباس نے پولیٹکل اغراض کی تکمیل اور سیاسی جذبات کی تسکین کیلئے اپنے سیاسی حریفوں کے خلاف کذاب اور کرایہ کے چمچوں سے خرافات تصنیف کرائیں جنہیں سبائیوں نے اور بے خبر فریب خوردہ مسلمانوں نے ان خرافات کو حدیث اور افسانوں کو تاریخ سمجھ کر قبول کر لیا جب حدیث اور سیر کی روایات کا یہ حال ہے تو تاریخ کی حقیقت ہی کیا ہے۔

﴿سادات بنو امیہ۔ صفحہ نمبر ۲۵﴾

ہماری تاریخ

بہر حال یہ ہماری تاریخ نہیں البتہ بحث و مذاکرہ اور درس و مطالعہ کے لئے کثیر مواد ضرور ہے۔

﴿سادات بنو امیہ صفحہ نمبر ۲۸﴾

سب اہل بیت باغیوں کا ٹولہ ہے

تاریخ سے معمولی تعلق رکھنے والے حضرات بھی اس بات کو جانتے ہیں کہ اولاد علی رضی اللہ عنہ پر فخر کرنے والے اور انا اھلبیت کا فخریہ نعرہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لگانے والے علویوں نے ہمیشہ اپنی ہی اہل بیت کو اپنے دماغ میں رکھ کر دوسروں کو امارت اور حکومت کا نااہل تصور کرتے ہوئے حکومتِ وقت کے ساتھ باغیانہ انداز میں بغاوت کی ہے۔

☆سادات بنوامیہ صفحہ نمبر ۵۲☆

حسینؑ کو شہید کہنا جرم ہے

خاندان رسول کو ننگی گالیاں

ہمارے پڑھے بے پڑھے سنی حضرات جن کے دماغوں میں ایک ہزار سال سے ایک فتنہ پرداز گروہ نے ان باغیوں کی اہلیت اور اہلبیت اور مظلومیت کا رونا رو کر یہ کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے، یہ علویوں کا خروج حکومت وقت کے خلاف بغاوت نہ تھی بتایئے کہ یہ حکومت کرنے کا اور اہلبیت ہونے کا خناس جو علوی دماغوں میں گھسا ہوا تھا۔

میں پوچھتا ہوں علویوں نے کوئی پرمٹ حکومت کی ٹھیکیداری کا اللہ کے رسول سے حاصل کیا تھا اور یہ بھی دریافت طلب ہے کہ **انا اہلبیت رسول اللہ** کے باغی مدعیان نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخرالزمان سے کہیں یہ بھی سنا تھا کہ نسلی نسبی غرور میں ہمیشہ سرشار رہنا اور جب تک رسول کی نسل سے ایک متنفس بھی دنیا میں باقی نہ رہے خبردار کسی کو تخت حکومت پر نا جمنے دینا اور بغاوت کرتے رہنا حق تمہارا ساتھ دے گا مگر تاریخ گواہ ہے کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حق کے ان باغیوں کا ساتھ دینے کی بجائے الٹے حق انہیں کے گلے پڑ گیا اور ان جھوٹے مدعیوں اور باغیوں کو اپنے کیفر کردار کی سزا ملی اور موت کے گھاٹ اتارے گئے۔ جن کے لئے شہید کئے گئے کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ نعوذ باللہ امیر وقت کا باغی اگر قتل کیا جاتا ہے جس کی سزا سارے ادیان میں یہی قتل ہے اس کو شہید کہا جائے یہ غضب نہیں تو اور کیا ہے

﴿سادات بنو امیہ صفحہ نمبر ۵۲﴾

اهلبیت کو قتل کرنا جائز هے

اس لئے جمہور علماء اہل اسلام نے اتفاق کیا ہے کہ خلیفہ خواہ اہل ہو یا نا اہل لیکن اگر اس کی حکومت قائم ہے تو جو اس پر خروج کرے گا اس کا حکم باغی ہوگا خواہ کتنا ہی افضل اور جامع ہو اس سے لڑنا اور اس کی جماعت کو قتل کرنا جائز ہے۔

﴿سادات بنو امیہ صفحہ نمبر ۵۴﴾

شهید نهیں باغی کهو

حسین پر الله کا عتاب هوا تها

جن کے لئے آپ نے شہید ہونے کا لفظ استعمال کیا ہے وہ اس حکم کے مطابق باغی تھے یا نہیں۔ اگر تھے اور یقیناً تھے تو کیا باغی شہید ہوتا ہے ؟ اور وہ عند اللہ باثواب ہوگا ؟ سن لیجئے کہ باغی کے لئے حکم ہے کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس کو اور اس کی جماعت کو قتل کر کے ویسے ہی کسی گڑھے میں ڈال کر دبا دیا جائے یا ویسے پڑا رہنے دیا جائے چیل کووں اور دوسرے درندوں کے لئے کیونکہ عنداللہ معتوب کی یہی سزا ہے

﴿سادات بنوامیہ صفحہ نمبر ۵۵﴾

قتل حسین ہزاروں انسانوں کے قتل سے بہتر

جب بنوامیہ کی حکومت قائم ہوئی تو صحابہ کرام کو اپنے طرز عمل میں ذرا بھی تذبذب نہیں ہوا۔ اور پوری یکسوئی کے ساتھ اس پر عمل کیا اور اسی پر اجماع امت کی مہر لگ گئی مصلحت و حکمت اس حکم کی ظاہر ہے اگر روز اول سے ہی ان دعویداروں کا دروازہ بند نہ کر دیا جاتا تو کوئی بہتر سے بہتر اسلامی حکومت بھی خروج اور شورش سے محفوظ نہ رہ سکتی۔

نتیجہ یہ نکلتا کہ ہمیشہ کشت خون کا بازار گرم رہتا اس لئے ایسے شخص کا خروج باغیانہ خروج ہے وہ باغی ہے اور ایسے انسان کا قتل ہزاروں انسانوں کے قتل سے زیادہ بہتر ہے۔

﴿سادات بنوامیہ صفحہ نمبر ۵۵﴾

اہلبیت رسول کیلئے جہنم کی سزا

بنوامیہ کی حکومت کے خلاف خاندان رسالت کی شورشوں اور بغاوتوں کی کہانی آپ خارجیوں کی زبانی ملاحظہ فرما چکے ہیں اور یہ بھی آپ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پڑھ ہی چکے ہیں کہ ان بغاوتوں اور خروج کی سزا جو کہ اہل بیت رسول کے لیے عند اللہ ہے۔ وہ خارجیوں کے عقیدہ کے مطابق کتنی ہولناک اور اذیت ناک ہے۔

خانوادۂ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس قدر جی بھر کے کوسنے کے باوجود ملعون خارجی کا دل ٹھنڈا نہیں ہوا چنانچہ یہ سب کچھ لکھنے کے بعد اب وہ ایسی روایات کو اہل بیت کے خروج پر چسپاں کرنے سے بھی باز نہیں آیا جن کے مطابق تمام خانوادۂ رسول کو جہنمی قرار دے دیا جائے (معاذ اللہ) چنانچہ اہل بیت رسول کے خروج و بغاوت کا ذکر کرنے کے بعد وہ استدلال کے طور پر اس خروج کی دنیاوی سزا کے بعد آخری سزا کے طور پر یہ روایت پیش کرتا ہے۔

جاہلیت کی موت

جس نے جماعت کا ساتھ چھوڑ دیا اور خلیفہ کی اطاعت سے باہر ہو گیا اور اسی حالت میں بغیر توبہ کیے مر گیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔ اگر کوئی شخص اپنے امیر کو ایسی بات کرتے دیکھے جو اسے پسند نہ آئے تو چاہیئے کہ صبر کرے اور اس کی اطاعت سے باہر نہ ہو کیونکہ جو کوئی سلطان اسلام کی اطاعت سے بالشت بھر بھی باہر ہو گیا اور اسی حالت میں مر گیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بچاؤ کی کوئی صورت نہیں

جس نے خلیفہ کی اطاعت سے ہاتھ کھینچا یعنی اطاعت نہ کی تو قیامت کے دن وہ اللہ کے سامنے حاضر ہوگا۔ اور اس کے لئے بچاؤ کی کوئی صورت نہ ہوگی اور جو مسلمان دنیا سے اس حالت میں گیا کہ خلیفہ کی بیعت و اطاعت کے حلقہ سے اس کی گردن خالی ہوئی تو یقین کرو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

دوزخ کا ٹھکانہ

جو خلیفہ کی اطاعت سے باہر ہوا اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

﴿سادات بنوامیہ صفحہ نمبر ۵۶﴾

jabir.abbas@yahoo.com

کیا جہنم آل رسول کے لئے ہی بنایا گیا ہے

قارئین!

اندازہ فرمائیں کہ جن مقتدر اور برگزیدہ ہستیوں کو جنت الفردوس کا مالک و مختار قرار دے دیا گیا ہو۔

جن پر جہنم کی آگ حرام قرار دی جا چکی ہو۔

جن میں بعض کو جنت کے نوجوانان جنت کی سرداری کا منصب عطا فرما دیا گیا ہو۔

جن کا جنتی ہونا اور جنت میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے مکان میں رہنا منصوص ہو ان ساکنان جنت الفردوس پر ان روایات کو منطبق کرنا اور ان کو ان وعیدوں کا مصادق قرار دینا جو دوزخیوں کے لئے آئی ہیں حقیقت کا منہ چڑانا نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا کوئی صحیح الدماغ انسان ان خرافات کو تحقیق کا نام دے سکتا ہے؟

ہرگز نہیں۔ یہ تحقیق نہیں حقائق سے روگردانی ہے۔ جہنم آل رسول کے لئے نہیں آل رسول کے دشمنوں کے لئے ہے۔

یہ کینہ پرور اور بغض و عناد کے پیکر بوقت ضرورت یہ کلیہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ جن لوگوں کی عظمت قرآن و حدیث سے منصوص ہے ان کے خلاف اگر کوئی تاریخی روایت یا حدیث موجود ہو تو اہل اسلام کو چاہیئے کہ اسے مسترد کر دیں۔

لیکن یہ کس قدر ظلم عظیم ہے کہ جب اہل بیت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معاملہ آتا ہے تو خود ہی اس کلیہ کے پرخچے اڑا دیتے ہیں اور اندھا دھند ایسی روایات کو ان کے حق میں نقل کرتے چلے جاتے ہیں جن کو کسی بھی صورت میں ان کے حق میں ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

سادات بنو امیہ کے خارجی مصنف کی ہفوات و خرافات اور اہلبیت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کھلی بغاوت اور بغض و عناد کی واضح ترین تصویر آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

یہ محض چند اوراق سے اخذ کیا ہوا نمونہ تھا۔ کتاب کے باقی حصہ میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ سب کچھ موجود ہے جو نا محمود عباسی اور ابن یزید کی کتابوں کے اقتباسات کی صورت میں آپ پڑھ چکے ہیں۔

ہمیں معلوم ہے کہ ان تحریروں کے اعادہ پر محبان اہل بیت کرام کی دل آزاری یقیناً ہوتی ہوگی مگر ان کی خرافات کا جواب بغیر ان کو سامنے لائے ہوئے کس طرح دیا جا سکتا ہے؟

تاہم ہم نے کافی اختصار سے کام لیتے ہوئے محض نمونہ پیش کرنے پر ہی اکتفا کیا ہے اور اب اس کے محض تین حوالے اس مقام پر درج کرنے کے بعد ہم ان تمام تر خرافات کا ابطال کرنے کے لئے نصوص شرعیہ اور تاریخی حقائق کی روشنی میں مضبوط ترین استدلال پیش کریں گے تاکہ حقیقت پسند حضرات حق و باطل میں امتیاز کر سکیں،

یہ تین حوالے یہ ہیں:۔

حسین کس شمار میں ہے

اگر سوائے نبی کے کوئی معصوم ہوتا تو حضرت بتول سے یہ نہ فرمایا جاتا کہ فاطمہ نیک عمل کرو یہ نہ سمجھنا کہ میرا باپ نبی ہے۔

سنو تیں قیامت کے دن تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا پھر بھلا نواسے اور دیگر حضرات کس شمار میں ہیں۔

☆ سادات بنوامیہ صفحہ نمبر ۶۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فیصلہء خداوندی

شیعی پروپیگنڈہ کے تحت یزید کو فاسق و فاجر اور قاتل حسین تصور کر لینے کے بعد ان لوگوں کا جی کسی طرح نہیں چاہتا کہ یزید کی مغفرت کا فیصلہ خداوندی ٹھنڈے دل سے تسلیم کر لیں۔

﴿سادات بنوامیہ صفحہ نمبر ۶۸﴾

ایں گلے دیگر شگفت

حضرت حسینؓ ابن علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے یزید سے زیادہ خداترس، شب بیدار خدا سے ڈرنے والا اور اپنی جنگی مہارت سے مجاہدین کو لڑانے والا اور کسی کو نہیں دیکھا۔

﴿سادات بنوامیہ صفحہ نمبر ۲۷﴾

جوابات

خارجیوں کی اس لائق آتش دان تحقیق سے جو باتیں ثابت ہوتی ہیں وہ یہ ہیں۔

نمبر ۱:۔ واقعہ کربلا شیعہ مؤرخین کا من گھڑت ہے۔

نمبر ۲:۔ امام حسینؑ پر کوئی ظلم نہیں ہوا اور نہ ہی آپ کا پانی بند کیا گیا کیونکہ آپ دو محرم کو نہیں بلکہ دس محرم کو کربلا پہنچے تھے اور جاتے ہی لشکر یزید پر حملہ آور ہو کر قتل ہو گئے۔ نیز یہ کہ کربلا میں تو جگہ جگہ چشمے جاری تھے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیونکہ ارضِ کربلا کوئی ریگزار نہیں بلکہ سر سبز و شاداب لالہ زار ہے۔

نمبر ۳:۔ امام حسین نے یزید کی بیعت نہ کر کے سخت غلطی کی تھی مگر وقت شہادت آپ نے اس غلطی سے رجوع کر لیا اور یزید کی بیعت کے لئے تیار ہو گئے تھے۔

نمبر ۴:۔ یزید انتہائی رحمدل، عابد، زاہد، متقی، پرہیزگار، عالم دین، محدث، اور خلیفہ برحق تھا اس کے برعکس، امام حسینؑ لالچی، لٹیرے، ضدی، جذباتی، بے علم، بے دین، اور باغی تھے اور اپنے حسب ونسب پر مغرور تھے۔ حالانکہ حسب نسب کوئی چیز نہیں۔

نمبر ۵:۔ یزید کی بیعت کو تمام صحابہ نے برضا و رغبت قبول کیا تھا اور امام کے خروج کے سخت خلاف تھے اور دین میں تفرقہ انگیزی سے سخت منع کرتے تھے۔ اس لئے کہ وہ یزید کے تقویٰ وطہارت کے پورے طور پر معترف تھے مگر امام حسینؑ کو تخت کے لالچ نے جرم بغاوت سے باز نہ رہنے دیا۔

نمبر ۶:۔ یزید پیدائشی جنتی تھا کیونکہ حضور نے قسطنطنیہ پر جہاد کرنے والوں کے جنتی اور مغفور ہونے کی بشارت دی ہے۔

نمبر ۷:۔ امام حسینؑ اپنے نانا کے وصال کے وقت ۳۔۴ سال کے تھے انہیں اپنے نانا کے ارشادات کا کیا پتہ ہو سکتا ہے جبکہ یزید نے متعدد صحابہ کی صحبت سے علم دین حاصل کیا تھا نیز یہ کہ مجاہدین کے حق میں آپ نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

والی آیات میں یزید شامل ہے مگر آیت تطہیر اور آیت تطہیر اور آیت مباہلہ میں حضرت حسین شامل نہیں ہیں۔

نمبر ۸:۔ واقعات حرہ بہت معمولی قصہ ہے، جسے غالی رافضیوں نے بڑھا چڑھا کر بیان کیا ہے اور اس کے بھی ذمہ دار مدینہ منورہ کے شرارتی لوگ ہیں یزید نہیں۔

ان آٹھ موٹی موٹی باتوں کے علاوہ خارجیوں کے دیگر سینکڑوں کذبات ہیں جن کا جواب ضمناً انہیں ابواب میں دیا جائے گا۔

انشاء اللہ العزیز

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باب دوم

آئینۂ تاریخ

کیا واقعہ کربلا شیعہ مؤرخین کا من گھڑت ہے ؟

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک طویل مگر انتہائی ضروری بحث

ہم قارئین کرام سے اس خشک مگر انتہائی ضروری بحث کی طوالت کی معذرت بھی طلب کرتے ہیں اور یہ بھی باور کرانا چاہتے ہیں کہ بغیر اس معلوماتی مضمون کے نہائت یکسوئی سے مطالعہ کرنے کے آپ خارجیوں کی پیدا کی گئی الجھنوں سے گلوخلاصی نہیں کرا سکیں گے۔

ان کے دامن فریب کی کڑیاں کا محض یہی ایک ذریعہ ہے کے سب سے پہلے آپ پر یہ منکشف ہو جائے کہ جن متعدد بھاری عبارتوں سے استشہاد کرتے ہوئے انہوں نے تاجدار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس و مطہر خاندان کو حدف تنقید بنایا ہے ان عبارات کو وضع کرنے والے کون لوگ ہیں۔ اگر ان لوگوں کے عقائد جمہور اہل اسلام کے مطابق ہیں تو پھر ان کی عبارات کو سمجھنے کی کوشش کرنا پڑے گی اور اگر وہ لوگ جمہور علمائے دین کے نزدیک قابل گرفت ہیں اور ان کی تصنیفات پہلے ہی محل نظر ہیں تو ان پر اعتماد و یقین کر لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

چنانچہ اس سلسلہ میں ہم نامحمود عباسی کے ان ماخذ کے مولفین کا تعارف کرا دینا از حد ضروری سمجھتے ہیں۔ جن پر اس نے اپنی شر انگیز تالیف کی بنیاد رکھی ہے۔

اگرچہ یہ بحث طویل بھی ہے اور خشک بھی،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تاہم بقول اقبال !

زہر بھی کبھی کرتا ہے کارِ تریاقی

لھٰذا اب آپ ان مورخین و مصنفین کا تعارف حاصل کریں جنہیں اساس تاریخ و تحقیق ٹھہراتے عباسی نے شہزادۂ گلگوں قبا سیدالشباب اھل الجنه سید نا امام حسین علیہ السلام پر طعن و تشنیع کے تیر برسائے اور یزید پلید عنید شدید کی مدحت سرائی اور منقبت خوانی کی ہے۔

ساڑھے چار غیر شیعه اور ثقه مورخ

ہمارے قارئین ساڑھے چار کے ہندسہ کو شائد طنز و مزاح سے تعبیر کریں مگر حقیقت میں ایسا نہیں بلکہ جن خارجیوں کی کتابیں زیر بحث ہیں ان کے مطابق فی الواقع ساڑھے چار مورخ یا مصنف ہی حق گو ثقہ اور غیر شیعہ ہیں اور ان کی تفصیل یہ ہے۔

نمبر ۱ ابن حزم ثقہ اور غیر شیعہ

نمبر ۲ ابن تیمیہ ثقہ اور غیر شیعہ

نمبر ۳ ابن خلدون ۱ بٹا ۲ ثقہ اور غیر شیعہ ۱ بٹا ۲ غیر ثقہ اور شیعہ

نمبر ۴ ابن کثیر ۱ بٹا ۲ ثقہ اور غیر شیعہ ۱ بٹا ۲ غیر ثقہ اور شیعہ

نمبر ۵ ابو بکر ابن عربی ۱ بٹا ۲ ثقہ اور غیر ۱ بٹا ۲ غیر ثقہ اور شیعہ

نمبر ۶ البلاذری ثقہ اور غیر شیعہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مندرجہ بالا مصنفین جو تعداد میں چھ اور ثقاہت وغیرہ کے لحاظ سے ساڑھے چار بنتے ہیں کی کتابوں کے حوالوں سے ہی زیادہ تر مواد حاصل کر کے عباسی وغیرہ نے اپنی شرانگیز کتابوں کی بنیاد رکھی ہے

تمام علمائے امت میں یہی عناصر ستہ ان لوگوں کے معیار پر پورا اتریں گے اور ان میں بھی تین بیچارے تو ایسے ہیں جو کبھی غیر شیعہ اور ثقہ ہوتے ہوئے بھی کوئی سچی بات نقل کرنے کے جرم میں ثقاہت کے زینہ سے چھلانگ لگا کر رافضیوں کی صف میں آ کھڑے ہوتے ہیں ۔ بہر حال مناسب یہی ہے کہ قارئین ان عناصر ستہ کے اجزائے ترکیبی سے روشناسی حاصل کریں ۔ چنانچہ عباسی کے پہلے مہرے پورے غیر شیعہ اور ثقہ مصنف کا تعارف پیش خدمت ہے ۔

ابن حزم

خارجی عباسی نے اس شخص کی کتاب جمرۃ الانساب کی متعدد عبارتیں اپنی کتاب میں نقل کی ہیں جن کا مقصد صرف یہ ہے کہ خاندان رسول ہاشمی میں یزید پلید کی شادیاں کرائی جائیں اور یہ ثابت کیا جائے کہ فلاں فلاں شخص اہلبیت رسول سے خارج ہے اور فلاں فلاں شخص اہل بیت رسول میں شامل ہے ۔

اس کے بعد ابن تیمیہ ہے جو خارجی عباسی کے نزدیک قطعی طور پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثقہ اور غیر شیعہ ہے اس کی کتاب منہاج السنہ کے اقتباسات جو خلافت معاویہ ویزید میں نقل کیے گئے ہیں، سینکڑوں سطور پر مشتمل ہیں۔

ان دونوں کے بعد پھر ابن خلدون، ابن کثیر وغیرہ کا نمبر ہے۔ بہر حال بات ابن حزم کی ہو رہی تھی۔ اس کے متعلق پہلے ہم اس کے مداح خاص ابوزہرہ مصری کی کتابوں کے چند حوالے پیش کریں گے۔

کیونکہ وہابی، خارجی ابوزہرہ مصری کی تحقیق کو نہائت عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کی متعدد تصانیف کے ترجمے بھی انہوں نے کئے ہیں اور اس کی تحقیق کو خراج تحسین بھی پیش کیا ہے جس کی تفصیل ابن تیمیہ کے تعارف میں پیش کی جائے گی۔

قاضی ابوزہرہ مصری ان لوگوں کے بیشتر عقائد سے ذہنی ہم آہنگی کا اقرار کرتے ہیں تاہم ان کے بے لاگ تبصرے ایک محققانہ ذہن کی ترجمانی کرتے ہیں۔

بہر حال ابن حزم کا عقیدہ و مقام اس کے مداح کے قلم سے بیان کرنے کی غرض صرف یہ ہے کہ قارئین کو صحیح نتیجہ اخذ کرنے میں دقت نہ ہو۔

خارجی اور ابن حزم

خوارج اولین لوگ تھے جنہوں نے ظواہر کتاب و سنت سے وابستہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رہنے کی بنیاد ڈالی اور یہ امر خوارج اور ابن حزم کے مابین مشترک طور پر پایا جاتا ہے۔

خوارج کے تذکرہ کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ابن حزم نے کتاب و سنت کی تشریح و توضیح میں خالص ظاہری مسلک اختیار کیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ حضرت علی (علیہ السلام) کے بارے میں لاحکم الا اللہ کہہ کر خوارج نے ظاہری اندازِ فکر کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔

﴿حیات ابن حزم صفحہ نمبر ۱۹۰﴾

ظاھری مسلک

ابن حزم نے ظاہری مسلک و منہاج کو اس لئے اختیار کیا کہ اس سے اجتہاد کا دروازہ چوپٹ کھل جاتا ہے۔ **الخ**

اور یہ ان کا انداز دیگر علمائے مجتہدین سے جداگانہ نوعیت کا ہے۔

﴿حیات ابن حزم صفحہ نمبر ۲۰۷﴾

ابن حزم کی تکفیر بازی

ایک بات جو عام طور سے ابن حزم کے متعلق مشہور ہے اس کی طرف اشارہ ناگزیر ہے اور وہ اختلافی مسائل میں اس کی تلخ بیانی ہے۔ بلاشبہ دوسروں کے افکار بیان کرنے میں اس کا لہجہ تند و تیز ہے یا اس کے الفاظ میں سبک سری اور خفت کا مظہر ہے مثلاً جہاں تکفیر کا موقعہ نہیں ہوتا وہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہاں دوسروں کی تکفیر سے گریز نہیں کرتا جو سبک سر نہیں ہوتا اسے وہ عیب سے داغدار کرتا ہے اور دوسرے فقہا کی نسبت ایسی تعبیرات سے وہ احترام نہیں کرتا۔

﴿حیات ابن حزم صفحہ نمبر ۲۹۶﴾

تنگ ظرفی

وہ ایک شدید بیماری میں مبتلا ہوا تھا جس کی بنا پر اس کے مزاج میں چڑ چڑا پن تنگ ظرفی اور قلت صبر کے عوارض پیدا ہو گئے تھے۔

﴿حیات ابن حزم صفحہ نمبر ۲۹۷﴾

ننگا خارجی

ابن حزم حضرت معاویہ کی غلطیوں کا ذمہ دار حضرت علی کو ٹھہراتا ہے حالانکہ حضرت امیر معاویہ نے دین میں تفریق پیدا کی تھی۔

﴿حیات ابن حزم صفحہ نمبر ۳۷۶﴾

جمھور فقھا کا مخالف

ابن حزم طہارت کے ایک مسئلہ میں جمہور فقہا کے خلاف ہے وہ جنبی، حیض دار اور نفاس والی عورت کیلئے قرآن کو چھونا اور پڑھنا جائز قرار دیتا ہے، بے وضو کیلئے تلاوت قرآن تو بالاولی جائز ہو گی

﴿حیات ابن حزم﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حکومت کے زیر سایہ

ابن حزم نے اندلس میں ظاہری فقہ کا درس لیا اس کے شیوخ اس کی حمائت ومدافعت کا فریضہ انجام دیتے تھے، یہ اساتذہ اس دور کی حکومت میں بھی بڑا اثر ورسوخ رکھتے تھے اور داؤد بن علی کے مذہب کی مدافعت میں بھی انہوں نے بڑا اہم کردار ادا کیا،

ابن حزم کا استاد نامہ

داؤد بن علی کے متعلق فاضل محقق رقمطراز ہے کہ فقہ ظاہری میں ابو سلیمان بن داؤد، علی بن خلف، جو بغداد میں سکونت پزیر تھا اور نسبتاً اصبہانی تھا ابن حزم کا پیشرو تھا

﴿حیات ابن حزم صفحہ نمبر ۲۸۳﴾

داؤد پہلا شخص تھا جس نے ظاہری نصوص سے احتجاج کیا

﴿صفحہ نمبر ۳۸۶﴾

داؤد ظاہری کا ایک ہم عصر لکھتا ہے۔

کان عقله اکثر من علمه

یعنی اس کی عقل اس کے علم سے زیادہ تھی

﴿تاریخ بغداد جلد نمبر ۸ صفحہ نمبر ۳۷۱﴾

چونکہ اسے اپنے معتقدات پر کامل یقین تھا لہذا وہ دانش مند ہونے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے باوجود یہ کہا کرتا تھا کہ قرآن حادث اور مخلوق ہے

امام احمد بن حنبل کو جب پتہ چلا تو اس وقت بوڑھے ہو چکے تھے

داؤد ابھی نوجوان تھا امام احمد بن حنبل نے اسے سخت ناپسند کیا

کیونکہ یہ وہی بات تھی جس کی مخالفت میں آپ قید و بند کی صعوبتیں جھیل چکے

تھے داؤد آپ کے سامنے زانوئے ادب طے کرنا چاہتا تھا مگر امام احمد ایسے

شخص سے ملاقات کے خواہاں نہ تھے۔

﴿حیات ابن حزم صفحہ نمبر ۳۸۴﴾

کُھل کھیلا

سعود بن سلیمان جس کا ذکر ابن حزم استاد کی حیثیت سے کرتا ہے

ابن حزم کا بڑا محبوب و مطلوب تھا، ابن حزم کے زمانہ میں اس فقہ کو حکومت کی

بھی سرپرستی حاصل تھی، اسلئے ابن حزم اپنی طاقت سے بھی زیادہ کھل کھیلا۔

خارجیت ورثے میں ملی ہے

ان میں نمایاں ترین شخصیت منظر ابن سعید تھا وہ اعلانیہ

ظاہری فقہ کی حمائت کرتا تھا خلیفہ ناصر اور اندلس کے عوام اس کو بڑی قدر و

منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے انہیں ممتاز فقہا میں مسعود بن سلیمان تھا جس

سے ابن حزم نے استفادہ کیا مسعود بن سلیمان کے بعد فقہ ظاہری کا یہ ورثہ

ابن حزم کی طرف منتقل ہو گیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☼حیات ابن حزم صفحہ نمبر ۳۹۶☼

ان واضح تصریحات کے بعد قارئین کو یہ حقیقت سمجھ لینے میں قطعاً کوئی دشواری نہیں کہ ابن حزم اس کے اپنے مداحوں کی نظر میں بھی مانا ہوا خارجی تھا اور تمام عمر اپنے علم سے خارجیوں ہی کے نظریات کی تقویت کا سامان پیدا کرتا رہا اب اس شخص سے جو بلا جھجک حضرت معاویہ کی غلطی کو بھی حضرت علی کی غلطی قرار دیتا ہو، یہ امید کس طرح کی جاسکتی ہے کہ وہ اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاملہ میں مخلص ہوگا اور یزید لعین کی حمایت و نصرت میں زمین آسمان کے قلابے نہیں ملائے گا

اب آپ ابن حزم کے متعلق دیگر علمائے امت کے ریمارکس ملاحظہ فرمائیں۔

یہ مضمون ہم فوائد جامعہ بر عجالہ نافعہ کتاب سے نقل کررہے ہیں جسے مشاہیر امت کی کتابوں کے ماخذ سے ترتیب دیا گیا۔ ملاحظہ ہو،

علی نام ابو محمد کنیت اور ابن حزم عرف ہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے علی بن احمد بن سعید بن حزم الاموی الیزیدی۔

مورخ اندلس ابو مروان بن حبان کا بیان ہے

کان ابن حزم حامل فنون من حدیث وفقه و
نسب وادب مع المشارکة فی انواع التعالیم
القدیمة وکان لا یخلوا فی فنون من غلط

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بجرأتة فی السوال علی کل فن۔

ترجمہ!

ابن حزم فنون حدیث وفقہ انساب وادب کا جامع تھا اور دیگر اصناف علوم میں بھی اس کو مناسبت تھی مگر وہ کسی فن میں بھی غلطی سے خالی نہیں گو اس نے اپنی بیباکی کی وجہ سے ہر فن میں سوال اٹھائے ہیں۔

﴿فوائد جامعہ برعجالہ نافعہ صفحہ نمبر ۲۶۲﴾

فتمالٔ علیہ فقہاء عصرہ و اجمعوا علی تضلیلہ وشنعوا علیہ وحذروا اکابرھم من قبیلہ و فھوا عوامھم عن الا قتراب منہ فتفوا یعصونہ وھو مصر علی طریقہ حتی کمل لہ من تصا نیفہ وقر بعیر لم یتجا وزا کثرھا عتبة با بہ لزھد العلماء فیھا حتیٰ لقد احرق

ترجمہ!

اس زمانہ کے فقہا اس پر چل پڑے اور اس کی گمراہی پر اتفاق کر لیا اور اس کو بہت برا بھلا کہا اور ان کے اکابر نے ان کو اس کے قبیل سے بچایا اور عوام کو اس کے پاس جانے سے روکا، چنانچہ وہ برابر اس کی مخالفت کرتے رہے، اور وہ اپنے طریقہ پر اٹل ہو گیا یہاں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تک کہ اس کی تصنیف ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر ہو گئیں۔ اور بیشتر اس کے دروازے سے باہر نہ نکل سکیں کیونکہ علماء کو ان کتابوں سے بیزاری تھی حتیٰ کہ وہ جلا دی گئیں۔ ﴿فوائد جامعہ صفحہ نمبر ۲۶۳﴾

مما یزید فی بغض الناس له تعصبه لبنی امیه ما فیهم وبا قیهم واعتقاده بصحة امامتهم حتیٰ نسب الی النصب.

ترجمہ!

اس کے متعلق بغض کی زیادتی کا سبب اس کا سلف و خلف بنو امیہ کی بے جا حمایت کرنا ہے اور اس کا ان کی امامت کی صحت پر اعتقاد رکھنا ہے اسی وجہ سے اس کو ناصبی تک کہا گیا ہے۔

﴿فوائد جامعہ صفحہ نمبر ۲۶۳﴾

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں

وکان ابن حزم کثیر الوقیعه فی العلماء بلسانه وقلمه فاورثه ذالک حقدافی قلوب اهل زمانه والعجب کل العجب منه انه کان ظاهریا حائرا فی الفروع لا یقول من القیاس لا الجلی ولا غیره وادخل علیه خطاء کبیرا فی نظره وتصرفه وکان مع هذا اشد الناس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تاویلا فی باب الاصول وآیات الصفات
واحادیث الصفات

﴿البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۱۲ صفحہ نمبر ۹۳﴾

﴿فوائد جامعہ باعجالہ نافعہ صفحہ نمبر ۲۶۴﴾

ترجمہ!

ابن حزم زبان وقلم دونوں سے علماء کی شان میں بہت گستاخ تھا۔ اسی بات نے اس کے معاصروں کے دل میں اس کی طرف سے کینہ پیدا کر دیا تھا اور اس بات پر سخت تعجب ہے کہ وہ ظاہری تھا اور فروع میں بھی اس کی یہی روش تھی۔ وہ قیاس جلی اور خفی سے بھی کوئی بات نہیں کہتا تھا۔

یہ وہ بات ہے جس نے علماء کی نظر میں اس کا رتبہ گھٹا دیا تھا اور اسی چیز نے اس کے فکر ونظر کو بڑی بڑی غلطیوں میں ڈالا۔ بایں ہمہ وہ اصل کے باب میں باری تعالیٰ کی صفات میں اور آیتوں اور حدیثوں میں سب سے زیادہ تاویلیں کرتا تھا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری لکھتے ہیں۔

انتقل الی مذهب الظاهر وتعصب له وصنف

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فیہ ورد علی مخالفیہ وکان واسع الحفظ جدا
الا انہ لثقہ حافظتہ کان یھجھم کا القول فی
التعدیل والتجریح وتبیین اسماء الرواۃ فیقع لہ
من ذالک اوھام شنیعۃ ومما یعاب بہ ابن حزم
وقوعہ فی الائمہ الکبار باقبح عبارۃ وشنع رد
و قد وقعت بینہ وبین ابی الولید الباجی
مناظرات ومنافرات قال ابو العباس بن
العریف الصالح الذاھد لسان ابن حزم وسیف
الحجاج شقیقان

﴿لسان المیزان جلد چہارم صفحہ نمبر ۱۹۸﴾

مصنف علامہ ابن حجر عسقلانی

﴿فوائد جامعہ صفحہ نمبر ۲۶۵﴾

ترجمہ!

اس نے ظاہری مذہب اختیار کیا اور سخت
ظاہری بن گیا اس میں اس نے کتابیں لکھیں اور اس
کی مخالفت کرنے والوں کی تردید میں قلم اٹھایا
زبردست حافظ تھا بلکہ وہ اپنے حافظہ کے بل بوتے پر
بہت سی باتیں کہہ گزرتا تھا۔

مثلاً جرح وتعدیل میں کلام کرنے اور راویوں
کے نام بیان کرنے میں اس سے بڑے ادہام ہوئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہیں اور وہ باتیں جن کی وجہ سے ابن حزم پر نکتہ چینی ہوئی ہے۔

وہ اس کا بڑے بڑے ائمہ کرام کی شان میں برے الفاظ لکھنا اور ناشائستہ طریقہ پر تردید کرنا ہے۔

اس کے اور ابو ولید باجی کے درمیان مناظرے اور مباحثے ہوئے ہیں ابن عریف صالح کا بیان ہے کہ ابن حزم کی زبان اور حجاج بن یوسف کی تلوار ایک ہی درجہ کی چیز ہیں یا دونوں سگی بہنیں ہیں۔

امام عبدالوہاب شعرانی ابن حزم کے متعلق فرماتے ہیں۔

والیحذر کل الحذر من مطالعة کتب ابن حزم الظاهری الا بعد التضلع من علوم الشریعة لا سیما ما فیها مما یتعلق با صول الدین وقوائد العقا ئد والمعانی والحقائق لا نه لم تکن ید فی هذه العلوم وانما اخذها با لفهم فلم یحسن کلامه فیها

لطائف المنن صفحہ نمبر ۳۲۰

ترجمہ!

ابن حزم ظاہری کی کتابوں کے مطالعہ سے مکمل طور پر کلی احتراز کرنا چاہیئے البتہ جب علوم شریعت میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کمال حاصل ہو جائے خاص طور پر علوم شریعت کی ان
بابوں میں جن کا تعلق اصول دین عقائد معانی اور
حقائق سے ہے کیوں کہ اس کو ان علوم میں پوری
دستگاہ حاصل نہ تھی ان کو اس نے محض اپنی سمجھ سے نکالا
ہے اسی وجہ سے ان میں اس سے اچھا کلام نہیں ہوا

مولفه امام عبد الوهاب شعرانی

ابن حزم کے عقیدہ کی آخری کڑی بھی ملاحظہ فرمالیں

خدا کا بیٹا

ابن حزم کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا بیٹا بنانے پر قادر ہے اگر
قدرت نہ مانو گے تو عاجز ہوگا

﴿سبحان السبوح صفحہ نمبر ۳۷﴾

انه تعالیٰ قادر ان یتخذ ولد اذ لولم یقدر ہ
لکان عجزا

﴿الفصل بین الملل والنحل﴾

امام مالک کاذب

صدق رسول الله وکاذب مالک اول من قاس
ابلیس

﴿حیات ابن حزم صفحہ نمبر ۲﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن حزم ابن خلدون کی نظر میں

اب آخر پر ان اصحاب ستہ میں سے ہی ایک کی زبان سے دوسرے کا تعارف ملاحظہ کریں۔ ابن خلدون نے لکھا ہے خارجیوں کا بھی یہی حشر ہوا ان میں سے فقہ میں ہر ایک کی کتابیں اور عجیب وغریب رائے ہیں آج ظاہریہ کا مذہب بھی مٹ مٹا گیا ہے کیونکہ اس کے امام ختم ہو گئے اور جو یہ مذہب اختیار کرتا ہے اس پر جمہور کی وجہ سے لعن طعن پڑتی ہے اب یہ مذہب کتابوں میں ہے کہیں اور نہیں بہت سے طلبہ جو ان کے مذہب کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں اور ان کی کتابوں سے انکی فقہ اور مذہب سیکھنا چاہتے ہیں وہ اپنا وقت ضائع کرتے ہیں اور اس سے جمہور کی مخالفت اور ان کے مذہب سے انکار بھی لازم آتا ہے۔

ہوسکتا ہے کہ وہ اس مذہب کی وجہ سے بدعتیوں میں شمار کر لئے جائیں۔ کیونکہ وہ اساتذہ کی چابی کے بغیر کتابوں سے علم نقل کر رہے ہیں۔

ابن حزم نے ایسا ہی کیا تھا حالانکہ حفظ حدیث میں ان کا بہت ہی اونچا مقام ہے۔ یہ ظاہریہ مذہب کی طرف لوٹ گئے اور اس میں ہوشیار اور ماہر ہو گئے کہ اپنے زعم میں ان کے اقوال میں اجتہادی درجہ حاصل کرلیا اور امام داؤد کی مخالفت بھی کی اور بہت سے مسلمان اماموں پر بھی لے دے کی علماء کو ان کا یہ رویہ برا معلوم ہوا اور انہوں نے اس مذہب کی پوری تفصیل سے تردید کی اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

برائی بیان کی اور ان کی کتابوں کا بائیکاٹ کر دیا اور بازاروں میں ان کی خرید و فروخت بند کر دی، بلکہ کبھی کبھی انہیں پھاڑ بھی دیا جاتا۔

مقدمہ ابن خلدون جلد دوم صفحہ نمبر ۳۹۸

بہر حال! نا محمود عباسی کا پہلا ثقہ اور غیر شیعہ مورخ یزیدی بھی ہے اور خارجی بھی اور بقول جمہور علمائے امت ناصبی بھی ہے اور دشمن علی بھی۔

بنو امیہ کا ناجائز حمائتی بھی ہے اور جمہور آئمہ اسلام کا گستاخ بھی بلکہ اس کی کتابوں کی تعلیمات کا اکثر حصہ باطل عقائد پر مبنی ہے اور اس کی تصنیفات جلا دینے کے قابل ہیں اور بقول علمائے امت اس نے انساب وغیرہ علوم پر بھی کام کیا ہے مگر وہ اس معاملہ میں جاہل بھی ہے اور کاذب بھی۔

خاص طور پر راویوں اور نسب کے معاملہ میں وہ شدید غلطیوں کا ارتکاب کرتا ہے ان حالات میں اگر اس کی کتاب جمہرۃ الانساب خارجی عباسی کے معیار پر پوری اترتی ہے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔

بلکہ ابن حزم کے نزدیک تو بنو ہاشم اور خاندان علی کرم اللہ وجہہ الکریم مع حضرت علی کے مجموعہ اغلاط اور بنو امیہ کا ہر فرد فرشتہ ہے۔

ان حالات میں اس کی تصنیفات کے خود ساختہ بیانات پر کس طرح اعتماد کیا جا سکتا ہے جبکہ علمائے امت ان کے مطالعہ سے بھی منع کرتے ہیں۔

قارئین کرام ہمارے اس موقف کی یقیناً حمائت کریں گے کہ اس قسم کے کھلم کھلے خارجی اور ناصبی کی تحریروں کو زیر بحث لا کر اوراق سیاہ کرنا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سوائے تضیع اوقات کے اور کچھ نہیں ہے۔

اسلئے ہم خلافت معاویہ و یزید کی ان تمام تحریروں کو باطل قرار دیتے ہیں جو اس نے جمہرۃ الانساب کے خارجی مصنف ابن حزم کے حوالہ سے پیش کی ہیں البتہ ہم دیگر کتب انساب و تواریخ سے اس کی خودساختہ عبارتوں کی تردید ضرور کریں گے۔

اب اس کے بعد نامحمود عباسی کے نزدیک ثقہ اور غیر شیعہ دوسرے مصنف ابن تیمیہ کے بارے میں بھی بالوضاحت تعارفی مضمون ملاحظہ فرمائیں۔

دوسرا ثقہ اور غیر شیعہ مصنف

ابن تیمیہ

جیسا کہ ہم سابقہ اوراق میں بتا چکے ہیں کہ نامحمود عباسی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور دیگر خانوادۂ رسول کی توہین و اہانت کرنے کے لئے جس شخص کا سہارا لیا ہے وہ ابن تیمیہ ہے اس کی کتاب منہاج السنۃ پر ہی اپنی کتاب کا دارومدار رکھا ہے اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس کے متعلق بھی تفصیل سے بتا دیا جائے کہ اس کے عقائد و نظریات کیا ہیں۔ اور جمہور علمائے امت کے نزدیک اس کی تعلیمات کا کیا مقام ہے۔

چنانچہ ہم سابقہ ترتیب کے مطابق پہلے اس کے خاص عقیدت مند اور ہمنوا قاضی ابوزہرہ مصری کی چند تحریریں مختلف کتب سے پیش کریں گے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور بعد ازاں دیگر مشاہیر اسلام کی آراء پیش خدمت کی جائیں گی

اور یہ سب کچھ اس لئے بتا رہے ہیں کہ قارئین بھی اس کا تعین کر سکیں اور خود کو خارجیوں کے دامن فریب سے بچا سکیں۔

آپ اندازہ کریں کہ جب ایک شخص کو شیخ الاسلام فقیہ عصر اور امام امت کے القاب سے متعارف کرایا جائے گا تو اس کی بات میں کچھ نہ کچھ وزن ضرور محسوس ہوگا بلکہ اس کی باتیں خلاف حقیقت بھی نظر آئیں گی تو اس کی شوکت و جلالت کے پیش نظر اس کو آسانی سے مسترد نہ کر سکیں گے۔ اور جب آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ شخص انتہائی لچر اور کاذب اور اس کے عقائد کا جمہور علمائے امت نے ابطال کیا ہے تو آپ اس کی غلط بات کو غلط کہتے ہوئے قطعاً نہیں ہچکچائیں گے۔ بس اسی ایک الجھن کو دور کرنے کے لئے ہمیں ان لوگوں کے عقائد کے مکروہ چہروں کو ننگا کرنے کی شدت سے ضرورت محسوس ہوئی اور آپ بھی طوعاً و کرہاً ان حنظل کے ٹکڑوں کو نگل ہی لیں گے حالانکہ خشک بحث سے مجھے خود بھی شدید کوفت ہوتی ہے۔

بہر حال آپ ابو زہرہ مصری کی ابن تیمیہ کے متعلق حقیقت افروز تحریریں ملاحظہ کریں گے بلکہ اس سے پہلے ہم آپ کو ابو زہرہ کا تعارف کرانا بھی ضروری سمجھتے ہیں تا کہ اس کی بات میں وزن پیدا ہو سکے۔ اور یہ تعارف بھی خارجیوں وہابیوں کی طرف سے ہی پیش کریں گے۔

ابو زہرہ کی کتاب "حیات ابن تیمیہ" کا محشی متعصب وہابی عطا اللہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حنیف بھوجیانی اس کتاب کے پہلے صفحات پر رقم طراز ہے۔

وھابی ابو زھرہ کے حضور میں

شیخ ابو زہرہ کی اس کتاب کا اپنا خاص مقام ہے۔ اس کی بڑی خصوصیات سے ایک یہ ہے کہ دور حاضر کی مقتضیات کے مطابق مخصوص اغراض سے پھیلائے ہوئے اس مغالطے کا کامیاب جواب ہے کہ اسلامی ملکوں میں دستور اسلامی کے نفاذ میں مانع صرف یہ امر ہے کہ اسلامی فقہ نئی پیدا شدہ ضروریات کا ساتھ دینے سے قاصر ہے۔ اس کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ شیخ الاسلام (ابن تیمیہ) کی دعوت توحید و سنت کو سمجھنے کے لئے اس سے مبسوط سیرت آج تک نہیں لکھی گئی۔

محترم شیخ ابو زہرہ مصر کے مشہور اہل قلم، وسیع المطالعہ؛ تقید مذہبی سے آزاد فقیہہ، اور امام غزالی کے طرز متکلم اسلام ہیں۔ وہ گو خالص مسلک اہل حدیث سے براہ راست زیادہ واقف نہیں مگر اہل حدیث ہی کی طرح تقلیدی جمود کے مخالف اور سارے شعبہ ہائے زندگی میں احیاء و نفاذ اسلام کے متمنی اور داعی ہیں۔ ﴿حیات ابن تیمیہ صفحہ نمبر ۹﴾

آپ مصر و شام کے ان علماء سے ہیں جو وہاں کے دشمنان حدیث تجدد زدہ ملحد فرقہ کی سرگرمیوں کے خلاف مصروف جدو جہد عمل ہیں۔

﴿حیات ابن تیمیہ صفحہ نمبر ۱۰﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

استاد ابوزہرہ فواد یونیورسٹی قاہرہ میں لاء کالج کے طلبائے درجہ عالیہ کے متخصصین فقہ کو اسلامی قانون پڑھاتے ہیں۔ فقیہہ ابن تیمیہ سے شدید تاثر بلکہ عقیدت کے باعث اس کی تصویر پیش کرنے میں مصنف کافی حد تک کامیاب ہیں۔

﴿حیات ابن تیمیہ صفحہ نمبر ۱۲﴾

آدھا جعفری آدھا وھابی

رئیس احمد جعفری ندوی لکھتے ہیں یہ کتاب یہ کتاب شیخ ابوزہرہ کی مایہ ناز کتاب کا ترجمہ ہے مصر کے اہل علم میں ابوزہرہ مرتبہء خاص پر فائز ہیں۔ ابوزہرہ نے متعدد عنوانات پر گراں مایہ کتابیں لکھی ہیں۔ ان کی ہر کتاب تلاش و تفحص، حسن تالیف اور حسن بیان، عبارت کی روانی، شگفتگی، معلومات کی وسعت اور تحقیق و تدقیق کا شاہکار ہے

وہ متعدد علوم کے حامل ہیں ادب و محاضرات تاریخ وسوانح منطق و فلسفہ فقہ و کلام ہر موضوع پر ماہرانہ اور مجتہدانہ نظر رکھتے ہیں تفسیر و حدیث سے بھی بقدر ضرورت واقفیت ہے انہوں نے متعدد اکابر و اعاظم رجال کے حالات وسوانح کافی تحقیق و تدقیق کے ساتھ قلم بند کیے ہیں۔

اور جہاں مؤرخانہ کاوش سے ان کے احوال وسوانح مرتب کیے ہیں وہاں ایک دیدہ ور کی حیثیت سے ان کے فلسفہ۔ ان کی دعوت، ان کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیام، ان کے عمل اور ان کے کردار اور صفات کا بھی تجزیہ کیا گیا ہے اور بے لاگ نقاد کی حیثیت سے جلال و عظمت کے تمام آداب و رسوم ملحوظ خاطر رکھنے کے باوجود بڑی صفائی سے نکتہ چینی کا حق بھی ادا کیا ہے۔

ان کی مدح گستری قصیدہ کا رنگ اختیار نہیں کرتی۔ ان کی نکتہ چینی فردہ گیری تک نہیں پہنچتی رائے میں ان کی غیر جانبداری سلیم الفکری، نظر کی وسعت اور مطالعہ کی قدر و قیمت ایک ایک سطر اور ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے

ان کی تحریر ایک آئینہ ہے۔ صاف و شفاف، بے زنگ، بے داغ جس میں تصویر کے تمام خدوخال واضح اور نمایاں طور پر نظر آتے ہیں خوبی کا کوئی گوشہ نظر سے اوجھل نہیں ہوتا کوتاہی کا ہر پہلو سامنے آجاتا ہے۔

﴿حیات ابن تیمیہ صفحہ نمبر ۲۸﴾

وہابیوں اور ندویوں کے اس واضح ترین تعارف کے بعد پہلے ہم قاضی ابوزہرہ مصری کی چند کتابوں میں سے ابن تیمیہ کا تعارف پیش کرتے ہیں تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ ابن تیمیہ جب اپنے ایک عقیدت مند کی نظر میں اس قدر خوفناک عقائد اور نظریات کا داعی ہے تو عام منصف مزاج علماء و محققین کی نگاہوں میں اس کا کیا مقام ہوگا

چنانچہ ہم ابوزہرہ مصری کے بعد دیگران مشاہیر اسلام کی بھی چند تحریریں پیش کریں گے جن کی جلالت علمی مسلم ہے تاکہ تمام تر شکوک و

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شبہات کا ازالہ ہو جائے

ابن حزم اور ابن تیمیہ کا تعلق

ابن تیمیہ ساتویں صدی کے آخر اور آٹھویں صدی کے اوائل میں آئے اور اسی دعوت کا آغاز کیا جسے ابن حزم جیسا نابغہ روزگار اپنے عصر و عہد میں شروع کر چکا تھا۔

﴿حیات ابن حزم صفحہ نمبر ۳۱۳﴾

تصنیفی شاگرد

جب ابن تیمیہ کی خصوصی دعوت یہ تھی کہ صالحین کو وسیلہ بنانا جائز نہیں تو خوب جان لینا چاہئے کہ اس کا اولین داعی ابن حزم تھا۔

﴿حیات ابن حزم صفحہ نمبر ۳۱۴﴾

ابن حزم پہلا شخص تھا جس نے صوفیاء کو اپنی کڑی تحقیق کا نشانہ بنایا اور ابن تیمیہ آیا تو اس نے ابن حزم سے بھی سخت تنقید کی

﴿حیات ابن تیمیہ صفحہ نمبر ۳۱۸﴾

بنا برایں ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ ابن حزم کی تصانیف کے واسطہ سے اس کا شاگرد تھا۔ ﴿حیات ابن تیمیہ صفحہ نمبر ۳۱۹﴾

عقیدہ تجسیم خداوندی

فاضل محقق ابوزہرہ مصری لکھتے ہیں۔ ابن تیمیہ کی تصریحات کا یہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلاصہ ہے کہ کتاب وسنت میں ذات باری تعالیٰ کے متعلق جو کچھ مذکور ہے مثلاً فوق تحت، استوی العرش یا اس کا چہرہ اور ہاتھ خدا کی محبت اور بغض اسے بلا تاویل جوں کا توں مان لیا جائے۔ ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ حنابلہ نے چوتھی صدی ہجری میں بعینہ انہیں خیالات کا اظہار کیا تھا اور انہیں سلف کی جانب منسوب کیا تو علماء ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ اس سے خدا کی تجسیم وتشبیہ لازم ہے۔

﴿المذاہب السلامیہ صفحہ نمبر ۲۶۴﴾

جمھور اھل اسلام کا مخالف

ابن تیمیہ روضہ نبوی کی زیارت کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ از راہ تبرک روضۂ نبوی کی زیارت جائز نہیں مسئلہ زیر نظر میں ابن تیمیہ کا موقف جمہور اہل اسلام کے خلاف ہے بلکہ ان کے نظریات کے خلاف ایک زبردست چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔

قبور صلحا اور ان کی منّت و زیارت کے مسئلہ میں ہم ان کے شدید مخالف ہیں۔ ابن تیمیہ نے جس اساس پر تبرکاً روضۂ نبوی کی زیارت کو ممنوع قرار دیا ہے۔ وہ صنم پرستی کا خوف ہے۔ ہمارے نزدیک یہ خوف بے محل ہے اس لئے کہ زیارت منبع توحید کے باعث تقدیس ہے۔

﴿المذاہب الاسلامیہ صفحہ نمبر ۲۸۲﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابو زہرہ کی پریشانی

تجسیم و تشبیہ باری تعالیٰ کے مسئلہ میں ابن تیمیہ کے مسلک سے پریشان ہو کر ابو زہرہ لکھتے ہیں۔

ابن تیمیہ کے اصل الفاظ ہم نے پیش کر دیئے اور ہم یہ کہنے پر اپنے تئیں مجبور پاتے ہیں کہ ہماری عقل اللہ کے آسمان کے اوپر ہونے، اسکی طرف اشارہ حسیہ کرنے۔ اس کے عرش پر مستوی ماننے اور جسمیت سے تنزیہہ مطلق اور حوادث سے عدم مشابہت کے مابین تطبیق دینے سے قاصر ہے۔ حیرت ہے کہ امام صاحب ان لوگوں پر سخت برہمی کا اظہار فرماتے ہیں جو ان نصوص کی تاویل کرتے ہیں۔ لیکن اس برہمی اور سخت گفتاری اور انکار شدید کے باوجود نعیم جنت کے سلسلہ میں تمام اسماء وارده کو مجازی قرار دیتے ہیں۔

﴿حیات ابن تیمیہ صفحہ نمبر ۴۱۳_۴۱۴﴾

روضۂ رسولؐ سے عداوت

غرض ابن تیمیہ کا مسلک یہ ہے کہ وہ صالحین اور انبیاء کی قبروں کی زیارت کو جائز نہیں سمجھتے اور عمومی حکم سے تربت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی مستثنیٰ نہیں کرتے بلکہ اسے عموم میں داخل کرتے ہیں۔

﴿حیات ابن تیمیہ صفحہ نمبر ۵۰۲﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن تیمیہ کے اس مسلک کی جمہور معاصرین کی طرف سے سخت مخالفت ہوئی بلکہ جمہور کے بہت بڑے گروہ کی طرف سے آج تک مخالفت کا سلسلہ جاری ہے۔ ﴿حیات ابن تیمیہ صفحہ نمبر ۵۰۴﴾

جہاں تک عموماً زیارت قبور منصالحین کا تعلق ہے ہمارا میلان امام صاحب کی رائے کی طرف ہے لیکن جہاں تک زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعلق ہے ہمیں ان کی رائے سے پورا پورا اختلاف ہے۔ کیونکہ قبر نبی کی زیارت حقیقت و وحدانیت کا شعور پیدا کرتی ہے۔ اور اس کے معنیٰ کی تقدیس کا جذبہ ابھارتی ہے کیونکہ رسل سے جو تقدیس وابستہ ہوتی ہے وہ ان کی فکر وہدایت پر ہوتی ہے۔

﴿حیات ابن تیمیہ صفحہ نمبر ۵۰۷﴾

ہم اس معاملہ میں ابن تیمیہ کے مخالف ہیں کہ وہ حصول برکت کے لئے زیارت قبر رسول اور وہاں دعاو مناجات کا مخالف ہے۔

﴿حیات ابن تیمیہ صفحہ نمبر ۵۱۰﴾

حکومت کی سرپرستی

حافظ ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ شیخ تقی الدین (امام ابن تیمیہ) سے فقہا کی ایک جماعت جلا کرتی تھی اس لئے حکومت کی نگاہ میں وہ وقار واجلال کے حامل تھے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

﴿حیات ابن تیمیہ صفحہ نمبر ۱۰۰۔ بحوالہ البدایہ والنہایہ ۱۴/ ۳۷﴾

امام صاحب نے صوفیہ کی جماعت سے بھی ٹکر لی تھی وہ امام صوفیہ اور فلیسوف اکبر محی الدین عربی پر بھی اعلانیہ نکتہ چینی اور تنقید کرتے تھے۔ اور حکام وقت کو ترغیب دیتے تھے کہ وہ ان شعبدہ گروں کے مکروہ فریب کو توڑ دیں۔

یہ لوگ نائب السلطنت کے پاس فریاد کناں پہنچے اور استدعا کی کہ امام صاحب کو ان پر نکتہ چینی سے روک دیا جائے۔

نائب السلطنت نے امام صاحب سے پوچھ گچھ کی۔ آپ نے فرمایا ان لوگوں کی یہ استدعا قبول نہیں کی جاسکتی۔

﴿حیات ابن تیمیہ صفحہ نمبر ۱۰۱﴾

بد زبان، بد اخلاق

اس جگہ ہم اس بات کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں کہ امام صاحب اپنے اخلاق اور اپنی زبان کے اعتبار سے ذرا گرم مزاج تھے کبھی کبھی ان کی زبان پر سخت اور درشت الفاظ جاری ہو جاتے۔

﴿حیات ابن تیمیہ ۱۰۲﴾

نا محمود صفت

ان میں ایک صفت ایسی تھی جسے غیر محمود کہا جاسکتا ہے۔ وہ حدت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قول یعنی گفتگو کے دوران درشت لہجہ پھر یہ تیزیٔ طبع بعض دفعہ بات کو دلیل و حجت سے نکال کر طعن کی منزل میں پہنچا دیتی ہے۔

اسی طرح اپنے اکثر مخالفین کو امام صاحب بدعتی قرار دیتے ہیں۔

جھگڑالو

اصل بات یہ ہے کہ اس شدت وحدت کا سبب جدل ہے اس لئے کہ ہر مجادلہ آسانی سے منازلہ بن جاتا ہے اور نزال یعنی حرب و پیکار اور مقابلہ میں لہجہ سخت ہو جاتا ہے۔

﴿حیات ابن تیمیہ صفحہ نمبر ۱۹۲﴾

امام ذہبی کا خیال ہے کہ یہی درشت گوئی امام صاحب کے دشمنوں اور مخالفوں میں اضافے کا سبب بنی۔

﴿صفحہ نمبر ۱۳۹﴾

خارجیوں کا ھمنوا

بنابرایں معلوم ہوتا ہے کہ ان فرقوں کا ذرا تفصیل سے ذکر کیا جائے جن سے امام صاحب کو برسر پیکار رہنا پڑا۔ اس سلسلہ میں ہم خوارج کا ذکر نہیں کریں گے کیونکہ ان سے امام صاحب کی کوئی آویزش نہیں ہوئی گو ضمناً ان کے بعض نظریات سے بھی امام صاحب نے بحث کی ہے۔

﴿حیات ابن تیمیہ صفحہ نمبر ۲۵۹﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن تیمیہ کا اصل مقصد چونکہ ہر حال میں جمہور اہل سنّت کے عقائد کی مخالفت تھا اس لیے وہ خارجی نظریات رکھنے کے باوجود اپنی مقصد براری کے لئے شیعوں کے فقہی مسائل پر بھی اپنے فتویٰ کی بنیاد رکھ لیتا اس لحاظ سے تو بقول عباسی یہ بھی نصف شیعہ اور غیر ثقہ ہو سکتا ہے مگر عباسی کی نظر میں یہ صرف اس لئے غیر شیعہ ہے کہ اہل بیت رسول کے معاملہ میں اس کی خارجیت میں کوئی جھول پیدا نہیں ہوتی۔ بہر حال ابوزہرہ لکھتے ہیں پھر وہ علم کے اس درجہ پر فائز ہوئے کہ بعض مسائل میں جملہ مذاہب اربعہ کی مخالفت پر مجبور ہو گئے اور دوسرے مذاہب کی حتیٰ کہ شیعہ مذہب تک کی بعض رائیں قبول کر لیں۔

﴿حیات ابن تیمیہ صفحہ نمبر ۳۳۵﴾

محقق ابوزہراہ مصری کے ان چند حوالوں کے بعد ہم دیگر محققین اور مشاہیر اسلام کے ابن تیمیہ کے مسلک کے بارے میں چند وضاحتی نوٹ نقل کرتے ہیں

ابن تیمیہ ابن حجر مکی کی نظر میں

ذلیل اور گمراہ کندہ

ابن تیمیہ عبد خزلہ اللہ وافعلہ واعماہ
واصمہ واذلہ وبذلک صرح لائمۃ الذین
بینوا فساد احوالہ وکذب اقوالہ ومن اراد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذالک فعلیه بمطا لعه کلام الا مام المجهتد المتفق علی امامة وجلالة وبلوغة مرتبة الاجتهاد ابی الحسن سبکی وولده التاج والشیخ امام العز بن جماعة واهل عصر هم وغیر هم من الشا فیعة الما لیکة والحنفیة ولم یقصرا اعتراضه علی المتا خری الصوفیه بل اعتراض علی مثل عمر بن الخطاب وعلی ابن ابی طالب رضی الله عنهما کما یاتی والحاصل ان لا یقام الکلامه وزن بل یر می فی کل عصر ویعتقد فیه ان مبتدع ضال ومضل جاهل غال عاملة بعدله واجارنا من مثل طریقة وعقیدة وفعله آمین

﴿فتاویٰ حدیثیہ مطبوعہ مصر صفحہ نمبر ۹۹﴾

ترجمہ ﴿مولفہ امام ابن حجر مکی﴾

ابن تیمیہ اللہ تعالیٰ نے اسے رسوا کیا۔ اندھا کیا اور بہرہ کیا اور ذلیل کیا وہ ایسا رذیل شخص تھا کہ اس کے مفسدانہ اور جھوٹے اقوال کے متعلق علمائے دین نے صراحتاً بیان کیا ہے اس کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنا ہوں تو امام ابوالحسن سبکی جن کی امامت وجلالت پر سب کا اتفاق ہے اور جو مقام اجتہاد پر فائز

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھے اور ان کے بیٹے تاج الدین سبکی اور امام العز بن جماعت اور ان کے ہم عصر علمائے کرام اور ان کے علاوہ دیگر علمائے کرام شافعیہ مالکیہ حنفیہ وغیرہ کے کلام کا مطالعہ کریں ابن تیمیہ نے یہی نہیں کہ صوفیائے متاخرین پر اعتراض کیے بلکہ اس شیخ حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہما کو بھی ہدف تنقید بنایا ہے جس کا بیان آگے آئے گا۔ الحاصل اس کے کلام کو کہیں قیام نہیں اس نے محض ایسی قیاس آرائیوں اور تک بندیوں سے کام لیا ہے جن کا کوئی سر پیر ہے اور نہ ہی وزن ہے اس کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا چاہئیے کہ وہ بدعتوں کے جاری کرنے والا جاہل اور غالی ہے اس کے عقائد اور طریقے اور افعال جو ہم میں سے جاری کرے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کرے (آمین)

ابن تیمیہ کی بھیانک تصویر

اب ہم قارئین کرام کے سامنے ابن تیمیہ کی وہ تصویر لاتے ہیں جو مشاہیر اسلام نے اس کے عقائد کے بارے کھینچی ہے۔ ملاحظہ ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون درج ذیل ایک طویل مکتوب سے اخذ کیا گیا ہے جو مشہور محدّث اور ناقد شیخ محمد زاہد کوثری نے ذخائر القصر کے حوالہ سے ، السیف الصیقل ، میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے عبدالنافع بن عراق کی تبدیلی مسلک کا سبب بیان کرتے ہوئے ابن تیمیہ کے متعلق جو تحریر کیا ہے اس کا اردو ترجمہ فوائد جامع سے نقل کیا جاتا ہے۔

لکھا ہے کہ :۔

حافظ صلاح الدین علائی نے ان اصولی وفروعی مسائل کا ذکر کیا ہے جن میں ابن تیمیہ نے اختلاف کیا ہے چنانچہ بعض ان میں سے وہ ہیں جن کے اندر اس نے اجماع کے خلاف کیا ہے بعض وہ ہیں جن میں مذہب راجح کے خلاف کیا ہے ان میں سے ہی طلاق یمین یعنی وہ طلاق جو قسم کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے اس کے متعلق اس نے لکھا ہے کہ جس چیز پر قسم کھائی جاتی ہے۔ اس کے واقع ہونے کے بعد وہ واقع نہیں ہوتی بلکہ قسم کھا لینے والے پر قسم کا کفارہ واجب ہو جاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے اس مسئلہ میں فقہائے امّت میں سے کبھی کوئی فقیہہ کفارہ کا قائل نہیں ہوا۔

اور اسی طرح طلاق اس طہر میں واقع نہیں ہوتی حالانکہ وہ اس سے پہلے اس مسئلہ میں مسلمانوں کا اجماع اس کے خلاف نقل کر چکا ہے نیز یہ بھی کہ جس نے اس کی مخالفت کی اس نے کفر کا کام کیا۔ پھر اس مسئلہ کے خلاف فتویٰ دیا اور بڑی خلقت کو اس مسئلہ میں پھنسا دیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور یہ بھی کہ اگر نماز کو قصداً چھوڑا جائے تو اس کی قضا جائز نہیں

اور یہ بھی کہ اگر حائضہ طواف کعبہ کرے تو اس پر کفارہ واجب نہیں طواف اس کے لئے مباح اور درست ہے۔

اور یہ بھی کہ ٹیکس لینا اس سے حلال ہے جس نے زمین کو جاگیر میں دیا ہو۔

اور اگر تاجروں سے ٹیکس لئے جائیں تو زکوٰۃ کے عوض میں ان کی طرف سے کافی ہیں اگرچہ وہ زکوٰۃ کے نام سے نہ لئے ہوں اور نہ زکوٰۃ کے دستور کے مطابق لئے ہوں۔

اور یہ بھی کہ بہنے والی چیزیں چوہیا جیسے جانور کے مرنے سے ناپاک نہیں ہوتیں۔

اور یہ بھی کہ جنبی کو رات میں نوافل تیمّم سے پڑھنے چاہئیں اور ان نوافل کو فجر کے غسل تک موخر نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ وہ شہر میں ہو۔

اور یہ بھی کہ جس نے امیر کے لئے بچھونا بچھایا اور سفر کے اندر رات میں جنبی ہو گیا اور اس کو یہ ڈر ہے کہ اگر وہ فجر کو غسل کرے گا تو اس کا استاد یا افسر وغیرہ اس کو متہم کرے گا تو وہ فجر کی نماز تیمّم سے پڑھ لے خواہ وہ غسل پر قادر ہو۔

اس قسم کے فروعی مسائل کو بیان کرنے کے بعد آگے چل کر لکھا ہے کہ ابن تیمیہ جن اصولی مسائل پر اکیلا ہے وہ حسن و قبح کا مسئلہ ہے جس کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معتزلہ قائل ہیں تو یہ بھی ہوگیا اس کی حمایت اور پر کتاب لکھی اور اس کو اللہ کا دین قرار دے دیا اور ہر اس بات کو جو اس پر مبنی ہو اس کو لازم قرار دے دیا جیسا کہ اعمال میں موازنہ کرنا ہے۔

کیا ہی اچھا ہوتا کہ جس وقت اس نے عقل کا حکم مانا عقل سلیم کو حکم مان لیتا اپنی عقل کو جس کی خرابی سے ظاہر ہے حکم نہ بناتا جس سے اس نے ذات خداوندی اور صفات الٰہیہ میں کلام کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بالاتر ہے جو جاہل اس کے متعلق کہتے ہیں۔

اب آپ چند عبارات اسی مکتوب کی معہ متن ملاحظہ فرمائیں۔

خدا تعالیٰ حادث اور ہاتھ پاؤں کا محتاج ہے

واما مقالة فی اصول الدین فمنها ان الله سبحانه محل للحوادث وانه مرکب مفتقر الی الید العین والوجه والساق ونحوها افتقار الکل الی الجزء

ترجمہ

اور مگر اس کے (ابن تیمیہ کے) اصول دین میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ سبحانہ کی ذات حوادث کے لئے محل ہے اور اللہ تعالیٰ مرکب ہے اس کو ہاتھ آنکھ چہرہ پنڈلی کی اسی طرح محتاجی ہے جس طرح کل کو جزو کی طرف

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

احتیاج ہوتی ہے۔

قرآن حادث و مخلوق ہے

وان القرآن محدث فی ذاتة تعالیٰ وانالعالم قدیم بالنوع ولم یزل مع اللہ مخلوق دائما فجعلہ موجبا بالذات لا فاعلا بالاختیار

ترجمہ

اور یہ کہ قرآن ذاتہ حادث اور عالم قدیم بالنوع ہے مخلوق ہوکر خدا کے ساتھ اس کا تعلق دائمی ہے چنانچہ ابن تیمیہ نے اس کو موجب بالذات مانا ہے فاعل بالاختیار نہیں۔

خدا کا جسم اور نقل مکانی

ومنھا قولہ بالجسمیة والجھة والانتقال وصرح بعض تصانیفہ بان اللہ بقدر العرش لا اکبر ولا اصغر

ترجمہ

اور انہی میں سے اس کا اللہ تعالیٰ کے لئے جسم وجہت اور انتقال مکانی کا قائل ہونا ہے اور اس نے اپنی بعض تصانیف میں بالصراحت لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی قدر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے جس قدر عرش ہے وہ عرش سے نہ بڑا ہے نہ چھوٹا۔

خدا کا علم محدود ھے

وصنف جزا فی ان علم الله لا یتعلق بما لا یتناهی کنعیم اهل الجنة وانه لا یحیط بغیر المتناهی

ترجمه

اور ابن تیمیہ نے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم لا متناہی امور سے تعلق نہیں رکھتا جیسا کہ جنتیوں کی کچھ نعمتیں ہیں اور یہ کہ وہ لا متناہی کو محیط نہیں

jabir.abbas@yahoo.com

انبیأء معصوم نهیں

ومنها ان الا نبیاء غیر معصومین وان نبیناعلیه وعلیهم الصلوٰة والسلام لیس له جاه ولا یتوسل به أحد الا وان یکون مخطئا وصنف فی ذالک عده اوراق

ترجمه

اور ان ہی باتوں میں سے یہ ہے کہ انبیاء علیھم السلام معصوم نہیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بزرگی اور بڑائی نہیں جو کوئی آپؐ سے وسیلہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پکڑے وہ خطا کار ہے اور اس موضوع پر کئی اوراق کا رسالہ لکھا ہے

گنبد خضری کی زیارت گناہ ہے

وان نشاء السفر لزیارۃ نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصیۃ لا تقصر فیھا الصلوٰۃ وبالغ فی ذالک ولم یقل بہ احد من المسلیمین قبلہ ہ

ترجمہ

اور یہ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے سفر کرنا معصیت ہے اس میں نماز قصر نہیں کی جا سکتی اور اس میں بڑا ہی غلو کیا ہے حالانکہ مسلمانوں میں کوئی بھی اس سے پہلے اس کا قائل نہیں ہوا۔

دوزخیوں کا عذاب

وان عذاب اھل النار ینقطع ولا یتا بد (وجز التقی السبکی فی الرد علیہ مطبوعہ)

ومن افرادہ ایضاً التوراۃ والا نجیل لم یبدل الفا ظھما بل ھی باقیۃ علی ما انزلت وانما وقع التحریف فی تاویلھما ولہ فیہ مصنف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آخر ما رائت واستغفر الله من كتابه مثل هز فضلاً عن ارتقاده (انتهیٰ ما نقله ابن طولون عن الصلاح العلائی)

﴿فوائد جامعہ صفحہ نمبر ۲۴۹ تا ۲۵۱﴾

﴿بحوالہ السیف الثقیل فی الرد علی ابن زفیل، ص ۱۴۳ تا ۱۴۴﴾

ترجمہ!

اور یہ کہ اہل جہنم کا عذاب ہمیشہ نہیں بلکہ منقطع ہو جائیگا (امام سبکی نے اس کی رد میں ایک رسالہ لکھا ہے جو مطبوعہ ہے) اور اس کی (جمہور اہل اسلام) سے علیحدگی ایک یہ بھی ہے۔ کہ تورات و انجیل کے الفاظ میں تبدیلی اور تحریف نہیں ہوئی۔ بلکہ یہ اسی صورت میں موجود ہیں جن پر وہ نازل ہوئی تھیں۔ اور تحریف صرف ان کی تاویل میں ہوئی ہے اور اس موضوع پر اس کی ایک تصنیف ہے جو میں نے دیکھی ہے۔ میں تو اس قسم کی باتوں کے لکھنے پر بھی اللہ سے استغفار کرتا ہوں چہ جائیکہ ان پہ اعتقاد رکھنا ﴿یہاں وہ مسائل جنہیں ابن طولون نے صلاح الدین علائی سے نقل کیا ہے ختم ہوگئے﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ بھی دیکھیں

علامہ صلاح الدین علائی کی اس طویل عبارت کے بعد ابن تیمیہ کے تفردات جو ابن رجب نے بیان کئے ہیں ان کا اردو ترجمہ یہ ہے ضرورت کی صورت میں موزوں پر مسح کرنے کی کوئی مدت نہیں غیر معزور کو وقت کے فوت ہونے نماز جمعہ یا عیدین کے وقت نکل جانے کا ڈر ہو تو وضو کے بجائے تیمّم کرنا درست ہے اور یہ کہ نہ تو حیض کی کوئی کم سے کم مدت ہے اور نہ زیادہ سے زیادہ مدت ہے۔ اور نہ ہی سن یاس کی کوئی مدت ہے باکرہ کے لئے اس تبرا نہیں چاہے وہ بوڑھی ہو سجدۂ تلاوت کت لئے وضو شرط نہیں بلا محلل کے گھوڑ دوڑ میں شرط لگانا جائز ہے۔ آخر پہ ہے۔

فکم لہ من شواذ ابن تیمیہ وقد ذکر ابن حجر الھیثمی فی فتاویالحدیثیة کثیراًمن شواذ ابن تیمیہ

یعنی اب اندازہ کریں کہ ابن تیمیہ کے کتنے تفردات ہیں اور اس کے بہت سے تفردات کو امام ابن حجر نے فتاویٰ حدیثیہ میں بھی ذکر کیا ہے۔

بے جا حمایت

اسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ نواب صدیق حسن بھوپالی نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کافی رقم خرچ کر کے محمود آلوسی بغدادی کے بدنہاد اور ناخلف بیٹے نعمان آلوسی سے ایک کتاب ابن تیمیہ کی صفائی پیش کرنے کے لئے لکھوائی لیکن اس رسوائے زمانہ کتاب کو علماء نے اس کے منہ پر دے مارا کیونکہ وہ پوری کوشش باوجود جھوٹ کو سچ نہ بنا سکا۔

چنانچہ لکھا ہے۔

وقد حاول الشیخ نعمان الالوسی باشاره صدیق حسن خان الذی کان له به صلة مادیة متینة الردفی جلاء العینین مترخیا تبرئته ساحة ابن تیمیة من غالب تلک الشواذ لکن سقط فی یده حیث فضحت هذه اطرحلة من الدعایة لابن تیمیه بطبع کتب له

ترجمہ

شیخ نعمان آلوسی نے نواب صدیق کے ایماپر مالی امداد حاصل کر کے جلاء العینین میں ابن حجر مکی کے ردکا ارادہ کیا اور ابن تیمیہ کے دامن کو اکثر شواذ وتفردات سے پاک کرنے کی کوشش میں بڑا زور لگایا مگر اسے ندامت اٹھانا پڑی کیونکہ ابن تیمیہ کی کتابوں نے اس کی بے جا حمائت کو ذلیل و رسوا کر دیا۔ کیونکہ جن باتوں کی اس نے تردید کی تھی ابن تیمیہ کی کتابوں میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس کی تصریح موجود تھی آخر پہ لکھا ہے اللہ تعالےٰ
دولت کے لالچ کو قتل کرے جو بھی اس کے ہتھے چڑھ
گیا اسے ذلالت ہی نصیب ہوئی۔ لکن قاتل الله
النمادة ما دخلت فی شئی الا اقسدته)
﴿السیف الثقیل فی الرد علی ابن زفیل مطبوعہ مصر صفحہ ۱۴۱ تا ۱۴۴﴾

درج ذیل تاثرات بھی ابن تیمیہ کے خاص معتقدین کے ہیں حیات ابن قیم مطبوعہ مصر میں جامعہ قاہرہ مصر کے اساتذہ عبدالعظیم وغیرہ باوجود ابن تیمیہ کے گروپ کے افراد ہونے کے اس کی طبعی شدّت وحدّت اور اصل مسائل سے برگشتگی کے متعلق جو تصویر کشی کرتے ہیں اس کا نمونہ کتاب کے ترجمہ میں پیش کیا جاتا ہے۔

تکفیر بازی

ابن تیمیہ کی مخالفت اپنی انتہا کو اس وقت پہنچی جبکہ ۷۲۶ھ میں آپ نے یہ اعلان کیا کہ مزارات کی زیارت کرنا اور اولیاء اللہ کا وسیلہ اختیار کرنا حرام ہے ابن تیمیہ اس مخالفانہ تحریک کے پہلے پہلے راہنما تھے جس کے ذریعے روحانی اور اہل ذوق حضرات کے خلاف اعتراضات اور تکفیر کے تیر برسائے گئے ان کے بعد صوفیاء کے جو مخالف افراد آئے وہ سب ابن تیمیہ کی راہ پہ گامزن رہے۔ ﴿حیات ابن قیم صفحہ نمبر ۴۵۵﴾

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جوش و خروش

ابن تیمیہ کی بے باکی کے عنوان سے لکھا ہے۔ اس سے اندازہ لگا لیجئے کہ وہ اپنے حریفوں کے ساتھ کس قدر ہمت اور دلیری سے بحث کرتے ہوں گے اور ان پر کس قدر شدّت اختیار کرتے ہوں گے اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے حریف پر کفر کا الزام لگانے سے بھی نہیں چوکتے ابن تیمیہ کی طبیعت میں جوش وخروش تھا اور ابن قیم کی طبیعت میں سکون واعتدال تھا۔

﴿حیات ابن قیم صفحہ نمبر ۴۵۵﴾

تاریخ ورجال کے مشہور ماہر علامہ ذہبی ابن تیمیہ کے منہاج ومسلک سے شدید ترین متاثر ہیں اور انہوں نے ابن تیمیہ کے جو قصائد لکھے ہیں ان کے لئے متعدد صفحات درکار ہیں بااین ہمہ قصیدہ گوئی کرتے کرتے وہ بھی لکھتے ہیں۔

انا لا اعتقد فيه عصمة بل انا مخالف له في
مسائل اصلية وفرعية فانه كان مع سعة علمه
وفرط شجاعته وسيلان ذهنه وتعظمه
لحرمات الدين بشرامن البشر تعترية حدة في
البحث وغضب وصدمة للخصوم

﴿تاريخ الكبير ذهبي صفحه نمبر ۳۹۱﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

﴿فوائد جامعہ بر عجالہ نافعہ صفحہ نمبر ۲۴۴﴾

میں اس کو معصوم نہیں سمجھتا بلکہ میں اصولی اور فروعی
مسئلوں یں اس کا مخالف ہوں۔ وہ اپنے علم کی زیادتی
،شجاعت اور تندیٔ ذہن اور دین کی قابل احترام
باتوں کی تعظیم کرنے کے باوجود ایک بشر تھا وہ دوران
بحث گرم ہو جاتا اور غصے میں آپے سے باہر ہو جاتا۔
آگے چل کر علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ لوگ اس کے
علم کا لوہا مانتے تھے مگر اس کے اخلاق و افعال سے
ناراض تھے۔ متن ہے

ولکن ینقمون علیه اخلاقاً وافعالاً

مندرجہ بالا تحریر میں ذہبی نے ابن تیمیہ کے ساتھ اپنے اصولی اور فروعی اختلافات کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے افعال و کردار اور بداخلاقی کا نمونہ بھی واضح طور پر پیش کر دیا گویا کہ جو لوگ اس کی علمی قابلیت سے شدید متاثر اور متعدد عقائد میں اس کے ہم آہنگ ہیں وہ بھی اس کی تلبیسات اور حدت طبع پر پردہ ڈالنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

الغرض ابن تیمیہ کے متعلق ساتویں صدی سے لے کر اب تک کے تمام علمائے امت کی تحریروں کو اگر جمع کر دیا جائے تو ہزاروں صفحات پر مشتمل کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قارئین کو قطعی طور پر اندازہ ہو گیا ہو گا کہ ابن تیمیہ ایک متشدد اور متعصب شخص ہونے کے علاوہ ابن حزم خارجی کا روحانی شاگرد تھا

اور ابن حزم کی اہل بیت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کھلم کھلا دشمنی روز روشن کی طرح ظاہر ہے

ان لوگوں کا جمہور اہل اسلام سے نہ صرف یہ کہ فروعی مسائل میں ہی اختلاف ہے بلکہ اصولی مسائل میں بھی بیسیوں اختلافات ہیں۔

حتّٰی کہ یہ لوگ اللہ جل شانہُ کی ذات اقدس کے متعلق بھی اس قسم کے عقائد رکھتے ہیں جو کفر صریح پر مبنی ہیں۔

علاوہ ازیں خلاصہ کائنات فخر موجودات نور مجسّم شفیع معظم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کبریٰ سے انکار ان لوگوں کی دین اسلام سے برگشتگی کی بدترین مثال ہے

اس سے بڑھ کر اور غضب کیا ہو گا کہ یہ لوگ قرآن وحدیث کی نصوصِ صریحہ کا واضح ترین انکار کرنے کے باوجود بھی بعض لوگوں کے نزدیک شیخ السلام اور محقق بے بدل کے القابات سے یاد کیے جاتے ہیں۔

بہر حال جو لوگ خدا اور رسول کے بارے میں اس قدر مکروہ عقائد کا اظہار کرتے ہوں ان کے نزدیک اسلام کی دیگر بلند پایہ اور عالی مرتبت ہستیوں کا کیا مقام ہو گا۔

آئندہ اوراق میں ہم ابن تیمیہ کی تحریروں کا قرآن اور حدیث اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اقوال آئمہ سے بھی موازنہ کریں گے اور اس کی ان تحریروں کو بھی قارئین کے سامنے لائیں گے جن سے اہل بیت رسولؐ سے عداوت کا بھی اظہار ہوتا ہے اور وہ منشائے خدا اور رسول کے بھی خلاف ہیں۔ اب آپ ابن تیمیہ اور اسکی اس کتاب کے بارے میں جس کو عباسی نے اپنے مکروہ عزائم کی تکمیل کے لئے استعمال کیا ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا ایک فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

ابن تیمیہ کی منہاج السنۃ اور شاہ عبدالعزیز

کلام ابن تیمیه فی منهاج السنة وغیره من الکتاب موحش جدانی بعض المواضع لا سیمانی تفریط حق اهل بیت وفی منع زیارة النبی علیه السلام فی انکارالغوث والقطب والا بدال وتحقیرالصوفیة وامثال ذالک وهذه المواضع منقولة موجودةعندی وقد تصدی لرد کلامه فی زمانه جها بذه علماء الشام والمغرب وابمصر ثم ان ابن القیم تلمیذه الرشید قد بالغ فی توجیه کلامه لکن لم یقبله العلماء حتیٰ ان المخدوم معین الدین السندی فی عمر سیدی الوالد طال رسالةفی رده واذا کان کلامه مردود عند علماء اهل السنة فای طعن بلهتم فی ذالک فقط

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

﴿فتاویٰ عزیزیہ مطبع مجتبائی ۸۱-۲ مولفہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی﴾

ترجمہ:-

ابن تیمیہ کے کلام سے جو منہاج السنۃ وغیرہ کتابوں میں پایا جاتا ہے نہایت وحشت ہوتی ہے۔ خصوصاً ان باتوں سے تو انسان متوحش ہو جاتا ہے جو اس نے اہل بیت کی تفریط کے طور پر لکھی ہیں یعنی اہل بیت کی تنقیص کی ہے نیز اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے منع کیا ہے اور غوث قطب و ابدال وغیرہ کا بھی انکار کیا ہے۔

صوفیاء کرام کی تحقیر کے سلسلہ میں اس نے بہت کچھ لکھا ہے اسی طرح اس کی بہت سی باتیں ہیں، علمائے شام، مصر اور مغرب نے ابن تیمیہ کا رد اس کے زمانے میں ہی لکھ دیا تھا۔

پھر اس کے بعد اس کے شاگرد ابن تیمیہ کے کلام کی توجیہات و تاویلات بیان کی ہیں مگر علمائے اہل سنّت نے ان تاویلات کو قبول نہیں کیا حتیٰ کہ ہمارے مخدوم معین الدین سندھی نے بھی ہمارے والد صاحب کے زمانہ میں ابن تیمیہ کے رد میں ایک رسالہ لکھا۔

علمائے اہل سنّت کے نزدیک ابن تیمیہ کا کلام باطل ہے۔

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آخر پر ابن تیمیہ کے متعلق مورّخ اسلام علامہ شبلی کا ایک تاثر ملاحظہ فرمائیں جو انہوں نے سراج الامۃ سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت میں درج کیا ہے چونکہ ابن تیمیہ سیّدنا امام اعظم کو امام الائمہ سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شاگرد تسلیم نہیں کرتا اور اس ٹھوس حقیقت کا انکار صرف اس وجہ سے کرتا ہے کہ اس واقعہ میں اہل بیت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف و توصیف کا پہلو ہے۔ چنانچہ ابن تیمیہ کی اس بے باکی کا جواب دیتے ہوئے علامہ شبلی رقمطراز ہیں۔

ابن تیمیہ نے اس سے انکار کیا ہے۔ اور اس وجہ سے کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معاصر اور ہم عصر تھے۔ اس لئے ان کی شاگردی کیونکر اختیار کرتے لیکن یہ ابن تیمیہ کی گستاخی اور خیرہ چشمی ہے۔ امام ابو حنیفہ لاکھ مجتہد اور فقیہ ہوں لیکن فضل و کمال میں ان کو حضرت امام جعفر صادق سے کیا نسبت۔ حدیث و فقہ بلکہ تمام مذہبی علوم اہل بیت کے گھر سے نکلے۔

﴿سیرت نعمان صفحہ نمبر ۶۰۔ مولفہ مورّخ اسلام علامہ شبلی﴾

ابن تیمیہ کی جہالتوں اور خباثتوں کا باب انہی الفاظ پر بند کیا جاتا ہے قارئین خود ہی اندازہ کر لیں؟ کہ ایسے شخص کی کسی عبارت کو استدلال کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے کہ نہیں۔

ہم ابن حزم ہی کی طرح اس کی خرافات کو بھی باطل قرار دیتے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہیں اس کا کلام خام جمہور اہل اسلام کے نزدیک ہرگز ہرگز حجت قرار نہیں پا سکتا تاہم اس کی بعض تحریروں پر آئندہ اوراق میں قرآن وحدیث کی روشنی میں تبصرہ ضرور کریں گے اور یہ بھی بتائیں گے کہ اس قدر متشدد اور متعصب شخص بھی پورے طور پر عباسی کا ساتھ نہیں دے رہا۔ خاص طور پر یزید کے بارے میں اس کی انتہائی حمایت کرنے کے باوجود یہ متعدد باتیں ایسی لکھ گیا ہے جو عباسی کے خیالی قلعوں کو زمیں بوس کر دینے کے لئے کافی ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نصف غیر شیعہ

اور

ثقہ مؤرّخ ابن خلدون

ابن خلدون کون ہیں ؟

عباسی وغیرہ کے نزدیک علامہ ابن خلدون ثقہ مورخ ہیں اور یہ کہ وہ غالی ، رافضی اور شیعہ قسم کے بھی کوئی چیز نہیں ہیں۔ البتہ رشید ابن رشید کے چربہ ساز مؤلف ابن یزید کے خیال میں انہیں کبھی کبھی اہل بیت رسول سے عقیدت کا دورہ ضرور پڑتا ہے جس کی وجہ سے یہ وقتی طور پر یا تو ضعف بصارت کا شکار ہو جاتے ہیں اور یا بالکل ہی بصارت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے انہیں پورے ثقہ اور غیر شیعہ قرار دینا مشکل ہے بلکہ یہ نصف ثقہ اور غیر شیعہ اور نصف غیر ثقہ اور غیر شیعہ ہیں۔

یعنی آدھے ثقہ غیر شیعہ مورّخ۔

بہرحال عباسی وغیرہ انہیں ثقہ مورّخ تسلیم کرتے ہیں جیسا کہ عنقریب بیان ہو گا مگر ان کے ساتھ ایک بہت بڑی ٹریجڈی ہو گئی۔ ادبی سرقہ بازوں کے لئے اس قسم کی اصطلاحیں تو سنتے ہی آئے ہیں کہ فلاں شعر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چور اور فلاں کہانی چور ہے اور یہ بھی عین ممکنات سے ہے کہ کوئی کسی کی پوری کی پوری کتاب چرا لے اور پھر اپنے نام سے طبع کروا لے جیسا کہ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کی متعدد تصانیف لوگوں نے اپنے نام سے متعارف کروائیں۔

لیکن علامہ ابن خلدون کے ساتھ بالکل ہی عجیب بات ہوئی۔ انہوں نے شب و روز کی محنت شاقہ کے بعد اپنی تاریخ کے لئے چھ ایسے صفحات مرتب کیے جن میں امام عالی مقام امام حسینؓ کی غلطیوں اور یزید پلید کی شان و عظمت اور پاکیزگیء فطرت کی تصویر کشی کی گئی تھی۔ لیکن اسے عباسی کی بدقسمتی ہی کہیے کہ علامہ ابن خلدون نے مسودہ کتاب کسی رافضی کو پڑھنے کے لئے دیا اور اس نے وہی چھ کے چھ صفحات نکال لینے میں وہ ہاتھ کی صفائی دکھائی کہ کسی کو کان و کان خبر نہ ہوئی۔

خدا جانے ابن خلدون پر اس خطرناک چوری کا کیا ردعمل ہوا مگر عباسی کا یوں کف افسوس ملنا اور ان مسروقہ اوراق پر اظہار تاسف کرنا ہم سے دیکھا نہیں جاتا اس لئے مناسب خیال کرتے ہیں کہ اس پریشانی کو دور کرنے کی کوشش کی جائے چنانچہ حقیقت حال واضح کرتے ہیں۔

تاریخ ابن خلدون کے چند عربی اردو ایڈیشن ہم نے بھی دیکھے ہیں جن میں سے بعض کے حاشیہ پر یزید کی ولیعہدی کے مقام پر نشاندہی کی گئی ہے کہ اس واقعہ کے چھ صفحات غائب ہو چکے ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہاں تک تو یہ بات درست ہے کہ ایسا واقعہ فاجعہ ہوا ضرور ہے خواہ ابن خلدون کے زمانے میں ہوا ہو یا ان کے بعد میں ہوا ہوگا کیونکہ اگر ان کی زندگی میں ہوتا تو وہ دوبارہ اس واقعہ کو قلمبند کر سکتے تھے۔

اگرچہ دور حاضر کے ایک اور خارجی نما مولف جس کی تمام تصانیف کو پڑھنے کے بعد اس کے نظریات کے متعلق صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ:۔

کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی۔

لکھا ہے کہ یہ واقعہ ابن خلدون نے سرے سے لکھا ہی نہیں یہ پیشہ ور مورّخ عباد اللہ اختر لکھتا ہے۔

شہادت امام حسینؑ کا واقعہ تمام مورّخین نے لکھا ہے لیکن ابن خلدون جو ایک محقق اور مورّخ ہے خاموش ہے اس نے اس واقعہ کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔ (اے)

﴿خلافت اسلامیہ حصہ اول صفحہ نمبر ۱۸ مولفہ عباد اللہ اختر﴾

عباد اللہ اختر کی اس ریسرچ کو تو ہم اس کی تاریخ سے عدم واقفیت اور حقائق سے روگردانی کا نام دیتے ہیں اور اسے مشورہ دیتے ہیں کہ طبعی عمر کے ان آخری ایام میں اپنے نظریات کا اس طرح بیڑہ نہ غرق کرے اور مورخ بننے کے شوق سے توبہ کرے۔

البتہ خارجی عباسی کا غم غلط کرنے کے لئے اسے بتاتے ہیں کہ تاریخ ابن خلدون سے یزید کے متعلق اوراق چوری کرنے والا کوئی غالی شیعہ اور را

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فضی نہیں ہوسکتا ہمارے اس دعویٰ کی ٹھوس اور مضبوط ترین شہادت موجود ہے۔

اس لئے یقین رکھو کہ یہ واردات رافضیوں نے نہیں کی بلکہ یہ کسی تمہارے باوا جان ہی نے کی ہے اور اس کی واضح ترین اور اخص الخاص دلیل یہ ہے کہ علامہ ابن خلدون باوجود دیگر مؤرخین پر بے اعتمادی کا اظہار کرنے کے نہ دشمن اہل بیت ہیں اور نہ ہی تمہاری طرح یزید کو معصوم فرشتہ اور مجسمہ شرافت و پاکیزگی مانتے ہیں اور نہ ہی امام عالی مقام کی شہادت عظمیٰ کو شدید غلطی اور ہلاکت خیز گناہ قرار دیتے ہیں وہ اپنے مشہور مقدمہ میں جس کی بعض تحریروں سے تم لوگ بھی ناجائز فائدہ اٹھاتے ہو میں بالوضاحت تحریر کرتے ہیں کہ امام عالی مقام سیدنا امام حسین حق پر تھے اور یزید پلید فاسق و فاجر بھی تھا اور امام حسین کی شہادت کا ذمہ دار بھی اگرچہ تمہیں یہ سب کچھ معلوم ہے تاہم قارئین پر حقیقت حال واضح کرنے کے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام اور یزید پلید کا موازنہ کرتے ہوئے جو کچھ بھی ابن خلدون نے مشہور مقدمہ تاریخ میں تحریر کیا ہے من وعن تحریر کردیں۔

خلافت کے مستحق نظر انداز

حضرت معاویہ نے دوسروں کو چھوڑ کر یزید کو مصلحت کے تحت چنا تھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیونکہ بنوامیہ کے ارباب حل وعقد کا یزید کی ولی اعہدی پر اتفاق تھا۔ کیونکہ اس وقت بنوامیہ اپنے سوا کسی اور کے لئے خلافت نہیں چاہتے تھے بنوامیہ قریش تھے انہیں تمام مسلمانوں کی حمایت حاصل تھی اور یہی ارباب اقتدار تھے اس لئے انہیں میں سے ولی عہد چنا گیا اور جو بظاہر خلافت کے اہل تھے انہیں نظر انداز کیا گیا تا کہ مسلمانوں کے اتفاق اتحاد میں جو شارع کے نزدیک اہم ہے خلل نہ آئے

﴿مقدمہ ابن خلدون جلد دوم صفحہ ۲۷﴾

عبد اللہ ابن عمر کی کنارہ کشی

اس میں (عبد اللہ) ابن عمر نے اس لئے حصہ نہیں لیا کہ یہ اپنی پارسائی کی وجہ سے بڑے محتاط رہتے تھے اور جائز و ناجائز ہر چیز سے کنارہ کش رہا کرتے

﴿مقدمہ ابن خلدون جلد دوم صفحہ ۲۸﴾

یزید کا فسق و فجور اور ذوق غنا

یزید کی ولی عہدی کے سلسلہ میں چند مسائل ایسے بھی ہیں جن پر روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے مثلاً عہد خلافت میں یزید فسق و فجور میں مبتلا ہو گیا تھا حضرت معاویہ کی شان عدالت دیکھتے ہوئے یہ گمان بھی نہیں ہوتا کہ آپ انتہائی عادل اور صاحب فضل تھے بلکہ یزید کو اپنی زندگی میں گانہ سننے پر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

برا بھلا کہتے رہتے اور اسے روکتے رہتے حالانکہ گانا سننا دوسرے گناہوں کے مقابلہ میں کم ہے۔

☆مقدمہ ابن خلدون جلد دوم صفحہ ۲۹☆

علامہ ابن خلدون کے اس صراحتی بیان کے بعد اب عباسی کو ان اوراق مسروقہ کا غم بھول جانا چاہیئے جن میں اس کے زعم کے مطابق یزید لعین کو فرشتہ ثابت کیا گیا ہوگا علامہ ابن خلدون یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ جو بظاہر خلافت کے اہل تھے انہیں مصلحت کی بنا پر نظر انداز کیا گیا تھا اور حضرت عبد اللہ ابن عمر کا یزید کی موافقت و مخالفت میں حصہ نہ لینا احتیاط کے طور پر تھا کیونکہ وہ ہر جائز و ناجائز کام کرنے سے کنارہ کشی کیئے ہوئے تھے۔ بقول علامہ ابن خلدون حضرت عبد اللہ ابن عمر جانبین میں کوئی کردار بھی قطعاً ادا نہیں کیا۔ لیکن تم یہ ثابت کرنا چاہتے ہو جیسے ابن فاروق اعظم یزید ہی کے ایجنٹ ہوں (معاذ اللہ) ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے اس اجتہاد اور آپ کی گوشہ نشینی جیسی خاموش زندگی کے بارے میں آئندہ اوراق میں بالوضاحت بیان کریں گے۔

یہاں تو صرف یہ بتانا تھا کہ ابن خلدون یزید کو فاسق و فاجر تسلیم کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ وضاحت کے ساتھ آپ نے مزید لکھا ہے کہ:

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

یزید کی بیعت کی حقیقت

جب یزید فسق و فجور میں مبتلا ہوا تو صحابہ کرام نے اس کے بارے میں مختلف رائیں قائم کیں۔ کسی نے اس کی بیعت توڑ کر اس سے جنگ کا ارادہ کرلیا جیسا کہ اما حسین علیہ السلام اور عبداللہ بن زبیرؓ نے اور ان کے ماننے والوں نے۔ لیکن بعض یہ سوچ کر جنگ سے باز رہے کہ اس سے ملک میں فتنہ برپا ہو جائے گا۔

اور ناحق لوگوں کا کثرت سے خون ہو گا علاوہ ازیں یزید کا مقابلہ بھی آسان نہیں تھا کہ اسے نبھایا جا سکے لیکن اس وقت یزید برسر اقتدار تھا اور اس کی حمائت میں بنو امیہ ننگی تلواریں لئے کھڑے تھے اور علاوہ ازیں قریش کے ارباب حل و عقد اس کی حمایت کے لئے تیار تھے اور مضر کا سارا قبیلہ جو سب سے زیادہ طاقت ور تھا یزید ہی کے ساتھ تھا۔ جس کے مقابلہ کی ان میں تاب ہی نہ تھی چنانچہ یہ لوگ بیعت توڑنے اور بغاوت سے رکے رہے اور اللہ سے اس کی ہدایت کی دعائیں مانگتے رہے یا پھر اس سے نجات کی۔

مسلمانوں کی جمہوریت اسی خیال کی تھی۔ دونوں جماعتیں مجتہد تھیں اور دونوں میں سے کسی کو برا نہیں کہا جا سکتا کیونکہ یہ سب مسلمانوں کی خیر خواہی اور تلاش حق کے لئے کوشاں تھے۔ ان مقاصد میں ان کی مساعی لوگوں میں مشہور و معروف ہے حق تعالے ہم کو ان کی پیروی کرنے کی توفیق

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عطا فرمائے۔

﴿مقدمہ ابن خلدون جلد دوم صفحہ نمبر ۳۰﴾

علامہ ابن خلدون کی اس صراحت کے بعد قاری کے لئے یہ نتیجہ اخذ کرنا ہرگز مشکل نہیں کہ تاریخ ابن خلدون سے جو اوراق اڑائے گئے ہیں ان میں خوارج کے موقف کی ہرگز تائید موجود نہیں تھی بلکہ صاف ظاہر ہے کہ ان میں خوارج کی شدید ترین تکذیب و تردید بھی کی گئی ہوگی اور یزید پلید کی بھی پوری پوری خبر لی گئی ہوگی۔

اس لئے ان صفحات کا چور سوائے خارجیوں کے اور کوئی نہیں ہوسکتا

ہم چاہتے ہیں کہ خوارج کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی جائے چنانچہ مقدمہ ابن خلدون ہی سے اس مسئلہ پر واضح ترین عبارات ملاحظہ ہوں۔

شھادت حسینؑ کا ذمہ داریزید ھے

یہ بھی ذہن نشین کر لیجئے کہ یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ جیسے صحابہ کرامؓ نے اپنے اجتہاد سے امام حسین کا ساتھ نہیں دیا اسی طرح آپ کی شہادت بھی اجتہاد سے واقع ہوئی ہے۔

حاشا وکلا یہ بات نہیں ہے آپ کی شہادت کی ذمہ داری محض یزید اور اس کے ساتھیوں پر ہے

﴿مقدمہ ابن خلدون صفحہ نمبر ۲۔۳۶﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یزید فاسق تھا امام حسینؑ حق پر تھے

یہ نکتہ چینی بھی نہ کی جائے کہ یزید فاسق تھا اور صحابہ نے اس کی بغاوت جائز نہیں سمجھی تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ ان کے نزدیک اس کے افعال صحیح تھے۔ کیونکہ فاسق کے مسنون افعال ہی صحیح ہوتے ہیں۔ صحابہ کے نزدیک باغیوں سے جنگ کی ایک یہ بھی شرط ہے کہ ان سے امام عادل کے ساتھ مل کر جنگ کی جائے یہاں یہ شرط نہیں پائی جاتی۔ اس لئے امام حسینؓ کی یزید سے جنگ اور یزید کی امام حسینؓ سے جنگ جائز نہ تھی بلکہ اس کے یہ کرتوت اس کے فسق میں اضافہ کا باعث ہوئے اور امام حسین علیہ السلام کے مقدر میں شہادت تھی جس کا انہیں ثواب ملا کیونکہ آپ حق پر تھے اور اجتہاد کی روشنی میں لڑے۔

﴿مقدمہ ابن خلدون جلد دوم صفحہ نمبر ۳۶﴾

jabir.abbas@yahoo.com

یزید کا فسق متعیّن ھے

یزید کی غلطی اس کے فسق نے متعین کر دی ہے

﴿مقدمہ ابن خلدون جلد دوم صفحہ نمبر ۳۶﴾

حسینؑ سے بڑہ کر کوئی امام عادل نہ تھا

اس سلسلہ میں ابن عربی مالکی نے اپنی کتاب العواصم من القواصم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں جو لکھا ہے کہ حسین اسلامی شریعت کی رو سے قتل ہوئے سراسر غلط ہے۔ ابن عربی سے یہ غلطی اس لئے ہوئی کہ وہ جنگ کے لئے امام عادل کی شرط بھول گئے۔ بھلا اس زمانے میں ہوا پرستوں سے لڑنے کے لئے امانت و عدالت میں امامؑ موصوف سے بڑھ کر کون مستحق ہو سکتا ہے لہذا ان کی شہادت ہوئی ہے نہ کہ بغاوت کی راہ سے قتل ہوا۔

﴿مقدمہ ابن خلدون صفحہ نمبر ۲۔ ۳۶﴾

امام حسین مجتہدوں کے امام تھے

دیگر صحابہ کرام جو حجاز میں اور شام و عراق میں یزید کے پاس تھے اور ان کے ماننے والے اس پر متفق تھے کہ یزید سے اگرچہ وہ فاسق ہے جنگ ناجائز ہے۔ کیونکہ جنگ باعث فتنہ وخونریزی ثابت ہوگی۔ چنانچہ وہ جنگ سے باز رہے انہوں نے اس سلسلہ میں نہ امام حسینؑ کی موافقت کا اظہار کیا اور نہ مخالفت کا اور نہ انہیں خطا کار و گنہ گار گردانا کیونکہ امام حسینؑ نہ صرف مجتہد بلکہ مجتہدوں کے امام نمونہ تھے۔ یہ خیال کر کے گمراہ نہ ہو جانا چونکہ ان صحابہ نے امام حسین کا ساتھ نہیں دیا اور ان کی مدد نہیں کی اس لئے یہ گنہگار ہیں کیونکہ صحابہ کی کثرت یزید ہی کے ساتھ تھی اور وہ یزید کی بغاوت کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ خود امام حسینؑ اپنی فضیلت اور استحقاق خلافت پر کربلا میں انہیں صحابہ کرام کو بطور شہادت پیش کیا کرتے تھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور فرمایا کرتے تھے کہ میرے فضل و استحقاق کے بارے میں جابر بن عبداللہ، ابوسعید خدری، انس بن مالک، زید بن راقم، سہل بن سعد وغیرہ سے پوچھ لو۔ آپ نے اپنا ساتھ نہ دینے پر ان پر کوئی نکتہ چینی نہیں کی اور نہ آپ نے ان سے مدد کی درخواست کی کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ انکا اجتہاد میرا ساتھ نہ دینے پر مجبور کر رہا ہے اور میرے اجتہاد کا تقاضا جنگ ہے۔

﴿مقدمہ ابن خلدون صفحہ نمبر ۳۰۶، جلد نمبر ۲﴾

ابن خلدون کی ان واضح ترین تصریحات اور حقیقت نگاری کی تصویر کشی کے بعد اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عباسی وغیرہ کی وہ تحریریں بھی ہدیہ قارئین کر دی جائیں جن میں علامہ ابن خلدون کے متعلق مختلف تاثرات پیش کیے گئے ہیں۔

مقدمہ ابن خلدون ہی کی چند تحریریں پیش کرنے کے بعد خارجی مصنف ابن یزید بٹ لکھتا ہے۔

ایک رُخ

اہلِ بصیرت قارئین!

علامہ موصوف کی تحریر بار بار پڑھیں اور اس پر خوب اچھی طرح غور فرمائیں، علامہ صاحب نے تاریخ کو غلط رنگ میں پیش کرنے والوں کی نشاندہی کر کے واضح الفاظ میں بتا دیا ہے کہ جو تاریخ آج ہمارے پاس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے وہ زیادہ تر غلط اور بے بنیاد ہے اور ان میں من گھڑت فیصلوں سے متاثر ہو کر اکثر مسلمان حقیقت سے دور جا چکے ہیں اور بعض بزرگوں کی غلط عقیدت و محبت میں انصاف اور دیانت سے ہٹ کر غلط باتوں کا شکار ہو گئے ہیں۔

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۴۷﴾

دوسرا رُخ

علامہ ابن خلدون کے حقیقت نگار قلم کے چمکدار الفاظ جو ہم نے کتاب کے شروع میں درج کئے ہیں۔ علامہ موصوف کے ان الفاظ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ ذیل فقرے مقدمہ ابن خلدون میں کسی اور نے بڑھا دیئے ہیں اور نہیں تو اہل بصیرت حضرات کو ہر حالت میں اس بات کا اقرار کرنا پڑے گا کہ خود علامہ موصوف بھی علان حق کرتے کرتے اندھی عقیدت اور کوفی پراپیگنڈے کا شکار ہو کر رہ گئے۔

دیگراں نصیحت اور خود را فصیحت

﴿رشید ابن رشید صفحہ نمبر ۱۹۷﴾

یہ ہیں علامہ ابن خلدون کے متعلق دوہرے ریماکس جاہل اور نقال مؤلف ابن یزید بٹ خارجی کے اب ذرا آپ پڑھے لکھے اور دھوکا باز خارجی عباسی کی قلابازیاں ملاحظہ فرمائیں۔ جو اس نے علامہ ابن خلدون

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے نام کو استعمال کرنے کے سلسلہ میں کھائی ہیں۔

منفرد مؤرخ

وضعی روائتوں اور مبالغات کو جو کتب تاریخ میں مذکور ہیں نقد و درایت سے جانچنے کی کوشش سوائے علامہ ابن خلدون کے کسی اور مؤرخ نے نہیں کی خصوصاً دوزا اموی کے بعض مشہور واقعات:۔

﴿خلافت معاویہ و یزید صفحہ نمبر ۵۷﴾

پھر لکھتا ہے:۔

البتہ ایک منفرد مثال علامہ ابن خلدون کی ہے جنہوں نے اپنے شہرۂ آفاق مقدمۂ تاریخ میں بعض مشہور رویات کو نقد و نظر کے معیار پر رکھنے کی کوشش کی۔

﴿خلافت معاویہ و یزید صفحہ نمبر ۵۷﴾

شائد غلط نہ ہو؟

علامہ موصوف نے ولائت عہد کی بحث میں امیر یزید کی ولیعہدی کے متعلق جو بیان کیا ہے وہ اسی کتاب میں دوسری جگہ درج ہے۔اس کے پیش نظر راقم الحروف استنباط شائد غلط نہ ہوتنہا وہی ایک مورّخ ایسے ہیں جنہوں نے دیگر وضعی روایات کی طرح سانحہ کربلا کی موضوعات کو تاریخی معیار پر جانچنے کی کوشش کی تھی جس کی پاداش میں ان کی کتاب کے تمام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نسخوں میں تین ورق یعنی چھ صفحے جو اس حادثہ کے بارے میں تھے آج تک کسی بشر کو چار دانگ عالم میں دستیاب نہ ہو سکے۔

❁ خلافت معاویہ و یزید صفحہ نمبر ۵۸ ❁

تین ورق گم نہ ہوتے تو ابن خلدون شیعہ ہوتے

صرف دو خارجیوں کی ان مختصر عبارات سے ہی قارئین کو ٹھیک طور پر اندازہ ہو گیا ہو گا کہ درحقیقت ان کے معیار پر نہ کوئی مفسر ہے اور نہ محدث اور نہ کوئی مورخ ہے اور نہ فقیہہ اگر کسی مورخ یا محدث کی عبارت کو قطع برید کرنے سے کام چل جاتا ہے تو ان کی عظمت و جلالت اور دیانت و امانت کی قصیدہ گوئی شروع کر دیتے ہیں اور اگر ان کی مطلب براری کسی بھی صورت نہ ہو سکتی ہو تو اسے غیر ثقہ رافضی، اور غالی وغیرہ کے القاب عطا کر دیتے ہیں اور اگر یہ زبان و قلم سے کسی کو ثقہ تسلیم کر بھی لیں تو ذہنی طور پر اس کی حقیقت پسندی کو ہرگز تسلیم نہیں کریں گے۔

جیسا کہ علامہ ابن خلدون کے بارے میں آپ ان کے تاثرات پڑھ چکے ہیں اور یہ بھی جان چکے ہیں کہ ان کے روایت کردہ حقائق کو مان لینے سے پہلو تہی بھی کرتے ہیں اور ان روایات کی موجودگی میں جو انہوں نے اپنے مقدمہ میں جسے یہ خود بھی تاریخ کی صحیح ترین کتاب مانتے ہیں ایسے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھے صفحات کی تلاش میں سرگرداں ہیں جن میں قطعی طور پر ان کی تائید میں
ایک لفظ ہونا بھی ناممکن ہے۔

بلکہ ہمارا دعویٰ ہے اگر وہ ورق ان کی کتاب میں موجود ہوتے تو
انہیں پڑھ کر یہ لوگ ابن خلدون کو غالی شیعہ کے نام سے موسوم کرتے
بہر حال اس قسم کی بہت سی باتیں انشاءاللہ آئندہ اوراق میں بیان ہوں گی
اور ہم مقدمہ ابن خلدون کے علاوہ تاریخ ابن خلدون سے بھی
واقعات شہادت اور واقعات حرہ میں یزید پلید کا ملوث ہونا اور ابن خلدون
کا طبری کی روایات محققانہ جانچ تول کے بعد قبول کرنا اور یزید کو فاسق و فاجر
ظالم اور مستحق لعنت وغیرہ کہنا بالوضاحت ثابت کریں گے۔

اب آپ ابن کثیر کا تعارف ملاحظہ فرمائیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲/۱ غیر شیعہ ثقہ

اور

۲/۱ غیر ثقہ شیعہ

مورّخ

ابنِ کثیر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِبنِ کثیر کون ہیں ؟

مورّخین کے تعارف کے سلسلہ کی ایک کڑی حافظ ابنِ کثیر ہیں۔ ناؔ محمود عبّاسی خارجی نے ابنِ تیمیہ کے بعد سب سے زیادہ حوالے انہی کی کتاب البدایہ والنّہایہ کے دیئے ہیں۔ بلکہ واقعاتِ شہادت کا سارا دارو مدار اسی کتاب پر رکھّا ہے۔

یہ الگ بات ہے کہ عبارت نقل کرتے وقت حسبِ عادت انتہائی چابکدستی سے کام نکالنے کی کوشش کی ہے۔ اور جہاں تک ممکن ہوسکا تمام عبارتوں کے سیاق و سباق کو نظر انداز کرتے ہُوئے محض اور محض اسی قدر ٹکڑے نقل کرنے پر اکتفا کرتا رہا جن سے یا تو مدحتِ یزید پلید بیان کی جاسکے۔ یا امامِ حسینؑ اور اہلبیتِ کرام کی مُذمّت واہانت ثابت ہوسکے۔

البتہ بعض عبارات ایسی بھی ہیں جن کی نشاندہی یا تو دوسرے مصنّفین نے کر رکھی ہے اور یا وہ اس طریقہ سے اپنے مضمون کے ساتھ مربوط ہیں کہ اُنہیں قطع بُرید کیا ہی نہ جاسکے۔

اس قسم کی عبارتیں جب ناؔ محمود عباسی کے سامنے آتی ہیں تو وہ حیران و پریشان ہو یہ لکھنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ابنِ کثیر کا دامن بھی رافضیت سے پاک نہیں۔

اس سے پہلے کہ ہم یہ وضاحت کریں کہ عباسی باوجود ابنِ کثیر کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کثیر روایات نقل کرنے کے اُس سے بدظن کیوں ہے ۔ یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ابنِ کثیر ہے کون ؟ کہ جس کی روایات کو یہ خارجی مسلسل نقل بھی کرتے جاتے ہیں اور اُس کی ثقاہت پر بھی اُنہیں اعتراض ہے۔

تو اِس سلسلہ میں اگر ہم چاہیں تو سینکڑوں کتابوں کے حوالہ جات نقل کر کے بھی یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ ابنِ کثیر اِن لوگوں کے گھر کا آدمی ہے اور اِن کے امام دوم ابنِ تیمیہ کا روحانی و جسمانی شاگردِ رشید ہے۔

لیکن طوالت کا خوف ہمہ وقت دامنگیر رہتا ہے حالانکہ بغیر یہ سب کچھ قارئین کے علم میں لائے نہ تو واقعات کی کڑیاں ملائی جا سکتی ہیں اور نہ ہی حقیقت حال واضح ہو سکتی ہے۔ اِس لیے ہم نے قارئین کا وقت بچاتے ہوئے ابنِ کثیر کے تعارف اور اُس کے ابنِ تیمیہ سے تعلّق کے بارے نہائت ہی آسان راستہ اختیار کیا ہے۔

اور وہ یہ ہے کہ وہابی خارجیوں کی وہ تحقیق پیش کرنے پر ہی اکتفا کر لیا گیا ہے جو اُنہوں نے خُد ابنِ تیمیہ اور ابنِ کثیر کے تعلّق اور اُن دونوں کے ہم عقیدہ اور ہم آہنگ ہونے کے بارے میں کی ہے۔

چنانچہ حیاتِ ابنِ تیمیہ کے آخر پر کتاب کے مُحشّی خارجی وہابی کا بیان ہدیۂ قارئین ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن کثیر اور ابن تیمیہ کا تعلّق خارجیوں کی نظر میں

حافظ عماد الدّین ابو الفداء اسمٰعیل بن ابی حفص عمر بن کثیر القرشی الشافعی ابنِ کثیر کی کنیت سے شہرت رکھتے ہیں۔

۷۰۱ء میں بصریٰ شام کے علاقہ کے ایک گاؤں مجیدل میں پیدا ہوئے اور ۷۰۳ء میں والد کے سایہ عاطفت سے محروم ہو گئے۔

۷۰ء میں بڑے بھائی کمال الدّین عبدالوہاب اِکو لے کر دمشق چلے گئے۔ نشو و نما تعلیم اور تربیت یہیں حاصل ہوئی پھر دمشق کے ہی ہو رہے۔

تعلیم کی ابتداء عبدالوہاب سے ہی کی جو سرپرست اور مربی بھی تھے۔ بعدہ اس زمانہ کے دستور کے مطابق تفسیر و حدیث فقہ و اُصول فقہ ، ادب و لغت ، عربیّت اور کلام وغیرہ سارے علوم ہر علم و فن کے اِمام سے حاصل کیئے۔

تفسیر ، حدیث ، فقہ اور رجال میں آپ کی مہارتِ تامہ کا بڑے بڑے اکابرِ عصر نے اعتراف کیا ہے۔ زندگی تدریس و تصنیف کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ برسوں متعدّد مدارس میں تعلیم کے فرائض انجام دیئے اور تفسیر ، حدیث ، رِجال و تاریخ میں بہترین کتابیں تالیف کیں۔ جن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں سے تفسیر ، البدایہ والنہایہ ، اختصار علوم الحدیث ، الفصول فی اختصارِ سیرۃ الرسول ، الاجتھاد فی طلب الجہاد شائع ہوچکی ہیں۔ سب تالیفات قبولیّتِ عامہ کی سَنَد آپ کی زندگی ہی میں حاصل کرچکی تھیں۔

اساتذہ میں سب سے زیادہ خصوصیّت آپ کو حافظ ابو الحجاج مزی سے تھی۔ دوسرے درجے پر امام ابنِ تیمیہ سے۔

حافظ مزی نے قابل شاگرد کو اپنی لڑکی کا رشتہ بھی دے دیا تھا۔ مزی چونکہ ابنِ تیمیہ کے بہت گرویدہ اور ہم مسلک تھے۔ غالباً اسی وجہ سے حافظ ابنِ کثیر کا امام ابنِ تیمیہ سے تعلق خاطر ہی نہیں سلسلۂ تلمذ بھی قائم ہوگیا اور خوب فیض بھی حاصل کیا۔

﴿المنہل الصافی﴾

حافظ ابنِ کثیر شافعی المتنسب ہونے کے باوجود امام ابنِ تیمیہ کی تحقیقات عالیہ سے شدید متاثر نظر آتے ہیں۔ مسائلِ طلاق وغیرہ کئی مسائل میں ابنِ تیمیہ کے ہمنوا تھے جس کی بنا پر اُن کو بھی بلاؤ محن اور لوگوں کی ایذاء رسائی سے دوچار ہونا پڑا۔

﴿شذرات﴾

چنانچہ اُن کی تالیفات میں بہت سے مسائل کی ابنِ تیمیہ سے ہمنوائی پائی جاتی ہے۔ اور اُن کے اصولِ تحقیق کی جھلک نمایاں ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تفسیر کے دیباچہ کا اکثر حصّہ امام ابنِ تیمیہ کے مقدمہ اصُول تفسیر سے ماخوذ ہے۔ جس کو ساری تفسیر میں ملحوظ رکھا گیا ہے۔ بلکہ اگر یہ سمجھ لیا جائے تو شائد غلط نہ ہو کہ امام ابنِ تیمیہ کے بیان کردہ قرآن فہمی کے سادہ اور صحیح اصُول کے مُطابق بڑی حد تک اگر کوئی پُوری تفسیر لِکھی گئی ہے تو وہ حافظ ابنِ کثیر کی تفسیر ہے۔

اس لحاظ سے ابنِ تیمیہ کے تلامذہ میں سے یہ خصُوصیت ابنِ کثیر کے حصّہ میں آئی۔ ابنِ کثیر کی استاذ ابنِ تیمیہ سے عقیدت و مُحبت معلوم کرنی ہو تو البدایہ والنّہایہ کی ۱۳، ۱۴ جلد کا مطالعہ کیا جائے۔

۷۷۴ھ میں حافظ ابنِ کثیر فوت ہُوئے اور حسبِ وصیّت دمشق کے ایک قبرستان میں ابنِ تیمیہ کے جوار میں دفن ہُوئے۔

﴿ حیات ابنِ تیمیہ ص ۷۷۰، ۷۷۱ ﴾

ابن کثیر نصف شیعہ اور غیر ثقہ کیوں ھے ؟

اب جبکہ یہ ثابت ہو چُکا ہے کہ ابنِ کثیر ابنِ تیمیہ کا شاگردِ خاص ہے۔ اور اُس نے اپنی کتابوں کی بنیاد بھی ابنِ تیمیہ ہی کے اُصولوں پر رکھی ہے۔ تو پھر وہ عباسی وغیرہ کے نزدیک نصف شیعہ یا مائل باشیعّت کیوں ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ابنِ کثیر۔ ابنِ جریر کی تاریخی روایات پر اعتبار کرنے کے جُرم میں ملوث ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابنِ جریر طبری چونکہ اہلِ بیت پر یزید وغیرہ کے مظالم کے واقعات بھی بیان کرتے ہیں اور ابنِ کثیر ان کو ثقہ مورّخ تسلیم کرتے ہُوئے ان کی روایات کو بھی قبول کرتے ہیں۔ اور انہیں تاریخ و تفسیر کا امام بھی تسلیم کرتے ہیں۔

اِس لیے ناممحود عباسی وغیرہ اُن کی بیان کردہ روایات کو اچّھی نظر سے نہیں دیکھتے۔

چُونکہ خارجیوں کے نزدیک ابنِ جریر غالی شیعہ اور مانے ہُوئے رافضی ہیں۔ اِس لیے جو شخص بھی اُن کی بیان کردہ روایات کو دُرست تسلیم کرے گا وہ ثِقاہت کی حُدود سے خارج سمجھا جائے گا۔

چُنانچہ باوجودیکہ عباسی خارجی نے اپنی کتاب میں جگہ جگہ ابنِ کثیر ہی کتاب البدایہ والنّہایہ سے اِستنباط و اِستشہاد کیا ہے تاہم وہ یہ لکھنے پر مجبور ہے کہ ابنِ کثیر روائت پرست ہے۔

وہ لکھتا ہے !

ابن کثیر عباسی کی نظر میں

وضعی روائتوں اور مبالغات کو جو کُتب تاریخ میں مذکور ہیں نقد و درائت سے جانچنے کی کوئی کوشش سوائے علاّمہ ابنِ خلدون کے کسی اور مورّخ نے نہیں کی۔

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خصوصاً ابتدائے دورِ اُموی کے بعض مشہور واقعات کے اغلاط

ومبالغت کے بارے میں روایت پرستی کی اُس زمانہ میں ایسی وبا پھوٹ نکلی

ہے کہ متاخرین بیشتر اپنے پیشرو مورّخین سے نقل در نقل کرنے پر ہی اکتفا

کرتے رہے۔ علاّمہ ابنِ کثیر نے تو بعض ایسی روایتوں کو جنھیں وہ صحیح نہیں

سمجھتے تھے طبری سے نقل کرتے ہوئے اپنی روائت پرستانہ ذہنیّت کا معناً

اعتراف کیا ہے کہ اگر ابنِ جریر وغیرہ جو حفّاظ ائمہ میں سے ہیں ان کو بیان

نہ کرتے تو ہم بھی ترک کر دیتے۔

﴿ خلافتِ معاویہ ویزید ص ۷۵ ﴾

خامہ انگشت بدنداں ہے کہ اِسے کیا کہیے

قارئین ! اندازہ فرمائیں کہ یا تو یہ شخص فاتر العقل اور

مجنون ہے اور یا اِنتہائی شاطر اور چالاک۔

علاّمہ ابنِ خلدون کے بارے میں تو آپ پڑھ ہی چکے ہیں کہ تمام

مُسلمان مُورّخین میں صِرف ایک وہی ثِقہ مُورّخ ہیں جنہوں نے تاریخی

روایات کا صحیح طور پر تجزیہ کر کے تاریخ مُرتّب کی ہے مگر بدقسمتی سے یزید کی

منقبت کا چھ صفحات کا کسی نے سرقہ کر لیا۔

لیکن اس ڈھٹائی اور بے حیائی کا کیا کیا جائے کہ ان کی تاریخ سے

بھی زیادہ اُن کے مقدمہ کو ترجیح دینے کے باوجود اُن کی اُس پوری بحث کو

گول کر گیا جس میں یزید پلید کو فاسق و فاجر قرار دیتے ہوئے اُنہوں نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام حُسین علیہ السلام کو حق پر قرار دیا ہے اور یزید کو آپؑ کی اور آپ کے اہلِ بیت کی شہادت کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔

اور پھر بے شرمی اور بد دیانتی کی اِس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہو گی کہ کتاب کا کثیر حصہ ابنِ کثیر کی کتاب سے تیار کرتا ہے اور جگہ جگہ اس کی شہادتیں پیش کرتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اُس کی روایت پرستانہ ذہنیت کی داستان بھی سُنا رہا ہے۔

این تفاوت راہ از کُجا تا بکُجا است

ہم پُوچھتے ہیں ! کہ اگر وہ چھان بین کے بغیر ہی روایات کو نقل کرتا رہا ہے تو تمہاری پیش کی گئی روایات کی صداقت کا اعتبار کِس طرح کیا جاسکتا ہے ؟ اور تُمہیں یہ حق کیسے حاصل ہو گیا کہ مُبالغہ آمیز اور پُر از اغلاط روایات کو اپنے استدلال کے طور پر پیش کرتے پھرو۔

حقیقت صرف یہ ہے کہ تُمہیں اہلِ بیتِ رسُول سے عناد ہے اور ہر وہ روایت جس میں اہلِ بیت کی شان نمایاں ہو تم اُسے جھُوٹی اور واہی قرار دو گے خواہ وہ کسی بھی کتاب میں موجود ہو۔

اور ہر وہ روایت جس میں یزید پلید کی مدح کا کوئی پہلو ہو اور خواہ وہ کام عبارت کو کانٹ چھانٹ کر ہی بن سکتا ہو تم اُسے ثقہ قرار دو گے چاہے وہ ٹکڑا تُمہیں براہِ راست شیعوں کی کتاب سے ہی اُڑانا پڑے۔

بہر حال ہم تُمہاری اِن تمام تر بد دیانتیوں اور بے ایمانیوں کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پردہ فاش کر رہے ہیں اور وہ تمام عبارتیں جو تُم نے قطع برید کر کے عوام کو دھوکا دینے کی کوشش کی ہے پوری کی پوری نقل کر کے عوام کو بتا دیں گے کہ تُمہارے دامِ فریب کی دھجیاں کس طرح فضائے بسیط میں اُڑ رہی ہیں۔

اب ہم قارئین کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

ابن جریر اور ابن کثیر

قارئین ہم بیان کر چکے ہیں کہ ابنِ کثیر اس لیے روایت پرست اور غیر ثقہ ہے کہ وہ مشہور مفسّر و مورّخ ابنِ جریر کی روایات کو قبول کرتا ہے۔ اور یہ اقرار کرتا ہے کہ اگر یہ روایات طبری جیسے ائمہ حفاظ نے بیان نہ کی ہوتیں تو میں نقل نہ کرتا۔

گویا ابنِ کثیر کو ابنِ جریر پر اِس قدر اعتماد ہے کہ اگر اُنہوں نے یہ روایت نقل کی ہے تو درُست ہی ہو گی۔

مگر حیرت تو یہ ہے کہ جسے ابنِ تیمیہ جیسے متشدّد و متعصب شخص کا شاگرد ابنِ کثیر ثقہ تسلیم کرتا ہے نا محمود عباسی اُسے رافضی اور غالی شیعہ قرار دیتا ہے۔ چنانچہ اس نس اپنی کتاب خلافتِ معاویہ و یزید کے متعدد صفحات امام طبری کو شیعہ ثابت کرنے کے لیے سیاہ کر ڈالے ہیں۔

ابن جریر طبری غالی شیعہ ہے

ھشام اور اسی قماش کے دوسرے مفتری اور کذاب لوگوں نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہماری تاریخ کو مسخ کر دیا۔ اور طبری جیسے لوگوں نے اپنے دلوں کی بیماری کو پوشیدہ رکھ کر ان مفتریوں اور کذابوں کا تمام سرمایہ وزور اُمّت کو گمراہ کرنے کے لیے جمع کر دیا۔

﴿مقدمہ خلافت معاویہ ویزید ص ۵۴﴾

ایک مقام پر لکھا ہے۔ شیعہ مورخین طبری و ناسخ التوریخ نے غالی راوی ابو مخنف کی روایت سے بیان کیا ہے۔

﴿خلافتِ معاویہ ویزید ص ۱۱۳﴾

طبری نے اِس جیسی روایات کو ہی نہیں بلکہ اِس غالی راوی اور مولف کا تمام تر مواد اپنی کتاب میں جمع کر دیا ہے۔

﴿خلافت معاویہ ویزید ص ۱۲۱﴾

ایک جگہ طنز ومزاح کے طور پر لکھتا ہے!

ابنِ جریر طبری علاّمہء وقت تھے لیکن روائت پرستی کی بنا پر یا اپنے خاص مسلک کی وجہ سے ابو مخنف کی کتاب کا شائد کل مواد بغیر کسی تنقید کے نقل کر دیا ہے۔ اِن علاّمہ زماں کا ایک ارشاد ملاحظہ ہو۔

﴿خلافت معاویہ ویزید ص ۱۴۳﴾

اب ایک اور علامہء وقت ، مورّخ و مُحدّث ابنِ کثیر کا ارشاد بھی ملاحظہ ہو۔ جنہوں نے ایک مرتبہ یہ بھی فرمایا کہ ابو مخنف کی روائتیں قابلِ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اعتبار نہیں۔ لیکن ابن جریر جیسے ائمہ حفاظ نے چونکہ ان کو نقل کر دیا ہے اس لیے ہم بھی نقل کیئے دیتے ہیں۔

❁ خلافت معاویہ و یزید ص ۱۴۴ ❁

ان ریمارکس کے علاوہ نا محمود عباسی نے با قاعدہ طور پر ابنِ جریر طبری کے نام سے ایک عنوان بھی قائم کیا ہے جس میں دیگر مشہور لوگوں کی عبارات کو مسخ کر کے امام ابنِ جریر طبری کو غالی شیعہ اور رافضی ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے۔ اور مقصد صرف یہ ہے کہ جب ابنِ جریر شیعہ ثابت ہو جائیں گے تو جس مورّخ نے بھی ابنِ جریر کے حوالہ سے کوئی روایت بیان کی ہوگی اُسے شیعہ قرار دینا کوئی مشکل اَمر نہیں۔

اور اگر اس کو شیعہ قرار دیا جا سکے تو پھر اس کی بیان کردہ روایات کو کِذب و اِفترا اور خرافات کا پلندہ کہہ دینا تو قطعی طور پر آسان ہے اور عوام النّاس کا اس فریب میں آ جانا بھی قرینِ قیاس ہے۔

چنانچہ اِسی اساسِ فریب پر نا محمود عباسی نے اپنی تلبیسات کے خیالی محل تعمیر کرنے کی کوشش کی چنانچہ وہ معجم البلدان کے حوالہ سے لکھتا ہے

ابنِ جریر طبری علم و فضل میں یگانہ روزگار علاّمہ وقت تھے نسباً ایک غالی رافضی خاندان کے فرد تھے۔ ان کا حقیقی بھانجا محمد بن عباس خوارزمی بلند پایہ ادیب و ہجو گو شاعر تھا۔ اپنے ماموں کی طرح غالی رافضی تھا۔ باپ اس کا علاقہ خیوا کے نزدیک خوارزم کا تھا۔ اور ماں مورّخ طبری کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہن جریر کے خاندان کی تھی۔

وہ اپنے ننھیال میں پلا بڑھا۔ آخر میں تو یہ جیسے غالی شیعہ اُمراء کی سرپرستی میں رہا۔

وہ اپنے ماموؤں کے رافضی مسلک ہونے کا اظہار ان اشعار میں فخریہ طور پر کرتا ہے۔

آمل میرا مولی ہے اور جریر کے بیٹے میرے ماموں ہیں اور ہر شخص اپنے ماموں کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور سُن لو کہ میں وراثتاً رافضی ہوں اور میرے سوائے جو رافضی ہے وہ دور کے لگاؤ سے ہے۔

☼ معجم البلدان یاقوت حموی ☼

اس کے بعد البدایہ والنہایہ سے ابنِ کثیر کی یہ عبارت پیش کرتا ہے کہ ابنِ جریر نے بہت سے سُنّی عُلماء سے استفادہ کیا تھا۔ طلب علم کے لیے طویل سفر بھی کیئے تھے۔ قرآن مجید کی بڑی ضخیم تفسیر لکھی اور تاریخ میں تاریخ الامم والملوک، خم غدیر جیسے من گھڑت قصّہ کے متعلق دو ضخیم کتابیں مرتب کر ڈالیں۔ اور اسی طرح حدیث الطیر کے سلسلہ میں ایک کتاب مرتب کی۔ اور وضو میں جوازِ مسح قدمین کے قائل تھے۔ اور ان کا دھونا واجب نہ جانتے تھے۔

☼ البدایہ والنہایہ جلد ۱۱ ص ۱۴۸ ☼

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن کثیر کی صرف اسی قدر عبارت نقل کرنے کے بعد ناصحمود عباسی لکھتا ہے:

امام ذہبی ابنِ جریر کے بارے میں یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ اُن میں تشیع بھی تھا۔ اور حضرت علی اور اُن کی اولاد سے موالات بھی مگر مضر نہیں۔

میزان الاعتدال

جن ائمہ رجال نے ابنِ جریر کو شیعہ اور رافضی کہا ہے۔ ذہبی کہتے ہیں کہ یہ ان کا ظنِ کاذب ہے۔ اور ابنِ جریر تو مقتدر ائمہ اسلام میں سے تھے وہ دوسرے محمد بن جریر بن رستم ابو جعفر طبری ہیں جو رافضی تھے مگر اُن کی تالیف سے تاریخ کی کوئی کتاب نہیں۔

چنانچہ ابنِ جریر کے تذکرے میں ان کا بھی ذکر کیا گیا ہے لیکن ان کی یہ سخت غلطی ہے۔ اور احمد بن سلیمان جیسے بلند پایا محدث کا یہ قول ابنِ جریر کے بارے میں صحیح ہے کہ **کان یضع للروافض** یعنی ابنِ جریر طبری رافضیوں کے لیے حدیثیں گھڑا کرتے تھے۔

جن دونوں کتابوں کا ذکر ہو چکا ہے کہ خم غدیر جیسے وضعی قصہ پر اُنہوں نے جمع کیں یہ سب موضوعات ہیں اور شیعی پراپیگنڈے۔

وضاحت

خاص الخاص آخران وضعی احادیث کا دو جلدوں میں جمع کرنا کس بات کی دلیل ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کہنا کہ **فیہ تشیع وموالاۃ لا تضر** یعنی ان میں شیعت بھی تھی اور موالۃ بھی مگر مضر نہیں۔ بے معنی سی بات ہے۔

ان کی تاریخ کی ورق گردانی کیجیے۔ حضرت علی اُن کے دو صاحبزادوں اور شیعوں کے اماموں کے ساتھ شیعہ شعار کے مطابق **علیہ السلام یا صلوٰۃ اللہ علیہا** وغیرہ الفاظ اور عبارتیں ملیں گی۔ بر خلاف اس کے بعض صحابہ اور خُلفائے راشدین کے ناموں پر لعن تک تحریر ہے۔

ان کی تاریخ کی جلد نمبر ۱۳ کے سرورق پر عبارت ہے۔

من تاریخ الصحابۃ والتابعین تصنف ابی جعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری

اس کے بعد صفحہ ۲۴ پر

فی وسط خلافۃ معاویۃ لعنت اللہ لکھ مارا ہے۔

اور صفحہ ۲۹ سطر ایک پر

فی خلافۃ یزید بن معاویۃ لعنھما اللہ درج کیا ہے۔

برٹش میوزیم لنڈن میں مخطوطات کے منتظم ﴿ c rieu ﴾ نے اپنی فہرست میں ابنِ جریر کے اس مخطوطہ پر ریمارک دیتے ہوئے کہا ہے کہ کٹر سُنی ابنِ جریر کی تالیف کو اس لیے بنظرِ استحسان نہیں دیکھتے کہ مورخ مذکورہ کا میلان اور رجحان شیعت کی طرف ہے کہ شیعہ شعار کے مطابق علی و

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فاطمہ اور اُن کے اخلاف کے ناموں کے ساتھ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی لکھتے ہیں۔ بلکہ اکثر شیعہ روایتوں کو اپنی کتابوں میں درج کرتے ہیں۔

﴿ضمیمہ فہرست مخطوطات عربی برٹش میوزیم ص ۴۰۸﴾

خود ان کے معاصرین میں کتنے لوگ تھے جو ان کو مسلکاً شیعہ جانتے تھے۔ خود علاّمہ ابن کثیر نے جو ان کو احدائمۃ الاسلام کہتے ہیں نے یہ لکھا ہے کہ جب ماہ شوال ۳۱۰ میں بغداد میں ان کی وفات ہوئی تو حنابلہ کی ایک جماعت نے ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا۔ اس لیے ان کو ان کے مکان ہی میں دفن کیا گیا۔

﴿البدایہ والنہایہ جلد ۱۱ ص ۱۴۶﴾

یہ تو ان کے معاصرین کی باتیں تھیں۔ آج بھی ان کی تالیفات کا دقتِ نظر سے مطالعہ کرنے سے بخوبی واضح ہے کہ ان کا میلان اور رجحان شیعیت کی جانب پر کس درجہ پر رہا ہے۔

ابو مخنف وغیرہ کذابوں کی وضعی روایتوں کی اپنی کتاب میں بھرمار بھی اس کا ایک ثبوت ہے۔

پھر حضرت علی کے ساتھ جن صحابہ کا سیاسی اختلاف رہا ان کی تنقیص میں وضعی روایتوں کو اپنی کتاب میں اکثر و بیشتر درج کیا ہے خصوصاً حضرت معاویہ اور یزید بن معاویہ کی تنقیص بلکہ سب وشتم کی خرافات کو نقل کیا ہے۔ ﴿خلافت معاویہ ویزید ص ۲۲۶ تا ۲۳۰﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا ابن جریر طبری شیعہ ہیں

ہم نے قارئین سے اس معاملہ میں پہلے ہی معذرت طلب کر لی تھی کہ یہ مضمون طویل بھی ہے اور شائد خشک بھی۔ مگر بغیر یہ سب کچھ عرض کیئے اصل حقائق آپ کے سامنے نہیں لائے جاسکتے۔

موجودہ دور کے خوارج ونواصب نے اپنے اِبلیسی ذوق کی تکمیل کے لیے اسی دشوار گزار راستے کا انتخاب کیا ہے جس پر چلنے کے لیے ہر شخص آسانی سے آمادہ نہیں ہوتا۔ اور وہ بغیر اس وادی ذی زرع میں قدم رکھے اُسے قبول کر لیتا ہے جو اُسے پیش کیا جائے۔

عباسی وغیرہ نے تاریخ کے نام پر تاریخ کا حُلیہ بگاڑنے کی اِس لیے جراَت کی ہے کہ اس تن آسانی کے دور میں لوگ بغیر تحقیق کے چکر میں پڑنے کے اُس کی بات مان لینے ہی میں عافیت سمجھیں گے۔ اور پھر وہ کافی حد تک اس میں کامیاب بھی ہو گیا اور جن لوگوں کو وہ گمراہ کرنا چاہتا تھا وہ آسانی سے اُس کے دامِ فریب میں آگئے۔

وہ کون لوگ تھے جنھیں یہ گمراہ کرنا چاہتا تھا ان کی نشاندہی اجمالاً ہم کئی مقامات پر کر چکے ہیں۔ اور تفصیلاً ان کا ذکر آئندہ اوراق میں آئے گا۔

ہم قارئین کو یہ بھی بتا چکے ہیں کہ کسی بھی مورّخ کو جس حیثیت سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیش کیا جائے اس کی بیان کردہ روایات کے اثرات ایسے ہی ذہن پر مرتب ہونگے۔

ابنِ جریر طبری اگر شیعہ ہیں تو ان کی کسی بھی بات کو اہلِ سنت کے نزدیک دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہی حالت ہمارے نزدیک خارجیوں کی بیان کردہ روایات کی ہے۔

مسلکِ اہلسنّت کے مطابق رافضی اور خارجی واقعات بیان کرنے میں مُخلص نہیں ہیں اور محض اپنے اپنے ذہنوں کی ترجمانی کے پیشِ نظر واقعات کو خلط ملط کرنے کے جُرم میں ملوّث ہیں۔ اس لیے یہ ہمارے لیے حُجت قرار نہیں دیئے جا سکتے۔

ایک ضروری بات

ایک بات خاص طور پر ہم قارئین کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ واقعاتِ شہادتِ حُسینؓ بیان کرنے کے لیے ہرگز یہ ضروری نہیں کہ تاریخ طبری کا ہی سہارا لیا جائے۔

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر تاریخ طبری کو قطعی طور پر بھی نظر انداز کر دیا جائے جب بھی اس عظیم سانحہ کی حقیقت بیان کرنے کے لیے لاتعداد دیگر ثقہ کتابیں موجود ہیں۔ نا محمود عباسی نے محض حقائق چھپانے کے لیے ہاتھ پاؤں مارے ہیں کہ واقعہ شہادت بیان کرنے والا مورّخ ابنِ جریر طبری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے اور وہ غالی شیعہ ہے۔ اور اس انکشاف کو وہ خارجیت کی فتح مبین سمجھ بیٹھا ہے حالانکہ یہ سب کچھ ایک ایسا فراڈ ہے جس کی حیثیت تارِ عنکبوت سے بھی کمزور ہے۔ کیونکہ علاّمہ ابنِ جریر طبری اہلسنّت کے نزدیک قطعی طور پر ثقہ بلکہ امام المفسّرین ہیں۔

اس سے پہلے کہ ہم ابنِ جریر طبری کے متعلق ائمۂ اہلِ سُنت کی کتابوں سے چند اقتباسات پیش کریں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عباسی کے پیش کردہ دلائل کا تجزیہ کر دیا جائے۔

دھوکا نمبر ایک

عباسی نے معجم البلدان کے حوالہ سے لکھا ہے کہ امام ابنِ جریر طبری کا ایک بھانجا تھا جو شیعہ بھی تھا اور شاعر بھی تھا۔

اُس نے اپنے شعروں میں لکھا ہے کہ میں اصلی رافضی ہوں۔ کیونکہ میری ماں اصلی شیعہ خاندان کی ہیں۔ چنانچہ ان اشعار کی رو سے ابنِ جریر طبری شیعہ ثابت ہوتے ہیں۔

معجم البلدان کی تاریخی اور شرعی حیثیت تو بعد میں دیکھیں گے۔ پہلے تو یہ دیکھنا ہے کہ اگر بفرضِ محال امام ابنِ جریر کے بھانجے نے یہ اشعار کہے بھی ہوں اور امام ابنِ جریر کا پورا خاندان شیعہ بھی ہو تو یہ کیسے ثابت ہو گیا کہ آپ بھی شیعہ ہی تھے۔

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا کسی غالی رافضی خاندان میں کسی سُنّی کا پیدا ہو جانا ناممکنات سے ہے؟

اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ کون شیعہ ہے جو خود کو رافضی کہنا باعثِ فخر و مباہات سمجھے گا۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ امام ابنِ جریر طبری کی تفسیر و تاریخ کا ایک ایک لفظ مذہبِ اہلِ سُنّت کا آئینہ دار ہے۔

ان حالات میں یہ باور کرانا کہ فلاں شخص چونکہ شیعہ ہے اس لیے اس کا ماموں بھی یقیناً شیعہ ہے پاگل پن نہیں تو اور کیا ہے۔

دھوکا نمبر دو

ابنِ کثیر کا یہ لکھنا کہ امام ابنِ جریر نے تفسیر ابنِ جریر اور تاریخ الامم والملوک بھی لکھی ہیں اور خم غدیر اور حدیث الطیر پر دو من گھڑت کتابیں بھی تصنیف کر دی ہیں۔

یہ تو اُلٹا ابنِ کثیر کو ہی مشکوک کر دیتا ہے نہ کہ امام ابنِ جریر کو؟

جبکہ ابن کثیر کو یہ معلوم ہے کہ ابنِ جریر من گھڑت واقعات لکھتا ہے۔ پھر ایسے شخص کی بیان کردہ روایات پر اپنی کتابوں کی بنیاد رکھنے کی ابنِ کثیر کیوں ضرورت پیش آئی۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ابنِ کثیر امام ابنِ جریر کے پورے طور پر مدّاح ہیں۔ کیا عباسی کی یہ بے ایمانی اور بد دیانتی نہیں کہ ابنِ جریر کی تعریف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وتوصیف میں لکھی ہوئی ابنِ کثیر کی متعدّد عبارتوں سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف ایک جُملہ لکھنے پر اکتفاء کیا ہے۔ اور اس ایک جملہ کو بھی قطع بُرید کر کے لکھا ہے۔

حالانکہ یہ اُن پر ایک تہمت تھی جس کا ابنِ کثیر نے رد کیا ہے۔

دھوکا نمبر تین

سب سے زبردست چالا کی عباسی نے علاّمہ ذہبی کی تحریر میں دکھائی ہے۔ یعنی انتہائی مُختصر عبارت نقل کر کے یہ ثابت کر دیا کہ امام ابنِ جریر کا میلان تشیع کی طرف ہے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے موالات بھی ہے مگر مضر نہیں۔

اور پھر ذہبی کے اس خیال کی خود ہی تردید کر دی اور تحکم سے کام لیتے ہوئے اپنی رائے ٹھونس دی کہ مضر کیوں نہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ جب علاّمہ ذہبی کی رائے سے تُمہیں اتفاق ہی نہیں تو پھر اس کی عبارت پیش کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

اور پھر اس مقام پر تو عظیم شاطرانہ کمال دکھایا ہے۔ کہ ذہبی نے کہا ہے کہ ابنِ جریر طبری رافضی نہیں۔ اور اُن کی طرف رافضی ہونے کا گُمان غلط اور جھوٹ ہے۔ وہ کوئی اور ابنِ جریر ہے جو رافضی ہے۔ مگر اس کی تاریخ وغیرہ پر کوئی کتاب نہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الٹ عباسی کی چالاکی دیکھیے کہ ذہبی کی اس بات کا تو انکار کر دیا کہ ابنِ جریر طبری شیعہ نہیں اور دوسری بات کو اُچھالنے کے لیے ایک نیا شوشہ چھوڑ دیا۔ یعنی ان ابنِ جریر کے علاوہ کوئی دوسرا شخص ابنِ جریر نام کا ہے۔ جو رافضی ہے مگر اس کی تاریخ کے فن پر کوئی کتاب نہیں۔

اور پھر بڑے دھڑلے سے برطانیہ کے عجائب گھر میں رکھی ہوئی تاریخ طبری کی تیرھویں جلد کی نشاندہی کر دی۔ جس میں حضرت امیر معاویہ لعنت اللہ علیہ لکھا ہوا ہے۔ **نعوذ باللہ۔**

اور اس تیرھویں جلد پر مولف کا نام ابنِ جریر طبری لکھا ہوا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ اس حصہ میں صحابہ اور تابعین کے حالات ہیں۔ چونکہ حضرت امیر معاویہ کے متعلق اس قسم کے الفاظ سوائے شیعوں کے کوئی نہیں لکھ سکتا اِس لیے امام ابنِ جریر غالی رافضی ہیں اور اگر یہ بات فی الحقیقت ہو جو عباسی نے لکھی ہے۔ تو پھر کون ایسا ذی شعور سُنّی ہے جو ابنِ جریر طبری کو رافضی نہیں کہے گا ؟

مگر عباسی کی خرافات میں ذرّہ بھر بھی سچائی نہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس نے ہرگز ایسی کوئی کتاب اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی جس میں یہ عبارت موجود ہے۔

بقول اس کے بھی صرف یہ ثابت ہے کہ اس نے برٹش میوزیم میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رکھے ہوئے عربی مخطوطات کی فہرست کا بھی ضمیمہ پڑھا ہے۔ جس میں مُرتب نے تاریخ طبری کی تیرھویں جلد کا مُختصر تعارف کروایا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ تاریخ طبری کی اگر کوئی تیرھویں جلد اس دنیا میں موجود ہے تو اس کی گیارھویں اور بارھویں جلدیں کہاں چلی گئیں۔

ہم اِس بات سے قطع نظر کرتے ہیں کہ وہ دو جلدیں کہاں ہیں۔ ہمیں صرف یہ بتا دیا جائے کہ تاریخ طبری کی ترتیب کے مطابق صحابہ کرام اور تابعینِ عظّام کے حالات و واقعات تیرھویں جلد میں کیسے چلے گئے۔ جبکہ یہ تمام واقعات چھٹی جلد سے پہلے پہلے اختتام پذیر ہو جاتے ہیں۔

حیرت ہے کہ جن واقعات کو بیان کرنے کے بعد امام ابنِ جریر مزید چار جلدیں بنو عباس وغیرہ خلفاء کے متعلق لکھ جاتے ہیں۔ انہیں واقعات کو ازسرِ نو چھ سات جلدوں کی چھلانگ لگا کر تیرھویں جلد میں جا کر لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔

عباسی کی یہ حماقت ہے کہ محض اہلِ اسلام کو بدظن کرنے کے لیے یہ اسلام کی ایک مقتدر ہستی پر بہتان تراشی کے جُرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ ورنہ حقیقت صرف یہ ہے۔ کہ امام ابنِ جریر سوادِ اعظم اہلِ سُنّت کے بطلِ جلیل اور رجلِ عظیم ہیں۔ اور دینِ متین کی ترقی اور ترویج کے لیے ان کی محنتِ شاقہ سے معرضِ وجود میں آنے والی ان کی تفسیر اور تاریخ ان کے ایسے عظیم کارنامے ہیں جنہیں ہر زمانے میں خراجِ عقیدت پیش کیا جائے گا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ نے تاریخ طبری میں کم از کم بیس ہزار مرتبہ امیر معاویہ کا نام لکھا ہے مگر کہیں ایک ایسا مقام بھی ثابت نہیں کیا جا سکتا جہاں انہوں نے نام کے ساتھ علیہ اللعنۃ وغیرہ لکھا ہو۔ یہ محض اور محض عباسی کی کذب سرائی ہے اور افتراء پردازی ہے کہ امام ابنِ جریر نے ایسا ایسا لکھا ہے۔

دھوکا نمبر چار

علاوہ ازیں عباسی نے ابنِ کثیر کا جو جملہ قطع برید کر کے لکھا ہے اگر اُسے صحیح بھی سمجھ لیا جائے تو اس ساری عبارت میں کون سا ایسا لفظ ہے جس کا مطلب یہ ہو کہ ابنِ جریر شیعہ تھے۔ کیا اس لیے کہ اُنہوں نے **خم غدیر** اور **حدیث الطیر** پر کتابیں لکھی ہیں اِس مقام پر خارجی عباسی نے ایک تیر سے دو شکار کرنا چاہے ہیں۔

ایک تو یہ **خم غدیر** اور **حدیث الطیر** کو من گھڑت قرار دے دیا جائے اور دوسرے امام ابنِ جریر کو رافضی بنا دیا جائے حالانکہ یہ دونوں واقعات حدیث کی تمام تر معتبر کُتب میں موجود ہیں اور علّامہ ابنِ کثیر نے بھی ان کو من گھڑت نہیں لکھا۔ بلکہ یہ وضاحت کی ہے کہ امام ابنِ جریر کی طرف حنابلہ نے جو یہ کتابیں منصوب کی ہیں ان میں غیر مُستند روایات جمع کی ہوئی ہیں اور یہ بھی بتا دیا ہے کہ یہ کتابیں کسی دوسرے ابنِ جریر کی ہیں۔ جو شیعہ ہے اور اہلِ بیت سے روائت بیان کرتا ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور پھر ابنِ کثیر نے یہ وضاحت بھی کر دی ہے کہ آپ نے وضو کرتے وقت پاؤں دھونے کو ضروری قرار دیا ہے۔ تفصیل آئندہ اوراق میں آرہی ہے۔

دھوکا نمبر پانچ

امام ابنِ جریر کے متعلق ابنِ کثیر کا یہ قول کہ آپ کے ساتھ اس دور کے حنابلہ وغیرہ کو اس قدر اختلاف تھا کہ اُن کو مُسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا۔ اور وہ اپنے گھر میں ہی مدفون ہوئے۔

عباسی کی بددیانتی کی منہ بولتی تصویر ہے کیونکہ علاّمہ ابنِ کثیر کی جس عبارت کو حذف کیا گیا ہے وہ یہ ہے۔ کہ آپ پر جس قدر بھی اتہام لگائے گئے وہ ان سے بری تھے چنانچہ پوری عبارت اس طرح ہے۔

ودفن فی داره لان بعض الحنابله ورعاهم منعوا من دفنه نهارا ولنسبوه الی الرفض والجهلة من رماه بالالحاد وحاشاه من ذالک کله

﴿البدایہ والنھایہ جلد ۱۱ ص ۱۴۶﴾

ترجمہ!

ان کو ان کے گھر میں ہی دفن کیا گیا کیونکہ حنابلہ میں سے بعض کمینہ خصلتوں نے آپ کو دن کے وقت دفن نہ کرنے دیا۔ اور آپ کو رافضی کہتے اور بعض جہلاء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے آپ کو ملحد بھی کہا۔ اور آپ ان تمام تہمتوں سے پاک تھے۔

اس سے پہلے علامہ ابنِ کثیر امام ابنِ جریر کے حضور یوں خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں،،

کان من اکابر ائمۃ العلماء ویحکم بقولہ ویرجع الیٰ معرفتہ وفضلہ

﴿البدایہ والنھایہ جلد ۱۱ ص ۱۴۵﴾

یعنی امام ابنِ جریر اکابر علماء میں سے ہیں۔ آپ کے قول پر فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اور آپ کے فضل و معرفت کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

قارئین کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ ابنِ کثیر قطعی طور پر امام ابنِ جریر کی شانِ جلالت کے معترف ہیں۔ اور خود ابنِ تیمیہ کے شاگرد ہونے کے باوجود عباسی کی بلیک لسٹ میں اس لیے آتے ہیں کہ وہ ابنِ جریر کی روایات کو قابلِ اعتماد سمجھتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ امام ابنِ جریر طبری کی عظمت وجلالت کو چیلنج کرنا ایسے ہی ہے جیسے کوئی شپرہ چشم طلوعِ آفتاب کا انکار کر دے۔

اب ہم آخر پر امام ابنِ جریر طبری کے متعلق چند علمائے اہلسنت کی آراء پیش کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حالانکہ اُن کے واضح ترین تعارف کے لیے سینکڑوں صفحات بھی کم ہیں۔

الاتقان

امام جلال الدین سیوطی علوم القرآن پر اپنی عظیم کتاب الاتقان میں امام ابنِ جریر کی تفسیر کے متعلق لکھتے ہیں!

تفسیر ابن جریر طبری ، وھو من اجل التفاسیر واعظمھا قدراً

﴿الاتقان فی علوم القرآن جلد ۲ ص ۱۷۸﴾

یعنی تفسیر ابنِ جریر طبری اپنی قدر و منزلت کے اعتبار سے تمام کُتبِ تفاسیر سے بڑھ کر ہے۔

میزان الاعتدال

علاّمہ ذہبی کی جو عبارت عباسی نے پیش کی ہے اس میں بھی امام ابنِ جریر کی ثقاہت اور رافضیت سے بریت کا واضح ثبوت موجود ہے۔ ور انہوں نے صاف طور پر لکھا ہے کہ اُن پر رافضی ہونے کا گُمان ظنِ کذب ہے۔

تاھم درج ذیل مختصر عبارت میں علاّمہ ذہبی نے آپ کی ثقاہت پر مُہر ثبت کردی ہے۔ لکھّا ہے!

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محمد بن جریر بن یزید الطبری الامام الجلیل
المفسّر ابو جعفر ثقه الصادق

﴿میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۴۹۸﴾

یعنی محمد بن جریر بن یزید طبری جلیل القدر امام، مفسّر قرآن ابو جعفر ثقہ اور سچے تھے۔

کشف الظنون

صاحب کشف الظنون حاجی خلیفہ امام ابنِ جریر کے متعلق یہ ارشاد فرماتے ہیں!

فانہ بتعرض لترجیہ الاقوالِ و ترجیح بعضھما علی بعض والاعراب والاستنباط فھو لفوق بذالک علی تفاسیر الاقدمین
کشف الظنون

یعنی وہ (امام ابن جریر) اقوال کی توجیہ سے تعرض کرتے ہیں، بعض اقوال کو بعض پر ترجیح دیتے ہیں اور بحث کرتے ہیں۔ اور استنباط مسائل سے کرتے ہیں۔ لہذا وہ ان وجوہات کی بنا پر متقدمین کی تمام تفسیروں سے اعلیٰ و فائق ہیں۔

لسان المیزان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علامہ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری اپنی نقد ورجال کی مشہور زمانہ کتاب لسان المیزان میں امام ابن جریر کو یوں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

محمد بن جرير بن يزيد الطبرى الامام الجليل المفسر ابو جعفر اقذع احمد بن على السليمانى الحافظ ، فقال كان يصنع للروافض كذاقال السليمانى وهذا رجم بالظن الكاذب بل ابن جرير من كبار ائمته الاسلام

﴿لسان المیزان جلد ۵ ص ۱۰۰﴾

ترجمہ !

محمد بن جریر بن یزید طبری جلیل القدر امام اور مفسر ہیں آپ کی کنیت ابو جعفر ہے۔ حافظ احمد بن علی سلیمانی نے آپ کے بارے میں بد کلامی کی ہے اور کہا ہے کہ آپ رافضیوں کے لیے حدیثیں گھڑا کرتے تھے۔ جیسا کہ کہا سلیمانی نے اور یہ ان کے متعلق ظنِ کاذب ہے۔ بلکہ امام ابن جریر اکبرین ائمہ اسلام سے ہیں۔

فوائد الجامعہ

شارح مسلم شریف امام نووی تفسیر ابنِ جریر کا تعارف ان الفاظ سے کرواتے ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قال النووی اجمعت الامة علی انه لم یصنف
مثل تفسیر الطبری و عن ابی حامد اسفرائنی
انه قال لو سافر رجل الی الصین حتیٰ یحصل
تفسیر ابن جریر لم یکن ذالک کثیراً

﴿فوائد الجامعہ ص ۸۷﴾

ترجمہ !

نووی فرماتے ہیں کہ اُمت کا اس پر اتفاق ہے کہ تفسیر طبری کی طرح کوئی تفسیر بھی نہیں لکھی گئی۔ ابو حامد اسفرائنی سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص تفسیر طبری کے حصول کے لیے چین تک سفر کرلے تو یہ بھی کچھ زیادہ نہیں۔

مختصر یہ کہ امام ابنِ جریر طبری اہلِ سُنّت کے ثقہ امام، جلیل القدر مُفسّر و مورّخ اور ارفع و اعلیٰ شان کے مالک ہیں۔ اور ان پر رافضیت وغیرہ کے اتہامات محض متشددین خوارج وغیرہ کے لگائے ہوئے ہیں یا پھر کسی دوسرے ابنِ جریر رافضی کی کتابوں کی غلط فہمی کی وجہ سے ہے۔ جس کے متعلق علاّمہ ذہبی نے پوری پوری وضاحت کردی ہے۔

ان وضاحتوں کے بعد قارئین اچھی طرح جان گئے ہوں گے کہ عباسی وغیرہ نے محض خارجیت کی نشو ونما کے لیے اسلام کی مقتدر ہستیوں کو ہدفِ طعن بنانے کی مذموم کوشش کی ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انسائیکلو پیڈیا

طبری۔ ابو جعفر محمد ابنِ جریر مورخ و مفسر شافعی فقہ کے پیرو۔ ابنِ جریر کی تالیف تاریخ الامم والملوک دنیا کی مستند ترین تواریخ میں شمار ہوتی ہے۔ ان کی ضخیم تفسیرِ قرآن جامع البیان فی تفسیر القرآن کے نام سے مشہور و مقبول ہوئی۔

﴿انسائیکلو پیڈیا ص ۱۳۴﴾

امام ابن جریر کی صاف و شفاف تصویر

امام الائمہ سیدنا امام ابنِ جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق جواب تک لکھا گیا ہے وہ بہر صورت ان کے تعارف کے لیے کافی معلوم ہوتا ہے تاہم قارئین کو پورے طور پر مطمئن کرنے کے لیے ہم امام ابنِ جریر کا مکمل تعارف پیش کرتے ہیں۔

اگرچہ ہم یہ تعارف تاریخِ بغداد وغیرہ تاریخ کی معتبر اور مستند کتابوں سے پیش کر سکتے ہیں۔ مگر طوالت کی وجہ سے صرف علامہ ابن کثیر اور علامہ ذہبی کی ہی وہ پوری پوری عبارت نقل کرنے پر اکتفاء کریں گے جن میں عباسی نے بڑے ہی شاطرانہ انداز سے عبارت کے بعض ٹکڑے نقل کر کے عوام کو دھوکا دینے کی کوشش کی ہے۔

لہٰذا ہم پہلے علامہ ابنِ کثیر کی وہ عبارت پیش کرتے ہیں جس میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام ابن جریر کو خراج عقیدت بھی پیش کیا گیا ہے اور آپ پر بہتان تراشی کرنے والوں کی تردید و تکذیب بھی کی گئی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں !

خوبصورت شخصیت ، بے مثال کتابیں

محمد بن جریر طبری بن یزید بن کثیر بن غالب امام ابو جعفر طبری۔ آپ کا سالِ ولادت ۲۲۴ھ ہے۔

آپ کی آنکھیں گندم گوں اور چہرہ ملیح تھا۔ آپ طویل قامت اور فصیح اللسان تھے۔ آپ نے راویوں کے جمِ غفیر سے روایات بیان کی ہیں۔ اور طلب حدیث کے لیے آفاقی سفر کیے ہیں۔

آپ نے تاریخ و تفسیر میں ایسی کُتب تصنیف فرمائیں جن کی مثال نہیں ملتی۔ اصولی اور فروعی مسائل پر آپ کی دیگر تصانیف بھی نفع بخش ہیں۔

آپ کی تصنیف تہذیب الآثار اگر پایہ تکمیل تک پہنچ جاتی تو سب کتابوں سے بے نیاز کردیتی۔ اور ہر مسئلہ کے لیے کافی ہوتی۔ آپ نے مکمل چالیس برس تالیف و تصنیف کا کام کیا۔ اور اس عرصہ میں آپ ہر روز چالیس اوراق تصنیف کیا کرتے۔

عربی متن ملاحظہ فرمائیں !

محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الامام ابو جعفر طبری و کان مولدہ فی سنة اربع و عشرین و مائتین و کان اسمراً لعین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مليح الوجه مديد القامت فصيح اللسان ، روى الكثير الجم الغفير ، ورحل الآفاق فى طلب الحديث وصنف التاريخ الحافل ، وله التفسير الكامل الذى لا يوجد له نظيرٌ وغير هما من المصنّفات النافعة فى الاصول والفروع ، ومن احسن ذالک تهذيب الآثار ولو كمل لما احتج معه الى شئ ولكان فيه الكفائة لكنه لم يتمه وقد روى مكث اربعين سنة يكتب فى كل يوم اربعين ورقة

﴿البدایہ والنھایہ جلد ۱۱ ص ۱۴۵﴾

اپنے دور کا سب سے عظیم عالم

علامہ ابن کثیر مزید لکھتے ہیں کہ خطیب بغدادی نے فرمایا کہ مجھ تک علامہ ابی حامد اسفرائنی کا یہ قول پہنچا ہے کہ اگر تفسیر ابن جریر کے حصول کے لئے چین تک کا بھی سفر کسی کو در پیش آجائے تو یہ بھی مہنگا سودا نہیں۔

اور خطیب بغدادی نے یہ بھی کہا کہ امام الائمہ ابی بکر ابن خزیمہ نے تفسیر ابن جریر کا اول سے آخر تک ساٹھ مرتبہ مطالعہ کیا اور فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ روئے زمین پر ابن جریر سے بڑا بھی کوئی عالم ہے۔ اور بیشک حنابلہ نے آپ پر ظلم کیا ہے۔ اور محمد نے ایک شخص کو کہا کے بغداد میں پہنچ کر مشائخ سے حدیثیں نقل کرو۔ مگر حنابلہ نے اسے ابن جریر سے سماع نہ کرنے دیا اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ ہر ایک کو آپ کے پاس جمع ہونے منع کرتے۔

امام ابن خزیمہ نے اس شخص کو فرمایا اگر تو ابن جریر سے حدیث نقل کرتا تو یہ تیرے لئے اس سے بہتر ہوتا جو یہ تو نے سب کچھ نقل کیا ہے۔

قال الخطيب وبلغني عن الشيخ ابى حامد بن ابى طاهر الفقيه الاسفرائنى انه قال، لو سافر رجل الى الصين حتى ينظر فى كتاب تفسير ابن جرير الطبرى لم يكن ذالك كثيراً، او كما قال وروى الخطيب عن امام الائمة ابى بكر ابن خزيمة انه طالع تفسير محمد بن جرير فى ستين من اوله الى آخره، ثم قال اما اعلم على اديم الارض اعلم عن ابن جرير ولقد ظلمته الحنابلة، وقال محمد رجل رحل الى بغداد يكتب الحديث عن المشائخ، ولم يتفق له سماع من ابن جرير لأن الحنابلة كانوا يمنعون أن يجتمع به احد، فقال ابن خزيمة لو كتبت عنه لكان خيراً لك من كل من كتبت عنه

﴿البدایہ والنہایہ جلد ۱۱ ص ۱۴۵﴾

جامع العلوم

اس کے بعد علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ خطیب بغدادی نے بیان کیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے کہ ابن جریر نے بغداد کو متوطن بنایا اور پھر آپ کے زندگی کے آخری سانس تک بغداد ہی میں اقامت پذیر رہے۔

اور آپ اکابر علماء میں سے ہیں۔آپ کے قول پر حکم دیا جاتا ہے۔اور آپ کے فضل و معرفت کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔آپ نے ان علوم کو جمع کیا تو آپ کے ہم عصر علماء میں سے کوئی بھی اس کام میں آپ کا شریکِ کار نہیں تھا۔

آپ کتاب اللہ کے حافظ اور تمام قرأتوں کے واقف اور معانی کو جاننے والے تھے۔

آپ فقیہہ فی الاحکام اور سُنن و طرائق صحیح و سقیم اور ناسخ و منسوخ کے عالم تھے۔صحابہ کرام ، تابعین اور اُن کے بعد آنے والوں کے اقوال کو پہچانتے تھے۔ایام الناس اور ان لوگوں کے اخبار و آثار کی معرفت رکھتے تھے۔اور اس موضوع پر آپ کی مشہور کتاب **تاریخ الاُمم والملوک** ہے۔اور آپ کی کتاب جو تفسیرِ قرآن کے متعلق ہے۔اُس جیسی کوئی کتاب بھی کسی اور نے نہیں لکھی۔

اور آپ کی کتاب "**تھذیب الآثار**" جیسی بھی اس کے اپنے سوا اور کوئی نہیں جو اصولِ فقہ اور فروعی مسائل پر احاطہ کیئے ہوئے ہے۔کاش وہ مکمل ہو جاتی۔

قال الخطیب البغدادی استوطن ابن جریر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بغداد واقام بها الی حین وفاته ـ وکان من اکابر
ائمة واعلماء ویحکم بقوله ویرجعو الی معرفته
وفضله ، وکان قد جمع من العلوم مالم
یشارکه فیه احد من اهل عره ،

وکان حافظ لکتاب الله ،عارفا بالقراء
ات کلها ، بصیراً با لمعانی فقیهاً فی الا حکام
عالما بالسنن وطرقها وصحیحا سقیمها
وناسخها ومنسوخها ،

عارفا باقوال الصحابة والتابعین ومن
بعدهم ، عارفا بایّام النّاس واخبارهم وله
الکتاب المشهور فی تاریخ الامم والملوک
وکتاب فی التفسیر لم یصنف اح مثله'
وکتاب سماه تهذیب الآثار لم أرسواه فی معناه
الا انه لم یته وله فی اصول الفقه و فرعوعه
کتب کثیرة واختیارات وتفر بمسائل حفظت
عنه۔

﴿البدایہ والنہایہ جلد ۱۱ ص ۱۴۵ مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت﴾

مینارۂ نور

اس کے بعد ابن کثیر لکھتے ہیں !

زہد وعبادت اور تقویٰ وورع کے متعلق آپ تک کسی ملامت کرنے والے کی ملامت نہیں پہنچ سکتی۔ یعنی آپ ہر بہتان کی زد سے باہر ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ حُسنِ صورت و معرفتِ تامہ اور احسن صفات کے ساتھ ہر قرأت کو ادا فرماتے ، اور آپ صالحین کبار میں سے تھے۔ اور طولون کے زمانہ میں مصر میں جمع ہونے والے ائمہ محدثین میں ایک تھے۔ جو کہ محمد بن اسحاق بن خزیمہ امام الائمہ اور محمد بن نصر المروزی اور محمد بن ہورون رویانی اور یہ محمد بن جریر طبری جیسا کہ ہم نے محمد بن نصر مروزی کے حالات میں ذکر کیا ہے۔

اور اسی دوران میں خلیفہ مقتدر نے ارادہ کیا کہ ایسی شرطوں پر ایک کتاب لکھی جائے جو تمام علماء کے درمیان متفقہ علیہ ہو تو ان کو کہا گیا کہ اس کام کی طاقت سوائے ابن جریر طبری کے کسی اور کو نہیں۔

تو جب آپ کے سپرد کرنے پر یہ کام سرانجام ہو گیا۔ یعنی ایسی شرطوں پر کتاب لکھی گئی جس میں کسی کو اختلاف نہیں تھا۔ تو خلیفہ نے استدعا کی کہ میرے لائق کوئی خدمت ہو اور کسی چیز کی ضرورت ہو تو ارشاد فرمایئے؟

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا ! ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔

خلیفہ نے عرض کی کہ آپ لازمی طور پر کسی نہ کسی چیز کے متعلق ارشاد فرمائیں جس کی آپ کو ضرورت ہو۔

تو آپ نے فرمایا کہ ہماری صرف یہی خواہش ہے کہ جُمعہ کے روز ہمارے خاص کمرے میں داخل ہو کر لوگ سوال کرنے سے رُکے رہیں۔

خلیفہ نے حکم نافذ کر دیا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور آپ اپنی ذات پر اپنے باپ کے گاؤں کے ترکہ سے ہی خرچ کرتے تھے۔

قلت فكان من العبادة والزهادة والورع والقيام في الحق لا تأخذه فيذالك لومه لائم وكان حسن الصوت بالقرأت مع المعرفة التامة بالقرأت على احسن الصفات وكان من كبار الصالحين،

وهو احد المحدثين الذى اجتمعوا فى مصر فى ايم ابن طولون وهم محمدبن اسحٰق بن خزيمة امام الائمة ، ومحمد بن نصر المروزى و محمدبن هارون الرويانى ، ومحمد بن جرير الطبرى هذا،

وقد ذكرنا هم فى ترجمة محمد بن نصر المروزى وكان الذى قام فصلى هو محمد بن اسحٰق بن خزيمة، وقيل ممد بن نصر فروز فهم الله وقد أراد الخليفة المقتدر فى بعض الا يام ان يكتب كتاب وقف تكون شروطه متفقا عليها بين العلماء فقيل له لا يقدر على استحضا ذالك الا محمد بن جرير الطبرى فطلب منه ذالك فكتب له

فاستدعاه الخليفه اليه وقرب منزلة عنده وقال له سل حاجتك،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فقال لا حاجة لِی ،

فقال لا بد ان تسالنی حاجة أو شیاءً

فقال اسال من امیر المومنین ان یتقدم امرہ

الی شرطة حتی یمنعوا السؤال یوم الجمعة ان

یدخلوا الی مقصور الجامع فأمر الخلیفة

بذالک وکان ینفق علی نفسه من مغل قریة

ترکھا له ابوه بطبرستان ومن شعرہ

اذا عسرت لم یعلم رفیقی و استغنی فیستغنی

صدیقی

﴿البدایہ والنھایہ جلد ۱۱ ص ۱۴۶﴾

دشمن کون ؟

آپ کا وصال بوقتِ مغرب اتوار کے روز جبکہ شوال المکرّم کے دو دن باقی تھے ۳۱۰ ھ میں ہوا۔ اور آپ کو آپ کے گھر ہی میں دفن کیا گیا۔ کیونکہ بعض بدطینت حنابلہ آپ کو دن کے وقت دفن کرنے سے منع کرتے تھے اور آپ پر رافضی ہونے کی تہمت لگاتے تھے اور جہلاء آپ کو بدعتی کہتے تھے۔ حالانکہ آپ ان تمام بہتانوں سے بری تھے۔ اور ائمۂ اسلام میں سے ایک تھے۔ اور کتاب اللہ اور سُنّت رسول اللہ کے عامل بھی تھے اور عالم بھی اور آپ کے مخالفین حنابلہ ابی بکر بن داود ظاہری کے مقلد تھے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اوروہ جہاں کہیں بھی گفتگو کرتے آپ کو رفض وعظائم وغیرہ سے متہم کرتے۔

اور جب آپکا وصال ہوگیا تو بغداد کے چاروں طرف سے لوگوں نے آپ کے گھر پر جمع ہوکر نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بعد آپ کو دفن کیا۔اور لوگ آپ کے مزار کی تبدیلی کے لیے انتظار کرتے رہے۔اور مہینوں آپ پر نمازِ جنازہ پڑھتے رہے۔

وقد كانت وفاته وقت المغرب عشية يوم الاحد ليومين بقيا من شوال من سنة عشر و ثلاثمائة و دفن في داره لان بعض عوام الحنابله ورعاعهم منعوا من دفنه نهاراً ونسبوه الى الرفض ومن الجهلة ورماه بالالحاد ، وحاشاه من ذالك كله بل كان احد ائمة الاسلام علما و اعملا بكتاب الله و سنة رسوله . وانما تقلد وذالك عن ابى بكر محمد بن دائود الفقره الظاهرى ، حيث كان يتكلم فيه ويرميه بالعظائم وبالرفض ولما توفى اجتمع الناس فى سائر اقطار بغداد و صلوا عليه بداره و دفن بها و مكث الناس يترددون الىٰ قره شهوراً يصلون عليه

﴿البدایہ والنہایہ جلد ۱۱ ص ۱۴۷﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کس کی کتا بیں ؟

اور اُن سے منسوب وہ کتابیں جن میں سے دو ضخیم جلدوں میں احادیث خُم غدیر اور ایک کتاب حدیث الطیر کے متعلق منسوب کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ وضو کرتے وقت پاؤں پر مسح کے قائل تھے۔ اور پاؤں کو دھونا ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ اور اس واقعہ کو شہرت دیتے تھے۔

حالانکہ علماء کا بیان ہے کہ ابنِ جریر دو ہیں اور یہ دوسرے ابنِ جری جو کہ شیعہ ہے کی کتابیں ہیں۔ اور ابو جعفر ابنِ جریر اس قسم کی صفات (رفض) سے الگ تھلگ رہے ہیں۔ اور ان کی تفسیر میں قابلِ اعتماد کلام ہے۔ کہ پاؤں کو دھونا واجب ہے۔ اور تفسیر سے دلیل ہے مسح کی پس نہیں فہم بہت سے لوگوں کو اُن کی مراد اور فہم سے مراد یہ کہ وہ نقل کرتے ہیں کہ اور مسح واجب ہیں اور اس پر دلیل ہے۔ اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

وقد رائت لہ کتابا جمع فیہ احادیث
غدیر خم فی مجلدین ضخیمین و کتابا جمع
فیہ طریق حدیث الطیر و نسب الیہ وانہ کان
یقول بجواز مسح القدمین فی الوضوء وانہ لا
یوجب غسلھا وقد اشتھر عنہ ھذا ضمن
العلماء من یزعم ان ابنن جریر اثنان احد ھما
شیعی والیہ ینسب ذالک وینزھون ابا جعفر
ھذا عن ھذہ الصفات والذی عول علیہ کلامہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فی التفسیر انه یوجب غسل القدمے و یو جب
مع الغسل و لکھما و لکنه عبر عن ذالک
بالمسح ، فلم یضھم کثیر من الناس مراده ،
ومن فھم مراده نقلوا عنه انه یوجب الغسل
والمسح وھو الدلک ۔ واللہ اعلم

﴿البدایہ والنھایہ جلد ۱۱ ص ۱۴۷﴾

یہ تھی البدایه والنھایه کی تمام تر عبارت جو علامہ ابن کثیر نے امام ابنِ جریر کے تعارف کے طور پر تحریر کی ہے۔ہم نے صرف اس عبارت کے آخر پر تحریر کردہ اشعار کو جن میں امام ابنِ جریر کی قدر و منزلت بیا کی گئی ہے محض طوالت کی وجہ سے قلم انداز کر دیا ہے۔ باقی پوری عبارت کا کوئی جُملہ ادھر اُدھر نہیں کیا گیا۔

اِن روشن حقائق کی موجودگی میں عباسی کی تمام شاطرانہ چالیں یقیناً قارئین پر واضح ہو چکی ہونگی۔ کہ یہ بددیانت شخص حقائق کو مسخ کرنے کے لیے کس کس طریقہ سے اُلٹے پلٹے کھاتا ہے۔

ہم نے پہلے ہی کہا تھا کہ اگر عبارت کو اس طریقہ سے پڑھنا شروع کردو تو قرآنِ مجید کی آیات کو بھی ہر قسم کی مطلب براری کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال حقیقت حقیقت ہے اور فسانہ فسانہ۔

اب آپ امام ابنِ جریر کے متعلق امام ذہبی کی پوری عبارت بھی ملاحظہ فرمالیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محمد بن جریر بن یزید طبری امام ابو جعفر صوحبِ روشن تصانیف، ثقہ صادق (حضرت علی سے) موالاۃ و تشیع رکھتے تھے۔ مگر مضر نہیں۔

احمد بن علی سلیمانی نے یہ افترا کیا ہے کہ آپ رافضیوں کے لیے حدیثیں گھڑا کرتے تھے۔ جیسا کہ کہا سلیمانی نے۔ اور یہ عیب لگانا ظنِ کذب (جھوٹا گمان) ہے۔ بلکہ آپ لائقِ اعتماد کبار ائمہ سے ہیں۔ اور ان کی عزّت و ناموس پر حملہ آور ہونا غلطی ہے۔ نیز جھوٹ اور دیوانگی سے اذیّت دینا ناجائز ہے۔

پس اگر علماء کے کلام کو پیشِ نظر رکھا جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ آپ بہت بڑے امام ہیں۔ اور شاید سلیمانی کا گمان محمد بن جریر بن رستم ابو جعفر طبری رافضی کی کتاب کے متعلق ہے جس میں اھلِ بیت سے روایات بیان کی گئی ہیں۔ اور عبدالعزیز کتانی نے اُسے رافضی کہا ہے۔

محمد بن جریر بن یزید الطبری الامام
ابو جعفر صاحب تصانیف باهره ثقه، صادق
فیه تشیع و موالاة لا تضر، اقذع احمد بن
علی السلیمانی الحافظ قال کان یصنع
الروافض کذا قال السلیمانی و هذا رجم بالظّن
الکاذب، بل ابن جریر من کبائر ائمة الاسلام
للمعتمدین وما ندعی عصمة من الخطاء ولا
یحل ان نوذیه بالباطل والهویٰ فان کلام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

العلماء بعضهم فی بعض ینبغی ان تیأنی فیه
ولا سیما فی امام کبیر فلعل السلیمانی اراد
آلاتی محمد بن جریر بن رستم ابو
جعفالطبری رافضی له تالیف منها کتاب
الرواة عن اهل البیت رماه بالرفض عبد
العزیز الکتانی۔

﴿ میزان الاعتدال جلد سوم ص ۳۵ مطبوعہ بمصر﴾

آشکار ہے حقیقت

قارئین ٹھیک طور پر جان چکے ہیں کہ تحقیق کے نام پر ناصبیت کے زہریلے انجکشن دینے والے اور یزیدیت کے مکروہ چہروں پر لفاظی کے خول پہن کر آنے والے نام نہاد محققین خارجیت کے جراثیم پھیلانے کے لیے کیسی کیسی شعبدہ بازیاں دکھا کر قوم کو گمراہ کرتے ہیں۔

مگر ان کی شعبدہ بازیاں زیادہ دیر تک عوام کو دھوکا میں نہیں رکھ سکتیں اس لیے کہ

توڑ دیتا ہے کوئی موسیٰ طلسمِ سامری

امام عالی مقام سیدنا امام حُسین کی شہادتِ عظمیٰ اور بے مثال قربانی کو شہادت کے درجہ سے بھی گرا دینے کے لیے ان لوگوں نے تاریخ کے نام پر جو دھاندلی کی ہے۔ ان لوگوں سے پہلے کبھی نہیں کی گئی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کسی بھی محقق نے کبھی ایسی جرأت نہیں کی کہ محض اپنے نظریات و جذبات کی تسکین کے لیے دوسروں کی عبارت کو یوں قطع برید کر کے استدلال قائم کرے۔

امام طبری کو رافضی وغیرہ بنانے کے لیے جس استدلال کا عباسی نے سہارا لیا تھا اس کی جو بھی حقیقت ہے۔ وہ ہم ظاہر کر چکے ہیں۔

علاوہ ازیں ہم قارئین کو یہ بھی یقین دلاتے ہیں کہ جن مورخین کو عباسی نے مرتے بھرتے ثقہ تسلیم کیا ہے۔ وہ امام طبری ہی کی روایت کے سہارے پر اپنی کتابوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں۔

علاّمہ ابن خلدون جیسے ناقدین بھی امام طبری ہی کے خوشہ چین ہیں۔ اور یہ سراسر زیادتی اور احمق پن ہے کہ چونکہ اُنہوں نے بعض روایات ابو مخنف سے روایت کی ہیں اس لیے وہ شیعہ ہو گئے ہیں۔ کیونکہ ناقدین رجال کی نظر میں ابو مخنف مائل باشیعت ہے۔ اور اگر یہ بات درست ہوتی تو امام بخاری سب سے بڑے شیعہ قرار پاتے کیونکہ اُن کی مشہور تالیف بخاری شریف کے راویان میں رافضی بھی ہیں اور خارجی بھی۔ بلکہ تمام مجروح طبقات کا کوئی نہ کوئی راوی ضرور ہے۔

علاوہ ازیں یہ بھی ایک زبردست فراڈ اور صریح کذب ہے کہ امام طبری نے واقعاتِ شہادت بیان کرنے کے لیے صرف ابو مخنف کا ہی سہارا لیا ہے۔ کیونکہ آپ نے متعدد ایسے راویوں سے بھی روایات بیان کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہیں جو عباسی کے نزدیک پورے طور پر ثقہ ہیں۔ اور وہی آپ نے ابو مخنف سے بھی نقل کی ہیں۔

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ پوری سندوں کے ساتھ متعدد راویوں سے ایک ہی قسم کی روایات نقل کر دیتے ہیں تا کہ روائت کو قبول کرنے والا خود فیصلہ کر لے۔ کہ راوی کی حیثیت کیا ہے۔

اور اس بات کا اعتراف متعدد وہابیہ کو بھی ہے۔ مثلاً ابو بکر ابن العربی کی کتاب العواصم من القواصم کا محشی محبّ الدین خطیب بھی یہ اعتراف کرتا ہے کہ امام صاحب نے راویوں کے نام لکھ کر قارئین کے لیے آسانی پیدا کر دی ہے۔ کہ کونسی روائت مظبوط ہے اور کونسی روائت کمزور ہے۔

بہر حال ہم اس سلسلہ کو زیادہ طویل نہیں کرتے۔ امام ابنِ جریر ائمۂ اہلِ سُنّت میں سے ہیں۔ کبھی کسی صحیح العقیدہ شخص نے آپ پر رافضی وغیرہ ہونے کا گمان نہیں کیا۔ جب کہ داؤد ظاہری کے ماننے والے متشددین حنابلہ ہی نے اس قسم کی کذب سرائیاں کی تھیں۔ جنہیں علمائے اُمت نے ہمیشہ غلط قرار دیا ہے۔

۱؎ حالانکہ ابو مخنف سے بخاری شریف میں بھی روایات لی گئی ہیں

ان لوگوں کو حنابلہ کہنا بھی قطعی طور پر غلط ہے۔ کیونکہ ان کی صرف نسبت امام احمد بن حنبل سے تھی۔ لیکن وہ امام احمد بن حنبل کے پیروکار نہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھے کیونکہ وہ ابنِ حزم کے پیشرو داؤد ظاہری کے مقلد تھے اور داؤد ظاہری وہ شخص ہے جس کے متعلق ہم سابقہ اوراق میں بتا آئے ہیں۔ کہ وہ ظاہری فقہ کا موجد تھا اور اس کا طریقہ استدلال وہی تھا جو خارجیوں کا ہے۔

وہ ایسا بدنصیب تھا کہ امام احمد بن حنبل نے اُسے اس لیے شرفِ ملاقات نہ بخشا کہ وہ قرآن کو مخلوق کہتا تھا۔ اب آپ خود ہی غور فرمائیں کہ ایسے شخص کی تقلید کرنے والوں کو حنابلہ کہنا کتنا عجیب سا لگتا ہے۔

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ بھی فرقہ ظاہریہ سے تعلق رکھتے تھے اور ان میں اور خارجیوں میں خاص طور پر اشتراک واقرار تھا اس لیے اُن کا امام ابنِ جریر کو رافضی کہنا تعجب انگیز نہیں۔

مگر عباسی کا ایسے لوگوں کو دلیل کے طور پر پیش کرنا یقیناً اس کی حماقت مآبی کی واضح دلیل ہے۔ جن لوگوں کی رائے کو ائمۂ اہلِ سُنّت نے باطل قرار دیا ہو اہلِ سُنّت ہی کا لبادہ اوڑھ کر ان کی گواہی پیش کرنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے ؟

بہرحال حقیقت آشکار ہے اور انہی الفاظ پر امام ابنِ جریر اور علامہ ابنِ کثیر کے تعارف کو ختم کیا جاتا ہے۔

ھم نے بتانا تو یہ تھا کہ امام ابنِ جریر قطعی ثقہ اور صادق ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ابنِ کثیر ابنِ تیمیہ کے شاگرد ہونے کے باوجود اُن کی روایات کو قبول کرتے ہیں۔ بلکہ عباسی کے ایک اور معتمد ابوبکر ابنِ عربی نے لکھا ہے کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تاریخ کی دنیا میں اگر کوئی قابلِ اعتماد کتاب ہے تو وہ امام ابنِ جریر کی کتاب تاریخ طبری ہے۔ حوالہ ابوبکر ابنِ عربی کے تعارف میں آئے گا۔

نصف شیعہ اور غیر ثقہ ابو بکر ابن العربی

ابوبکر ابن العربی یہ بزرگ اگرچہ اپنے وقت کے مشہور علاّمہ اور صاحبِ تصانیف ہیں۔ تاہم ان کی کتاب اعواصم من القواصم نہائت ہی شر انگیز اور فتنہ خیز تصنیف ہے۔ اور عباسی کے بہت زیادہ کھُل کھیلنے کا مدار اِسی کتاب پر ہے۔

لیکن اسے عباسی کی بدقسمتی ہی سمجھیے کہ وہ ابن العربی کے نظریات پر اپنی کتاب کی اساس رکھنے کے باوجود بھی اُن سے مطمئن نہیں اور اُن کو ثقہ تسلیم کرتے ہوئے بھی ان کی ثقاہت کو چیلنج کر دیتا ہے۔

اس لیے لامحالہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ عباسی کے نزدیک اس قدر متشدّد و متعصب شخص بھی نصف شیعہ اور نصف ثقہ ہے۔

علاّمہ ابنِ کثیر کے تعارف میں قارئین ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ عباسی نے امام ابنِ جریر طبری کو غالی رافضی اور غیر ثقہ ثابت کرنے کے لیے کس کس طریقہ سے ایڑی چوٹی کا زور صرف کیا ہے۔ اور ان کی مشہور تصنیف تاریخِ طبری کو کس کس انداز سے جھوٹ کا پلندہ بنا دینے کی کوشش کی ہے۔

حالانکہ اس کے معتمد ترین مولف ابنِ عربی امام ابنِ جریر طبری کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انتہائی ثقہ مورّخ تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ ترغیب دیتے ہیں کہ سوائے تاریخ طبری کے کسی دوسری تاریخ پر اعتماد نہ کیا جائے۔ چنانچہ وہ اپنی اسی رسوائے زمانہ کتاب **العواصم من القواصم** میں تحریر کرتے ہیں!

ولا تقبلوا رواية الا عن ائمة الحديث ولا تسمعوا لمورخ كلاما الا للطبرى

﴿العواصم من القواصم ص ۲۴۸﴾

یعنی تم ائمہ حدیث کی روائت کے علاوہ اور کسی کی بات قبول نہ کرو اور سوائے طبری کے تاریخ میں کسی کا کلام قابل اعتماد نہیں۔

ایں تفاوت رااز کجاست تا بکجا

عباسی کہتا ہے کہ کتاب الامامت والسیاست امام ابن قتیبہ دینوری کی تالیف نہیں۔ بلکہ یہ کسی شیعہ نے تالیف کر کے اُن کے نام سے منسوب کر دی ہے۔ اور یہ بات وہ ابو بکر ابن العربی کی کتاب العواصم من القواصم کے محشی محب الدین خطیب کی ہمنوائی میں متعدد بار اپنی کتاب خلافت معاویہ و یزید میں دہراتا ہے۔ مثلاً اس نے لکھا ہے!

امام ابن قتیبہ کی طرف جو کتاب غلط منسوب ہے یعنی الامامت والسیاست اس میں بھی یہ تفصیل ملتی ہے۔

﴿خلافت معاویہ و یزید ص ۴۰﴾

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حالانکہ ابنِ عربی امام ابن قتیبہ کی نہایت حقارت سے تردید کرتے ہیں اور یہ تردید محض اس وجہ سے کرتے ہیں کہ اُنہوں نے الامامت و السیاست جیسی کتاب جس میں یزیدیت کا بھٹہ بٹھا دیا ہے۔ کیوں تصنیف کی۔

چنانچہ وہ اسلام کے اس بطلِ جلیل کو اس طرح مخاطب کرتے ہیں۔

ومن اشد شئی علی الناس جاهل عاقل او
مبتدع محتال ، فاما الجاهل فهوا ابن قتيبة ،
ولم يذر للصحابة اسما فی كتاب الامامته
والسياسته

﴿العواصم من القواصم ص ۲۴۸﴾

اور لوگوں کو سخت نقصان پہنچانے والا جاہل
عقلمند ہے یا پھر بدعتی حیلہ ساز۔

جاہل تو ابن قتیبہ ہے۔ جس نے اپنی کتاب الامامت والسیاست میں صحابہ کرام کا کوئی احترام ملحوظ نہیں رکھا۔

امام ابنِ قتیبہ کے متعلق اس قسم کے ریمارکس ابنِ عربی نے اپنی اس کتاب میں متعدد بار دیئے ہیں جن کی تفصیل ضروری نہیں۔ لہذا اب آپ ابنِ عربی اور عباسی کا ایک اور سخت اختلاف ملاحظہ فرمائیں۔

یزید کی خلافتِ حقہ کے اثبات اور اس کی ولیعہدی کے جواز میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عباسی نے اپنی کتاب میں متعدد مقامات پر اس خلافِ حقیقت بات کو منوانے کی کوشش کی ہے۔ کہ خلافت کو اپنے گھر میں رکھنے اور ولی عہد بنانے کی ابتداء امیر معاویہ کی بجائے حضرت علی نے کی ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے حضرت علی کے بیٹے حضرت حسن ولی عہد ہوئے۔ حوالہ آگے آئے گا۔

حالانکہ اس کے برعکس اس کے پیشرو ابوبکر ابن العربی اس مقام پر جو لکھتے ہیں وہ یہ ہے۔

اما نزل الرافضة انه عهد الى الحسن
فباطل ما احد الى عهد ولكن البيعة للحسن
منعقده وهو احق من معاوية من كثير من غيره
، وكان خروج لمثل فا خرج اليه ابوه من دعا
الفيئة الباعية الى الا نقياد للحق والا خول
فى الطاعة

﴿العواصم من القواصم ص ۱۱۸﴾

ترجمہ!

رافضیوں کا یہ قول باطل ہے کہ حضرت علی نے حسن کو ولی عہد بنایا تھا۔ آپ نے کسی کو نامزد نہیں کیا تھا۔ بلکہ حضرت حسن کے ہاتھ پر بیعت ہو گئی۔ حضرت حسنؓ امیر معاویہ اور بہت سے لوگوں سے خلافت کے زیادہ حقدار تھے۔ آپ کا لشکر کشی کرنا بالکل اپنے باپ کی طرح ہے۔ کہ وہ باغیوں کو حق کی اطاعت وفرمانبرداری کی دعوت دینا چاہتے تھے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قارئین اندازہ فرمائیں کہ عباسی کے گروگھنٹال ابوبکر ابنِ عربی کہتے ہیں کہ حضرت حسن کی ولی عہدی کا باطل عقیدہ رافضیوں کا ایجاد کردہ اور خلافِ واقعہ ہے۔

حضرت حسن کی باقاعدہ طور پر مسلمانوں نے بیعتِ خلافت کی اور آپ امیر معاویہ وغیرہ تمام لوگوں سے خلافت کے زیادہ مستحق تھے۔ اس کے برعکس عباسی یہ بڑہانک رہا ہے۔ کہ اگر امیر معاویہ نے یزید کو ولی عہد بنایا تو اس کی ابتدا حضرت علی کر چکے تھے۔

اور انہوں نے حضرت حسن کو اپنا جانشین اور ولی عہد مقرر کیا تھا۔ کیا ان تضادات کی موجودگی میں یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ عباسی ابنِ عربی کو لائقِ اعتماد سمجھتا ہے۔

حالانکہ ابنِ عربی سے زیادہ حمایتِ یزید وغیرہ میں دنیا کی شائد ہی کوئی کتاب ہو۔

یہ رسوائے عالم کتاب جمہور اہلِ اسلام کے نظریات کے قطعی طور پر مخالف ہے۔ اور اس کا ہر باب بنوامیہ کی بے جا حمائت کا غماز ہے۔

خاص طور پر یزید پلید کی منقبت وستائش میں زمین و آسمان کے جو قلابے اس کتاب میں ملائے گئے ہیں۔ ان کی مثال بہت کم ملتی ہے۔

اور پھر امام حسین کی شہادت کو غلط رنگ میں پیش کرنا انتہائی غلط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عباسی کے دوسرے نصف معتمد علامہ ابنِ خلدون اس پر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سختِ جراح کی ہے اور ابنِ عربی کی اس تحقیق کو محلِ نظر بتایا ہے۔ جس کا اظہار ہم سابقہ اوراق میں کر آئے ہیں۔ اور یہاں بھی ھدیہ قارئین کر رہے ہیں۔ تاکہ اچھی طرح واضح ہو جائے کہ عباسی کے معتمدین کا آپس میں کیا حال ہے۔

علامہ ابنِ خلدون لکھتے ہیں !

اس سلسلہ میں ابنِ عربی مالکی نے اپنی کتاب اعواصم من القواصم میں جو یہ لکھا ہے کہ حسین اسلامی شریعت کی رُو سے قتل ہوئے سراسر غلط ہے۔

ابنِ عربی سے یہ غلطی اس لیے ہوئی کہ وہ امام عادل کی شرط بھول گئے۔ بھلا اس زمانے میں ہوا پرستوں سے لڑنے کے لیے امامت وعدالت میں امام حسین سے بڑھ کر کون مُستحق ہو سکتا ہے۔ لھذا اُن کی شھادر ہوئی ہے۔ بغاوت کی رُو سے قتل نہیں ہوا۔

﴿مقدمہ ابنِ خلدون جلد دوم ص ۳۶﴾

بہر حال ! بتانا یہ تھا کہ ابنِ عربی کے باطل اور غلط نظریات بھی عباسی کے ابلیسی ذوق کی تسکین کے لیے کافی نہیں اور وہ ان سے بھی جگہ جگہ مخالفت کر جاتا ہے اور ہر ممکن طریقہ سے حقائق کو مسخ کر دینا چاہتا ہے۔

آئندہ اوراق میں ہم انشاء اللہ العزیز ابو بکر ابن العربی کی مُتعدد تحریروں کو بھی زیرِ بحث لائیں گے اور بتائیں گے کہ اُنہوں نے کس کس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طریقہ سے احقاقِ باطل اور ابطالِ حق کیا ہے۔اور علمائے کرام نے اس کی تحریروں کی تکذیب کرتے ہوئے کیسے کیسے گرفت کی ہے۔

آخر پر علامہ ابنِ کثیر کی تحریر ملاحظہ ہو۔

ابو بکر بن العربی شارح الترمذی کان فقیها عالماً و زاهداً وعابدا وسمع الحدیث بعد اشتغاله فی الفقه وصحب الغزالی واخذ عنه وکان یتهمه برأی الفلاسفة ویقول دخل فی اجوافهم فلم یخرج منهم

﴿البدایہ والنھایہ جلد ۱۲ ص ۲۲۹﴾

ترجمہ !

ابوبکر ابنِ عربی شارحِ ترمذی فقیہ و عالم اور عابد و زاہد تھے۔ شغل فقہ کے بعد سمع حدیث کیا۔ غزالی کے ساتھی رہے اور اُن سے دلیل لیتے تھے۔ اور فلسفیوں کے اعتقاد سے مُتہم ہوئے۔ اور پھر فلسفیوں کے اندر ایسے گھسے کہ باہر نہ نکل سکے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پورا ثقہ اور شیعہ مورّخ

بلاذری

نامحمود عباسی نے اپنی کتاب کے متعدّد مقامات پر بلاذری کے حوالے دیئے ہیں۔

بلاذری کوئی اتنی بڑی چیز نہیں کہ اُس کے تعارف میں متعدد صفحات سیاہ کیے جائیں۔

یہ ایک عام سا مورّخ ہے اور اکابرینِ اُمّت میں نہ اس کا شمار ہے اور نہ کوئی مقام۔ بلکہ یہ شخص کرائے کا آدمی تھا۔ بنو عباس کے خلیفہ متوکل کا درباری تھا۔ اور متوکل بنو فاطمہ کا زبردست دُشمن تھا۔ حتّٰی کہ اُس نے امام عالی مقام کے مزارِ اقدس پر ہل چلوا دیئے۔ جس کی تفصیل ہم ابھی بیان کریں گے۔

بہر حال بلاذری کا ذکر بحیثیت مورخ کتابوں میں مذکور ضرور ہے۔ چنانچہ اس کا ایک ہمنوا عباد اللہ اختر اس کا تعارف یوں پیش کرتا ہے۔

احمد بن یحییٰ البلاذری مورخ ایرانی نژاد تھا۔ خلفائے عباسیہ متوکل اور مستعین کے عہد میں دربارِ خلافت میں باریابی حاصل کی۔ خلیفہ المعتز باللہ کے بیٹے عبداللہ کا اتالیق مقرر رہا۔ اُنہیں دنوں اُس نے فتوح البلدان لکھی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُس نے واقدی کی کتاب المغازی اور ابوالحسن مدائنی سے استفادہ کیا۔ مدائن پایہ تخت ساسانی شاہانِ ایرانی میں متولد ہوا۔

﴿خلافت اسلامیہ حصہ اوّل ص ۶ مطبوعہ ادارہ ثقافت لاہور﴾

مشہور سیرت نگار علّامہ شبلی اپنی کتاب الفاروق میں احمد بن یحیٰی بلاذری کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ عباسی خلیفہ متوکل کا درباری تھا۔

ابن کثیر اور بلاذری

علّامہ ابن کثیر البلاذری کا جو تعارف پیش کرتے ہیں وہ یہ ہے۔

البلاذری، المورخ واسمہ احمد ویقال ابو بکر البغدادی البلاذری صاحب التاریخ المنسوب علیہ قال ابن عساکر کان ادیباً ظهرت له کتب جهاد و مدح المامون بمدائح و جالس المتوکل و توفی ایا المعتمد وحمل له هوس و وسواس فی آخر عمره

﴿البدایہ والنھایہ جلد ۱۱ ص ۶۵﴾

ترجمہ!

بلاذری مورخ ہے۔ اور اس کا نام احمد ہے۔ اور ابو بکر بغدادی البلاذری بھی کہتے ہیں۔ اور اس کی طرف صاحبِ تاریخ ہونا منسوب ہے۔

ابنِ عساکر فرماتے ہیں ! کہ وہ ادیب تھا جیسا کہ اس کی کتابوں سے ظاہر ہے۔ وہ خلیفہ مامون کی مدح و ستائش کرتا تھا۔ اور متوکل کا ہم جلیس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور معتمد کے دور میں فوت ہوا۔ آخر عمر میں وہ پاگل پن اور وسوسوں کا شکار ہو گیا تھا۔

قارئین اندازہ کریں کہ ایک پاگل اور وسوسی کی عبارتیں استشہاد کے طور پر پیش کرنے والا پاگل نہیں تو اور کیا ہے۔

متوکّل کون ہے؟

۲۳۶ھ میں متوکل نے حضرت امام حُسین اور ان کے آس پاس کی قبروں کو کھدوایا اور وہاں کاشتکاری کروائی۔ نیز زیارتِ قبور سے لوگوں کو منع کیا۔

اھلِ بیت سے ظاہراً دشمنی کی وجہ سے متوکل کو لوگ بُرا بھلا کہنے لگے۔

مزاروں کی بے حُرمتی سے عوام بہت رنجیدہ ہوئے۔ اہل بغداد نے مسجدوں کی دیواروں پر متوکل کے نام گالیاں لکھیں۔ اور شعراء نے اس کی مذمت میں بکثرت ہجونامے لکھے تھے۔

۲۴۴ھ میں متوکل نے اپنے لڑکوں کے اُستاد علامہ یعقوب بن سکیت کو قتل کرادیا۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ متوکل نے ایک دن اپنے لڑکے معتز اور مرید کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ دونوں اچھے ہیں یا امام حسن و حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علامہ یعقوب نے کہا ! ان سے تو حضرت علی کا غلام قنبرؓ ہی اچھا تھا۔ یہ سن کر متوکل نے اپنے ترکی ملازمین کو حکم دیا کہ یعقوب کو خوب کچلو یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

بعض کہتے ہیں کہ متوکل نے علاّمہ یعقوب کی زبان کھنچوا کر مار ڈالا۔ حقیقت یہ ہے کہ متوکل ناصبی تھا۔

﴿تاریخ الخلفاء للسیوطی ص ۲۷۶﴾

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں کہ متوکل عباسی اور اس کا وزیر علی بن جہم ناصبی تھا۔ اور ناصبی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور اُن کی ذریت طاہرہ سے دُشمنی رکھتے ہیں۔

متوکل عباسی اور وزیر اد علی ابن
جہم نواصب است نواصب محض عداوت
امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ
الکریم و ذریت طاہرہ اور اشعار خود دارند

﴿فتاویٰ عزیزی جلد ا ص ۱۰۷﴾

بلاذری کا تعارف ہم زیادہ نہیں کرائیں گے۔ کیونکہ اس کا آقائے نعمت متوکل عباسی ہے۔ اور وہ اپنے لڑکوں کے اُستاد کی اس لیے گردن مار دیتا ہے کہ اُنہوں نے اس کے لڑکوں کو جنابِ حُسین علیہ السلام سے اچھا نہیں کہا تھا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان حالات میں بلاذری اہلِ بیت مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولادِ علی کے متعلق کیا کُچھ لکھ کر انعام حاصل کر سکتا تھا۔

اس کے متعلق فیصلہ قارئین خود کریں۔

بلاذری کا ایرانی نژاد ہونا تو اس بات کا غماز ہے کہ اسے شیعہ ہونا چاہیے تھا مگر بُرا ہو ہوس و لالچ کا وہ علو تو کیا کرتا اہلِ بیت کے معاملہ میں انتہائی سرد مہری کرنے لگا۔

حالانکہ وہ بالواسطہ یا بلاواسطہ علاّمہ واقدی کا شاگرد تھا۔ جن کو خارجی اور نیم خارجی عموماً رافضی کہہ دیتے ہیں۔

مگر عباسی کی ڈھٹائی ہے کہ اُستاد کی روایات کو لائقِ اعتماد سمجھنے سے پہلوتہی کرتا ہے۔ اور شاگرد کی کتابوں کو حرزِ جاں بنا رکھا ہے۔

ابنِ جریر کو اُن کے بھانجے کے حوالہ سے شیعہ قرار دینے والا فاطر العقل انسان شاگرد کو اُستاد کے حوالہ سے رافضی کیوں نہیں کہتا۔

بہر حال خلیفہ متوکل ناصبی تھا اور اپنے حاشیہ برداروں کو بڑے بڑے انعامات سے بھی نوازہ کرتا تھا۔ اس کا مال کھا کر بلاذری حرام نہیں کر سکتا تھا۔ تاہم ہم بلاذری کی مُختلف عبارتوں کو زیرِ بحث لا کر قارئین کو بتائیں گے کہ عباسی نے اتنے بڑے ہمنوا کی عبارتوں میں بھی ہندو بنیوں کی طرح ڈنڈی مارنے کے کیسے کیسے کرتب دکھائے ہیں۔ اور انہیں الفاظ پر اس طویل مضمون کو ختم کیا جاتا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا یہ
خلافتِ راشدہ
ہے؟

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلیفۂ راشد یا گمراہ آمر

قارئین باب اوّل میں عباسی اور اُس کے چیلوں چانٹوں کی متعدد ایسی تحریریں پڑھ چکے ہیں جن میں بڑی شدّ ومد اور پورے زور وشور سے یزید پلید کے دورِ حکومت کو خلافتِ راشدہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔اور یزید پلید کو خلیفۂ راشد ثابت کرنے کے لیے ایری چوٹی کا زور لگایا ہے۔

بلکہ یہاں تک چالاکی اور سفاکی کا مظاہرہ کیا گیا ہے کہ یزید کا دور دورِ فاروقی ہے۔اور اس کے لیے ایک دلیل یہ بھی دی ہے کہ یزید نے ایک دفعہ اپنے باپ کو کہا تھا کہ میں اپنی حکومت کے دوران فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی تقلید کروں گا۔جس کے جواب میں اُس کے باپ نے کہا تھا ! کہ میں تو عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طرز خلافت پر بھی عمل نہیں کرسکا اور تم دورِ فاروقی کی بات کرتے ہو۔

اب اس بات سے یہ نتیجہ اخذ کرلینا کہ یزید نے چونکہ یہ کہا تھا کہ میں سُنّتِ فاروق پر عمل کروں گا لھذا اس کا دور دورِ فاروقی ہے۔یہ صرف خارجیوں کا ہی حصہ ہے۔

اس کی مثال تو ایسے ہی ہے کہ آج کا کوئی شخص یہ اعلان کردے کہ میں بڑا ہوکر امام مہدی بنوں گا اور جب وہ بڑا ہوجائے تو اُس کے اعلان کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مطابق اُسے امام مہدی ماننا پڑے گا۔

دیکھنا تو یہ ہے کہ یزید کے دورِ آمریت میں دورِ فاروقی کی کونسی جھلک نمایاں تھی۔ اور یزید میں ایسی کونسی خصلت تھی جو فاروقِ اعظم کے خصائل سے مشابہ تھی۔

اور پھر حیرت کی بات تو یہ ہے ، کہ امیر معاویہ تو خود اعتراف کرتے ہیں کہ میں تو دورِ عثمان کی بھی یاد تازہ نہیں کر سکا اور تم تقلیدِ فاروقی کے خواب دیکھ رہے ہو ؟

مگر وکلاء بنو امیہ لوگوں کو یہ باور کرانے کوشش میں مصروف ہیں کہ یزید خلیفہ راشد تھا۔ اور اس کی خلافت خلافتِ علی کرم اللہ وجہ الکریم کے مقابلہ میں زیادہ بہتر اور پائیدار تھی۔ اور دورِ یزید دورِ فاروقِ اعظم سے مشابہ تھا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

حواریانِ یزید کا یہ صرف ایک تخیل ہے۔ ورنہ حقیقت سے تو اس شاخسانے کا دور کا بھی تعلق نہیں۔ اور قطعی طور پر یہاں یہ مثال صادق آتی ہے

کہ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فیصلہ کُن باب

اس فیصلہ کُن باب میں ہمیں یزید کے متعلق انتہائی تفصیل میں جانا پڑے گا اس لیے کہ حواریانِ یزید نے تحقیق و تاریخ کے نام پر بہت بڑا گھپلا کر دیا ہے۔ اور اس کی نقاب کُشائی اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ اُن کی ایک ایک بد دیانتی اور ایک ایک مفروضہ کو سامنے لا کر وضاحت کی جائے۔

جیسا کہ ہمارے قارئین اچھی طرح جان چکے ہیں۔ کہ صدیوں بعد یزید کی کُھلم کُھلا حمایت اور قصیدہ خوانی کا جنون سب سے پہلے ہمارے مُلک میں ناصمود عباسی کو ہوا ہے۔ اور اُس نے اپنی رُسوائے زمانہ کتاب کی بنیاد جن لوگوں کے افکار و آراء پر رکھی ہے اُن میں سرِ فہرست ابنِ تیمیہ کا نام ہے۔

اگرچہ اُس نے کچھ مواد بلاذری جیسے مخبوط الحواس اور ناصبیت زدہ مورخ اور ابوبکر ابن العربی جیسے فلسفی سے بھی حاصل کیا ہے۔

ھم نے ابتداء میں ہی قارئین پر یہ حقیقت واضح کر دی تھی۔ کہ باوجود اس کے مذکورہ بالا مجرموں نے اہانتِ اھلِ بیت اور حمایتِ یزید میں پورا پورا زورِ قلم صرف کر دیا ہے۔

مگر عباسی نے جگہ جگہ پر اُن کے بھی کان کُترنے کی کوشش کی ہے۔ اور ان متشددین کی عبارتوں میں بھی مبینہ طور پر قطع برید کر کے یزید

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پلید کو خلیفۂ راشد صحابہ کا امام اور خیر التابعین کے رُوپ میں پیش کیا ہے۔

اور اپنے طور پر وہ اس فرض سے بھی سبکدوش ہو چکا ہے کہ اب یزید کو فاروقِ ثانی ثابت کیا جا چکا ہے۔ لہٰذا اس کو خلیفۂ راشد تسلیم کرنے میں کسی کو بھی تامل نہیں ہوگا۔

حالانکہ ایسا تصور صرف اُسی وقت کیا جا سکتا ہے جب اُن تمام کتابوں کا وجود دُنیا سے ختم کر دیا جاتا جن کی عبارات کو قطع برید کر کے یہ مفروضہ قائم کیا گیا ہے۔

عباسی وغیرہ کو چاہیے تھا کہ اپنی بات منوانے سے پہلے اپنے اُن ممدوحین کی تصانیف کا ایک ایک نسخہ تک نذرِ آتش کر دیتے جن کے مآخذ ضرورت کے مطابق نقل کر کے باقی کتاب کو نظر انداز کرنے کی جراَتِ بیباکانہ کا مظاہرہ کیا گیا ہے

چونکہ اِن لوگوں سے یہ بہت بڑی غلطی ہو چکی ہے کہ ان سے وہ ذخیرۂ کُتب ضائع نہ ہو سکا اور ایک اٹل حقیقت فرضی افسانے کا رُوپ نہ دھار سکی۔

گواھی ابن تیمیہ کی

چنانچہ ہم سب سے پہلے عباسی وغیرہ کے امام اوّل ابنِ تیمیہ کی اسی کتاب منہاج السُنّۃ سے چند اقتباسات پیش کریں گے۔ جس پر عبّاسی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے اپنی کتاب کا دارومدار رکھا ہے۔

او قارئین پر واضح ہو جائے گا کہ ابن تیمیہ اہلِ بیتِ رسول سے شدید عداوت اور یزید پلید کی واضح حمایت کے باوجود نہ تو یزید کو خلیفہٴ راشد تسلیم کرتا ہے۔ اور نہ ہی صالح اور مُتّقی تسلیم کرتا ہے۔

بلکہ وہ ایسا گُمان رکھنے والوں کو متعصب، اور خارج از اہلسنّت قرار دیتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں !

یزید خلیفۂ راشد نھیں

یزید کے متعلق طرفین کے عقائد بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ ایک گروہ یہ اعتقاد رکھتا ہے ۔ کہ وہ صحابہ میں سے ہے۔ اور خلفائے راشدین ومہدیین سے ہے یہ انبیاء سے ہے۔ اور یہ تمام باطل ہیں۔

اور دوسرا گروہ اسے کافر ومنافق اور مدینہ منورّہ کے اور اُس کے اقارب اور بنو ہاشم کو کافر سمجھتا ہے۔ اور یہ دونوں قول قطعی باطل ہیں۔ متن ملاحظہ ہو !

الناس فی یزید طرفان ووسط قوم
یعتقدون انه من الصحابة او من خلفائے
الراشدین المهدین او من الانبیاء وهذا کله
باطل
وقوم یعتقدون کا انه کافر، منافق فی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الباطن وانه كان له قصد فی اخذ ثار کفار
اقاربه من اهل المدینة وبنی هاشم وکلا
القولین باطل

﴿منہاج السنۃ جلد دوم ص ۲۴۷﴾

حجاج بن یوسف سے کم ظالم

اور یزید پر لعنت کرنے کے متعلق لکھا ہے کہ یزید پر لعنت کا قول جیسا کہ اس کی مثل بادشاہ، خلیفوں اور دوسروں پر لعنت ہے۔اور یزید اُن سے بہتر ہے۔

اور مختار ثقفی امیرِ عراق سے اچھا ہے۔ کہ اس نے بظاہر قاتلانِ حُسین سے انتقام لیا اور کہتا تھا کہ میرے پاس جبریل آتے ہیں اور یزید بہتر ہے۔

حجاج بن یوسف سے۔ کیونکہ بالاتفاق حجاج بن یوسف یزید سے ظالم تھا۔

ان القول فی لعنه یزید کا لقول فی لعنه
امثاله من الملوک الخلفاء وغیرهم ویزید
خیر من غیره خیر من المختار ابی عبید
الثقفی امیر العراق الذی اظهر الا نتقام من
قتل الحسین فان هذا اری ان جبریل یا تیه و
خیر من الحجاج بن یوسف فانه اظلم من یزید

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باتفاق الناس

﴿منہاج السنۃ جلد دوم ص ۲۵۱﴾

امامتِ یزید کے قائل مُسلمان نھیں

یزید کی امامت کے بارے میں ابنِ تیمیہ یوں رقم طراز ہے کہ !

بعض متعصب حد سے بڑھ جاتے ہیں اور یزید بن معاویہ کے متعلق عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ امام ہے۔ اور اس کی امامت کا اعتقاد رکھتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ خلفائے راشدین و مہدین میں سے ہے۔ جیسا کہ ابوبکر و عمر اور عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنھم ہیں۔

اور مُسلمانوں میں سے کسی ایک عالم کا بھی یہ عقیدہ نہیں۔ اور یہ کُردوں کے بعض جاہلوں کا عقیدہ ہے اور وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ "یزید صحابہ اور خُلفائے راشدین اور نبیوں میں سے تھا"

مگر اہل علم میں سے اُن جہلاء کا کسی نے بھی ساتھ نہیں دیا۔ متن یہ ہے۔

وتمادی بعضهم فی التعصب حتی
اعتقد امامة یزید بن معاویة فان اراد بذالک
أنه اعتقد من الخلفاء الراشدین والائمة
المهتدین کابی بکر وعمر وعُثمان وعلی
فهذا لم یعتقد احد من العلماء المسلمین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وان اعتقد مثل هذا بعض الجهال كما
يحكى عن بعض الجهال منالا كرادو نحو
هم انه يعتقد ان يزيد من الصحابه وعن
بعضهم من الانبياء و بعضهم يعتقدانه
منالخلفاء الراشدين والمهدين فهولاء
بعضهم يعتقد ليوامن اهل العلم الذين
يحكي قولهم وهم مع هذا الجهل

﴿منہاج السنّۃ جلد دوم ص ۲۳۸﴾

امام احمد بن حنبل سے فراڈ

امام احمد بن حنبل سے جو فراڈ کیا ہے وہ پیش کرنے سے پہلے ناصحموو عبّاسی کی کتاب خلافتِ معاویہ و یزید کا ایک ورق ھدیۂ قارئین کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔

اس لیے کہ اس موقعہ پر اس کا بیان کر دینا نہائت اہم معلوم ہوتا ہے۔اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے متعدّد مسائل روشنی میں آجائیں گے۔

چنانچہ وہ ورق درج ذیل ہے۔

امیر یزید کو حکومت و سیاسی امور میں ہی حضرت فاروقِ اعظم کی پیروی کا اہتمام نہ تھا بلکہ طرزِ معاشرت میں بھی اُن کی پیروی کرتے تھے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زندگی حد درجہ سادہ تھی۔ عام باشندوں کی طرح ان کا لباس سادہ ہوتا۔ حکومت کے طمطراق اور تزک شہنشاہی سے سخت متنفر تھے۔ لاکھوں روپیہ وظائف وھدایہ کا دوسروں کو فراخ دلی سے دیتے مگر اپنی ذات پر معمولی خرچ کرتے۔

زہاد و عبادِ اُمت کی مجالس میں شریک ہوتے۔ حضرت ابو دردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے زاہد صحابی سے بہت مانوس تھے۔ اُنہیں کو صاحبزادی کے نکاح کا پیام بھی دیا تھا۔

وہ یزید کو بہت پسند کرتے تھے۔ مگر اپنی بیٹی ایسے گھرانے میں بیاہنے کو تیار نہ تھے۔ جہاں کام کاج کے لیے خادمہ موجود ہو۔ پھر اُنہوں نے اپنی بیٹی یزید ہی کے ایک ہم جلیس کے عقد میں دے دی۔ امیر یزید کے یہ ہم جلیس ضعفاء المسلمین یعنی غریب مسلمانوں میں سے تھے۔ اور اُنہوں نے امیر یزید سے اجازت بھی لی تھی۔ کہ آپ کو تو انکار ہو گیا۔ اب میں پیام دوں

﴿کتاب الزہد امام احمد بن حنبل ص ۱۴۳﴾

مندرجہ بالا تحریر کتاب خلافتِ معاویہ و یزید کے صفحہ ۶۴ پر درج ہے۔ اس سے پہلے یزید اور اُس کے باپ کا وہ مقالمہ البدایہ والنھایہ کے حوالہ سے درج ہے۔ جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں کہ یزید نے کہا تھا کہ میں و... اعظم کی بیروی میں ... چلاؤں گا۔ اس عبارت کو تو ہم آئندہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اوراق میں زیرِ بحث لائیں گے۔ مگر یہاں تو اس عبارت کی نقل پر عبّاسی کی شاطری کی داد دینے کو دل چاہتا ہے۔ جو اس نے کتاب الزہد کے حوالہ سے پیش کی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی **کتاب الزھد** کے نام سے ایک مشہور کتاب موجود ہے۔ اور اس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زُہد و تقویٰ کے متعلق روایات جمع کی گئی ہیں۔

مگر اس مقدس طائفہ میں یزید پلید کا ذکر آ جانا بھی ایسے ہی ہے جیسے آفتاب نے بجائے مشرق کے مغرب سے طلوع ہونا شروع کر دیا ہو۔

اس لیے کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تو وہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے یزید پلید کے تمام کرتوتوں کا مکمل طور پر جائزہ لینے کے بعد یہ فتویٰ صادر فرمایا تھا کہ یزید کے فلاں فلاں افعال کفریہ ہیں۔ اور اس پر تو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں لعنت کی ہے۔ کیونکہ ان ہی افعال کے مرتکب پر اللہ تعالیٰ جل شانہ نے لعنت فرمائی ہے۔

اور یہ کس قدر تحیّر کی بات ہے۔ کہ وہی امام احمد بن حنبل یزید ملعون کا ذکر زہاد و عباد صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین میں کرتے ہیں۔

یہ عباسی کی شاطرانہ ذہنیت کی انتہا ہے۔ کہ پہلے البدایہ والنھایہ سے ایک مقالمہ درج کر دیا۔ کہ یزید نے سیرتِ فاروقی پر عمل کرنے کا دعویٰ کیا تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور پھر ایک ایسی عبارت پیش کر دی جس سے ثابت ہو جائے کہ وہ عابد و زاہد صحابہ کرام کی مجلس میں بیٹھتا تھا اور طرز معاشرت اور طرزِ حکومت کو پورے طور پر حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق اپنا رکھا تھا۔

کمال تو یہ ہے کہ حضرت امیرِ معاویہ کو باریک اور قیمتی لباس پہننے کی وجہ سے جنابِ فاروقِ اعظم اُن کو عرب کا کسریٰ کہا کرتے تھے۔ مگر یزید پلید جو ناز و نعم میں پل کر جوان ہوا وہ سادہ لباس پہنتا تھا۔

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خُدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

یزید پلید اور سیّدنا فاروقِ اعظم کی طرزِ معاشرت کا ایک جیسا ہونا ایک انہونی بات ہے۔ اور اس انہونی بات کو حقیقت بنا کر پیش کرنا عباسی جیسے مطلق العنان محقق کا ہی کام ہو سکتا ہے۔

دراصل عباسی نے اس قول پر عمل کرنے کی قسم کھا رکھی ہے کہ جھوٹ اس قدر تیزی اور اعتماد سے بولو کہ لوگ اُسے سچ سمجھنے پر مجبور ہو جائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ کتاب الزہد میں یزید پلید کا ذکر نہ کبھی تھا اور نہ اب ہے۔

حالانکہ دوسرے صفحے پر ہی ابوبکر ابنِ عربی کے حوالے سے عباسی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے یزید کا مزید قصیدہ بھی بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابنِ عربی مذکور کے زمانہ میں یہ عبارت اس کتاب میں موجود تھی مگر اب نہیں ہے۔

حالانکہ یہ سارے کا سارا شاخسانہ ایک کھلا فراڈ اور کذب صریح ہے۔

ابو دردا صحابی اور یزید

عباسی نے کتاب الزہد کے حوالہ سے بتایا ہے کہ ابو درداءؓ صحابیِ رسول یزید سے بڑے مانوس تھے۔ اور یزید نے اُن سے لڑکی کا رشتہ مانگا تو اُنہوں نے بایں وجہ انکار کر دیا کہ تمہارے گھر میں خادمہ موجود ہے۔ اس لیے یہ رشتہ تجھے نہیں دوں گا۔ اور پھر یزید ہی کے ایک ہم جلیس اور غریب مُسلمان سے اپنی صاحبزادی کا نکاح کر دیا۔

مگر قارئین یہ جان کر یقیناً چونک اُٹھیں گے کہ جب سیّدنا حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو اس وقت یزید پلید یا تو پیدا ہونے کی تیاری کر رہا تھا یا بمشکل تمام پیدا ہو کر اپنی ماں کے پستانوں سے چمٹا ہوا تھا۔

اس حالت میں شادیوں کے پیغام دیوانے عباسی جیسے شاطر ہی کو زیب دیتا ہے۔

سیّدنا ابو درداؓ یگانہ روزگار زُہاد صحابہ میں سے تھے۔ آپ سے بیشمار روایات کُتبِ احادیث میں موجود ہیں۔ آپ بلاشبہ بہت برے عالم و

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فاضل تھے۔اور آپ کا وصال مُبارک بھی دمشق میں ہی ہوا۔مگر آپ کا وصال خلافتِ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں ۳۱ھ یا ۳۲ھ کو ہو گیا تھا۔ جب کہ یہی زمانہ یزید پلید کی شیر خوارگی کا ہے۔ملاحظہ فرمائیں !

ومات ابو درداءؓ سنة اثنتين و ثلاثين
بدمشق و قيل سنة احدى و ثلاثين وياتى ذكره
فى الكنى با كثر هذا.

﴿الاستعیاب جلد سوم ص ۱۸﴾

اور ابو درداؓ ۳۲ ھجری میں اور بقول بعض ۳۱ھ میں دمشق میں فوت ہوئے۔اور اپنی اسی کُنیت سے ہی اکثر یاد کیے جاتے ہیں ۔الاستعیاب میں ہی دوسری روایت ہے کہ آپ حضرت عثمان کی شہادت سے دو سال قبل فوت ہوئے۔

فمات قبل قتل عثمان رضى الله عنه
بسنتين

﴿الاستعیاب جلد سوم ص ۱۷﴾

تجرید بخاری میں اسمائے رجال کے باب میں ہے ابو درداؓ ان کی کنیت ہی زیادہ تر مشہور ہے۔درداء آپ کی بیٹی کا نام تھا۔یہ بڑے دانا اور عالم اور لائق حکیم تھے۔شام کی سکونت اختیار کر لی تھی۔لیکن دمشق میں ۳۲ھ کو آپ کی وفات ہوئی۔ ﴿تجرید البخاری صفحہ ۱۱﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں علامہ حجر ابن عسقلانی بھی یہی تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کا وصال خلافت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوا۔

ابو درداء مشهور بكينية مات ابو درداء
وكعب الاحيار لسنتين بقيتا من خلافة
عثمان وقال الواقدى وجماعة مات سنة اثنين
وثلاثين والاصح عند اصحاب الحديث انه
مات فى خلافته عثمان

﴿الاصابہ جلد سوم ص 46﴾

اگر ہم چاہیں تو حضرت ابودردا کی وفات مبارکہ کے متعلق دیگر بھی بے شمار کتب معتبرہ کے حوالے پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ بے مقصدسی بات ہوگی۔ کیونکہ یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ آپ کی وفات ۳۱ھ یا ۳۲ھ میں ہوئی۔ اور اس میں کسی کو بھی اختلاف نہیں۔

اور تقریباً یہی زمانہ یزید پلید کی شیر خوارگی کا زمانہ ہے لہٰذا یہ قطعی طور پر غلط ہے کہ اس کی ملاقات حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی اور وہ آپ کی مجلس میں بیٹھتا تھا۔ اور یہ کہ اس نے آپ سے رشتہ مانگا تھا۔ اور آپ نے اس کے ایک مصاحب سے اپنی لڑکی کو بیاہ دیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دھوکا کیسے دیا

اب ہم قارئین کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی عبارت کو نامحمود عباسی نے یزید پلید کے حق میں استعمال کرتے وقت کس بددیانتی سے کام لیتے ہوئے جرمِ خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔

اور وہ یہ ہے کہ کتاب الزہد میں جس یزید کا ذکر جناب امام احمد بن حنبل نے کیا ہے۔ وہ یزید بن معاویہ نہیں بلکہ یزید بن ابوسفیان ہے۔

اور یہ یزید معاویہ کے بھائی ہیں بیٹے نہیں۔ اور یہی والئ شام تھے۔ نہائت دین دار پاکیزہ خصلت اور صالح تھے۔

ان کی وفات طاعون کی وجہ سے ہوئی۔ اور اُنہوں نے اپنے بعد امیر معاویہ کو اپنا قائم مقام بنایا جسے مرکز نے منظور کر لیا اور امیر معاویہ کو باقاعدہ طور پر عہدِ فاروقی میں شام کا گورنر بنا دیا گیا۔

بعض خوارج نے عباسی سے پہلے بھی یہ دھوکا دینے کی کوشش کی ہے اور یزید بن ابوسفیان کے تذکرے میں آنے والی عبارت کو یزید بن معاویہ کے نام منسوب کرنے کی کوشش کی جس سے قاضی ابوبکر ابن العربی جیسے فلسفی نے بھی متاثر ہو کر یزید پلید کو صالح اور متقی بنا کر رکھ دیا۔

یزید بن ابوسفیان اور اور حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک ہی دور میں دمشق میں آ کر رہائش پذیر ہوئے۔ بلکہ یزید بن ابوسفیان کی غیر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

موجودگی میں حضرت ابو درداء قائم مقام ہوتے۔ ان دونوں حضرات کے آپس میں اُسی طرح کے مراسم تھے جس طرح دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تھے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید بن ابو سفیان سے بھی زیادہ متقی اور پرہیزگار تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اُنہوں نے اپنی بیٹی کا رشتہ انہیں دینے سے انکار کر دیا اور برملا کہہ دیا کہ تُمہارے گھر میں خادمہ کا ہونا ہماری سادگی اور تقوے کے خلاف ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم اس امر کے دیگر شواہد پیش کریں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یزید بن ابو سفیان کے فوت ہونے کا زمانہ بھی بتا دیا جائے۔ چنانچہ لکھا ہے!

یزید بن ابو سفیان بن حرب تمام بنی ابو سفیان سے افضل تھے۔ اور اُن کے بعد اُن کے بھائی معاویہ حاکم ہوئے۔ اور وہ بوجہ طاعون ۱۹ھ میں فوت ہوئے۔

یزید بن ابو سفیان بن حرب بن امیة کان من افضل بنی ابی سفیان ومات یزید فاستخلف اخاه معاویة وکان موت هولاء کلهم فی طاعون عمواس سنة ثمان عشر

﴿الاستیعاب جلد سوم ص ۶۱۳ الاصابہ سوم ص ۶۱۹﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گواهی اپنے باوا کی تو مانو

اب ہم عباسی کے امامِ برحق ابنِ تیمیہ کی چند تحریریں پیش کرتے ہیں جن سے ثابت ہو جائے گا کہ جاہل لوگ پہلے بھی یزید بن ابوسفیان اور یزید بن معاویہ کے نام ایک جیسے ہونے کی وجہ سے دھوکا دیا کرتے تھے اور دھوکا کھایا بھی کرتے تھے۔

مگر اس سے عباسی کا دھوکا کھانا ثابت نہیں کیا جا سکے گا۔ کیونکہ اس نے دھوکا کھایا نہیں بلکہ مبیّنہ طور پر دھوکا دینے کی کوشش کی ہے۔

اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ یقینی طور پر کتاب الزہد کی اصل عبارت پیش کرتا۔ کیونکہ وہ اپنا استدلال پوری کتاب میں عربی متن کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ عبارات کانٹ چھانٹ کر لکھی گئی ہوں۔ بہرحال اس مسئلہ میں ابنِ تیمیہ سے مُلاقات کریں۔

لکھا ہے کہ !

یزید بن ابوسفیان شام کو فتح کرنے والے اُمرا سے ایک ہیں۔ اور بہترین صحابہ میں سے تھے۔ اور وہ صالح شخص تھے اور اپنے بھائی ؓ امیر معاویہ ؓ اور اپنے باپ ؓ ابوسفیان ؓ سے افضل تھے۔

اور وہ یزید بن معاویہ نہیں جو امیر معاویہ کے بعد ان کا ولی عہد ہوا۔ کیونکہ حضرت عثمان کی خلافت کے زمانہ میں پیدا ہوا اور ہر گز صحابہ میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے نہیں تھا۔ چونکہ اس کا نام اپنے اپنے چچا کے نام پر تھا لہٰذا جاہلوں کے ٹولے نے یہ گمان کرلیا کہ یہ یزید صحابہ سے ہے۔

پھر آگے چل کر لکھا ہے کہ یزید کا جو چچا یزید تھا وہ صالح شخص تھا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں فوت ہوا۔ متن ملاحظہ ہو۔

کان قد ولی اخاہ یزید بن ابی سفیان احد الا مراء فی فتح الشام وکان من خیار الصحابة رجلاً صالحاً افضل من اخیه وابیه لیس هو یزید بن معاویة الذی تولی بعد معاویة الخلافة فان ذاک ولا فی خلافت عثمان لم یکن من الصحابة ولکن سمی باسم عمه فطا ئفة لجهال یظنون یزید هذا من الصحابة الخ وعمه یزید الرجل الصالح هو من الصحابة توفی فی خلافت عمر

﴿منہاج السنۃ جلد چہارم ص ۱۷۹﴾

پھر ابن تیمیہ نے اس امر کی وضاحت اس طرح کی ہے کہ!

معاویہ کا بھائی یزید اس سے افضل ہے اور بعض جہلا کا خیال ہے کہ یہ یزید ہے جو معاویہ کے بعد ولی عہد ہوا تھا اور جس کے زمانہ میں ﴿امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا گیا اور گمان کرلیا کہ یہ صحابہ سے ہے یہ واضح جہالت ہے یہ یزید خلافت عثمان میں پیدا ہوا مگر جو اس کا چچا یزید تھا وہ صالح شخص تھا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واخوه يزيد افضل منه وبعض الجهال ان يز
يد هذا هو يزيد بن معاوية من الصحابة وهذا
اجهل ظاهر قام يزيد بن معاوية ولد فى خلا
فة عثمان واما يزيد هذا عمه فرجل صالح

﴿منہاج السنۃ جلد دوم ص ۲۱۷﴾

امامت یزید کی

اب آپ یزید کو خلیفۂ راشد اور صحابہ کرام کا امام ورہبر کہنے والوں اور اس کی آمرانہ حکومت کو خلافت راشدہ کے نام سے موسوم کرنے والوں کے متعلق ابن تیمیہ کا ہی ایک اور فتویٰ ملاحظہ فرمائیں لکھا ہے !

علمائے اہل سنت ہرگز یہ اعتقاد نہیں رکھتے کہ یزید کی مثال خلفائے راشدین اور ائمہ ہدائت سے دی جائے جیسا کہ ابوبکر وعمر اور عثمان وعلی رضی اللہ عنہم ہیں بلکہ اہل سنت کا عقیدہ اس حدیث پر ہے کہ خلافت بالنبوت تیس سال کے عرصہ تک کے لئے ہے اس کے بعد ملوکیت ہے اور امامت یزید کے متعلق ان کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ جمہور مسلمانوں کا بادشاہ تھا اور ان کے زمانہ میں ان کا صاحب تلوار خلیفہ تھا اور اس کی مثال وہی ہے جو خلفائے بنوامیہ اور خلفائے بنوعباس کی ہے۔

متن ملاحظہ ہو۔

واما علماء السنة الذين لهم قول يحكى فليس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فیهم من یعتقد ان یزید وامثا له من الخلفاء الر
شیدین والائمة المهتدین کا بی بکر و عمر و
عثمان و علی رضی الله عنهم بل اهل السنة
یقولون با لحدیث الذی فی السنن خلا فة با
لنبوة ثلاثون سنة ثم تصیر ملکا وان أراد
اعتقاد هم اما مة یزید انهم یعتقدون ان ملک
جمهور المسلمین وخلیفهم فی زما نهم صا
حب السیف کما کان امثاله من خلفاء بنی
امیة وبنی العباس۔

﴿منھاج السنۃ جلد دوم ص ۲۳۸﴾

اب تک جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ ایک ایسے شخص کے تاثرات ہیں جس نے اپنی ہزاروں صفحات کی کتاب محض شان اہل بیت میں آنے والی روائت کو واہی اور لغو ثابت کرنے اور ہر ممکن حد تک یزید وغیرہ کی حمائت میں تیار کر رکھی ہے۔

مگر موجودہ دور کے خارجیوں نے تو اس کی بھی ٹانگ توڑ کر رکھ دی ہے اور ایسی ایسی تحقیقی بوقلمونیاں اور تاریخی کذب سرائیاں کی ہیں کہ ان کے اس امام کو بھی پسینہ آ گیا جس کی تحریروں نے انہیں اس طرف متوجہ کیا کہ خاندان مصطفیٰ سے دشمنی رکھنے کا جواز بھی موجود ہے۔

بہر حال ابن تیمیہ کا یہ بیان اس کے ہونہار روحانی شاگردوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے منہ پر ایک گرما گرم چپت سے کسی طرح کم نہیں جو اپنے استاد کے بھی کان کترتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں کہ یزید خلیفہ راشد صحابہ کا امام صحابہ کی آنکھ کا تارا خیر التابعین سنت فاروقی کا پیروکار سادہ زندگی بسر کرنے والا عابد وزاہد نہایت صالح اور پرہیزگار متقی محدث اور مجاہد اعظم تھا وغیرہ وغیرہ۔

اور اس کی خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خلافت کی مثال ہی نہیں بلکہ اس سے بدرجہا بہتر تھی۔

حالانکہ ان کا امام اول وآخر ابن تیمیہ ایک لمحہ کے لئے بھی یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ اس کی خلافت کی مثال حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے دی جائے اور اس کی خلافت کو خلافت راشدہ کے نام سے موسوم کیا جائے کیونکہ حضرت علی کی خلافت خلافت علی منہاج نبوت ہے جبکہ یزید کا دور حکومت بنو امیہ اور بنو عباس کی خلافت کی طرز کا ہے اور ابن تیمیہ نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ یزید کی خلافت کی مثال خلافتِ راشدہ کے ساتھ علمائے اسلام میں سے کسی نے بھی نہیں دی اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ وہ یزید جو اس یزید کا چچا ہے وہ صالح اور پرہیزگار ہے وہ نہیں اور اس کے برعکس جو کچھ بھی یزید کی شان بیان کی جاتا ہے وہ جاہلوں کے ٹولے کی اختراع ہے۔

بلکہ ابن تیمیہ نے تو یہاں تک بھی لکھ دیا ہے کہ یزید پر اس طرح لعنت کی جاسکتی ہے کہ نہیں جس طرح مختار ثقفی اور حجاج بن یوسف وغیرہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے متعلق کہا جاتا ہے اور اعتراف کیا ہے کہ وہ ان دونوں سے اچھا تھا اور حجاج بن یوسف سے کم ظالم تھا مگر تھا اسی ٹولے کا۔

مگر ہمارے دور کے ابنِ تیمیہ نواز اور یزید پلید کے میر منشی اس حد تک تجاوز کر چکے ہیں کہ اسی یزید پلید کو پیدائشی جنتی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا امام اور امیر ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ان لوگوں کے دل میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کیا عزت ہے اور ان کی نگاہوں میں اس مقدس طائفہ کا کیا مقام ہے جسے محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیضان نبوت سے فیض یاب فرمایا تھا۔

جو ایک ایسے شخص کو جس کا ظلم و ستم اور فسق و فجور اظہر من الشمس ہے ان لوگوں کا ماما بنانے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

بیعت خلافت اور اطاعت امیر

عباسی وغیرہ نے سینکڑوں صفحات اس مسئلہ کی وضاحت میں بھی سیاہ کر رکھے ہیں کہ یزید خلیفہ برحق تھا اور اس کی اطاعت امام حسین علیہ السلام کے لئے ضروری تھی۔ اور اس کے خلاف امام حسین علیہ اسلام کا خروج خلیفۂ وقت سے بغاوت اور اسلام میں انتشار و افتراق کا موجب تھا۔

اور اس مفروضہ کے سہارے امام حسین علیہ السلام کی شانِ اقدس میں ان لوگوں نے کسی بڑی سے بڑی گستاخی سے بھی گریز نہیں کیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم اس ضمن میں متعدد دلائل آئندہ باب تصویر حسین میں پیش کریں گے اور ثابت کریں گے کہ عباسی وغیرہ کا یہ مفروضہ کہ بعیت یزید نہ کرنے کی وجہ سے امامِ حسینؓ خلافتِ اسلامیہ کے باغی تھے۔ غلط بھی ہے اور حقیقت کے خلاف بھی۔

اور یہاں پر بھی چند باتیں ہدیۂ قارئین کرتے ہیں جن سے ثابت ہو جائے گا کہ یزید کی اطاعت کرنا ضروری تھا یا اس کے پنجۂ استبداد سے اسلام کی پھڑکتی ہوئی روح کو آزاد کرانا ضروری تھا۔

اس سے پہلے کہ ہم اپنا موقف پیش کریں۔ عباسی کے چند بنیادی دلائل آپ کے سامنے دوبارہ لائے جاتے ہیں تا کہ ہر بات آسانی سے سمجھ آ جائے۔

چنانچہ ان لوگوں کی وہ عبارتیں پیشِ خدمت ہیں جن کی رُو سے یزید خلیفۂ برحق اور امام حسین علیہ السلام باغی قرار پاتے ہیں۔۔ عباسی نے لکھا ہے !

سزا خروج کرنے والے کی

شورٰی فی الامر سے مملکتِ اسلامیہ کی بنیادیں استوار ہوئیں۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کے ساتھ ساتھ امیر (اولی الامر) کی اطاعت واجب کی گئی۔ فرمانِ ایزدی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

بخاری شریف میں حضرت انس بن مالک سے روائت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا! حکم مانو اطاعت کرو خواہ تم پر ایک حبشی غلام جس کا سر کشمش جیسا ہو حاکم ہو جائے۔

صحیح مُسلم میں بھی یہ فرمانِ نبوی موجود ہے کہ میرے خلیل نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ حکم مانو اور اطاعت کرو اگر چہ وہ ﴿یعنی امیر﴾ حبشی غلام ہو جس کے سر پر بال نہ ہوں۔

حضرت ابوذرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ فرمان اس وقت لوگوں کے سامنے بیان کیا تھا جب مفسدین نے حضرت عثمان ذوالنورین کے خلاف فتنہ بپا کرنے کی ابتداء کی تھی۔

شارع علیہ السلام نے اُمت کو فتنہ و فساد سے محفوظ اور امتِ مسلمہ کے اتحاد کو اختلال و انتشار سے مصئون و مامون رکھنے کے لیے امیر المومنین کے خلاف خروج و مخالفت کی سخت ممانعت فرمائی ہے۔

حضرتِ ابنِ عباس روائت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

جو شخص امیر میں کوئی برائی دیکھے اور اُس سے ناگواری محسوس کرے تو اُسے صبر سے کام لینا چاہیے۔ کیونکہ جو شخص بالشت بھر جماعت سے باہر ہوا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور مر گیا جاہلیت کی موت مرا۔

حضرت عرفجہؓ سے یہ قول مروی ہے کہ میں نے سے یہ قول مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے کہ عنقریب فتنے ہوں گے اور بڑے فتنے اگر کوئی اس امت کے سیاسی نظام میں اختلال پیدا کرنا چاہے اور امت متفق ہو چکی ہو۔ تو تلوار سے اس کی گردن اڑا دو خواہ کوئی ہو۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اس مبحث پر دیگر متعدد اقوال نقل کر کے احکام شریعت کی ان الفاظ میں وضاحت کی ہے۔

چوں بیعت برائے شخصے منعقد شود و تسلط او
مستقر گشت اگر دیگرے بروے خروج نماید و قتال کند
اورا می باید کشت افضل یا شد از دے یا مساوی یا
مفضول۔

﴿ازالۃ الخفاء ج ۱ ص ۱۳۸﴾

یعنی جب کسی شخص کی بیعت منعقد ہو جائے اور اسکی حکومت قائم ہو جائے پھر اگر کوئی دوسرا شخص اس پر خروج کرے اور اس سے قتال کرے تو چاہئے کہ اس دوسرے کو قتل کر دیں خواہ وہ افضل ہو مساوی یا کم تر۔

حضرت ابو سعید خدری سے روائت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر دو خلفاء کے لئے بیعت ہو جائے تو ان میں سے آخری شخص کو قتل کر دو۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شارع علیہ السلام کے ارشادات سے بخوبی واضح ہے کہ جب کسی شخص کو امت پر اپنا حاکم اور امیر تسلیم کرلے یعنی بھاری اکثریت کا تعاون اس کو حاصل ہو جائے اس حقوق کی پاسداری اور اطاعت واجب ہو جاتی ہے سوائے کفر بواح (ارتداد) کے اور کسی صورت میں اس کے خلاف خروج جائز نہیں۔

حضرت جنادہ بن امیہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ عبادہ بن صامت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا ہمیں آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلب فرما کر ہم سے جن امور پر بیعت لی اس میں امیر کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا بھی تھا اگرچہ وہ ہمیں پسند ہوں یا نہ ہوں اس پر عمل ضروری ہے اور اس کے لئے ہمیں کچھ بھی قربان کرنا کیوں نہ پڑے اور یہ حکومت کے بارے میں سر اقتداء شخص سے ہم جھگڑا نہ کریں جب تک کہ اس سے کھلا کفر ظاہر نہ ہو جو اس کے خلاف خروج کو جائز کردے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی قطعی دلیل موجود ہو۔

مسلمانان عالم کی عظیم ترین اکثریت امام اعظم ابوحنیفہ کے اجتہاد و مذہب پر رہی ہے اور اس اکثریت اور سواد اعظم کا اپنے امام کی پیروی میں ہمیشہ یہی نظریہ ہے کہ لا نری الخروج علی الائمۃ ولو جاروا یعنی ہم حاکمان وقت کے خلاف خروج کو جائز نہیں سمجھتے اگرچہ وہ ظلم کریں یہی اجتہاد اور مذہب تمام آئمہ مجتہدین کا ہے امام مالکؒ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حنبل کا بھی یہی مسلک تھا جو ان بزرگوں کے عمل سے بخوبی واضح ہے اور امام ابن تیمیہ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا اہل سُنت کے مذہب و مسلک میں یہ بات مشہور ہے کہ حاکمان وقت کے خلاف خروج کرنے اور ان کے مقابلہ میں تلوار اٹھانے کو جائز نہیں سمجھتے اگرچہ ظلم کریں۔

اور اس پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احادیث صحیحہ مستفیضہ دلالت کرتی ہیں کیوں کے حاکمان وقت سے جنگ و جدل کرنے کا فساد و فتنہ اس فساد سے کہیں بڑھ کر ہے جو بغیر قتال کے ان کے ظلم کی وجہ سے پیدا ہو۔

امام احمد حنبل امام شافعی کے شاگرد تھے اور وہ امام مالک کے۔ امام احمد کے مندرجہ ذیل قول سے ان شیوخ کے مسلک کی بھی تشریح ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح جملہ ائمہ اہلِ سُنت والجماعت کا مسلک ہویدا ہوتا ہے۔ امام محمدؒ خلفاء کی اطاعت کے وجوب اور ان کے خلاف کروج کی ممانعت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:۔ امام وقت اور خلیفہ قائم کی اطاعت خواہ وہ فاسق وفاجر ہو یا نیکوکار اور پرہیز گار واجب ہے وہ جب مسند خلافت پر اس طرح متمکن ہوا ہو کہ لوگ اس کی امامت پر جمع ہو گئے ہوں اور اس سے راضی ہوں یا بزور شمشیر وہ خلیفہ بن بیٹھا ہو اور لوگ اسے امیر المومنین کہنے لگے ہوں کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ ان آئمہ خلفاء پر طعن کرے یا اس بارے میں منازعت کرے جس نے امام المسلمین کے خلاف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خروج کیا ہو جس پر لوگ جمع ہو گئے ہوں اور جس کی خلافت ماننے لگے ہوں خواہ یہ اقرار برضا و رغبت ہو یا بہ جبر و اکراہ تو اس شخص نے مسلمانوں کی قوت کو پارہ کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کے خلاف کیا اور اس خروج کی حالت میں اس کی موت واقع ہوئی تو یہ شخص جاہلیت کی موت مرا۔

﴿حیات احمد بن حنبل ص ۲۴۶ "مناقب ابن الجوزی﴾

حضرت حسین علیہ السلام کی یہ سعادت کبریٰ ہے کہ آپ نے رجوع کر کے خروج عن الجماعت کے شر سے اپنے آپ کو بچالیا۔

﴿خلافت معاویہ و یزید ص ۷۷ تا ۸۳﴾

اگر یہ درست ہے

یزید پلید کے اس دور کے سب سے بڑے وکیل نامحمود عباسی کی طویل ترین عبارت قارئین کی خدمت میں من و عن پیش کر دی گئی ہے۔ تمام تر استدلال پیش کرنے کے بعد عباسی نے یہ ایک جملہ بھی لکھ دیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے آخر پر اپنے موقف سے رجوع کر کے خود کو جماعت سے نکل جانے کے شر سے بچالیا اور یہ ان کی عظیم سعادت ہے۔

اور اس رجوع کے بارے میں اس نے یہ روایت پیش کی ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے یزیدی فوجوں کو کہا تھا کہ میرے ساتھ لڑائی نہ کرو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مجھے یزید کے پاس بھیج دو تا کہ میں اس کی بیعت کرلوں۔

﴿خلافت معاویہ ویزید ص ۲۰۲﴾

عباسی کی اب تک پیش کی بحث کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ

حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق امام حسین علیہ السلام کا یزید کے خلاف خروج ناجائز تھا امت مسلمہ میں شر انگیز اور فتنہ خیزی کے مترادف تھا اور ایسا جرم تھا جس کی سزا گردن اڑا دینا ہے اور اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

اور یہی عقیدہ ائمہ مذاہب امام اعظمؒ امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور اما اعظم کے شاگرد امام محمد رضی اللہ عنہم اجمعین کا ہے اور یہی بات ابن تیمیہ اور شاہ ولی اللہ نے کہی ہے مگر ہوا یہ کہ امام حسین علیہ السلام نے بجائے تخت خلافت ملنے کے جب موت کو سر پر مسلط دیکھا تو امام وقت یزید کی بیعت کیلئے اظہار رضامندی کر دیا۔

اگر عباسی نے یہی بات لوگوں کو بتانا تھی تو اس کے لیے صرف یہی مضمون کافی تھا۔ جو ہم نے اس کی کتاب کے صرف چھ صفحات سے نقل کیا ہے۔

مگر ہوا یہ کہ اس نے بجائے چھ صفحات کے چھ صد صفحات کے قریب لکھ مارے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم پوچھتے ہیں کہ اگر تمہاری ریسرچ کے مطابق امام حُسین علیہ السلام نے اپنے باغیانہ خروج سے رجوع کر لیا تھا تو پھر اُن کی شان میں گُستاخیاں کرنے کے لیے سینکڑوں صفحات سیاہ کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ یہ کہہ دینا ہی کافی نہ تھا کہ اگر یزید فاسق و فاجر ثابت ہو جائے تو جب بھی امام حُسین علیہ السلام کو اُس کے خلاف خروج نہیں کرنا چاہیے تھا۔

مگر تُم نے تو یزید پلید کی شان میں وہ روایات بھی درج کر رکھی ہیں جو جلیل القدر صحابہ کے حق میں آئی ہیں۔ اور اُس کی شان و عظمت میں وہ قصیدے لکھے ہیں جو تُم جیسوں نے کسی صحابی کے لیے بھی نہیں لکھے۔

حقیقت یہ ہے کہ امام حُسین علیہ السلام کا یزید کی بیعت کو قبول کر لینے کا شوشہ بھی تُم نے محض اس لیے چھوڑا ہے کہ شہزادۂ رسول علیہ الصلوٰۃ و السلام کی عظمت اور سربلندی پر اپنا آخری مکروہ وار بھی کر لو۔

ورنہ تُم نے تو ہر وہ روائت جو فتنہ گروں اور باغیوں کے متعلق آئی ہے امامِ عالی مقام پر براہِ راست چسپاں کر رکھی ہے۔ اور اس کا تم متعدّد مقامات پر اپنی کتاب میں اظہار کر چکے ہو اور پھر سادات بنو اُمیہ جیسی رسوائے عالم کتاب جس پر تم نے مُہرِ تقریظ ثبت کر رکھی ہے اس میں ان تمام تر روایات کا مصداق امام حسین کو ہی ثابت کیا گیا ہے۔ جنہیں ہم بابِ اوّل میں پیش کر چکے ہیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہر حال تمہاری اس بات کو ہی تمہارا عقیدہ متصور کر لیا جائے تو جب بھی زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام اگر بیعتِ یزید قبول نہ کرتے تو آپ بہت بڑے فتنہ گروں ، فسادیوں اور واجب القتل لوگوں سے ہوتے۔ ان کی موت جاہلیت کی موت ہوتی اور اُن کی سزا جہنم ہوتی۔ **معاذ اللہ**

اور ہم تمہاری اطلاع کے لیے بتائے دیتے ہیں کہ شہزادۂ گلگوں قباء نواسۂ رسول سیّدنا امام حسین علیہ السلام نے ہرگز ہرگز ملعون و مقہور یزید پلید لعنۃ اللہ علیہ کی بیعت قبول کر لینے کا ارشاد نہیں فرمایا اور تم لوگ قیامت تک کسی معتبر کتاب سے یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ آپؑ نے بیعتِ یزید کر لینے کا ارشاد فرمایا ہے۔

اس کے متعلق ہم آئندہ اوراق میں بڑی وضاحت سے بتائیں گے کہ یہ شوشہ تم نے کیسے اور کہاں سے حاصل کیا اور اس کی تاریخی اور شرعی حیثیت کیا ہے۔

اب جبکہ یہ قطعی طور پر آخری بات ہے کہ امام عالی مقام نے بیعتِ یزید قبول نہیں کی تو پھر ظاہر ہے کہ آپ اُن تمام تر شرعی تعزیرات کے مستحق ہیں جو تم ایک باغی امامت کے لیے احادیثِ رسول اور ائمہ کے اقوال کی صورت میں پیش کر چکے ہو۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر امام حسین کا خروج غیر شرعی تھا

اب دیکھنا یہ ہے کہ اگر تمہارے زعم میں امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام کا خروج غیر شرعی تھا اور منشائے رسالت کے خلاف ہے تو اُن روایات کا کیا بنے گا جن میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امامِ حسینؑ کو جنّت کے جوانوں کا سردار اور اپنا پھول کہا ہے۔ اور یہ تک فرما رکھا ہے کہ میں حسین سے ہوں اور حسینؑ مُجھ سے ہے وغیرہ وغیرہ

اور اگر یہ درست ہے کہ امام حُسین علیہ السلام خلافت اسلامیہ کے باغی تھے اور یزید کے خلاف خروج ناجائز تھا

تو امامِ اعظمؒ نے یزید کے اسلام کے بارے میں سکوت کیوں فرمایا۔ ؟

امام احمد بن حنبلؒ نے اُسے کافر اور لعنتی کیوں قرار دیا ؟

امامِ شافعیؒ نے امام حسین علیہ السلام اور تمام اہلِ بیت کے قصیدے کیوں لکھے ؟

امامِ مالکؒ نے امام حسین کی شان میں روایات کیوں بیان کیں اور امام محمد نے اپنے استاذ ذی مکرم کی تقلید میں یزید کے ایمان میں توقف کیوں کیا ؟

تُم نے ائمہ اسلام کے اسمائے گرامی تو استعمال کر لیے کاش اُن کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عقیدہ بھی لکھ دیتے۔ وہ عقیدہ جو وہ امام حسین علیہ السلام اور یزید کے بارہ میں وہ رکھتے ہیں۔

ہم تجھے آئندہ اوراق میں بتائیں گے کہ سیّدنا امام اعظمؒ نے ایسے ہی ایک خلیفہ کے خلاف خروج کو حج کے ثواب سے افضل قرار دیا تھا۔ اور دیگر ائمۂ کرام کی تحریروں سے امام حسین علیہ السلام اور یزید کا تعارف پیش کریں گے۔ اور واقعۂ کربلا کی شرعی حیثیت بھی پیش کریں گے۔

فالحال تم اپنے امامِ برحق ابنِ تیمیہ کی چند تحریریں ملاحظہ کرو جن سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے

کہ امام علیہ السلام کا یزید کی خلافت کو تسلیم نہ کرنا اُمت کے لیے ہرگز افتراق و انتشار نہیں اور ان میں سے کوئی ایک روایت بھی امام حسین علیہ السلام پر چسپاں نہیں ہوسکتی جن میں امیر اور خلیفہ کے خلاف خروج کرنے والے باغیوں کی مذمت کی گئی ہے۔

اور تمہاری اس بددیانتی سے بھی قارئین کو آگاہ کردیتے ہیں کہ تم نے منہاج السنّۃ کی جس عبارت کو اپنے حق میں پیش کیا ہے اسی عبارت کا وہ حصہ قلم انداز کر گئے ہو جس میں بتایا گیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے اُمت میں تفرقہ اندازی نہیں کی اور ان روایات کا آپ کی ذات پر اطلاق نہیں ہوتا اور تم نے اپنی اس بے ایمانی پر پردہ ڈالنے کے لیے کتاب کا صفحہ وغیرہ بھی نہیں لکھا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن تیمیہ

بھی

شیعہ ہوگیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہر حال تمہاری پیش کردہ روایات نقل کرنے کے بعد تمہارا امام اول وآخر اعتراف کرتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام پر ان کا اطلاق نہیں ہوتا اور یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے۔

اس کے برعکس جو لوگ ان روایات کا اطلاق امام حسین پر کرتے ہیں وہ ناصبی ہیں اور گمراہ ہیں اور امام حسین علیہ السلام نے ہرگز ہرگز امت میں تفرقہ نہیں ڈالا بلکہ آپ مظلوم ہیں اور آپ کو ظلم سے شہید کیے گئے ہیں۔

چنانچہ ابن تیمیہ نے لکھا ھے

حسین (علیہ السلام) کو ظلم سے شہید کیا گیا ہے اور ان کے متعلق لوگوں میں تین گروہ ہیں۔

ایک تو وہ جو کہتا ہے قتل حسین حق ہے اور وہ اس روایت سے احتجاج کرتا ہے۔

کہ جب فرد واحد کو تم امیر بنالو اور پھر کوئی تمہاری جماعت میں تفرقہ ڈالے تو اس کی گردن اڑادو خواہ وہ کوئی بھی ہو اور اس گروہ اول کا ابطلان ظاہر ہے

اہل سنت کا عقیدہ یہ ھے

اور اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ کو ظلماً شہید کیا گیا

فقتل الحسين شهيدا مظلوما وصار الناس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فی قتلہ ثلاثۃ احزاب حزب یرون انہ قتل بحق ویحتجون بما فی الصحیح عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من جائکم وامرئکم علی رجل واحد یرید ان یفرق بین جماعتکم فاضربوا عنقہ بالسیف کائنا من کان الخ (وظھرہ بطلان قول الحزب الاول وھم اھل السنۃ والجماعت یرونہ انہ قتل مظلوما شھیدا

﴿منہاج السنۃ جلد چہارم ص ۱۸۱﴾

امام حسین کا قتل جرم عظیم ہے

اور پھر ابن تیمیہ نے تو یہ بھی لکھا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کا بلاشبہ مظلومیت کا قتل ہے جیسے کہ دوسرے مظلوم شہید ہوئے اور قتل حسین علیہ السلام اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک جرم و معصیت ہے۔

اور قاتلوں کی امداد کرنا اور ان کی معصیت پر خوش ہونا گناہ ہے ان کی شہادت برحق اور ان کی شان عظیم اور درجات بلند ہیں اور قتل حسین جرم عظیم ہے۔

اور آپ کو شہید کرنے والے اور آپ کی شہادت پر خوش ہونے والے مستحق عذاب ہیں اور امام حسین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وسلم کے دنیا میں پھول ہیں۔

یزید کی ابن زیاد پر لعنت

اور یہ بھی لکھا ہے کہ جب قتل حسین کی خبر یزید کو پہنچی تو اس نے عبید اللہ بن زیاد پر لعنت بھیجی اور کہا کہ اگر میرے اور امام حسین کے درمیان معاملہ ہوتا تو آپ کو شہید نہ کیا جاتا ان واقعات کا واضح عربی متن یہ ہے

واما مقتل الحسين رضى الله عنه فلا ريب انه قتل مظلوما شهيد كما قتل اشباهه المظلومين الشهدا وقتل الحسين معصية لله ورسوله ممن قتله أو أعان على قتله ادرضى بذالك مصيبة اصيب بها المسلمون من اهله وغير اهله وهو حقه شهادة له ورفع درجة وعلو منزلة

(منہاج السنۃ جلد دوم ص ۲۴۸)

عن ابى نعيم قال سمعت ابن عمر وسأله رجل عن المحرم يقتل الذباب وقد قتلتم ابن بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وقال النبى صلى الله عليه وآله وسلم هما ريحانتى من الدنيا

(منہاج السنۃ جلد دوم ص ۲۴۹)

حتى قتل مظلوم شهيدا رضى الله عنه وان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خبر قتله لما بلغ یزید واهله سبائهم ذالک
وبکوا علی قتله وقال یزید لعن الله ابن مر
جانه یعنی عبید الله بن زیاد اما والله لو کان
بینه وبین الحسین لمه قتله

(منہاج السنۃ جلد دوم ص ۲۴۹)

فلا ریب ان قتل الحسین من اعظم الذنوب
وان فاعل ذالک والراضی به والمعین علیه
مستحق لعقاب الله یستحقه امثاله

(منہاج السنۃ جلد دوم ص ۲۴۹)

قاتلین حسین لعنتی ہیں

ابن تیمیہ کی ان عبارات سے قطع طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ آپ کے قاتل پر لعنت جائز ہے۔

اور یزید نے ابن زیاد پر لعنت کی کہ اس نے یہ ظلم کیوں کیا اور آپ کے قتل پر امداد دینے والے اور آپ کی مصیبت پر خوش ہونے والے مستحق عذاب ہیں اور اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ آپ مظلوم اور شہید ہیں خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ان کو اور ان کی اہل بیت کو شہید کرنا بہت بڑا جرم ہے اور آپ کی شہادت درجات رفیعہ اور مراتب میں بلندی کا باعث ہے اور آپ کے قاتلوں پر معین کر کے لعنت جائز ہے وغیرہ وغیرہ۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر ابن تیمیہ کی یہ عبارات درست ہیں تو پھر عباسی وغیرہ میں شرم و حیا کا کوئی شائبہ موجود ہے تو انہیں چلو بھر پانی میں ناک ڈبو کر مر جانا چاہیے تا کہ خس کم اور جہاں پاک ہو جائے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قارئین اندازہ فرمائیں کہ جس ہستی کے قاتل مستحق عذاب اور لعنی قرار پاتے ہیں۔ ان کو ان لوگوں میں کیسے شمار کیا جا سکتا ہے جنکو خلیفہء وقت کے خلاف خروج کرنے کے جرم میں قتل کر دینا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

اگر یزید کی امارت متفقہ علیہ ہوتی تو یقیناً امام حسین علیہ السلام کو قتل کر دینا جائز قرار پاتا۔ مگر یہاں تو ان دریدہ ذہن نام نہاد محققین کے گرد گھنٹال نے یہ فیصلہ دے دیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام ہر گز قتل کیئے جانے مستحق نہیں تھے۔ بلکہ آپ کو ظلماً شہید کیا گیا ہے اور آپ کے قاتل مستحق عذاب ولعنتِ خداوندی ہیں۔

عباسی نے یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے ساتھیوں نے پہلے یزید کے لشکر پر حملہ کیا تھا۔ اور پھر انھوں نے مدافعت کے طور پر قتل کر دیا اور سالار لشکر عمرو بن سعد کا اس میں کچھ قصور نہیں۔ بلکہ وہ بھی یزید ہی کی طرح بڑا صالح پرہیز گار اور متقی تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابی تھا۔ اور آپ کے وصال کے وقت اس کی عمر سن تمیز کی تھی جبکہ امام حسین علیہ السلام کی عمر اس وقت تین یا چار سال کی تھی۔ اور آپ کا سن ہر گز سن تمیز نہ تھا۔

نیز یہ کہ کربلا میں جو کچھ بھی ظہور میں آیا اس کی تمام تر ذمہ داری امام حسین علیہ السلام کے ساتھیوں اور پسران عقیل پر ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ درست ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساتھیوں نے جنگ کی ابتداء کی تو پھرانہیں ابن تیمیہ مظلوم شہید کا خطاب کس طرح دے رہا ہے اور ان کے قاتلوں کو مستحق عقاب وعذاب کیوں قرار دیتا ہے۔

تم کہتے ہو عمرو بن سعد بے قصور ہے۔اس نے مجبوراً یہ اقدام کیا وہ صحابی بھی تھا وغیرہ وغیرہ مگر تمہارے باداجان ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ قتل حسین کا ذمہ دار یزید نہیں بلکہ عمرو بن سعد ہے۔اور تم ابن سعد کو صحابی زادہ ثابت کر کے ان تمام لوگوں کو شیعہ قرار دیتے ہو جو عمرو بن سعد کی داستان ظلم وستم بیان کرتے ہیں۔ابن تیمیہ نے یزید کی بریت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ لوگوں میں یہ بات متفقہ علیہ ہے کہ امیر معاویہ نے یزید کو امام حسین علیہ السلام کے ساتھ رعائت کرنے اور ان کی تعظیم وتوقیر کرنے کی وعئیت کی تھی اور کربلا میں امام حسین علیہ السلام کو شہید کرنے والے لشکر کا سردار عمرو بن سعد تھا۔

وفقد اتفق الناس علی معاویة رضی الله
تعالیٰ عنه یزید برعائة حق الحسین و تعظیم
قدره و عمرو بن سعد کان هو امیر السریة
التی قتلت الحسین

﴿منهاج السنة جلد دوم ص ۲۲۶﴾

عمرو ابن سعد کی صحابیت کے بارے میں تو ہم آئندہ اوراق میں وضاحت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کریں گے تاکہ عباسی وغیرہ کو اپنے امام کی بات مان لینے میں زیادہ قامل نہ ہو۔۔۔ملاخطہ ہو!

(1) حافظ عبدالغنی مقدسیؒ نے کہا ہے کہ امام حسین علیہ السلام ہجرت کے چوتھے سال پیدا ہوئے۔

(2) اور حسن حسین علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے وقت چھوٹے تھے مگر ان کا سن تمیز تھا اور ان سے قلیل روایات مروی ہیں عربی متن یہ ہے،

(1)

قال الحافظ عبدالغنی المقدسی ولد الحسن سنة ثلاث من الهجرة فی نصف من شهر رمضان هذا اصح ما قیل فیه وولدا الحسین لخمس خلون من شعبان سنة اربع من الهجرة

﴿منہاج السنۃ جلد اول ص ۲۵۱﴾

(2)

واما الحسن والحسین فمات النبی صلی الله علیه وآله وسلم وهما صغیران فی سن التمیز فروایتها عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قلیلا

﴿منہاج السنۃ جلد اول ص ۱۳۰﴾

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان تمام تر شواہد کی موجودگی میں یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ موجودہ دور کے نام نہاد محققین نے اگر کسی شخص کو حق گو تسلیم کیا بھی ہے تو صرف اس حد تک کہ اسے کہاں اور کیسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ورنہ سوا ان چند سر پھروں کے تمام دنیا یا تو رافضی اور غالی شیعہ ہے اور یا رافضیوں سے متاثر ہے۔ لے دے کے ایک ابن تیمیہ تھا۔ حالانکہ اس نے ان کی مطلب براری کے لئے اکاذیب واباطیل کے انبار لگا رکھے ہیں۔ لیکن وہ بھی پورے کا پورا ان کے نزدیک ثقہ معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ آس پر بھی خود کو فوقیت دینے کے جنون میں ایسی ایسی من گھڑت اور واہیات تا دیلیں پیش کرتے ہیں جو آج تک سوائے شدید خوارج اور انتہائی متعصب ناعبیلوں کے کسی نے پیش نہیں کیں۔

بلکہ عباسی نے تو کچھ ایسے ہولناک اضافے اپنی طرف سے بھی کئے ہیں جن کی شان قطعی طور پر ناپید ہے۔ اگر اسی کا نام تحقیق ہے تو کار طفلاں تمام خواہد شد۔

بہر حال ہم یزید کی مزعومہ خلافت راشدہ اور امام حسین علیہ السلام کے (معاذ اللہ) غیر شرعی خروج کے بارے میں دیگر مباحث سے پہلے ابن تیمیہ ہی کی ایک فیصلہ کن عبارت پیش کرتے ہیں تا کہ اس کی روحانی اولاد کا منہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے اور ذوق تحقیق کی تکمیل کے لئے اسے کسی اور موضوع سے رجوع کرنا پڑے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چنانچہ ابن تیمیہ نے لکھا ہے!

فیصلہ کن عبارت

ناصبیوں اک یہ زعم غلو پر مبنی ہے کہ حسین علیہ السلام کا قتل جائز تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کسی کو امیر و حاکم تسلیم کرلو تو جو کوئی تمہاری جماعت میں پھوٹ ڈالنے کا ارادہ کرے تو اس کا سر قلم کردو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔

اوہ اہلسنت والجماعت اس کو غلو اور زیادتی پر محمول کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کا قتل شہادت اور مظلومیت ہے اور آپ کو قتل کرنے والے ظالم ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ احادیث جن میں ہے کہ جماعت میں تفرقہ ڈالنے والے کو قتل کردو۔ حسین علیہ السلام پر چسپاں نہیں کی جاسکتیں۔ کیونکہ آپ نے ہرگز جماعت میں تفرقہ نہیں ڈالا۔

متن ملاحظہ ہو:۔

یغلو الناصبة الذین یزعمون ان الحسین کان خارجیاوانه کان یجوز قتله لقوله صلی الله علیه وآله وسلم من اتاکم وامرکم علی رجلی واحدیرید ان یفرق جماعتکم فاضربوا عنقه بالسیف کائنا من کان

رواہ مسلم

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واهل السنة والجماعة يرؤون غلؤ هو لاء
ويقولون ان الحسين قتل مظلوما شهيدا
والذين قتلوه کا ن ظالمين معتدين و احا ديث
النبی صلی الله عليه وآله وسلم التی يا
مرفيها بقتل المفا ر ق للجماعة

﴿منہاج السنۃ جلد دوم ص ۵۲۶﴾

شاہ ولی اللہ سے زیادتی

ابن تیمیہ کی ان واضح تصریحات کے بعد ہم عباسی کے دوسرے معتمد اور بزرگ شخصیت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی چند عبارات پیش خدمت کرتے ہیں کیونکہ عباسی نے اپنی کتاب کو ان کی کتاب ازالۃ الخفاء کی عبارتوں سے بھی مضبوط کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگرچہ کتر و بیونت کرنے اور بد دیانتی کا رویہ یہاں بھی تبدیل نہیں کر سکا۔ بہر حال شاہ صاحب بھی اسی کتاب میں لکھتے ہیں کہ خلافت راشدہ کا پورے طور پر متمکن رہنا اصحاب ثلاثہ کے زمانہ تک ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم میں خلیفہ راشد کے تمام اوصاف موجود تھے لیکن آپ سے جنگ کرنے والوں نے پوری دنیائے اسلام میں خلافت کو متمکن نہ ہونے دیا۔

اس کے برعکس امیر معاویہ میں خلافت خاصہ کے لوزامات موجود

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہیں تھے اور نہ ہی وہ سوابق اسلامیہ رکھتے تھے۔ مگر ان کے زمانہ میں مسلمان ایک جگہ جمع ہو گئے اور خلافت خاصہ وراشدہ جس کی خبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی ختم ہو کر رہ گئی۔

چوں ماویہ بن ابو سفیان متمکن واتفاق ناس بروئے
بحصول پیوست و فرقت جماعۃ مسلمین از میان
برخاست وے سوابق اسلامیہ نداشت ولوازم خلافتِ
خاصہ دروے متحقق نہ بود بعد ازاں بادشاہانِ دیگر دور
تر افتادند کما لا یخفیٰ پس خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم با نقطاع خلافتِ خاصہ منتظمہ نافذہ ازیں جہت
متحقق گشت۔

﴿ازالۃ الخفاء جلد اول ص ۴۸۰﴾

ترجمہ!

جب معاویہ بن ابو سفیان متمکن ہوئے اور لوگوں کا اتفاق اس کو حاصل ہو گیا اور مسلمانوں کی جماعت سے نا اتفاقی اُٹھ گئی مگر وہ سوابقِ اسلامیہ نہ رکھتے تھے۔ اور خلافتِ خاصہ کے لوازم اس میں نہ پائے جاتے تھے۔ اور اس کے بعد تو دیگر بادشاہ مرکزِ حق سے بہت دور رہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلافت خاصہ کی جو خبر دی تھی وہ اس طرح ظاہر ہوئی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فتنوں کا آغاز

مندرجہ بالا عبارت سے قطعی طور پر واضح ہے کہ امیر معاویہ کی حکومت ، ملوکیت تھی خلافتِ راشدہ نہیں تھی۔ چہ جائیکہ یزید پلید کو خلیفہ راشد اور واجب الاتباع امام ثابت کیا جائے۔

بلکہ شاہ ولی اللہ یزید پلید کے دورِ حکومت کو اُن فتنوں کا دور قرار دیتے ہیں جن کی خبر امام الانبیاء و مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئیوں کی صورت میں دے رکھی تھی۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں کہ امیر معاویہ کے بعد ان فتنوں کا آغاز ہوگیا۔

قال البغوی اراد بلفتنة اولی مقتل عثمان وبا الثانية الحرہ

بغوی نے ان فتنوں کی شرح میں کہا کہ پہلا فتنہ قتل عثمان ہے اور دوسرا فتنہ واقعہ حرہ اور مزید لکھا ہے کہ پہلا فتنہ قتلِ عثمان اور دوسرا فتنہ معاویہ کی موت کے بعد شروع ہوا جو عبدالملک کی حکومت کے قائم ہونے تک رہا۔

کس کی اطاعت کی جائے

شاہ ولی اللہ کی مندرجہ بالا عبارت سے قطعی طور پر واضح ہے کہ امیر معاویہ کو بھی خلیفہ راشد تسلیم نہیں کرتے۔ اور یزید کے دور کو تو قطعی طور پر فتنوں کا دور کہتے ہیں بلکہ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد سب سے بڑا اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسرا فتنہ یزید کے دور میں وقوع پذیر ہونے والا واقعہ حرہ کو قرار دیتے ہیں۔

علاوہ ازیں شاہ ولی اللہ نے اطاعتِ امیر کرنے اور امیر کے خلاف خروج نہ کرنے کی تمام تر روایات کو خلافتِ راشدہ کے حق میں بیان کیا ہے۔ چہ جائیکہ انہیں یزید پلید کی امارت کے لیے استعمال کیا جائے۔ بلکہ وہ وضاحت کرتے ہیں کہ جب غیر مستحق شخص مسلط ہو جائے تو اس کی اطاعت احکامِ شریعت میں واجب ہے نہ کہ خلاف شرع امور میں۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے!

غیر مستحق خلافت چوں مسلط شود واجب است اطاعت
او فیما وافق الشرع لا فیما خالفہ۔

﴿ازالۃ الخفاء ص ۵۳۱﴾

یہی نہیں بلکہ شاہ ولی اللہ تو اس ضمن میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث سے استنباط کرتے ہیں جس میں ہے کہ آپ نے فرمایا حاکمِ وقت کا حکم سُننا اور اطاعت کرنا ہر مرد پر واجب ہے۔ چاہے وہ پسند کرے یا ناپسند۔ تاوقتیکہ اس کو خُدا کی نافرمانی کے ساتھ حکم نہ کیا جائے۔ اور جب خُدا کی نافرمانی کا حکم کیا جائے تو اس وقت نہ اُس کا حکم سُننا واجب ہے اور نہ اُس کی اطاعت واجب ہے۔

ملاحظہ ہو حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحوالہ ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال السمع والطاعة علی المرء المسلم فیما احب و کرہ مالم یومئر بمعصیة اذا امر بمعصیة فلا سمع ولا طاعة ومن حدیث، حدیث علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا طاعة فی المعصیة انما الطاعة فیالمعروف۔

﴿ازالۃ الخفاء جلداوّل ص ۵۳۲﴾

شاہ صاحب کی مندرجہ بالا تصریحات کی روشنی میں واضح ہو جاتا ہے کہ وہ کون لوگ ہیں جن کی اطاعت واجب ہے۔ امراُن کے حکم کو سُننا ضروری ہے۔اور حاکم کی کس بات کو ماننا ضروری ہے اور کس سے انکار لازم ہے اور انہوں نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ یزید کا دور حکم رشد وہدایت کا دور نہیں ز بلکہ فتنوں اور ظلم وستم کا دور ہے اور یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ عباسی وغیرہ شاہ ولی اللہ دہلوی کی عبارتوں کو بھی قطع برید کرنے میں پیچھے نہیں رہے اور ان کے ساتھ بھی زیادتیاں کرنے میں مہارت تامہ کا ثبوت دیا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غلط حاکم سے کیا سلوک؟

بلکہ اسی ضمن میں شاہ ولی اللہ صاحب نے یہ حدیث بھی نقل کی ہے

کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم فرماتے ہیں تمہارے حاکم ہوں گے جن کے بعض امور تمہیں پسند ہوں گے اور بعض ناپسند۔ تو جس نے ان کاموں کو برا کہہ دیا وہ بری الذمہ ہو گیا اور جس نے دل سے برا جانا وہ بھی سلامت رہا مگر جو ان کاموں سے راضی ہوا اور پیروی کی وہ ہلاک ہوا۔ لوگوں نے عرض کی کہ ایسی صورت میں ایسے سرداروں کو قتل کر دیں تو آپ نے فرمایا جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں قتل نہ کیا جائے۔

متن یہ ہے

من حدیث ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یکون علیکم امراء تعرفون و تنکرون فمن انکر فقد برئ کره فقد سلم ولکن من رضی و تابع قالو انقتلهم قال لا ما صلوا

﴿ ازالة الخفاء جلد اول ص ۵۳۳﴾

اور پھر فیصلہ کن حدیث بھی بیان کر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ جو شخص جماعت سے جدا ہوا اور جماعت سے نکل گیا پھر وہ مر گیا تو وہ جاہلیت جیسی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

موت مرا اور جو شخص میری امت پر تلوار سے لے اچھے اور بروں سب کو قتل کر نے لگا اور وہ نہ کسی مسلمان کے قتل سے پرہیز کرتا ہے اور نہ ذی عقل کے قتل سے تو وہ شخص میری امت سے نہیں۔

ومن حدیث ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول من فارق الجماعۃ وخرج من الجماعۃ فمات فمیتۃ جاھلیۃ جاھلیت ومن خرج علی امتی بسفیہ یضرب برھا وفاجرھا لا یحاشی مومناً لا یمانہ ولا یفی لذمی عھد فلیس من امتی

﴿ازالۃ الخلفاء عت ص ۵۳۵﴾

شاہ ولی اللہ اس کے بعد کہتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں خلیفہ کے قول پر عمل کرنا شرعی دلیل تھا۔ مگر فتنہ کے زمانہ میں یہ بات نہ رہی اور پھر یہ حدیث بیان کی کہ ایسے لوگ پیدا ہوئے جو دوسروں کے کہتے تھے وہ کرتے نہ تھے۔ اور ایسے کام کرتے تھے جن سے انہیں شریعت نے جو زبان سے جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اور جو دل سے جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اور پھر اس کے بعد کا درجہ ان لوگوں کا ہے جن کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہے۔

امضائے قول خلیفہ در زمان سابق حجتے بود در ایام فتنہ ایں معنی منقطع شد۔

ثم انھا تخلف من بعدھم خلوف یقولون ما لا یفعلون ما لا یومت مرون فمن جاھدھم بیدہ.

Presented by: Rana Jabir Abbas

فھو مو من ومن جھد بلسانہ فھو مو من و
جا ھدھم بقلبہ فھو مو من ولیس راء ذالک
من الایمان حبۃ خردل ﴿رواہ مسلم﴾

﴿ازالۃ الخفاء اول صفحہ ۵۴۳﴾

اور پھر آگے چل کر شاہ ولی اللہ صاحب حضرت جریر صحابی کا یہ قول نقل فرماتے ہیں کہ جب مشاورت کے بجائے تلوار سے حکومت حاصل ہونے لگے تو پھر خیر نہیں رہے گی۔

چناچہ وہ لکھتے ہیں کہ۔

امام احمد نے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قصہ میں جب انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا تھا نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا پھر میں ذو عمرو سے ملا تو انہوں نے کہا اے جریر تم لوگ ہمیشہ خیر وفلاح کی طرف رہو گے مگر اس وقت تک جب تم ایک سردار کے فوت ہونے پر دوسرے کو مشورہ اور انتخاب سے سردار بناتے رہے۔ اور جب یہ حکومت تلوار کے زور سے ملنے لگی یعنی مشورہ اور انتخاب نہ رہے۔ تو تمہارا غصہ اور خوشی بادشاہوں کے غصے اور اور خوشی کے مثل ہوگا یعنی پھر خیر نہیں رہے گی۔

اخرج احمد عن جریر فی قصۃ بعث رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ریاہ الی
الیمن حتی قال ثم لقیت ذا عمرو فقال لی یا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جریرا نکم لن تزالؤ بخیر ما اذا ھلک امیر"
تا مر تم فی آخروا ذا کانت با لسیف غضبتم
غضب الملوک ورضیتم رضی الملوک

﴿ازالۃ الخفاء جلد اول ص ۵۵۱﴾

ان تمام روایتوں کا ماحاصل سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن لوگوں کے خلاف آواز اٹھانے اور مقابلہ میں آنے سے روکا ہے یزید پلید ان کے زمرہ میں نہیں آتا۔

کیونکہ احادیث مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متعدد نصوص سے یہ واضح ہے کہ جابر حاکم کے سامنے کلمۂ حق کہنا سب سے بڑا جہاد ہے اور یہ بھی ہے کہ برے حکام کے متعلق ہاتھ کی طاقت استعمال کرو اگر یہ قوت نہیں تو اس کے خلاف زبان کی قوت استعمال کرو اور اگر یہ بھی نہیں تو اس کو دل سے برا جانو اور اگر تم تیسرا درجہ کے لوگوں میں شامل نہیں تو بھی تمہارے دل میں برا بر بھی ایمان نہیں۔

سیدنا حسین امام بھی اور شہید بھی

قارئین کرام یہ تمام روایات ملاحظہ فرما چکے ہیں اور اس کے لئے ہم نے براہ راست اسی کتاب کا انتخاب کیا ہے جس کے حوالہ سے عباسی وغیرہ نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے ورنہ یہ تمام تر روایات کتب احادیث میں بھی موجود ہیں اور شاہ صاحب نے بھی انہیں حدیث کی معتبر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کتابوں سے ہی نقل کیا ہے اور اپنی اسی کتاب کے صفحہ ۵۹۶ پر لکھتے ہیں کہ

دوسرا فتنہ چند حوادث پر مشتمل ہے جن میں ایک حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت ہے اور پھر آپ نے وہ حدیث نقل فرمائی ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام عالی مقام کی شہادت کی پیشگوئی فرما رکھی ہے اور اس کے بعد واقعہ حرہ کے متعلق حضور سرور دو عالم کی پیشگوئیاں نقل کی گئی ہیں اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جناب حسین علیہ السلام کو امام بھی تسلیم کرتے ہیں اور آپ کی شہادت کے بھی کے قائل ہیں۔

بہر حال ان روایات کی تفصیل کسی دوسرے مقام پر پیش کی جائے گی فی الحال ہم عباسی وغیرہ کی چالاکیوں کا پردہ فاش کرنے کے لئے شاہ ولی اللہ صاحب کی ان عبارات کا کچھ حصہ پیش کرتے ہیں جن میں انہوں نے یزید پلید کے متعلق قطعی فیصلہ کر رکھا ہے کہ وہ کیا ہے اور اس کی حکومت کیسی تھی، چونکہ عباسی وغیرہ نے شاہ ولی اللہ صاحب کی بیشمار عبارتوں کو قطع برید کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یزید خلیفہ برحق اور بڑا صالح شخص تھا اور امام حسین کا اس کے خلاف خروج غیر شرعی تھا اور بغاوت کے حکم میں داخل ہے۔

بہر حال! شاہ صاحب یزید کہ متعلق اپنی مشہور کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں فتنوں کے باب میں لکھتے ہیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اصلی خلافت

میں کہتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے نبوت کا اختتام ہوگیا اور وہ خلافت جس میں باہم مسلمانوں پر تلوار نہ چلی حضرت عثمان کی شہادت سے ختم ہوئی اور اصلی خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی معزولی سے ختم ہوگئی اور ملک عضوض یعنی گزند کا وہ زمانہ ہے جس میں بنی امیہ سختیاں کرتے رہے حتیٰ کہ امیر معاویہ کی حکومت قائم ہوگئی۔

﴿حجۃ اللہ البالغہ ص ۱۱۷﴾

گمراہ کرنے والا

اور پھر دوسری حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں۔

میں کہتا ہوں وہ زمانہ جس میں نجات تلوار سے ہوئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت تھا جس میں اہل عرب مرتد ہوگئے تھے اور ناخوشی کی حکومت وہ باہمی نزاع تھے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں پیش آئے اور مکر وفساد کی وہ صلح تھی جو حضرت معاویہ اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں واقع ہوئی اور گمراہی کی طرف بلانا، ان میں سے ملک شام میں یزید تھا اور عراق میں مختار

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وغیرہ ذالک۔

﴿حجۃ اللہ البالغہ صفحہ نمبر۲۱۷﴾

مصطفائی مہر

اور یہ شرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کی ہے جو آپ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سوالات کے جوابات میں فرمایا وہ حدیث یہ ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ جیسے اسلام سے پہلے تاریکی پھیل گئی تھی کیا بعد میں بھی ہو جائے گی؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں،

میں نے کہا اس سے نجات بھی ہو گی؟

آپ نے فرمایا! ہاں تلوار سے۔

عرض کیا کہ کچھ تاریکی باقی رہے گی؟

پھر فرمایا! ہاں ناخوشی سے اور ناگواری سے حکومت قائم ہو گی اور مکرو فساد سے صلح ہو گی۔

میں نے عرض کیا پھر کیا ہو گا؟

پھر فرمایا! لوگ گمراہی کی طرف بلائیں گے،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

﴿حجۃ اللہ البالغہ صفحہ نمبر ۲۱۲﴾

آگے چل کے شاہ ولی اللہ صاحب ایک اور حدیث کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

اور آپ کا یہ فرمان کہ اگر سب ہلاک ہو جائیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ کہ اس قدر دقتیں اور دشواریاں پیش آئیں گی کہ دیکھنے والے کو شک ہوگا کہ مبادا تمام امت تباہ ہو جائے اور ان کے تمام امور نابود ہو جائیں اور ستر برس ابتدائے بعثت سے حضرت معاویہ کے انتقال کا زمانہ مراد ہے اس کے بعد فتنہ دعاۃ الضلال کا قائم ہو گیا۔

﴿حجۃ اللہ البالغہ صفحہ نمبر ۲۱۴﴾

منافق و فاسق

شاہ صاحب نے مزید لکھا ہے کہ، اور یہ بھی ممکن نہیں کہ عمدہ اور بزرگ زمانے کے ہر شخص کو دوسرے مفضول زمانے پر فوقیت اور فضیلت ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے جو قرون بالاتفاق عمدہ اور بزرگ تھے ان میں بعض لوگ فاسق اور منافق بھی تھے، انہیں زمانوں میں۔

﴿۱﴾ حجاج

﴿۲﴾ یزید

﴿۳﴾ مختار ہیں اور قریش کے نوجوان جو لوگوں کو ہلاک کرنے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

والے تھے، اور ان کے علاوہ جن کی بد اعمالیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے اور اس میں شک نہیں کے قرون اول کے جمہور لوگ قرون دوم کے جمہور لوگوں سے افضل تھے۔

﴿حجۃ اللہ البالغہ صفحہ نمبر ۲۱۶﴾

اگرچہ یزید پلید کے متعلق شاہ ولی اللہ صاحب کی مزید بھی متعدد عبارتیں ان کی مختلف کتابوں میں موجود ہیں تاہم ہمارے خیال میں جو کچھ بیان ہو چکا وہ یزیدیوں کے منہ بند کرنے کے لئے بہر حال کافی ہے۔

یزید جیسا منافق اور فاسق، جو لوگوں کو گمراہی اور ضلالت کی طرف بلاتا ہو، ہرگز ہرگز ان احکام میں شامل نہیں جن کے خلاف اٹھنے والا جاہلیت کی موت مرے، یزید کو خلیفہ راشد کہنا حماقت محض ہے بلکہ وہ بقول شاہ ولی اللہ خود بھی گمراہ تھا اور گمراہی کی طرف لوگوں کو بلاتا تھا اور امت محمدیہ کو ہلاک کرنے والوں میں سے تھا، شاہ صاحب کے مندرجہ بالا بیان سے یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ یزید کا خیر القرون میں پیدا ہونا اور حکومت کرنا اس کی فضیلت کا سبب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ فضیلت اور فوقیت کا دارومدار کردار پر ہے اور یزید بد کردار بھی تھا اور منافق بھی، فاسق و فاجر بھی تھا اور گمراہ کنندہ بھی اس کے خلاف ہاتھ اور زبان کی طاقت استعمال کرنا لازمی تھا اور ایمان بچانے کے لئے کم از کم یہ ضروری تھا کہ دل سے ہی اس کے ساتھ اظہار تنفر کیا جائے،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہر حال شاہ ولی اللہ صاحب کو عقیدۂ خارجیت کی تقویت کے لئے استعمال کرنا محض زیادتی اور بعید از حقیقت ہے۔

چونکہ شاہ صاحب یزید کو وہی سمجھتے ہیں جو وہ تھا۔

خلافت اور خروج

جہاں تک عباسی وغیرہ کے گھر کی شہادتوں کا تعلق ہے وہ تو نہایت شرح و بسط کے ساتھ دی جا چکی ہیں اور قارئین پر واضح کیا جا چکا ہے کہ حمایت یزید میں خارجیوں نے جو مواد بھی پیش کیا ہے وہ تمام کا تمام گوز شتر سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

اگرچہ ابن تیمیہ وغیرہ کے علاوہ ان لوگوں نے امام احمد بن حنبل کے حوالہ سے بھی یزید کو زاہد و عابد ثابت کرنے کی کوشش کی ہے مگر وائے ناکامی کے یہ فراڈ زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکا اور اب کے مکر و فریب کا بھانڈا عین چوراہے میں پھوٹ گیا۔

ان خوارج کے پاس اور کوئی بھی ایسی دلیل موجود نہ تھی جس کے سہارے چاروں آئمۂ مذاہب سے یزید کے حق میں گواہی دلوائی جاتی چنانچہ ان کے نام استعمال کرنے کا یہ طریقہ نکالا گیا کہ یہ سب کے سب امام حاکم اور امیر کے خلاف خروج کو جائز نہیں سمجھتے اور ان کے نزدیک خروج کرنے والا شخص سخت گنہگار بلکہ واجب القتل ہے،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم کہتے ہیں کہ صرف یہ بات ثابت کرنے کیلیئے نا تو آئمہ مذاہب کے فیصلے کی ضرورت تھی اور نہ ہی ابن تیمیہ اور شاہ ولی اللہ کے ریمارکس پیش کرنے کی حاجت تھی کیونکہ یہ چیز تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرفوع اور صحیح احادیث اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کے اقوال موقوف کی صورت میں روز روشن کی طرح ظاہر ہے،

کیا دوسرے مقتدر حضرات کا بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو تقویت دینے کا باعث ہو سکتا ہے؟

اور اگر جواب نفی میں ہے تو ان کا ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی جبکہ یہ حدیث مصطفیٰ کتب معتبرہ میں موجود ہے۔

ہاں البتہ ان مقتدر آئمہ کرام نے اگر ایسا کوئی فتویٰ صادر کیا ہوتا جس میں یزید کی حکومت کو خلافت راشدہ اور یزید کو خلیفہ راشد کا نام دیا ہوتا اور امام حسین علیہ السلام کو اس کے خلاف خروج کرنے کے سلسلہ میں اس سزا کا مستحق قرار دیا ہوتا جو ان روایات میں حکومت کے باغیوں اور فتنہ گروں کیلیئے مقرر ہے تو پھر کوئی بات بھی تھی۔

مگر موجودہ حالات میں تو صرف عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی سعی لاحاصل کی گئی ہے۔ جو قطعی بے سود اور لا یعنی حرکت کے سوا کچھ بھی نہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یزید کی حکومت کیسے قائم ہوئی

جیسا کہ ہم پہلے بھی بتا چکے ہیں کہ یہ چاروں حضرات یزید کو مجرم اور خاطی سمجھتے ہیں اور اس کے برعکس سیدنا امام حسین علیہ السلام کو عند اللہ اور عند الرسول حق پر سمجھتے ہیں۔

اگر ان چاروں میں سے اس بارہ میں کسی ایک کا مذہب بھی ان خوارج اور نواصب کو قبول ہو تو بات یہیں پر ختم کی جا سکتی ہے مگر ہمیں معلوم ہے کہ ان لوگوں کی ہدائت کے دروازے بند ہو چکے ہیں لہذا ان کے ساتھ بحث کرنا محض تضیع اوقات ہے ہم آئندہ اوراق میں حسب وعدہ ان آئمہ اربعہ کا اس مسئلہ میں واضح ترین موقف پیش کریں گے اس سے پہلے ہم چاہتے ہیں کہ یزید کی حکومت کے بارہ میں وضاحت کر دی جائے کہ کیا اس امارت میں وہ شرائط پائی جاتی ہیں جن کے متعلق حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کی مخالفت نہ کی جائے۔

چنانچہ اس ضمن میں آنے والی تمام تر روایات میں جو ایک بات مشترک طور پر پائی جاتی ہے۔ یہ ہے کہ وہ حاکم یا امیر جس کی حکومت یا امارت پر تم سب لوگ جمع ہو جاؤ اور اس کی بیعت کر کے اس کی اطاعت قبول کر لو اور یا تم پر ﴿شوریٰ﴾ کے ذریعہ کسی کو حاکم بنا دیا جائے! اور جب اس کی حکومت قائم ہو جائے تو پھر اگر کوئی شخص خواہ وہ کوئی بھی ہو خروج کرے تو اس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسرے شخص سے قتال کرنا ضروری ہے اور اس کی گردن اڑا دو۔

ہم پوچھتے ہیں کہ کیا یزید کی حکومت قائم ہو چکی تھی؟ کیا اسے تمام مسلمانوں کی مرضی سے قیام میں لایا گیا تھا؟ کیا اس کی حکومت پر مسلمانوں نے باہم اتفاق کر لیا تھا؟ کیا اسے مسلمانوں کے اتفاق رائے سے اور ان کی رضا حاصل کر کے قائم کیا گیا تھا؟

ہو سکتا ہے کہ یزید کے میر منشی اس کا جواب اثبات میں دیں اور دلیل پیش کریں کہ اس کے لئے امیر معاویہ نے کئی سال پہلے اس کے لئے بیعت لے رکھی تھی مگر یہ جواب قطعی طور پر فضول اور بے بنیاد ہے۔

اس لئے کہ امیر معاویہ کے وقت بھی اسلام کی برگزیدہ اور سر بر آوردہ شخصیتوں نے شدید اختلاف کیا تھا بلکہ دوسرے لوگوں کی اکثریت کو یہ دھوکہ دے کر رضامند کیا تھا کہ ان برگزیدہ شخصیتوں نے بیعت یزید تسلیم کر لی ہے۔

تشنہ رہیں گے یہ سوال

ہم اس کے متعلق نہائت وضاحت سے بیعت یزید کے تمام واقعات شرح و بسط کے ساتھ پیش کریں گے مگر اس سے پہلے الزامی طور پر ایک سوال کریں گے کہ کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خلافت کی بیعت ہو چکی تھی یا نہیں؟ اور امیر معاویہ سے افضل لوگوں نے آپ کی بیعت کو دل و

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جان سے تسلیم کر لیا تھا یا نہیں؟

یقیناً آپ کی بیعت کرنے والے لوگوں میں ابتداء ان لوگوں نے کی تھی جن کے مشورہ سے جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت ظہور میں آئی تھی اور دیگر بیعت کرنے والے تمام صحابہ کرام بھی امیر معاویہ سے افضل و اعلیٰ تھے، حضرت عثمان غنی کی خلافت بحکم خلیفہؑ دوم رضی اللہ عنہ صرف چھ آدمیوں کے مشورہ سے قائم ہوگئی تھی۔ جبکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی بیعت کرنے والے سینکڑوں مقتدر صحابہ کرام تھے پھر آپ کی بیعت کو امیر معاویہ نے کیوں قبول نہ کیا اور آپ کے خلاف کیوں خروج کیا۔

اس سے پہلے مدینہ منورہ میں خلافت کا قائم ہو جانا تمام عالم اسلام کیلئے کافی سمجھا جاتا تھا تو آپ کے عہد خلافت میں اس سنت صحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین پر عمل کرنے سے کونسا امر مانع تھا۔

یہ چند سوالات کرنے کے بعد ہم بہی خواہان بنی امیہ سے پوچھتے ہیں کہ امیر معاویہ کا حضرت علی کے خلاف خروج اگر محض خطائے اجتہادی تھا تو ان روایات کا کیا بنے گا جن میں ہے کہ جس شخص کی امارت و خلافت پر لوگ متفق ہو جائیں اور پھر دوسرا اس کے خلاف خروج کرے تو اس دوسرے کی گردن اڑا دو، اور دوسری روائت کے مطابق وہ اس غلطی کی پاداش میں جہنم کا بھی سزاوار ہے۔

قارئین! غور فرمائیں کہ خلافت کا انعقاد ہمیشہ مدینہ منورہ میں ہوتا رہا اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدینہ منورہ کا انتخاب تمام عالم اسلام کے لئے قابل قبول رہا اس لئے کہ انتخاب کرنے والے لوگ متفقہ علیہ دوسرے لوگوں سے افضل تھے حضرت علی کا انتخاب بھی مدینہ منورہ ہی میں عمل میں لایا گیا مگر وہ نا قابل قبول قرار دیا گیا اور یزید پلید کی بیعت کا انکار بھی مدینہ منورہ والوں نے ہی کیا مگر اس کی حکومت کو خلافت راشدہ کے طریقہ سے قائم شدہ ثابت کیا جاتا ہے۔ مزید دھوکہ دینے کیلئے حواریان یزید یہ بھی کہہ دیتے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے خلاف امیر معاویہ کا خروج خطائے اجتہادی تھی اور یزید لعین کے خلاف امام حسین علیہ السلام کا خروج بھی خطائے اجتہادی تھا۔ اب اس خطائے اجتہادی سے امام حسین صرف اسی وقت بچ سکے جب انہوں نے یزید سے بیعت کرنے کا اقرار کر لیا ورنہ ان پر وہ تمام روایات صادق آتیں جو خلیفہ وقت کے خلاف خروج و بغاوت کرنے والوں کے حق میں آئی ہیں مگر امیر معاویہ اپنی خطائے اجتہادی پر بھی ثواب کے حق دار ہیں حالانکہ انہوں نے آخر تک بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے کا اقرار نہیں کیا۔ بہر حال! بتانا یہ ہے کہ امیر اور حاکم کے خلاف خروج کرنے والوں کی جو سزا مقرر ہے اگر اس کی زد میں جگر گوشہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امام حسین معاذ اللہ آسکتے ہیں تو کوئی ایسی وجہ نہیں جو حضرت امیر معاویہ کو اس سزا سے بچایا جاسکے۔ لہذا اس قسم کا بودا استدلال پیش کرنے والوں کو شرم آنی چاہیے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور سوچنا چاہیے کہ جس مقتدر ہستی کے لئے تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کت جوانوں کا سردار ہونے کی بشارت دے رکھی ہے اس لئے معاذ اللہ جہنمی وغیرہ کی مثالیں اسلام سے بغاوت کی شرمناک جسارت نہیں تو اور کیا ہے۔

اب ہم یزید کی بیعت کا تمام شاخسانہ ہدیہ قارئین کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔

بیعت یزید کی ابتداء

یزید پلید کی تحریک بیعت کا ابتدایہ متعدد کتب تاریخ وسیر کی روشنی میں جو سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ مغیرہ بن شعبہ جو منجانب امیر معاویہ کوفہ کے گورنر تھے جب ان کو امیر معاویہ نے معزول کر دینے کا فرمان بھیجا تو انہوں نے اس کی تعمیل نہ کی بلکہ تھوڑے دنوں بعد خود امیر معاویہ کے پاس آئے اور حاضری میں دیر ہونے کا سبب یہ بیان کیا کہ میں ایک عظیم الشان کام کی تکمیل میں مصروف تھا۔

امیر معاویہ نے پوچھا کہ وہ کیا کام تھا؟

مغیرہ بن شعبہ نے جواب دیا کہ آپ کے بعد یزید کی خلافت کے لئے لوگوں سے بیعت لے رہا تھا

امیر معاویہ نے پوچھا تو یہ کام مکمل کر لیا؟

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی بہر حال جولوگ نئے نئے اسلام لائے تھے وہ بھی اور جولوگ سرکاری درباری تھے قلیل تعداد میں داخل بیعت بھی ہو گئے مگر اکثریت نے اس کا فیصلہ اہل حجاز پر چھوڑ دیا۔

جس کے لئے امیر معاویہ نے مدینہ والوں کی بیعت لینے کے لئے مروان کو منتخب کیا مگر اسے خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی اس کے بعد حج کے موقع پر امیر معاویہ پہلے مدینہ آئے اور پھر مکہ مکرمہ میں گئے اگرچہ ہم اس واقعہ کو متعدد تواریخ کی روشنی میں بھی پیش کر سکتے ہیں اور بوقت ضرورت مختلف کتب معتبرہ کے حوالے سے بھی ہدیہ قارئین کریں گے۔

تاہم اب یہ واقعہ بالتفصیل عباسی کے انتہائی معتمد مورخ یا مصنف ابوبکر ابن العربی کی تصنیف العواصم من القواصم سے پیش کریں گے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تمام واقعات بیان کرنے کے بعد تارعنکبوت سے بھی زیادہ کمزور دلائل کا سہارا لے کر ابن العربی نے انہیں غلط ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی ہے

بہر حال یہ واقعات بلا شک وریب درست ہیں اور ان کو جھٹلانے کا جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے وہ نا قابل فہم اور حقائق کے سراسر خلاف ہے بہر حال پہلے آپ یزید کی خلافت راشدہ کے ظہور میں آنے کے حالات و واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہلی روائت

قان قیل فقد عهد الی یزید ولیس با هل
وجری بینه وبین عبد الله بن عمر وا بن الز
بیر والحسین ما قصه «المؤرخین» عن
وهب ابن جریر بن حا زم عن ابیه وعن غیره
لما اجمیع معا ویة ان یبا یع لا بنه یزید حج
فقدم مکة فی نحوا الف رجل فلماد نا من
المدینة خرج انم عمر وابن الذ بیر و عبد
الرحمٰن بن ابی بکر فلما قد م معا ویة المد ینة
صعد المنبر فحمد الله واثنی علیه ثم ذ کر
ابنه یزید فقال من احق بهذ ا الامر منه ثم ار
تحل فقد م مکة فقدی طوافه ود خل منز له
فبعث الی ابن عصر فتشهد وقال اما بعد یا ا
بن عمر فقد کنت تحد ثنی انک لا تحب ان
تبیت لیلة سو داء لیس علیک امیر وانی
احذر ک ان تشق عصا المسلمین، وان تسعی
فی فسا د ذات بینهم .فا ما سکت تکلم ابن
عمر فحمدالله واثنی علیه ثم قال ! اما بعد
فانه قد کا نت قبلک خلفا ئهم ابنا لیس
ابنک بخیر منهم فلم یروا فی ابنا ئهم ما رایت
فی ابنک ولکنهم اختار واللمسلمین حیث
علموا الخیار وانک تخذ رنی ان اشق عصا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

المسلمين ولم اكن لا فعل ،وانما أنا رجل من
المسلمين، فا ذا اجتمعوا على امر فا نما
اما واحد منهم فخرج ابن عمر۔
وارسل الى عبد الرحمٰن بن ابی بکر فتشهد ثم
اخذ فی الکلام فقطع علیه کلامه فقال انک
والله لودت انا وکلناک فی امر ابنک وانا
والله لا تفعل ، والله لتر دن هذا الا مر شوری
فی المسلمین اولتفرنها علیک جذعة ثم
وثب فقام فقال معا وية اللهم اکففه بما شئت
ثم قال علی رسلک ایها الرجل لا تشر فن لا
هل الشام فا نی اخا ف ان یسبقونی بنفسک
حتی اخبر العشية انک قد با یعت ثم کب بعد
ذالک علی ما بدالک من امر ک۔
ثم ارسل الی ابن الذ بیر فقال یا بن الذبیر انما
انت ثعلب رواغ کلما خرج من حجر دخل فی
آخر وانک عمد ت الی هذین الرجلین
فنفخت فی منا خر هما فقال ابن الذ بیر ان
کنت قد مللت الا ما رة فا عتز لها وهلم ابنک
فلنبایعه ارا یت اذا با یعت ابنک معک لا
یکما نسمع لا یکما نطیع ؟ لا تجتمع البیعة
لکما ابدا ثم قام فخرج معا وية فصعد المنبر
فقال انا وجد نا حا دیث الناس ذات عوار
وذعموا ابن عمر و ابن الز بیر وابن ابی بکر لم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

يبا يعوا ليزيد قد سمعو او طا عوا و با لعيو اله
فقال اهل الشام ،لا و الله لا ترضیٰ حتی یبایعو
اعلی روس الا شهاد والا ضربنا أ عنا قهم
فقال مه سبحان الله ما أسرع الناس الی
قریش با لشر لا اسمع هذه المقا لة من احد بعد
الیوم ثم نزل فقال الناس: با یعوا ۔ ویقولون هم
لم نبا لیع ویقولوالناس قد با یعتم

﴿العواصم من القواصم ص ۲۱۸﴾

پس اگر کہا جائے کہ ﴿معاویہ﴾ نے یزید کو ولی عہد
کیوں بنایا جبکہ وہ نا اہل تھا اور اس کے متعلق حضرت
عبداللہ ابن عمر ابن زبیر اور امام حسین علیہ السلام کے
ساتھ گفتگو ہوئی تھی جسے مورخین نے وہب ابن جریر
بن حازم کے باپ سے اور دیگر راویوں سے روایت
بیان کی ہے کہ جب امیر معاویہ نے اپنے بیٹے یزید
کے لئے بیعت کا ارادہ کیا تو ایک ہزار آدمی کو ساتھ
لے کر حج کے لئے مکہ معظمہ میں آئے پھر جب مدینہ
منورہ کے قریب گئے تو وہاں حضرت عبداللہ ابن
عمر ابن زبیر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر باہر نکلے پھر
امیر معاویہ مدینہ منورہ میں آئے اور منبر پر کھڑے ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر اپنے بیٹے یزید کا ذکر

کیا اور کہا کہ اس امر میں اس سے زیادہ کون مستحق ہے

پھر مکہ معظّمہ میں واپس آ کر طواف کیا اور پھر اپنے

مکان میں داخل ہوئے بعد ازاں حضرت عبداللہ بن

عمر کو بلا کر کلمہ پڑھا اور کہا اے ابن عمر کہ تم مجھ سے کہتے

تھے کہ میں بغیر امیر کے ایک رات گزارنا بھی پسند نہیں

کرتا اور اب میں تجھے سمجھاتا ہوں کہ مسلمانوں کے

درمیان پھوٹ نہ ڈالنا اور ان میں فساد برپا نہ کرنا

جب امیر معاویہ نے خاموشی اختیار کی تو عبداللہ بن عمر

نے خدا تعالیٰ کی حمد وثنا سے آغاز کلام کیا اور کہا کہ تجھ

سے پہلے بھی خلفا ہوئے ہیں اور ان کے بیٹے بھی

تھے۔ ان (خلفاء) نے تو اپنے بیٹوں کے متعلق وہ

نہیں سوچا جو تم اپنے بیٹے کے متعلق سوچتے ہو بلکہ

انہوں نے تو مسلمانوں کو اختیار دیا کہ وہ اپنی بہتری

خود سوچیں۔

اور تمہارا مجھے یہ کہنا کہ میں مسلمانوں میں تفرقہ نہ

ڈالوں تو میں ایسا کام نہیں کروں گا اور میں بھی

مسلمانوں ہی سے ایک شخص ہوں جب سب لوگ کسی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بات پر اجماع کر لیں گے تو، میں ان کے ساتھ ہوں اور پھر ابن عمر واپس آ گئے۔

پھر عبدالرحمن بن ابوبکر پہنچے (امیر معاویہ) نے تشہد پڑھ کر آغاز کلام کیا تو انہوں نے کلام کو قطع کرتے ہوئے فرمایا کہ واللہ تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے بیٹے کے معاملہ میں تمہیں اللہ کے سپرد کر دیں خدا کی قسم ایسا کام ہرگز نہیں کریں گے بخدا تم یہ فیصلہ مسلمانوں کے مشورہ پر چھوڑ دوں ورنہ یہ فتنہ تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور پھر آپ یکدم کھڑے ہو گئے تو اس نے کہا تو جسے چاہے اس کی زبان بند کر دے پھر کہا ٹھہر جاؤ اگر تم اہل شام کے سامنے اس طرح جاؤ گے تو مجھے ڈر ہے کہ وہ میرے پہنچنے سے قبل تمہارے جان نہ لے لیں میں ان کو بتا دوں گا کہ تم نے بیعت کر لی ہے اس کے بعد جو تمہارے جی میں آئے کرتے رہنا۔

پھر امیر معاویہ نے ابن زبیر کو بلایا اور کہا اے ابن زبیر بے شک تو ایک مکار لومڑی ہے جو ایک سوراخ سے نکل کر دوسرے میں داخل ہو جاتی ہے اور ان دونوں آدمیوں کو تم نے ہی پھونک دی ہوئی ہے۔

Jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن زبیر نے کہا اگر تم امارت سے تنگ آچکے
ہو تو خود معزول ہو جاؤ اور اپنے بیٹے کو اپنی جگہ پر لے
آؤ ہم اسکی بیعت کر لیں گے بتاؤ تو سہی کہ تمہاری
بیعت کے ساتھ تمہارے بیٹے کی بیعت بھی کر لی جا
ئے تو کس کی بات سنی جائے اور کس کا کہا مانا جائے تم
دونوں کی بیعت کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتی اور پھر اٹھ
کھڑے ہوئے پھر امیر معاویہ نے باہر آ کر منبر پر
کھڑے ہو کر کہا کہ کچھ لوگ الٹی ٹیڑھی باتیں کر رہے
ہیں کہ ابن عمر ابن زبیر اور ابن ابو بکر یزید کی بیعت
نہیں کی بے شک انہوں نے بات کو سنا ہے اور
اطاعت و بیعت کر لی ہے ﴿امیر معاویہ کا یہ اعلان سن
کر یہ﴾ اہل شام نے کہا نہیں واللہ ایسے نہیں وہ لوگ
ہمارے سامنے آ کر بیعت کریں ورنہ ہم ان کی
گردنیں اتار دیں گے۔

امیر معاویہ نے کہا سبحان اللہ لوگ قریش کے ساتھ شر انگیزی کو کتنے
تیز ہیں میں اس دن کے بعد کسی سے ایسی بات سننے کے لئے ہرگز تیار نہیں
پھر منبر چھوڑ دیا لوگ کہتے تھے کہ انہوں نے بیعت کر لی مگر وہ خود کہتے تھے کہ
ہم نے بیعت نہیں کی اور لوگ کہتے کہ نہیں تم نے بیعت کر لی ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسری روائت

وروی وهب من طریق آخر قال: خطب معاویة فذکر ابن عمر فقال: والله لبا لیعن أو لاقتلنه فخرج عبد الله بن عمر الی ابیه وسار الی مکة ثلاثا واخبر الی عبد الله بن صفوان۔

فدخل علی ابن عمر فقال اخطب هذا بکذا قال نعم قال فما ترید اترید قتاله؟ قال یا ابن صفوان الصبر خیر من ذلک لا قاتلنه فقدم معاویة مکة فنزل ذاطوی وخرج الیه عبد الله بن صفوان فقال انت تزعم انک تقتل ابن عمر ان لم یبائع لا بناک؟ قال: انا اقتل ابن عمر؟ انی والله لا اقتله۔

﴿العواصم من القواصم ص ۲۱۹﴾

وہب ہی سے دوسری سند سے یہ روائت آئی ہے کہ امیر معاویہ نے اپنے خطبے میں عبد اللہ ابن عمر کا ذکر کرتے ہوئے کہا خدا کی قسم یا تو وہ بیعت کرلے گا یا میں اسے قتل کردوں گا۔

عبد اللہ ابن عمر کا بیٹا عبد اللہ جب اپنے باپ عبد اللہ ابن عمر کو ملنے کے لئے مکہ معظّمہ آئے اور آکر امیر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معاویہ کے اس اعلان کی اطلاع دی تو ابن عمر رونے لگے عبداللہ ابن صفوان کو پتہ چلا تو انہوں نے عبداللہ بن عمر سے ملاقات کر کے استفسار کیا کہ کیا معاویہ نے اس قسم کا خطبہ دیا ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں عبداللہ ابن صفوان نے پوچھا اب کیا ارادہ ہے کیا معاویہ سے قتال کرو گے تو عبداللہ ابن عمر نے فرمایا اے ابن صفوان اس سے صبر بہتر ہے ابن صفوان نے کہا بخدا اگر اس نے یہ ارادہ کیا تو میں ضرور اس سے لڑائی کروں گا پھر معاویہ نے مکہ میں آ کر وادی طوی میں ڈیرا لگایا تو عبداللہ بن صفوان نے ملاقات کر کے پوچھا کہ تم نے یہ بات کی ہے کہ اگر ابن عمر نے بیعت نہ کی تو میں اسے قتل کردوں گا امیر معاویہ نے کہا بھلا میں ابن عمر کو قتل کرونگا واللہ میں ہرگز اسے قتل نہیں کروں گا۔

تیسری روایت

وروی وهب من طريق الثالث قال ان معاوية لما راح عن بطن مرّ قاصدا الى مكة قال

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لصاحب حرسه: الا تدع احد اليسيمعی الا
من حملة، فخرج یسیر وحده حتی اذا کان وسط
الا راک لقیه الحسین بن علی فوقف وقال
مرحبا واهلا یا بن بنت رسول الله صلی الله
علیه وآله وسلم سید شباب المسلمین دابة لا
ابی عبد الله یرکبها فاتی بر ذون فتحول
علیه ثم طلع عبد الرحمٰن بن ابی بکر۔
فقال مرحبا یا بن شیخ قریش و سیدهم ابن
صدیق هذه الامة دابة لابی محمد یرکبها
فاتی ببرذون فرکبه ثم طلع ابن عمر فقال
مرحبا واهلا بصاحب رسول الله وابن
الفاروق و سید المسلمین ودعا له بدابة
فرکبها ثم طلع ابن الذبیر فقال مرحبا واهلا
یا بن حواری رسول الله وابن الصدیق
وابن عمة رسول الله صلی الله علیه وآله
وسلم ودعا له بدابة فرکبها ثم اقبل یسیر
بینهم لا یسایره غیرهم حتی دخل مکة ثم
کانوا اول داخل و آخر خارج لیس فی الارض
صباح الا لهم فیه حا و کرامة لا لیعرض لهم
بذکر شی مما هو فیه حتی قضی نسکه
وترحلت اثقاله وقرب مسیره الی الشام
وانیخت رواحله فقالوا ایها القوم لا تخدعوا انه
والله ما ضع هذا الحبکم ولا لکر امتکم ولا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صنعه الا لما يريد فا عد وا له جوا با واقبلوا
على الحسين فقا لو ا انت يا ابا عبد الله قا ل
فيكم شيخ قريش و سيد ها : هذا احق با لكلام
فقا لو انت يا با محمد لعبد الرحمٰن بن ابى بكر
فقال لست هنا ك وفيكم صا حب رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم وابن سيد
المسلمين يعنى ابن عمر فقا لو الا بن عمر انت
فقال لست بصا حبكم ولكن اولو الكلام ابن
الذبير يكفكم قا لو انت يا ابن الذ بير قال نعم
ان اعطيتمونى عهود كم و مو اثيقكم ان لا
تخالفونى كفيتكم الرجل فلك ذلك فخرج
الا ذن فاذن لهم فدخلوا.
فتكلم معاوية فحمدالله و اثنى عليه ثم
قال لقد علمتم سيرتى فيكم وصلتى
لارحامكم وصفحى عنكم وحملى لما يكون
منكم ويزيد ابن امير المومنين اخوكم وابن
عمكم واحسن الناس لكم رايا وانما اردت ان
تقدموه باسم الخلافة وتكونو انتم الذين
تنزعون وتومرون وتجبون وتقسمون لايدخل
عليكم فى شئى من ذالك فسكت القوم ،فقال
الا تجيبونى ؟فسكت القوم فقال الاتجيبو
نى،فسكتوا فاقبل على ابن الذ بير فقال هات
يا ابن الذ بير فا نك لعمرى صاحب خطبة

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

القوم فقال نعم یا امیر المو منین اخیر ک،بین
ثلاث خصال ایها اخذت فهی لک رغبة،قال
لله ابو ک اعرضهن. قال ان شئت صنعت ما
صنع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
وان شئت صنعت ما صنع ابو بکر فهو خیر
هذه الامة بعد رسول الله صلی الله علیه وآله
وسلم وان شئت صنعت ماصنع عمر فهو خیر
هذه الامة بعد ابو بکر قال الله ابو ک :
ما صنعوا؟قال قبض ارسول الله صلی الله
علیه وآله وسلم فلم یستخلف احدا فارتضی
المسلمون ابابکر. فان شئت ان تدع امر هذه
الامة حتی یقضی الله فیه قضاء ه فیختار
المسلمون لانفسهم فقال:ایه لیس فیکم الیوم
مثل ابی بکر وانی لا آمن علیکم الا ختلاف
قال : فاصنع کما صنع ابو بکر عهد الی رجل
من قا صیة قریش لیس من نبی ابیه
فاستخلفه قال لله ابو ک الثالثة ؟قال تصنع
ما صنع عمر جعل الا مر شوری فی ستة نفر
من قریش لیس احد منهم من ولد ابیه
قال:عندک غیر هذا ؟قال :الا قال:فانتم ؟قالو
اونحن ایضا قال: اما لا فا نی اجبت ان اتقدم
علیکم ،انه قد اعذر من انذروان کان یقوم
القائم منکم انی فیکذ نبی علی رء وس الا شهاد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فاحتمل له ذلک وانی قائم بمقالة فان
صدقت فلی صدقی وان کذبت فعلی کذبی
۔وانی افسکم با للہ لکم لتن رد علی النسان
منکم لا ترجع الیہ کلمتہ حتی یسبق الی
راسہ ثم دعا بصا حب حرسہ فقال : اقم علی
کل رجل من ھولاء رجلین من حرسک فان
ذھب رجل یرد علی کلمۃ بصدق او کذب
فلیضر باہ بسیفیھما۔ثم خرج وخرجوا امعہ
حتی رقی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال
ان ھو لاء الرھط سادۃ المسلیمن وخیادھم ،لا
نسبتدبامر دو نھم ولا نقضی امرا الاعن مشور
تھم ۔وانھم ارتضوا وبا یعوالیز ید ابن امیر المو
منین من بعدہ فبا یعوا باسم اللہ فضر بو
اعلی یدہ ثم جلس علی را حتلہ وانصر ف
فلقیھم الناس فقا لو زعمتم فلما ارضیتم و
حسبیتم فعلتم قا لوا : انا واللہ ما فعلنا قا لوا:
فما منعکم ان تر دوا علی الر جل از کذب ؟
ثم با یع اھل المد ینۃ والناس : ثم خرج الی
الشام

☆العواصم من القواصم ۲۲۲☆

وہب ہی سے تیسری سند کے ساتھ اس طرح
مروی ہے جب امیر معاویہ نے وادی بطن مر سے مکہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معظمہ جانے کا ارادہ کیا تو محافظ کو بلا کر کہا کہ حفاظتی
دستہ میں سوائے خاص آدمیوں کے کوئی دوسرا شخص سا
تھ نہ چلے پس اکیلے ہو کر چلنے لگے حتی کے جب وادی
اراک کے درمیان پہنچے تو حسین ابن علی سے ملاقات
ہوئی امیر معاویہ نے رک کر کہا اے بنت رسول کے
بیٹے اور مسلمان نوجوانوں کے سردار ہلاً وسہلاً مرحبا پھر
ساتھیوں کو کہا ان کے لئے سواری لاؤ تو ایک ترکی
گھوڑا لایا گیا جس پر آپ سوار ہو گئے پھر عبدالرحمن
بن ابو بکر آئے تو امیر معاویہ نے کہا اے سردار قریش
اور بزرگ اور اس امت کے صدیق کے بیٹے خوش
آمدید اور کہا کہ ان کے لئے بھی سواری لاؤ تو انہیں
بھی ترکی گھوڑا پیش کیا گیا اور وہ بھی سوار ہو گئے پھر
عبداللہ بن عمر آئے تو انہیں بھی امیر معاویہ نے خوش
آمدید اور مرحبا کہا اور سواری پیش کی پھر عبداللہ بن
زبیر آئے تو امیر معاویہ نے کہا کہ اے ابن حواری
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدیق کے بیٹے اور
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کے پوتے
اہلاً وسہلاً پھر ایک سواری طلب کی گئی اور وہ بھی سوار ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گئے پھر ان کے سوا کسی آدمی کو ساتھ نہ ملایا اور سب

چلتے ہوئے مکہ معظمہ میں داخل ہو گئے یہ لوگ سب

سے پہلے مکہ معظمہ میں داخل ہوئے اور سب سے آخر

پر وہاں سے نکلے اس دوران امیر معاویہ کی طرف سے

انہیں تحائف وغیرہ بھی پیش ہوتے رہے۔

امیر معاویہ نے فراغت حج تک ان کے سامنے اپنا

ارادہ ظاہر نہیں کیا اور پھر جب سامانِ سفر باندھ کر شام

کی تیاری ہونے لگی تو ان حضرات میں سے بعض نے

بعض کو کہا کہ اے قوم دھوکے میں نہ رہنا معاویہ نے یہ

سلوک تمہاری بزرگی یا محبت کی وجہ سے نہیں کیا بلکہ یہ

سب سے کچھ مطلب براری کی ابتدا ہے لہٰذا اس کا

جواب ابھی سے سوچ لو چنانچہ سب سے پہلے حسین

علیہ السلام ابن علی سے کہا گیا کہ اے ابو عبداللہ اس کا

جواب آپ دیں گے آپ نے فرمایا تم میں سرداران

قریش اور بزرگ موجود ہیں اس کا انہیں زیادہ حق ہے

تو پھر انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابو بکر سے کہا کیا آپ

جواب دیں گے؟ تو انہوں نے جواب دیا تم میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی اور مسلمانوں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے سردار کے بیٹے ہیں ان سے کہو پھر جب عبداللہ بن
عمر سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا میں کام نہیں کر سکتا
آپ لوگ یہ کام عبداللہ بن زبیر سے کہا گیا تو انہوں
نے کہا میں یہ کام مشروط طور پر کر سکتا ہوں اگر آپ
لوگ وعدہ کریں کہ میرے جواب کی مخالفت نہیں کی جا
ئے گی تو میں بات کرلوں گا چنانچہ سب نے بلا تفاق
وعدہ کرلیا کہ ہم تمہاری مخالفت نہیں کریں گے ابھی یہ
بات ختم ہی ہوئی تھی کہ امیر معاویہ نے انہیں بلا بھیجا
اور جب یہ لوگ اندر گئے تو امیر معاویہ نے اللہ تعالیٰ
کی حمد وثنا سے آغاز گفتگو کرتے ہوئے کہا تم جانتے ہو
کہ میں نے تم سے کس قدر اچھا سلوک کیا ہے؟
میں تم سے ہمیشہ چشم پوشی کرتا رہا ہوں تم لوگوں
نے جو بھی بوجھ مجھ پر رکھا میں نے برداشت کیا
اور میرا یزید تمہارا چچا زاد اور تمہارا بھائی ہے اور
تمہارے متعلق اس کے خیالات بڑے نیک ہیں میرا
ارادہ ہے کہ تم اسے خلیفہ کا نام دے دو اور باقی تمام
معاملات تمہارے سپرد رہیں گے جسے چاہو رکھو جسے
چاہو نکال دو جو چاہو حکم چلاؤ اور جیسے چاہو مال تقسیم کرو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ تمہارے معاملات میں دخیل نہیں ہوگا سب لوگ خاموشی سے یہ گفتگو سنتے رہے تو امیر معاویہ نے کہا تم لوگ جواب کیوں نہیں دیتے؟

لیکن پھر بھی کسی نے جواب نہ دیا پھر پوچھا گیا جواب کیوں نہیں دیتے؟ مگر ادھر خاموشی ہی رہی تو امیر معاویہ نے ابن زبیر کو متوجہ کر کے کہا اے ابن زبیر تم ہی بولو بخدا آپ تو خطیب قوم ہیں تو انہوں نے کہا ہاں اے امیر المومنین میں تین باتیں پیش کرتا ہوں ان میں سے جو چاہو پسند کر لو تو امیر معاویہ نے کہا ہاں بیان کرو تو انہوں نے کہا اس معاملہ میں اگر مناسب سمجھو تو وہ کرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا اگر چاہو تو وہ کرو جو ابو بکر نے کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امت کے بہترین آدمی ہیں تو امیر معاویہ نے کہا خدا تیر باپ کو جنت عطا کرے انہوں نے کیا۔

ابن زبیر نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے تو جنہوں نے خلیفہ مقرر نہ فرمایا اہل اسلام نے اپنی مرضی سے ابو بکر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صدیق کو خلیفہ بنا لیا اگر چاہو تو یہ کام امت کی مرضی پر
چھوڑ دو یہاں تک کہ منشائے ایزدی پوری ہو جائے
اور مسلمان اپنے خلیفہ کو منتخب کر لیں تو امیر معاویہ نے
کہا کوئی اور بات کرو آج تم میں ابوبکر کی مثل کوئی شخص
موجود نہیں اور مجھے ڈر ہے کہ اختلاف نہ ہو جائے۔
پھر ابن زبیر نے کہا کہ ایسا کرو جو ابوبکر نے کیا تھا کہ
کسی ایسے شخص کو خلیفہ نامزد کر دیا جو قریشی تو تھا مگر ان
کے خاندان سے نہیں تھا تو امیر معاویہ نے کہا کہ
تیسری بات بیان کرو ابن زبیر نے کہا کہ تیسری بات
یہ ہے کہ وہ کرو جو عمر نے کیا انہوں نے یہ معاملہ قریش
کے چھ افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ کے سپرد کر دیا تھا اور
اس شوریٰ میں ان کے گھر کا ایک آدمی بھی نہ تھا۔
﴿حضرت ابن زبیر کے اس جواب کے بعد﴾ امیر
معاویہ نے پوچھا کہ اس کے سوا کوئی اور صورت ہو سکتی
ہے تو انہوں نے کہا نہیں امیر معاویہ نے پھر دوسرے
لوگوں سے پوچھا تم کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا ہمارا
بھی یہی خیال ہے تو امیر معاویہ نے کہا جو تمہاری
مرضی ہے کرو اگر میری بات نہیں مانتے تو نہ سہی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حالانکہ میں تمہیں ترقی دینا چاہتا ہوں اور میں نے تم کو
انتباہ کر کے اتمام حجت کر دیا ہے اگر تم میں سے کسی
شخص نے بھی بر سر عام میری بات کو جھٹلا کی کوشش کی تو
اس کا انتظام میں کر لوں گا میں ایک بات کرنے
والا ہوں اگر سچ بولوں گا تو اس اجر کا مجھے ملے گا اور اگر
جھوٹ بولوں گا تو اس کا گناہ میری گردن پر ہوگا اور
میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم لوگوں میں سے
کسی ایک نے بھی میری بات کو جھٹلایا تو اس کے بات
کرنے سے پہلے اس کا سر اس کی گود میں گرے گا۔
پھر اس نے اپنے محافظ کو بلا کر یہ حکم دیا کہ ان میں سے
ہر ایک آدمی کے سر پر اپنے دو دو آدمی مسلط کروا دو اگر
ان میں سے کسی شخص نے میری بات خواہ وہ جھوٹی ہو یا
سچی قطع کرنے کی کوشش کی تو وہ دونوں اس کی گردن
علیحدہ کر دیں پھر امیر معاویہ اور وہ سب لوگ باہر آئے
امیر معاویہ نے منبر پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ تبارک
وتعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور کہا کہ یہ لوگ مسلمانوں
کے سردار ہیں اور بزرگ ہستیاں ہیں ہم کوئی کام ان
کے مشورے کے بغیر نہیں کرتے اور نہ ہی کوئی کام ان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی مرضی کے بغیر کرنا چاہتے ہیں یہ سب لوگ خوش
ہیں اور انہوں نے میرے بیٹے یزید کے لئے بیعت کر
لی ہے لہذا تم بھی خدا کا نام لیکر اس کی بیعت کرو
چنانچہ لوگوں نے مسلسل بیعت شروع کر دی اور پھر
امیر معاویہ کے لئے سواری لائی گئی بعد ازاں
﴿عبداللہ بن زبیر وغیرہ﴾ کو لوگ ملے اور انہوں نے
کہا پہلے تم ایسی باتیں کرتے تھے پھر جب امیر معاویہ
نے تمہیں تحفے تحائف دیئے تو تم نے بیعت کر لی،
انہوں نے کہا واللہ ہم نے بیعت نہیں کی تو لوگوں نے
کہا جب امیر معاویہ نے جھوٹ بولا تھا تو تم نے اس
وقت اس کی مخالفت کیوں نہیں کی پھر مدینہ والوں اور
دوسرے لوگوں نے بیعت کر لی اور امیر معاویہ کا سفر
شام شروع ہو گیا۔

ابو بکر ابن عربی کی بو قلمبونیاں

ابو بکر ابن عربی نے یہ تمام روایات بیان کرنے کے بعد اپنے
فلسفیانہ انداز سے جو بوقلمبونیاں دکھائی ہیں وہ اسی کا حصہ ہیں۔
قارئین علامہ ابن خلدون کے تعارف میں پڑھ آئے ہیں کہ ابو بکر

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن عربی کا موقف اسی معاملہ میں قطعی طور پر غلط ہے اور اس نے مسئلہ کو سمجھنے میں سخت ٹھوکر کھائی ہے۔ بہر حال ابن عربی ان روایات کو درج کرنے کے بعد لکھتا ہے۔

میں صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ امیر معاویہ نے افضل امر کو چھوڑ دیا اس کو چاہیے تھا کہ خلافت کے معاملہ کو شوریٰ کے سپرد کر دیتا اور قریبیوں میں سے کسی کو مخصوص نہ کرتا چہ جائیکہ اپنے بیٹے ہی کو چن لیتا اور اسے زیبا ہی تھا کہ ترک اور فعل میں عبداللہ ابن زبیر کے مشوروں پر عمل کرتا۔ وہ اپنے بیٹے کی حکومت کی جانب مائل ہوا اور اس کے لئے بیعت کا ارادہ کیا جس نے بیعت کرنا تھی کر لی اور جس نے نہ کرنا تھی نہیں کی بہر حال شرعاً بیعت ہو گئی کیونکہ بیعت ایک یا دو آدمیوں کے کر لینے سے بھی منعقد ہو جاتی ہے۔ متن یہ ہے۔

الا انا نقول ان معاویة ترک الا فضل فی ان
یجعلها شوریٰ و لا یخص بها احد من قرابته
فکیف ولدا وان یقتدی بما اشا ربه عبد اللّٰه بن
زبیر فی الترک أو الفعل فعدل الی ولا ئة
ابنة وعقد له البیعة وبائعه الناس وتخلف
عنها من تخلف فانعقدت البیعة شرعا لا نها
تنعقد بوا حد وقیل با ثنین

﴿العواصم من القواصم ۲۲۲﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دو گواہ لاؤ

پھر اس کے بعد یہ لکھا ہے کہ اگر کہا جائے کہ یزید عادل نہیں تھا تو میں پوچھتا ہوں یہ کیسے معلوم ہوا۔ پھر لکھا ہے کہ اگر کوئی یہ کہے کہ یزید شرابی تھا تو میں کہوں گا دو گواہ پیش کرو۔

چونکہ ابوبکر ابن عربی کو قاضی بھی کہتے ہیں اس لئے وہ گھر کی عدالت لگا کر بات بات پر گواہ طلب کرتے ہیں حالانکہ ایک دو نہیں مدینہ منورہ کے ایک پورے گروہ نے اس کے شرابی ہونے کی گواہی دی تھی تو اہل مدینہ نے اس کی بیعت توڑی تھی

بہر حال یہ مسئلہ آئندہ اوراق میں با لوضاحت پیش کیا جائے گا اور قاضی صاحب کے حضور صرف دو ہی نہیں بلکہ کئی شہادتیں پیش کر دیں گے یہاں تو یہ بتانا ہے کہ قاضی صاحب نے ان تمام روایات کو باطل قرار دینے کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں :۔

روایات باطل ہو گئیں

امام بخاری نے ایک واضح باب لکھا ہے جو راہ صواب پر ہے انہوں نے اپنی صحیح میں وہ روائتیں درج کی ہیں جو ان سب روایتوں کا ابطال کرتی ہیں۔

روائت ہے کہ امیر معاویہ نے خطبہ دیا اور ابن عمر اس میں حاضر

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھے جیسا کہ بخاری نے عکرمہ بن خالد کے واسطہ سے ابن عمر سے روائت بیان کی ہے انہوں نے کہا۔

میں ام المومنین جناب حفصہ کے پاس گیا آپ غسل فرما کر آئی تھیں اور بالوں سے پانی کے قطرے گر رہے تھے میں نے ان سے کہا کہ آپ دیکھ رہی ہیں اور معاملہ یہاں تک پہنچ گیا ہے اور میرے لئے تو اس میں کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی تو انہوں نے فرمایا ان کے پاس جاؤ۔

وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ اگر تم نہ گئے تو مجھے خطرہ ہے کہ کہیں تفرقہ نہ پڑ جائے پھر حضرت حفصہ نے ان کو بھیج دیا۔

تو امیر معاویہ نے خطبہ دیا جو آدمی اس معاملہ میں گفتگو کرنا چاہے وہ سامنے آ جائے ہم اس معاملہ میں اس سے اور اس کے باپ سے زیادہ مستحق ہیں۔ تو حبیب بن مسلمہ نے عبداللہ بن عمر سے کہا پھر آپ نے اس کو جواب کیوں نہیں دیا۔

تو حضرت عبداللہ نے فرمایا میں نے اپنی چادر اتار کر ارادہ کیا کہ اس کو جواب دوں کہ اس چیز کا تم سے زیادہ حق دار وہ ہے جس نے اسلام کے لئے تجھ سے اور تیرے باپ سے جنگیں لڑیں۔

پھر مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ اس بات سے امت میں تفرقہ پیدا ہوگا اور خونریزی ہوگی نیز میری بات کا غلط مطلب لیا جائے گا تو میں نے جنت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کیا تو حبیب نے کہا کہ آپ بچ گئے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

متن ملاحظہ ہو:۔

وقد حسم البخاری الباب ونهج جادة الصواب
فروی فی صیحه ما یبطل جمیع هزا ال متقدم
وهو ان معاویة خطب وابن عمر حاضر فی
خطبة فیما روی البخاری ،عن عکرمة بن
خالد ان ابن عمر قال دخلت علی حفصة ونا
سا تها تنطف،قلت کان من الامر ما ترین ،
فلما یجعل لی من الا مر شی ،فقالت الحق فا
نهم ینتظرو نک

﴿العواصم من القواصم ص ۲۲۳﴾

واخشی ان یکون فی احتباسک عنهم فر قة
،فلم تدعه حتی ذهب فلما تفرق الناس خطب
معاویه فقال من کان یرید ان یتکلم فی هذا الا
مر فلیطلع لنا قر نه فلنحن احق به منه ومن
ابیه ،قال حبیب بن مسلمة فهلا اجبة ؟ قال
عبد الله ،فحللت حبوتی ،هممت ان اقول
احق بهذا الامر منک من قاتلک وابا ک
علی الا سلام فخشیت ان اقول کلمة تفرق
بین الجمع وتسفک الدم ویحمل عنی غیر
ذلک ،فذکرت ما اعدالله فی الجنان ، فقال
حبیب حفظت وعصمت

﴿العواصم من القواصم ص ۲۲۴﴾

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور بخاری نے روایت کی ہے کہ جب مدینہ والوں نے یزید کی بیعت کو توڑا تو عبداللہ بن عمر نے اپنے گھر والوں کو جمع کیا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے کہ بروز حشر ہر غدار کے لئے ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا

اور میں نے اللہ اور رسول کے لئے یزید کی بیعت کی تھی اور میں اس سے بڑی کوئی غداری نہیں سمجھتا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کے لئے ایک آدمی کی بیعت کریں اور پھر اس سے لڑنے لگیں اور جس شخص نے بیعت یزید کو توڑا ہے اس کا اور میرا فیصلہ ہوگا۔

وروى البخارى۔ أن أهل المدينة لما خلعوا يزيد بن معاوية جمع ابن عمر حشمه وولده وقال۔ اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

يقول ينصب لكل غادر لواء يوم القيامة وانا قد بايعنا هذا الرجل على بيع الله ورسوله واني لا علم غدرا اعظم من ان نبايع رجلا على بيع الله ورسول ثم ننصب له القتال واني لا اعلم احدامنكم خلعه ولا بايع في هذا الال مر الا كانت الفيصل بيني و بينه

﴿العواصم من القواصم ص ۲۲۴۔۲۲۵﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ھائے رے مجبوری

یہ دونوں روایات پیش کرنے کے بعد ابن عربی بڑے کرب کے ساتھ لکھتا ہے۔

اے اہل اسلام بخاری کی یہ روائت بھی دیکھو اور پہلی روائتوں کو بھی دیکھو جن میں کہا گیا ہے کہ عبداللہ بن عمر نے بیعت نہیں کی تھی اور معاویہ نے ویسے ہی کہہ دیا تھا کہ عبداللہ بن عمر نے بیعت کر لی تھی

پھر اپنے محافظ کو کہا کہ اگر یہ میری بات نہ مانے تو اس کی گردن مار دینا اور بخاری میں ہے کہ عبداللہ بن عمر نے اللہ اور اس کے رسول کی بیعت پر بیعت یزید کی ہے۔

ان روایات کا آپس میں تضاد دیکھو اور سلامتی کے لئے راجح روایت کو قبول کرو اور صحابی کرام اور تابعین کے معاملہ میں احتیاط کرو جب خدا نے تمہیں اس فتنہ سے بچا لیا اور تم نے اسے دیکھا بھی نہیں تو تم ان لوگوں سے کیوں ہوتے ہو جو اپنی زبانوں سے خونریزی میں شامل ہو گئے۔ اور زمین سے ان کے گوشت کے ٹکڑے اٹھانے کے بعد کتوں کی طرح ان کا خون چاٹ رہے ہیں اور اب کتوں کو خون چاٹنے کے سوا کیا مل سکے گا۔

متن ملاحظہ فرمائیں:۔

فانظر وامعشر المسلمین الی ماروی البخاری فی الصحیح والی ما سبق ذکرنا لہ روائۃ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعضهم ان عبد الله بن عمر لم يباتع وان معاوية كذب وقال قد بايع ،وتقدم الى حرسه يامره يضرب عنقه ان كذبه وهو قد قال فى رواية البخارى قد بايعنا على بيع الله ورسوله وما ينهما من التعارض وخذوا لا ان فسكم بالا رجع فى طلب الا سلامية والخلاص بين الصحابة والتا بعين فلا تكونوا ولم تشاهدوهم وقد عصمكم الله من فتنتهم ممن دخل بلسانه فى دمائهم ۔ فيلغ فيها ولوغ الكلب بقيه الدم على الارض بعد رفع الفريسة هلعمالم يلحق الكلب منها الا بقية دم سقط على الا رض۔

پھر آگے چل کر لکھا ہے اس سے ظاہر ہے امیر معاویہ کے قول کی تصدیق کردی جائے کہ معاویہ نے منبر پر کہا تھا کہ ابن عمر نے میری بیعت کرلی ہے تو بخاری نے عبداللہ بن عمر کا اپنا اقرار نقل کردیا۔

کہ میں نے یزید کی ہے اوراس کی فرمانبرداری کا وعدہ کیا ہے اور وہ بھی اس وقت جب مدینے کے لوگ یزید کے خلاف ہوچکے تھے

فلسفے کی مہربانی

ایک فلسفی بزرگ کا گھوڑا چوری ہوگیا صبح اٹھ کر ان کو معلوم ہوتو بڑی مسرت سے کہنے لگے شکر ہے میں اِس گھوڑے پر سوار نہیں تھا ورنہ چور مجھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھی چور لے جاتے۔

ایک اور فلسفی صاحب نظام کائنات کی کڑیاں ملانے میں مصروف تھے کڑاکے کی سردی پڑ رہی تھی۔

اور وہ کھلے صحن میں دیوار سے ٹیک لگائے مصروف فلسفہ تھے ان کی اہلیہ محترمہ نے ان کو چند بار اندر لے جانے کی کوشش کی مگر بے سود، نتیجہ صبح آپ کی اکڑی ہوئی لاش موصول ہوئی۔

ہم غیر ضروری باتوں میں الجھنا نہیں چاہتے ورنہ ان حضرات کے لئے ایسے ایسے لطیفے پیش کرتے کہ آپ کو ملا دو پیازہ اور شیخ چلی کی کہاوتیں بھول جاتیں۔

معتزلہ کا مذہب بھی شدت فلسفہ کا نتیجہ ہے حالانکہ ان لوگوں کی نیت بری نہیں تھی انہوں نے غیر مسلم فلاسفروں پر اسلام کی عظمت کا سکہ جمانے کے لئے فلسفہ میں ارتقاء حاصل کیا اور جب اس فن میں کمال حاصل ہو گیا تو انہوں نے مسائل شریعہ کو فلسفہ کے تابع کر کے سوچنا شروع کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سواد اعظم اہل سنت سے علیحدہ ہو گئے۔

یہی حال قاضی ابو بکر ابن العربی کا ہے ذہن میں ایک خیال پیدا ہو اور پھر اس کی کڑیاں ملانا شروع کر دیں اور اپنی ذہنی اختراع کو حقیقت متصور کر لیا۔

اگر یہ بات صرف ان کی سوچ تک رہتی تو نہایت اچھا تھا مگر بدقسمتی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے انہوں نے اپنی مزعومہ منطق کو نوٹ بھی کرنا شروع کر دیا اور پھر فلسفیانہ انداز فکر کا نتیجہ وہی ہوا جو ہونا چاہیے تھا یعنی وہ باتیں جو پہلے بیان کی تھیں ذہن سے نکلتی گئیں اور وہ ذہنی مفروضوں کو تحقیق سمجھ بیٹھے۔

قارئین ان کی بیان کردہ دس صفحات پر پھیلی ہوئے روایات پڑھ چکے ہیں جن میں بیعت یزید کے لئے امیر معاویہ کو مختلف مراحل سے گزرنا پڑا اور یہ بھی ملاحظہ کر چکے ہیں۔ کہ ان تمام روایات کے ابطال کے لئے انہوں نے آخر پر بخاری شریف کی وہ حدیث بیان کر دی ہے جس میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر یزید کی بیعت کر لی تھی۔

یہ روائت بیان کرنے کے بعد قاضی صاحب نے جو نتیجہ پیش کیا ہے وہ انکے فلسفیانہ ذہن کی پورے طور پر غمازی کرتا ہے۔

یعنی وہ تمام روایات جھوٹی اور غلط محض ہیں جن میں ہے کہ امیر معاویہ نے جناب حسین بن علی، عبداللہ بن زبیر، عبدالرحمن بن ابوبکر اور عبد اللہ بن عمر سے ملاقات کی تو انہوں نے انکار بیعت کیا۔

تفصیل آپ پڑھ ہی چکے ہیں۔ اس لئے ہم دوبارہ سے یہ واقعات نہیں دہرائیں گے تاہم چند ضروری نوٹ پیش خدمت ہیں۔

دعوے کی دلیل

قاضی صاحب کا دعویٰ ہے کے وہ روایتیں اس لئے غلط ہیں اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جھوٹی ہیں کہ ان میں حضرت عبداللہ ابن عمر نے یزید کی بیعت سے انکار کیا تھا جبکہ بخاری میں روایت ہے کہ انہوں نے یزید کی بیعت کر رکھی تھی۔

یہ دلیل بے کار ہے

ہم کہتے ہیں کہ پہلی روایت میں صرف عبداللہ بن عمر کی بیعت کا ہی تذکرہ نہیں بلکہ ان کے ساتھ مزید بھی تین بزرگ ہیں اور ان میں سے ایک وہ ہیں جو یزید کے برسر اقتدار آنے سے پہلے ہی انتقال فرما گئے اور دو وہ ہیں جو آخری دم تک اپنے موقف پر قائم رہے اور انہوں نے بیعت یزید نہیں کی تھی۔

چنانچہ ان چاروں میں سے ایک کا بیعت کر لینا ثابت کر کے ان روایات کو جھٹلانے کا کوئی جواز نہیں ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان تینوں روایات میں تمہاری اپنی تحریر کے مطابق بھی عبداللہ ابن عمر کا کوئی جملہ ایسا نہیں جس سے انہوں نے بیعت یزید سے کھلم کھلا انکار کیا ہو یا امیر معاویہ کے ساتھ اس معاملہ میں بحث کی ہو۔ بلکہ وہ گومگو کی حالت میں ہیں البتہ دوسرے بزرگوں کا واضح انکار موجود ہے۔

ان حالت میں سوائے اس کے کیا سوچا جا سکتا ہے کہ تمہاری یادداشت انتہائی کمزور اور ناقص ہے اور استخراج دلائل کا طریقہ بھی انتہائی بودا ہے۔ لہذا تمہیں یاد دلانے کے لئے تمہاری بیان کردہ پہلی روایتوں میں سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ جملے لکھے جاتے ہیں۔

جن میں حضرت عبداللہ ابن عمر کا موقف بیان کیا گیا ہے تا کہ

تمہارے مقلدین سے ہی کوئی اعتراف حقیقت کرلے۔

اپنے آئینے میں خود کو دیکھیے

پہلی روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان

ولکنهم اختار واللمسلمین حیث علموا

الخیار وانک تجذر نی ان اشق عصا

المسلمین ولم اکن لا فعل وانما رجل من

المسلمین فاذا اجتمعو اعلی امر فانما انا

واحد منهم فخرج ابن عمر

﴿العواصم من القواصم، ص۲۱۶﴾

حضرت عبداللہ ابن عمر نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے

بعد کہا تم سے پہلے بھی خلفاء ہوئے ہیں اور ان کے

بیٹے بھی تھے تمہارا بیٹا ان سے اچھا نہیں انہوں نے تو

اپنے بیٹوں کے متعلق یہ نہیں سوچا جو تم اپنے بیٹے کے

متعلق سوچ رہے ہو بلکہ انہوں نے اس کا اختیار

مسلمانوں کو دیا ہے کہ اپنی بہتری سوچیں باقی رہا مجھے

نصیحت کرنا کہ میں مسلمانوں میں اختلاف پیدا نہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کروں تو میں فی الواقع اختلاف نہیں ڈالوں گا اور

دوسرے مسلمانوں کی طرح جس بات پر وہ اتفاق کر

لیں ان کا ساتھ دوں گا اور پھر باہر آ گئے

دوسری روایت میں حضرت عبداللہ ابن عمر کا بیان۔

خطب معاویه ،فذکر ابن عمر فقال

واللہ لیبایعلن اولاً قتلنا الخ فبلغ الخبر الی

عبد اللہ بن صفوان ،فدخل علی ابن عمر

،فقال اخطب هذابکذا؟قال نعم قال فما ترید

،اترید قتالہ؟قال یا ابن صفوان واللہ لو اراد

ذالک لا قاتلنہ

(العوصم من القواصم، ص ۲۱۸)

امیر معاویہ نے خطبہ میں کہا کہ اگر ابن عمر نے بیعت

یزید قبول نہ کی تو میں اسے قتل کر دوں گا یہ خبر عبداللہ بن

صفوان کو ملی تو وہ حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس آئے

اور کہا کہ امیر معاویہ کی بات آپ تک پہنچی ہے؟

انہوں نے کہا ہاں ابن صفوان نے کہا کہ کیا معاویہ

سے لڑنے کا ارادہ رکھتے ہو تو آپ نے کہا لڑائی سے

صبر بہتر ہے۔

تیسری روایت میں حضرت عبداللہ ابن عمر کا بیان

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

فقالو لا بن عمر انت! فقال لست بصاحبکم
ولکن اولو الکلام ابن الزبیر یکفکم

﴿العواصم من القواصم، ص ۲۲۰﴾

حضرت امیر معاویہ نے عبداللہ بن عمر سے کہا کہ تم
کوئی بات کرو گے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں یہ کام
نہیں کر سکتا یہ گفتگو عبداللہ بن زبیر کے سپرد کر دیں وہ
اس معاملہ میں کافی ہیں

قارئین اندازہ فرمائیں کہ ان تینوں روایتوں میں کونسا جملہ ایسا ہے
جس سے یہ ثابت کیا جا سکے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیعت
یزید سے انکار کیا ہو بلکہ بخاری کی روایت سے ان میں سے دوسری روایت کی
تصدیق ہوتی ہے

کہ جب ابن عمر کے متعلق امیر معاویہ نے یہ کہا کہ اگر اس نے
بیعت نہ کی تو اسے قتل کر دیا جائے گا تو آپ نے اپنی ہمشیرہ ام المومنین
حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں تمام حالات پیش فرمائے تو انہوں
نے اس قتل و غارت گری سے بچانے کے لئے آپ کو مشورہ دیا جا کر یہ اعلان
کردو کہ مجھے یہ بیعت منظور ہے چنانچہ انہوں نے اس بیعت کو قبول کر لیا۔

اگرچہ یہ درست ہے کہ انہوں نے بیعت یزید کی تھی اور اپنے عہد پر
آخر تک قائم بھی رہے تھے تاہم بخاری کی اس رویت سے اتنا ضرور واضح ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جاتا ہے کہ اس سے پہلے ضرور کوئی ایسی بات ہوئی تھی

جس سے پریشان ہو کر حضرت عبداللہ بن عمر ام المومنین سیدہؓ کی

خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور صاف ظاہر ہوتا ہے

کہ آپ اپنے ان تینوں ساتھیوں حضرت امام حسین علیہ السلام

،حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر اور حضرت عبداللہ بن زبیر کے ساتھ

تھے۔اس سے یہ نتیجہ اخذ کر لینا کہ چونکہ حضرت عبداللہ ابن عمر نے بیعت کر

لی تھی اس لئے ایسا کوئی واقعہ ہوا ہی نہیں جس میں امیر معاویہ نے ان سب

کے بیعت کر لینے کا شوشہ چھوڑ کر دوسروں کو بیعت کر لینے پر رضامند کر لیا تھا

محض فلسفیانہ قلابازیاں ہیں۔

یہ تو تصدیق ھے

بخاری کی یہ روایت قطعی طور پر اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ

امیر معاویہ نے ان لوگوں دھمکی وغیرہ دے کر لوگوں سے علیحدہ رکھا اور اپنا

اعلان کر لینے کے بعد اسی حال میں سب کو چھوڑ کر واپس آ گئے۔

البتہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے قتل کی مزید دھمکی سن کر بیعت کر لی اور

ان تینوں روایات کے درست ہونے میں بخاری کی روایت مانع نہیں ہے

بلکہ ان کی تصدیق و تائید کرتی ہے اور ان کے راوی جناب وہب بخاری کے

معتبر راویوں سے ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لہذا قاضی ابوبکر ابن العربی صاحب نے ان روایتوں کو باطل قرار دیتے وقت ہرگز یہ نہیں سوچا کہ ان میں کوئی ایسا جملہ نہیں ہے جس سے بخاری کی روایت میں تعرض پیدا ہوتا ہے

بلکہ خواہ مخواہ شور مچانا شروع کر دیا ہے کہ اس بات کو مان جایئے جدھر بخاری ہے، اور اس کا انکار کر دیجیے جس میں بخاری کے سوا کوئی دوسرا ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ چلو ہم بخاری کی بات مان لیتے ہیں بخاری ہی میں کوئی ایسی روائت دکھادو جس میں ہو کہ حضرت امام حسین، حضرت عبداللہ ابن زبیر، اور حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر نے یزید کی بیعت کر لی تھی جبکہ امیر معاویہ کی بات سے انکار ان ہی لوگوں نے ہی کیا تھا اور عبداللہ بن عمر تو پہلے ہی سب کچھ تسلیم کیئے بیٹھے تھے۔

بہر حال عبداللہ بن عمر کے بیعت کر لینے سے ہرگز یہ لازم نہیں آتا کہ وہ پہلی روایات جھوٹی ہیں۔ جن میں حضرت امیر معاویہ نے دوسرے حضرات سے بیعت لینے کی کوشش کی تو انہوں نے صاف صاف انکار کر دیا اور اس بیعت کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سنت خلافت راشدہ کے خلاف قرار دیتے ہوئے دین میں ایک کھلی بدعت قرار دیا اور اس کی بیعت کو ہرگز شرعی بیعت نہیں کہا جاسکتا جو حکومت اور تلوار کے زور پر لی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عبد اللہ ابن عمر کا اجتہاد

قاضی ابوبکر ابن العربی کی تقلید میں عباسی وغیرہ اور اس کے پس خوردوں نے اس بات پر بڑا زور دے رکھا ہے کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما جیسے جلیل القدر صحابی اور صحابی زادے نے بیعت یزید کو برضا و رغبت قبول کرلیا اور آخر تک اپنے عہد پر قائم رہے تو پھر یزید کی خلافت حقہ پر کیسے اعتراض کیا جاسکتا ہے؟

یہ البتہ ایک سوال ہے جسے ایک واضح دلیل کا نام دیا جاسکتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس دلیل کے بل بوتے پر یزید خلیفہ راشد اور اس کی کسرائی امارت کو خلافت راشدہ کا نام دیا جاسکے۔

حضرت عبداللہ بن عمر کے بیعت کر کے اور اس پر قائم رہنے سے یزید پلید فرشتہ ہرگز نہیں بن سکتا بلکہ وہ وہی یزید ہے جو جمہور اہل اسلام کے نزدیک فاسق و فاجر اور ظالم بادشاہ تھا۔

اس لئے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنھما کا یہ ذاتی اجتہاد تھا اور اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اس ایک اجتہاد کے علاوہ آپ کے اور بھی متعدد اجتہادات ایسے ہیں جو حجت قرار نہیں پاتے۔

ابن العربی اور عباسی وغیرہ نے یہ روایت بھی بڑے ٹھاٹھ باٹھ سے درج کر رکھی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنھما نے اس وقت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جبکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا بلوائیوں نے محاصرہ کر رکھا تھا۔ اپنے آپ کو اس فتنہ سے بالکل بچائے رکھا

اور اس واقعہ میں کسی قسم کا کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ اور یہ روایت بھی بڑے زور و شور سے بیان کر رکھی ہے کہ جب جنگ صفین ہوئی تو باوجود حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بیعت خلافت کر لینے کے آپ نے جنگ میں حصہ لینے سے صاف انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں مسلمانوں پر تلوار اٹھانا نہیں چاہتا۔

ہمیں ان روایات کو قبول کر لینے میں ہرگز تامل نہیں مگر ہم بصد احترام ابن عربی سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ تم نے حضرت عبداللہ ابن عمر کا موقف بھی پیش کیا ہے کہ میں ایک لمحہ کے لئے بھی امیر کی بیعت سے علیحدہ نہیں رہنا چاہتا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جماعت سے علیحدہ ہو کر مرنے والا جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

اور یہ روایت بھی بیان کرتے ہیں کہ جب کسی شخص کی خلافت پر لوگوں کا اجماع ہو جائے تو اس پر خروج کرنے والے کو قتل کرنے کے لئے تم تلوار اٹھا لو اور تم یہ بھی کہتے ہو کہ حضرت عبداللہ ابن عمر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بیعت کر رکھی تھی

اور حضرت علیؓ کی بیعت قائم ہو چکی تھی کیونکہ ایک یا دو آدمیوں کے بیعت کر لینے سے بھی بیعت ہو جاتی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اب جبکہ حضرت عبداللہ ابن عمر نے حضرت عثمان غنیؓ سے بیعت کر رکھی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق ان پر بلوہ کرنے والوں کے خلاف تلوار کیوں نہ اٹھائی۔

اور پھر جب آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بیعت کر رکھی تھی تو آپ نے امیر معاویہ کے خلاف تلوار کیوں نہ اٹھائی اور جنگ صفین میں شرکت کرنے سے پہلوتہی کی۔

اگرچہ آپ کا ان دونوں مقامات پر خاموشی سے ایک طرف ہو رہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کے سراسر خلاف ہے جس میں تسلیم شدہ امیر کے مخالف کی گردن اڑا دینے کا حکم ہے۔

تاہم یہ آپ کا اجتہاد ہی کہلائے گا اور آپ نے اس روایت سے احتجاج کیا ہے جس میں ہے کہ مسلمان بھائی کا خون نہ بہاؤ۔ مگر آپ کا یہ اجتہاد پوری امت کے لئے حجت نہیں ہوسکتا ورنہ جنگ صفین میں طرفین کے مؤقف کو باطل قرار دینا پڑے گا۔

کیسے کیسے اجتھاد

یہی نہیں بلکہ حضرت عبداللہ ابن عمر کے بیسیوں ایسے اجتہادات کتب احادیث میں موجود ہیں جو مسلمانوں کے لئے قطعی طور پر حجت نہیں مثلاً بخاری شریف میں ہی یہ ایک روایت موجود ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ جب آپ سے جہاد ترک کرنے کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فر مایا اسلام کے یہ پانچ ہی ارکان ہیں ۔توحید ورسالت پر ایمان ۔ پانچوں نمازیں ، رمضان المبارک کے روزے ، ادائے زکوۃ اور حج بیت اللہ شریف

عن نافع ان رجلا اتی ابن عمر فقال یا عبد الرحمٰن ما حملک علی ان تحجعا ما وتعتمر عاو تترک الجهاد فی سبیل الله قد علم مارغب الله فیه قال یا ابن اخی بنالا سلام علی خمس ، ایمان با لله ورسوله ، والصلوٰة الخمس وصیام رمضان واداء زکوٰة وحج البیت

﴿بخاری جلد دوم،ص ۶۴۸﴾

اسی طرح جب آپ سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جب مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں قتال کرنے لگیں تو ان میں صلح کرا دو اور پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو اس سے لڑائی کرو جو زیادتی کرتا ہے تو حضرت عبد اللہ بن عمر نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کی بات ہے اس وقت مسلمانوں کی تعداد قلیل تھی اور یہ حدیث بھی بخاری شریف میں ہی موجود ہے بلکہ مندرجہ بالا روایت ہی کا ایک حصہ ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

متن ملاحظہ ہو:۔

قال یا ابا عبد الرحمٰن الا تسمع ما ذکر اللہ فی کتابہ وان طائفتان من المومنین اقتتلو فاصلحوا بینھما ، الخ الیٰ امر اللہ ج وقاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنۃ قال فعلنا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکان الاسلام قلیلا

﴿بخاری شریف جلد۲ ص ۶۴۸﴾

اسی طرح حضرت عبد اللہ ابن عمر کے ساتھ سے بھی زیادہ اجتہاد ایسے ہیں جو جمہور اہل اسلام کے لئے نا قابل قبول ہیں مثلاً آپ بیت اللہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرنا جائز قرار دیتے ہیں جبکہ کوئی آڑ موجود ہو۔

ہم زیادہ تفصیل میں نہیں جائیں گے اور نہ ہی یہ ہمارا مقصد ہے کہ بات کو خواہ مخواہ طول دے دیا جائے۔

چونکہ قارئین کی اس خلش کو دور کرنا ضروری امر تھا اس لئے چند باتیں بتا دی گئی اجتہاد روایات کی روشنی میں کیا جاتا ہے کسی بھی صحابی پاس جو روایت موجود ہو اس کا اجتہاد اسی کے مطابق ہوگا۔

سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام فرامین کا حصر آپ کا کوئی بھی صحابی نہیں کر سکا تھا اس لئے یہ صورت پیدا ہوئی اور ضروری نہیں کہ ہر اجتہاد دوسروں کے بھی لائق عمل یا حجت ہو کیونکہ اجتہاد میں غلطی کا امکان ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چنانچہ انہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جب کہا کہ اہل میّت کی آہ و بقا سے میّت پر عذاب ہوتا ہے

تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا نہیں، خدا کی قسم نہیں بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات کفار کے لئے فرمائی ہے

کہ ان کے مردے پر عذاب ہو رہا ہوتا ہے اور یہ اس پر رو پیٹ رہے ہوتے ہیں عبداللہ بن عمر نے جھوٹ نہیں بولا مگر اس کو یا تو سماع میں غلطی ہوئی یا اس سے سہواً ہو گیا ہے۔

قال لما بلغ عائشة قول عمر و ابن عمر قالت انكم لتحدثوني عن غير ولا مكذبين ولكن السمع يخطئى۔

دوسری روایت میں ہے۔

فقالت عائشه يغفر الله لابى عبد الرحمٰن اما انه لم يكذب ولكنه نسى او اخطاء

﴿مسلم شریف جلد اول، ص ۳۰۳﴾

عزمیت یا رخصت

بہر حال اس مسئلہ کو انہیں الفاظ پر ختم کیا جاتا ہے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما طبعاً بجائے ہنگامہ خیز زندگی حجرہ نشینی کو زیادہ پسند فرماتے تھے بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ آپ نے بجائے تب وتاب جاودانہ اور

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقام عزیمت کے مقام رخصیت کو اپنا رکھا تھا اور خواہ کتنا ہی اہم موقع کیوں نہ ہو جدال وقتال سے پرہیز کرتے تھے۔

یہی وجہ تھی کہ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آخری لمحات میں چھ افراد میں سے کسی ایک کو خلیفہ بنا لینے کے لئے وصیت فرمائی تو ساتویں امیدوار کے طور پر آپ کی خدمت میں حضرت عبداللہ ابن عمر کا نام بھی پیش کیا گیا۔

مگر آپ نے اس مشورہ کو مسترد کرتے ہوئے فرمایا کہ میں کسی ایسے شخص کو خلافت کی ذمہ داریوں کے اہل کس طرح سمجھ سکتا ہوں جو اپنی بیوی کو ٹھیک طریقے سے طلاق بھی نہ دے سکتا ہو۔

﴿طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۴۶﴾

بتایا یہ جا رہا تھا کہ جناب عبداللہ بن عمر فطرتاً جدال وقتال سے پہلو تہی کرتے تھے اور مجتہد فی الدین تھے ان کے سامنے اطاعت امیر کی ایسی ہی روایات تھیں جن کے پیش نظر انہوں نے بیعت یزید کر بھی لی اور پھر اسے توڑنے سے انکار کر بھی دیا۔

مگر ان کا یہ اجتہاد عالم اسلام کے لئے نا قابل قبول نہیں تھا خاص طور پر اہل مدینہ جن میں صحابیؓ بھی تھے اور صحابہ زادے بھی اور ان کے مقدس نفوس نے جب دمشق میں جا کر خود تصدیق کر لی کہ یہ یزید فسق وفجور میں پورے طور پر مبتلا ہے اور یہ خبر پوری تصدیق کے ساتھ مدینہ منورہ میں پہنچ گئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو انہوں نے اس بیعت کے پرنچے اڑا دیئے اور اسے بھی اجتہاد ہی کہا سکتا ہے

چنانچہ تمام اہل مدینہ کا یہ اجتہاد تھا کہ فاسق و فاجر اور تارک نماز آمر کے خلاف آواز اٹھانا ضروری ہے اور عبداللہ ابن عمر کا یہ اجتہاد کہ جب ایک شخص کی بیعت کر لو تو جب تک وہ مرتد ہو کر دائرہ اسلام سے نکل نہ جائے اس کی اطاعت کرو!

مگر اس بات پر آپ نے یہاں بھی عمل نہیں کیا کہ امیر کے خلاف جو شخص بھی خروج کرے اس کی گردن اڑا دو اور نہ ہی آپ نے اس پر اس وقت عمل کیا جب امام حسین علیہ السلام مکہ معظمہ سے کوفہ کو روانہ ہوئے تھے حالانکہ پوری حدیث پر عمل اسی صورت میں ہو سکتا تھا

کہ آپ یزید کی حمایت میں امام حسین سے بھی لڑائی کرتے اور واقعہ حرّہ کے وقت اہل مدینہ پر بھی تلوار اٹھاتے۔

مگر آپ اپنی طبیعت کے موافق ہر مقام پر لڑائی جھگڑے سے اجتناب کرتے رہے اور خونریزی سے بچتے رہے اور آخر میں اس احتیاط اور سلامت روی کے باوجود بھی حضرت عبداللہ بن زبیر کے دور خلافت میں حجاج بن یوسف کے ایک فوجی نے آپ کو زہر آلود نیزہ سے شہید کر دیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا یہ بیعت خلافت ہے

قارئین کو اچھی طرح یاد ہوگا کہ امیر معاویہ نے یزید پلید کے لئے حجاز مقدس میں کون کون سے حربے استعمال کئے کیا اس بیعت کو خلافت راشدہ کی بیعت کہا جا سکتا ہے؟

ہرگز نہیں کیونکہ حضرت امام حسین علیہ السلام حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر اور حضرت عبداللہ بن زبیر نے اپنی گفتگو سے امیر معاویہ کو لاجوب کر دیا تھا اور ان پر ثابت کر دیا تھا کہ یہ بیعت اسلامی بیعت نہیں اور بالآخر امیر معاویہ نے ان سے مایوس ہو کر لوگوں میں یہ اعلان کر دیا تھا کہ ان سب نے بیعت کر لی ہے لہذا تم بھی بیعت کر لو۔

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ عبداللہ بن عمر نے بھی اس بیعت کو غلط قرار دیا تھا کہ لڑائی جھگڑے سے بچنے کے لئے یہ اقرار کر لیا کہ اگر لوگوں نے تمھاری بات مان لی تو میں انکار نہیں کروں گا۔

اور ان روایات کے علاوہ شارحین بخاری نے یزید کی بیعت کو توڑنے کے قول ابن عمر کی تشریح میں جو لکھا ہے اس میں بیعت کرنے کا واقعہ اس طرح درج ہے

کہ جب امیر معاویہ نے عبداللہ بن عمر سے یزید کے لئے بیعت لینا چاہی تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ میں دو امیروں کی بیعت کیسے کر سکتا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوں تو امیر معاویہ نے انہیں ایک لاکھ درہم بھیج دیا اور آپ نے قبول کرلیا۔

اور پھر جب امیر معاویہ فوت ہوئے تو یزید کو آپ نے خط لکھ دیا کہ:۔

﴿مجھے تیری بیعت قبول ہے﴾

عن نافع ان معاویہ ارادا ابن عمر علی عن
یبالع لیزید فابیٰ وقال لا ا بائع الا میرین
،فارسل الیه معا ویة بمائة الف درهم فا خز ها
فرس الیه رجلا فقال له ما یمنک ان
تبایع؟فقال ذالک ذالک یعنی عطا ء ذالک
المال لاعجل وقوع المبائعة ان دینی عندی
اذا الرخیڈ فلما مات معاویة کتب ابن عمر الی
یزید۔

﴿فتح الباری شرح بخاری جلد ۵، ص ۱۲۷﴾

یہی نسخہ

یہ نسخہ جناب امیر معاویہ نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کے لئے بھی استعمال کیا تھا مگر انہوں نے قبول نہ کیا اور اس پیش کش کو مسترد کرتے ہوئے فرمایا کہ میں دنیا کے بدلے دین فروخت نہیں کروں گا۔

چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی الاصابہ ابن عبدالبر الاستیاب میں اس حقیقت کا یوں اظہار کرتے ہیں۔

زہیر بن عبداللہ بن نافع سے روایت ہے کہ امیر معاویہ نے لوگوں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو بلا کر یزید کی بیعت کے لئے خطبہ دیا، پھر حسین ابن علی، عبداللہ ابن زبیر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے کلام کیا تو عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے فرمایا کہ یہ ہرقلیہ طریقہ ہیکہ ایک قیصر کے مرنے پر دوسرا قیصر تخت نشین ہوتا رہا ہے۔ خدا کی قسم یہ کبھی نہیں ہوگا اور عبدالعزیز نے زہری کی سند سے بیان کیا کہ امیر معاویہ نے واپس آ کر ایک ہزار دینار عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے پاس بھیجا تو انہوں نے واپس کر دیا اور فرمایا! کہ میں دنیا کے بدلے دین فروخت نہیں کرتا اور پھر مکہ معظّمہ میں چلے گئے اور یزید کی بیعت مکمل ہونے سے پہلے ہی انتقال فرما گئے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ان کے وصال کی خبر پہنچی تو آپ مکہ معظّمہ تشریف لے گئیں اور ان کے مزار پر روتی رہیں۔

متن یہ ہے:۔

واخرج الزبیر عن عبد الله بن نافع قال خطب
معاویة فدعا الناس الی بیعة یزید فكلمه
الحسین بن علی وابن ازبیر وعبد الرحمٰن بن
ابی بکر فقاله عبد الرحمٰن اهر قلیلة كلما
مات قیصر کان قیصر مكانه لا نفعل والله
ابدا و لبسنده له عبد العزیز الزهری قال بعث
معاویه الی عبد الرحمٰن بن ابی بکر بعد ذالک
الف دینار فردها وقال لا ابیع دینی بد نیائی
وخرج الی المكة فمات بها قبل ان تتم بیعت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الیزید ولما بلغ عائشه خبره خرجت حاجة فو
قفت علی قبره فبکت

﴿الاصابہ فی تمیز الصحابۃ جلد دوم، ص ۴۰۰﴾

﴿الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد۲، ص ۳۹۳﴾

انہی کتابوں اور بخاری شریف وغیرہ میں ہے کہ امیر معاویہ نے حجاز مقدس میں اپنی آمد سے پہلے مروان کو لکھا کہ لوگوں سے یزید کے لئے بیعت لو اور مروان نے حکم حاکم کو پہنچانے کے لئے جب اہل مدینہ کو جمع کر کے خطبہ دیا تو حضرت ابو رحمن بن ابو بکر نے فرمایا کہ یہ سنت ہرقل ہے یہ سنتے ہی مروان نے آپ کو پکڑنا چاہا تو آپ نے اپنی ہمشیرہ سیّدہ عائشہ صدیقہ کے حجرہ میں پناہ گزیں ہوئے۔ مروان بھی آپ کے پیچھے تھا۔

اس نے حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر کو کہا کہ تمہارے حق میں یہ آئت نازل ہوئی ہے ﴿لوالدیہ اف﴾ یعنی تم اپنے والدین سے زیادتی کرتے ہو ۔ اس کی خرافات سن کر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پردے کے پیچھے سے اس کا انکار فرمایا۔

اور فرمایا کہ:۔ اگر تم چاہو تو اس کا نام بتا دوں کہ یہ کس کے لئے نازل ہوئی ہے۔

واخرج البخاری من طریق یوسف بن ما هلک
کان مروان علی الحجاز استعمله معاویة
فخطب فذکر یزید بن معاویة لکی یبا یع له

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعد ابیه فقال له عبد الرحمٰن بن ابی بکر شیأ ، فقال خذوه، فدخل بیت عائشة فقال مروان هذا الذی وانزل الله فیه ﴿والزی قال لوا لدیه اف لکما﴾ فانکرت عائشة ذالک من وراء ا لحجا ب ،

واخرجه النسائی والا سما عیلی من وجه آخو مطولا فقال مروان سنة ابی بکر وعمر، فقال عبد الرحمٰن سنة هرقل و قیصر وفیه فقالت عائشة واللہ ما هو به ولو شئت ان اسمیه لسمیته ،

﴿الاصابہ جلد۲، ص ۴۰۰﴾

﴿الاستیعاب جلد۲، ص ۳۹۳﴾

عجیب دھوکا

عباسی وغیرہ نے متعدد بار یہ دھوکا دینے کی کوشش کی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کا وصال تو ۵۳ھ میں ہو گیا تھا اور یزید کی تخت نشینی کا دور ۶۰ھ ہے تو یہ دھوکا محض دھوکا ہے

کیونکہ یزید کی ولیعہدی کا پروگرام ۵۰ھ سے بھی پہلے مرتب ہو چکا تھا کیونکہ اس فتنہ کا آغاز کرنے والے مغیرہ بن شعبہ ۵۰ھ میں انتقال کر گئے تھے اور یہ مسئلہ بہر حال ان کی زندگی میں ہی اٹھا تھا کیونکہ بعد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

از انتقال تو انہوں نے یہ مشورہ امیر معاویہ کو نہیں دیا ہوگا۔

عباسی نے بخاری شریف کی وہ حدیث نقل کر کے جس میں عبدالرحمان بن ابو بکر نے اس بیعت کو ہرقل کی سنّت قرار دیا تھا لکھا ہے کہ مروان کے کہنے پر سب لوگوں نے ہی بیعت یزید کو تسلیم کر لیا تھا اور صرف عبدالرحمٰن بن ابو بکر نے ہی انکار کیا تھا چہ خوب ہم پوچھتے ہیں کہ اگر مروان یہ کام مکمل کر چکا تھا تو امیر معاویہ کو مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ میں اس کے لئے اتنے پاپڑ کیوں بیلنے پڑے۔

حقیقت یہ ہے کہ جھوٹ کے پاؤں ہوتے ہی نہیں اور حقائق کو خواہ کتنا مسخ کرنے کی کوشش کی جائے حقائق ہی رہتے ہیں۔

اور یہ قطعی بات ہے کہ یزید کی بیعت کا کوئی شرعی جواز موجود نہیں تھا ورنہ لاکھ لاکھ درہم اور ہزار ہزار دینار سے رائے عامہ کو خریدنے کی کوشش نہ کی جاتی۔

جو حکومت تلواروں اور دیناروں اور کے زور پر معرض وجود میں آئی ہو اسے خلافت حقہ اور خلافت راشدہ کس طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے اور پھر اس سنت ہرقلیہ پر عمل کرنے سے جس طرح اسلامی اقدار پامال ہوئیں ان کو ہر انصاف پسند مسلمان ٹھیک طور پر جانتا ہے۔

ابو بکر ابن العربی نے اس امارت کو خلافت حقہ اور عباسی وغیرہ نے خلافت راشدہ ثابت کرنے کے لئے جو ایوان استدلال سجایا تھا وبفضلہٖ تعالٰی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زمین بوس ہو چکا ہے۔

اب یزید کا تعارف باقی ہے جسے صحابہ کا امام وامیر اور فرشتہ ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا ہے۔

یزید کا اصلی چہرہ

قارئین باب اول میں یزیدیت کے پرستاروں کے یزید پلید کی مدح وستائش میں لکھے ہوئے متعدد قصائد ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

مگر لفظوں کے یہ خوبصورت غلاف یزید کے بھیانک چہرے کو کیسے ڈھانپ سکتے ہیں جب کہ اس کی مکروہ تصویر قرطاس عالم پر کھینچی جا چکی ہے۔

خارجیوں کی خلافت راشدہ معرض وجود میں آنے کا شاخسانہ قارئین بالوضاحت ملاحظہ فرما چکے ہیں اب ان کے خلیفہ راشد پیدائشی جنتی اور معصوم فرشتہ کے کرتوت ملاحظہ فرمائیں۔

سب سے پہلے ہم یزید نوازوں کی یزید نوازیوں کا جواب دیں گے اور پھر اس کے کارنامے پیش کریں گے۔

ایک جھوٹ اور سہی

ہمارے قارئین یہ تو جان ہی چکے ہیں کہ یزید کے میر یزید کے منشی یزید کو یگانہ روزگار عابد وزاہد تابعی تسلیم کر کے اسے صحابہ کا امام اور امیر ثابت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرتے ہیں مگران کے امام دوم ابوبکر ابن العربی جن کا نام آپ گزشتہ صفحات میں کئی بار پڑھ چکے ہیں یزید کی امارت کو بزم خویش خلافت حقہ تسلیم کرانے کے بعد اسے صحابی بھی تسلیم کرانا چاہتے ہیں۔

چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے یزید کا تذکرہ صحابہ کرام میں کیا ہے اور اس کے تابعین کا ذکر شروع کیا ہے۔

ملاحظہ ہو:۔

وهذا احمد بن حنبل على تقسفه وعظيم منزلة فى الدين وورعه قد اد خلت يزيد بن معاوية فى كتاب الزهد انه كان يقول فى خطبة اذا مرض احد كم مرضاً فا شقى ثم تماثل فلينظر الا افجل عمل عنده عنده فليلزمه ولينظر الى أسو أعمل عندپ فليدعه وهزا يدل على عظيم منزلة عنده حتى يدخله فى جملة الزادها من الصحابة والتابعين الذى يقتدى بقولهم وير عوى من وعظمهم، ونعم وما ادخله الا فى جملة الصحابة قبل ان يخرج الى ذكر ا لتابعين

﴿العواصم من القواصم ص ۲۳۳﴾

ترجمہ:۔

اور یہ امام احمد بن حنبل ہیں ان کا دین اور تقویٰ میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عظیم مقام ہے انہوں نے اپنی کتاب الزہد میں یزید بن معاویہ سے روایت نقل کی ہے کہ اس نے خطبہ میں کہا تھا کہ جب تم میں سے کوئی آدمی بیمار ہو کر نزع کے عالم میں پہنچ کر پھر تندرست ہو جائے تو وہ غور کرے اور اس عمل کو لازم قرار دے لے جو افضل ترین ہو اور پھر اپنے کسی برے عمل کو دیکھے تو اسے ترک کر دے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یزید کا مقام امام احمد بن حنبل کے نزدیک بہت بلند تھا حتیٰ کہ امام احمد بن حنبل نے یزید کو ان زہاد صحابہ اور تابعین میں شمار کیا ہے جن کی اقتداء کی جاتی ہے اور جن کے واعظ سے لوگ گناہ چھوڑ دیتے ہیں اور ہاں! امام احمد بن حنبل نے یزید کو صحابہ میں شمار کیا ہے اور پھر اس کے بعد تابعین کا ذکر ہے

کیا یزید صحابی بن گیا

یہ ہے ترجمہ قاضی ابن عربی صاحب کی عبارت کا اب اس سے بڑھ کر کذب وفریب دہی کی واردات کیا ہو گی کہ فرضی عبارت بنا کر امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب بھی کر دی جائے اور ان کی کتاب کا نام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھی لکھ دیا جائے۔

آپ اندازہ کریں کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے کئی سال بعد پیدا ہونے والے ایک ظالم بادشاہ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابی ثابت کرنے کے لئے فرضی عبارتیں بنا سکتا ہے وہ حقیقت بیان کرنے میں کہاں تک مخلص ہوگا۔

حقیقت یہ ہے کہ یزید کی خلافت کو اور بیعت خلافت کو اعتراضات سے بچانے کے لئے قاضی صاحب نے جو ہاتھ پاؤں مارے ہیں وہ ان سب ان کے فلسفیانہ ذہن کی پیداوار ہے

ورنہ حقیقت سے تو اس کا دور کا بھی تعلق نہیں اور اب یہ شوشہ چھوڑ دیا ہے کہ امام احمد بن حنبل تو یزید کا تذکرہ صحابہ کرام میں کرتے ہیں۔

عباسی نے بھی اس روایت کو اپنی کتاب خلافت معاویہ ویزید کے صفحہ ۲٦ پر ابن عربی کے ہی حوالہ سے نقل کیا ہے اور حاشیہ میں لکھ دیا کہ موجودہ کتاب الزہد میں یہ روایت موجود نہیں۔

علاوہ ازیں تم نے بھی تو یزید پلید کی حضرت ابو درداء صحابی سے ان کے انتقال کے تیس سال بعد ہم نشینی ثابت کر ہی دی ہے آخر یہ غیر حقیقی باتیں اور تاریخی فراڈ کہاں تک تمہارا ساتھ دیں گے۔

جیسا کہ ہم پہلے بھی بتا چکے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ ہی وہ بزرگ ہیں جنہوں نے واضح طور پر یزید پلید کو کافر کہا اور مستحق لعنت قرار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیا اور تم انہی امام صاحب پر تہمت لگا رہے ہیں کہ وہ اسی یزید کو صحابہ کرام کو شمار کرتے ہیں اور اس کی روائتیں بیان کرتے ہیں

شرم تم کو مگر نہیں آتی!

ہمارا چیلنج

اس سے قبل کے یزید پلید مکروہ ترین تصویر کا خاکہ قارئین کے سامنے لایا جائے اور اس کے مکروہ چہرے پر ڈالے ہوئے خاجیوں کی لفاظی کے پردے کے نقابوں کو نوچا جائے ہم دنیا بھر کے تمام یزید نوازوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر تم سب لوگ مل کر بھی جمہور اہل سنت کے کسی بھی مصدقہ کتاب سے یہ ثابت کر دو کہ چاروں فقہی ائمہ کرام میں سے کسی ایک نے بھی یزید کو خلیفۂ برحق ثابت کیا ہو اور امام حسین علیہ السلام کی شہادت کو **خروج عن الجماعت** قرار دیتے ہوئے فتنہ خیزی اور شر انگیزی کا نام دیا ہو تو ہم تمہیں مبلغ ایک ہزار روپے نقد ادا کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں ذرا بھی سچائی کی رمق باقی ہے تو یہ انعام حاصل کرنے کی ضرور کوشش کریں۔ عبارات کو توڑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مروڑ کے پیش کرنا تحقیق نہیں فراڈ ہے بہر حال یہ چیلنج
کر دینے کے بعد بھی ہمیں قطعی طور پر یقین ہے کہ یہ
انعام تم لوگ قیامت تک بھی حاصل نہیں کر سکو گے
کیونکہ ایسا ثبوت پیش کیا جانا محال ہی نہیں ناممکنات
سے ہے بھر صورت اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو
ثبوت پیش کرو بصورت دیگر اپنی اب تک کی گئی تمام
خرافات کو نذر آتش کرتے ہوئے از سر نو اسلام قبول
کر کے خدا تعالیٰ سے سابقہ گناہوں کی معافی طلب
کرو در توبہ تو وا ہی رہتا ہے، ممکن ہے کہ رحمت خدا
وندی تمہیں اپنے دامن میں جگہ دے دے، ورنہ تم
لعنت کے گھڑوں میں تو گر ہی چکے ہو، ہمارا دعویٰ ہے
کہ جمہور اہل سنت میں سے کسی ایک کا بھی کبھی یہ
عقیدہ نہیں رہا کہ **نعوذ باللہ من ذالک**
امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام حکومت کے باغی
تھے اور یزید پلید خلیفہ برحق ہونے کے ساتھ ساتھ
متقی اور پرہیز گار بھی تھا اور اس کے نام کے ساتھ رضی
اللہ عنہ لکھنے کا جواز موجود ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہر حال:۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیگر علمائے اہل سنت سلف و خلف کی یزید کے بارے میں آراء ہم بالوضاحت آئندہ اوراق میں پیش کریں گے یہاں یزیدیوں کے سب سے بڑے حربہ کی قلعی کھولی جاتی ہے اور وہ حربہ ہے

حدیث قسطنطنیہ،، اسی روایت کی بنا پر ان لوگوں نے یزید کی شان بیان کرنے میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے ہیں اور اسی ہتھیار کے بل بوتے پر شان اہل بیت میں طعن و تشنیع کے تیر برسائے ہیں۔

بہر حال حدیث قسطنطنیہ کی تحقیق پیش خدمت ہے۔

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خارجیوں کا سب سے بڑا

حربہ

حدیثِ قسطنطنیہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حدیثِ قسطنطنیہ

حمایتِ یزید پلید میں خارجیوں کے اسلحہ خانہ میں سب سے بڑا جو حربہ ہے وہ بخاری کی وہ حدیث ہے جس میں قیصر کے شہر یعنی قسطنطنیہ پر حملہ آور ہونے والی فوج کے لیے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغفور لھم فرمایا۔

خلافت معاویہ ویزید اور رشید ابن رشید میں اِس حربہ کو دو صد سے بھی زیادہ بار استعمال کرتے ہوئے عوام کو یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ یزید اِس فوج میں بحیثیت جرنیل شامل تھا۔ اُس لیے وہ مغفور لھم کی بشارت میں شامل ہے۔ اور یہ کہ اُس کی مغفرت یقینی ہے۔

بلکہ رشید ابن رشید کے بے وقوف اور چرب ساز مصنّف نے اس حدیث سے استنباط کرتے ہوئے یزید کو پیدائشی جنّتی کے لقب سے بھی ملقب کر دیا ہے۔ اور اس پیدائشی جنّتی کے جُملہ کو بھی اس نے بار بار دہرا کر عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی ہے۔

چونکہ اس احمق الناس نے کسی بھی کتاب کے ماخذ کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا اور محض کتاب خلافت معاویہ ویزید کی تحریروں اور استدلال سے متاثر ہو کر ہی کتاب ترتیب دی ہے۔ اس لیے وہ یقین واعتماد سے اس بات پر اڑا ہوا ہے کہ یزید پلید قطعی طور پر جنّتی ہے اور بشارتِ مغفرت کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مصداق ہے۔

اس مجہول ترین انسان نما حیوان کو یہ تک بھی معلوم نہیں کہ عباسی ۔نے یہ استدلال پیش کرتے وقت کونسا فراڈ کھیلا ہے اور وہ فریب دیتے وقت کسقدر مضطرب ہے۔

مثل مشہور ہے ! کہ نقل کے لیے بھی عقل کی ضرورت ہوتی ہے۔اور جہاں عقل کا سرے سے ہی فقدان ہو وہاں سوائے جہالت کے اور کیا ہوگا۔

بہر حال ابو یزید جسے ہم ابنِ یزید کہیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔کا رنگ قطعی طور پر تقلیدی ہے۔اور وہ ان تمام تر روایات کے گردوپیش سے قطعی طور پر نا آشنا اور ناشنا سا ہے۔

وہ عباسی کی پیش کردہ ہر روائت کو جوں کا توں قبول کرتے ہوئے آیاتِ قرآنی سمجھ لیتا ہے۔اور پھر انہیں قطع برید شدہ روایات کا سہارا لیکر اپنی ذہنی غلاظت کو غلیظ اور غیر مہذب تحریروں کی صورت میں کاغذوں پر پھیلاتا چلا جاتا ہے۔

ان حالات میں سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ ابنِ یزید بٹ سے قطع نظر کرتے ہوئے عباسی کی ان تحریروں کو سامنے لایا جائے جن کے بل بوتے پر ابنِ یزید بٹ اور عباسی کے دیگر متبعین مسلسل ایمان سوز اور گمراہ کن پراپیگنڈہ کر رہے ہیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چنانچہ پہلے ہم عباسی کی متعدد صفحات پر پھیلی ہوئی حدیثِ قسطنطنیہ کی بحث من وعن پیش کرتے ہیں اور بعد میں اس پر شارحینِ حدیث کا تبصرہ پیش کرتے ہوئے عباسی کی فریب کاریوں کا پردہ چاک کریں گے۔

ملاحظہ ہو !

خارجیوں کا استدلال

اس فوج کے امیر اور سپہ سالار امیر المومنین کے لائق فرزند امیر یزید تھے۔ یہی وہ پہلا اسلامی جیش تھا جس نے قسطنطنیہ پر جہاد کیا۔

اسی اسلامی فوج کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت مغفرت دی تھی۔

صحیح بخاری کی کتاب الجہاد کے باب (ماقیل فی قتال الروم) یعنی رومی عیسائیوں سے جہاد کے ذکر میں فرمایا گیا ہے۔ کی حدیث یہ ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول جیش من امتی یغزون مدینۃ قیصر مغفور لھم۔

ترجمہ !

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! میری اُمت کی پہلی فوج جو (قسطنطنیہ) پر جہاد کرے گی اُن کے لیے مغفرت ہے۔

﴿صحیح بخاری جلد اوّل ص ۴۱۰﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شارح صحیح بخاری علاّمہ قسطلانی نے مدینہ قیصر کی تشریح کی ہے۔ اس سے مُرادرومی نصرانیت کا صدر مقام قسطنطنیہ ہے۔ پھر اس حدیث کے حاشیہ پر لکھا ہے!

کان اول من غزا مدینة قیصر یزید بن معاویةو
معه جماعة من سادات الصحابه کا بن عمر و
ابن عباس و ابن الزبیر و ابی ایوب انصاری
رضی الله عنهم

مدینہ قیصر (قسطنطنیہ) پر سب سے اول جہاد یزید بن معاویہ نے کیا اور ان کے ساتھ سادات صحابہ مثل ابن عمر و ابن عباس و ابن زبیر اور ابوایوب انصاری کی ایک جماعت تھی۔

﴿حاشیہ ص ۴۱۰ جلد ا صحیح بخاری مطبوعہ اصح المطابع دہلی ۱۳۵۷ھ﴾

علاّمہ ابن حجر نے فتح الباری شرح بخاری میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث حضرت معاویہ اور اُن کے فرزند امیر یزید کی منقبت میں ہے۔ ساتھ ہی محدث المہلب کا یہ قول نقل کیا ہے۔

قال المهلب فی هذالحدیث منقبه المعاویه
لانه اول غزا البحر و منقبة مولده لانه اول غزا
مدینة قیصر

﴿حاشیہ بخاری جلداول ص ۴۱۰﴾

اس حدیث کے بارے میں محدث المہلب نے فرمایا ہے۔ کہ یہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حدیث منقبت میں ہے حضرت معاویہ کے کہ جنہوں نے سب سے پہلے بحری جہاد کیا اور منقبت میں ہے یہ ان کے فرزند (امیر یزید) کے کہ اُنہوں نے سب سے پہلے مدینہ قیصر قسطنطنیہ پر جہاد کیا۔

حضرت ام حرام زوجہ حضرت عبادہ بن الصامت سے مروی ہے جن کے گھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیلولہ فرمایا اور بحالتِ خواب حضرت معاویہ کے بحری جہاد ، جہادِ قسطنطنیہ کی کیفیتوں کا انکشاف ہوا۔

اول جیش من امتی یغزون البحر قد اوجبوا

﴿صحیح بخاری شریف جلد ۱ ص ۴۱۰﴾

علامہ ابن حجر **قد اوجبوا** کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں !

یعنی ان سب غازیوں کے لیے جنت واجب ہوگی۔

ابن تیمیہ نے صحیح بخاری کی حدیثِ جہاد کو نقل کرتے ہوئے لکھا ہے اور پہلی (اسلامی) فوج جس نے (قسطنطنیہ) پر جہاد کیا اس کے سردار امیر یزید تھے۔ اور لفظِ فوج ایک معیّن تعداد ہے مطلق نہیں یعنی اس فوج کے ہر شخص کا مغفرت میں شامل ہونا قوی تر ہے۔

اسی حدیثِ (مغفرت) کی خاطر (امیر) یزید نے قسطنطنیہ پر جہاد کیا۔

﴿منہاج السنۃ ص ۲۵۲ جلد ۲﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس حدیث میں جن دو اسلامی لشکروں کے لیے وجوبِ جنّت ومغفرت کی پیشگوئی لسانِ نبوی سے ہوئی کتاب الجہاد صحیح بخاری وکتاب الجہاد صحیح مُسلم پہلا اسلامی جیش حضرت امیر معاویہ کی قیادت میں تھا اور دوسرا اسلامی جیش امیر یزید کی سرکردگی میں تھا۔

امیر یزید کی اس فوج میں جیسا کہ ابھی ذکر ہوا بڑے بڑے صحابہ کرام یعنی حضرت ابوایوب انصاریؓ (میزبانِ رسول) نیز حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ عبداللہؓ ابن عباسؓ کے علاوہ ابنِ زبیرؓ اور حُسینؓ بن علیؓ شامل تھے۔

ابن کثیر نے حضرت حسین کی شرکتِ جہادِ قسطنطنیہ اور امیر یزید کے ساتھ اس فوج میں شامل ہونے کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

کان الحسین یغدالی معاویة فی کل عام فیعطیه ویکرمه وکان فی الجیش الذین غزو القسطنطنیه مع ابن معاویة یزید

﴿البدایہ والنہایہ جلد ۸ ص ۱۵۱﴾

ترجمہ !

حُسینؓ ہر سال معاویہ کے پاس جایا کرتے تھے کہ وہ ان کو عطیہ اور ان کا اکرام کرتے۔ وہ (حُسینؓ) اس فوج میں شامل تھے جس نے امیر معاویہ کے فرزند کے ساتھ قسطنطنیہ پر جہاد کیا تھا۔

﴿خلافت معاویہ ویزید ص ۲۹ تا ۳۲﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان دلائل کے بعد خارجی عباسی نے اِدھر اُدھر کی تحریروں سے صرف یہ ثابت کرنے کوشش کی ہے کہ قسطنطنیہ کے جہاد میں سیّدنا امام حسین علیہ السلام بھی شامل تھے۔ اور یہ جنگ یزید پلید کی زیرِ کمان ہی لڑی گئی تھی۔ نیز یہ کہ ابوایوب انصاریؓ کا جنازہ بھی یزید نے ہی پڑھایا تھا۔ اور جنازہ کی نماز میں امام حسین علیہ السلام نے یزید کی اقتداء کی تھی۔

عباسی کی چالاکی

ان روایات کو بیان کرتے وقت خارجی مصنف نے ایک تو یہ ہوشیاری دکھائی ہے کہ شارحینِ حدیث کی عبارت کے محض اتنے ہی ٹکڑے نقل کیے ہیں جن سے اس کی مطلب براری ہو سکتی تھی اور دوسری چالاکی یہ کی ہے کہ حدیث میں بیان کیے گئے دو مختلف جیوش کی بشارتوں کو ایک جگہ جمع کر کے لکھ دیا کہ اس حدیث میں جن دو اسلامی لشکروں کے لیے وجوب جنت اور مغفرت کی پیشگوئی لسانِ نبوی سے ہوئی پہلا اسلامی جیش امیر معاویہ کی قیادت میں تھا اور دوسرا اسلامی جیش امیر یزید کی زیر قیادت تھا۔

اس خطرناک چالاکی کو بروئے کار لاتے ہوئے اس نے اور اس کے متبعین نے سینکڑوں بار اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ یزید پلید پر حدیث کی روسے جنت واجب ہو چکی ہے۔ اور یہ کہ وہ قطعی جنتی اور پیدائشی جنّتی ہے۔

اس سے بڑھ کر ان کی فریب کاری کی مثال اور کیا پیش کی جاسکتی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو واضح طور پر فرما رکھا ہے کہ پہلے اسلامی جیش پر جنت واجب ہے اور دوسرے اسلامی جیش کے لیے وعدہ مغفرت ہے۔

لیکن نام نہاد محققین نے انتہائی غیر محسوس طریقہ سے دونوں لشکروں کی بشارت کو ایک جگہ جمع کر کے یہ باور کرا دیا کہ ان دونوں کے لیے جنت واجب ہے۔ اور وعدۂ مغفرت ہے۔

جیسا کہ آپ سابقہ اوراق میں بھی یزید کی مدح سرائی کے ضمن میں ان کی متعدد تحریریں ملاحظہ کر چکے ہیں۔ حالانکہ جنت کے واجب ہونے اور اہلِ مغفرت ہونے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جس کی وضاحت آ گے آئے گی۔

خطرناک بے ایمانی

اب آپ ان لوگوں کی ان بے ایمانیوں اور دھوکا بازیوں کے دامِ تزویر کو دیکھیں جوانھوں نے شارحینِ حدیث کی عبارت نقل کرتے ہوئے پھیلانے کی کوشش کی ہے۔

چونکہ عباسی نے اپنے استدلال میں بخاری شریف کا حاشیہ پیش کرنے پر ہی اکتفاء کیا ہے۔ اس لیے سب سے پہلے آپ بخاری کی پوری حدیث اور بخاری کا وہ حاشیہ ہی پورے کا پورا ملاحظہ فرمائیں۔ جس کا کچھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حصہ نقل کر کے بے ایمانی کے جوہر دکھائے گئے ہیں۔

بہتر ہے کہ آپ خارجی کی پیش کی گئی عبارت ایک بار پھر پڑھ لیں۔ اور بعد میں پوری عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

کٹی ہوئی عبارت

علاّمہ ابنِ حجر نے فتح الباری شرح بخاری میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث معاویہ اور ان کے فرزند امیر یزید کی منقبت میں ہے۔ ساتھ ہی محدّث المہلب کا یہ قول نقل کیا ہے۔

قال المهلب فی هذا الحدیث منقبه
المعاویه لانه اول غزا البحر و منقبة مولده لانه
اول غزا مدینة قیصر

﴿حاشیہ بخاری ۱/۴۱۰ خلافت معاویہ و یزید ص ۳۰﴾

پوری عبارت

خارجی مصنّف نے لوگوں پر رعب جمانے کے لیے حدیث نقل کرنے کے بعد یہاں تک لکھا ہوا ہے کہ یہ بخاری شریف فلاں مطبع میں فلاں سن کی مطبوعہ ہے۔ لیکن اس کی اصل عبارت ہضم کرتے ہوئے ڈکار تک نہیں لی ہے۔ ملاحظہ ہو ! حدیث بخاری اور حاشیہ بخاری ،،

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حدیثِ قسطنطنیہ

محدثین کی نظر میں

بخاری کی حدیث

حدثنا اسحٰق بن یزید الدمشقی حدثنا

یحییٰ بن حمزہ حدثنی ثور بن یزید عن خالد

بن معدان عنؑ عمیر بن الاسود الانسی حدثہ

انہ اتیٰ عبادہ بن الصامت وھو نازل فی ساحل

حمص وھو فی بناءٍ لہ ومعہ امِ حرام ۔

قال عمیر محدثتنا امِ حرام انھا سمعت

النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول اول

جیش من امتی یعترون البحر قد اوجبو قالت

امّ حرام

قلت یا رسول اللہ انا فیھم قال انت

فیھم قالت ثمہ قال النبی صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم اول یغزو امتی مدینۃ قیصر مغفور

لھم فقلت انا فیھم یا رسول اللہ قال لا ۔

☆ بخاری ص ۴۰۹ ، ۱۴۱۰ صح امطابع دھلی ☆

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترجمہ حدیث

راوی اسحٰق بن یزید دمشقی ، یحیٰی بن حمزہ ثور ،خالد بن معدان، عمر بن اسود عنسی سے روایت کرتے ہیں۔ کہ عبادۃ بن صامت ساحلِ حمص پر اُترے اور وہ ان کے خیمہ میں تھا اور ان کے ساتھ امّ حرام تھیں۔

حضرت عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ میری اُمت میں سب سے پہلے جو لوگ سمندر میں جنگ کریں گے ان کے لیے جنّت واجب ہے۔

اِم حرام فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ میں انہیں میں ہوں ؟

آپ نے فرمایا !تم انہیں میں ہو۔

ام حرام فرماتی ہیں !کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !کہ میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ قیصر کے شہر پر جہاد کریں گے ان کے لیے مغفرت ہے۔

میں نے عرض کی ان لوگوں میں میں ہوں؟

آپ نے فرمایا ! نہیں

حاشیہ بخاری

قولہ قد اوجبوا فعلوا وجبت لھم بہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الـجـنة قوله مدينة قيصرائے ملک الروم قال
قسطـلانی کان اول من غزا مدينة قيصر يزيد
بـن مـعاوية و جماعت من سادات الصحابه کا
بـن عـمـرو ابـن عباس و ابن الزبير وابی ايوب
الانصاری و توفی بها ابو ايو ب سنة و خمسين
من الهجرة

انتهـیٰ کـذا قـالـه فی الخير البـاری وفی
الفتح قـال الـمـهـلب فی هٰذا الحديث منقبت
لـمـعوية لانه اول من غزا البحر و منقبة لو لده
لا نـه اول من غزا مد قيصر و تعقبه ابن التين
و ابـن المنير بماحاصله انه لا يلزم من دخوله
فی ذٰلک العموم ان لا يخرج بدليل خاص اذلا
يـخـتـلف اهـل الـعـلـم ان قول صلى الله عليه
وآلـه وسـلـم مغفورلهم مشروط بان يكونوا من
اهـل الـمـغفرة حتیٰ لو ارتد احد ممن غزاها بعد
ذالـک لـم يـد خـل فی ذٰلک العموم اتفاقا فدل
عـلـی ان الـماد مغفور لـمن وجد مشرط المغفرة
فيه منهم

﴿انتھی بخاری جلدا ص ۴۱۰﴾

ترجمه حاشيه بخاری

قد اوجبوا ،، یعنی ان کے لیے جنت واجب ہے مدینہ قیصر یعنی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ملک روم ،

قسطلانی فرماتے ہیں !

کہ سب سے پہلے مدینہ قیصر (قسطنطنیہ) پر یزید بن معاویہ نے جہاد کیا۔ اور اس کے ساتھ سردار صحابہ کی جماعت تھی جیسا کہ ابن عمر ابن عباس ابن زبیر اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنھم اجمعین اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ۵۲ھ ہجری میں وہیں انتقال فرما گئے۔

خیر الباری اور فتح الباری میں ہے کہ مہلب نے کہا اس حدیث میں معاویہ کی منقبت ہے کہ اس نے پہلی بحری لڑائی کی اور اُس کے بیٹے کی منقبت ہے کہ اُس نے قسطنطنیہ میں جنگ کی۔

اور تعاقب کیا ابن مہلب کا ابن تین اور ابن منیر نے کہ عموم میں داخل ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ کوئی دلیل خاص سے خارج ہی نہ ہو سکے۔

کیونکہ اہل علم کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مشروط ہے کہ وہ لشکر اہلِ مغفرت سے ہوگا حتی کہ ان میں سے کوئی مرتد ہو جائے تو وہ اس (بشارت) کے عموم میں ہرگز داخل نہیں

پس یہ دلیل ہے اس پر کہ **مغفورلھم** کی بشارت انہیں کے لیے ہے جن میں شرطِ مغفرت پائی جائے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ فریب کار

قارئین کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ خارجی عباسی نے کس طریقہ سے اپنی مطلب براری کے لیے مطلب کا ایک ٹکڑا نقل کر کے دوسروں کو دھوکا دینے کی کوشش کی ہے۔اور کس جرأت و دلیری اور چوری اور سینہ زوری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کتاب کا نام صفحہ اور طبع ہونے کے مقام تک کا نام لکھ دیا۔

یہ لوگ ایسی حرکات محض اس وجہ سے پورے دھڑلے سے کر گزرتے ہوں کہ جن لوگوں کو متاثر کرنے کے لیے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے وہ اصل کتاب دیکھنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔

انہیں تو بس اردو نثر میں چٹ پٹی اور فصیح تحریر اور لچھے دار الفاظ کی ضرورت ہے۔وہ نہیں جانتے کہ زلف محبوب کی طرح یہ پُر پیچ تحریریں ان کے ایمان و یقین کی راہوں میں بھی پیچ و خم پیدا کر دیں گی۔

شوخیِ تحریر کے یہ پیچ و خم
ہیں بھیانک راستے منزل نہیں

اور انہیں یہ تک محسوس نہیں ہوتا کہ یہ حسین و دلکش اندازِ تحریر اُن کے حُسنِ عقیدت و محبت کو قباحت و کراہت میں تبدیل کر کے رکھ دے گا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ سمجھتے ہیں کہ جب اتنے بڑے محدثین و محققین نے اسی راستہ کو پسند کیا تو ہم کیوں محروم رہیں۔

مگر انہیں کیا معلوم کہ محدثین و محققین کے نام پر ان کے ساتھ ایسا فراڈ کیا جا رہا ہے جو انہیں دولتِ ایمان سے ہی محروم کر کے رکھ دے گا۔

کون جانے پردۂ تحقیق میں
ہو رہی تکذیب ہے اسلام کی

خارجی عباسی نے بخاری کے حاشیہ پر دیا گیا علامہ قسطلانی شارح بخاری کا ایک مختصر قول نقل کر دیا گیا مگر یہ بتانا گوارا نہ کیا کہ امام قسطلانی نے اس حدیث کی پوری پوری شرح کس طرح بیان کی ہے۔

آپ نے اس اس حدیث کی طویل ترین شرح فرمانے کے بعد آخر پر لکھا ہے!

کہ ہم یزید کے متعلق ہرگز توقف نہیں کرتے بلکہ اس کے ایمان پر شک کرتے ہیں۔ اس پر مع اس کے اعوان وانصار کے اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

فنحن لا نتوقف فی شانه بل فی ایمانه لعنة الله علیه وعلیٰ انصاره وعلیٰ اعوانه

﴿ارشاد الساری شرح بخاری جلد ۵ ص ۸۵ قسطلانی﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علاّمہ قسطلانیؒ کی پوری عبارت ہم آئندہ اوراق میں پیش کر رہے ہیں۔ بتانا صرف یہ تھا کہ ان دین کے ڈاکوؤں کے اپنے ایمان کا کیا حال ہے جو اپنے ساتھ دوسروں کے ایمان کا جنازہ نکال دینے کے درپے ہیں۔

ان کا طریقۂ واردات

عظیم ترین جہالت اور سب سے بڑی حماقت ان دریدہ دہنوں کی تحقیق اور ریسرچ کے نام پر یہ ہے کہ ان کی نظر میں تمام مفسّرین و محدّثین اور تمام مورّخین و محققین رافضی اور غالی شیعہ ہیں۔

تحیّر خیز ان کا یہ طریقۂ واردات ہے کہ جب کسی عظیم المرتبت ہستی کی عبارت کو قطع برید کر کے کوئی ایک آدھ جملہ اُڑانا ہوتا ہے تو اُسے محقق بھی مان لیتے ہیں اور محدّث بھی، امام بھی کہہ لیتے ہیں اور علاّمہ بھی۔

مگر جب

اُس کی پوری عبارت سے واسطہ پڑتا ہے تو اُسے اُسی لمحہ غالی رافضی وغیرہ قرار دے دیتے ہیں۔ اور ایسی شرمناک وارداتیں انہوں نے اپنی کتابوں میں جگہ جگہ کی ہوئی ہیں۔ جن کی متعدد جھلکیاں ہم بھی کسی مقام پر پیش کریں گے۔

تراشے جا چکے فرضی فسانے
حقیقت اب تجلّی بار ہو گی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہر حال ہم اب اپنے موضوع کی طرف آتے ہیں اور یزید لعین کے مغفور لھم کی بشارت میں شامل نہ ہوسکنے کے متعلق بخاری شریف کی اس حدیث کے بارے میں بخاری شریف کی متعدد شروح کی عبارت پیش کرتے ہیں

سب سے پہلے آپ عمدۃ القاری شرح بخاری المعروف عینی کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔ پیشِ خدمت ہے۔

عمدۃ القاری شرح بخاری

امام بدر الدین عینی

قوله قد اوجبوا قال بعضهم ای وجبت لهم الجنة

قلت ! هذا الكلام لا تقضى هذا المعنى وانما معناه اوجبوا استحقاق الجنة وقال الكرمانى قوله اوجبوا ای محبة لا نفسهم

قوله اول جيش من امّتى يغزون مدينة قيصر اراد بها القسطنطنيه كما ذكرنا و ذكران يزيد بن معاوية غزا البلاد الروم حتّى بلغ قسطنطنيه و معه جماعة من سادات الصحابه منهم ابن عمر و ابن عباس و ابن الزبير و ابو ايوب الانصارى و كانت وفاة ابى

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایــوب الا نــصــاری هــلــک قــریــبــا مــن
ســورالـقـسطنطنیه فی سنة أثنتین و خمسین و
قـال صـاحب الاة والاصح ان یزید ابن معاویه
غـزا الـقـسطنطنیه فی اثنین و خمسین وقیل
سیـر المـاویه جیشا کشیفا مع سفیان بن عوف
الـی القسطنطنیه فارغلوا فی بلاد الروم وکان
فـی ذلک الـجـیـش ابن عباس ،ابن عمر وابن ا
لـزبیر ،ابـو ایـوب الانـصاری وتوفی ابو ایوب
الانصاری فی موت الحصار

قـلـت الاظـهـران هو لآء السـادات من
الـصـحـابه کانوا مع سفیان هذا ولم یکو نوا مع
یـزیـد بن معاویة لانه لم یکن اهلا ان یکون هو
لآء السـادات فی خدمته وقال المهلب فی هذا
الـحـدیـث مـنـقبت لـماعویة کانوا اول من غزا
البـحـر و مـنـقبة لـولـده یزید لانه اول من غزا
مدینة قیصر انتهی

قـلـت ای مـنقبة کـانـت لیزید و حالـه
مشهـور (فـان قلت)قال صلی الله علیه وآله
وسلم فی حق هذا الجیش مغفورلهم قلت قیل
لا یلزم من دخوله فی ذلک العموم ان لا یخرج
بـدلیـل خـاص اذلا یختلف اهل العلم ان قوله
صلی الله علیه وآله وسلم مغفورلهم مشروط

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بان یکونوا من اهل المغفرة حتی لو ادتدو احد
ممن غزا ها بعد ذلک لم یدخل فی ذلک
العموم فدل علی ان المراد مغفور لمن وجد
شرط المغفرة فی منهم

﴿عمدۃ القاری شرح بخاری جز ۱۴ ص ۱۹۱﴾

ترجمہ

قد اوجبوا کے قول پر بعض نے کہا کہ ان کے لیے جنت واجب ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ کلام ان معنوں کا مقتضی نہیں بلکہ اس کا معنی استحقاق جنت کا وجوب ہے۔ اور کرمانی نے فرمایا کہ ان کی جانوں سے محبت واجب ہے۔

حدیث کا پہلا لشکر جو مدینہ قیصر پر جہاد کرے قسطنطنیہ جیسا کہ ذکر کیا اور یزید کا ذکر کیا اور یزید کا ذکر کہ کہ وہ بلاد روم میں جنگ کرتا رہا حتی کہ وہ قسطنطنیہ تک پہنچ گیا اور اس کے ساتھ سادات صحابہ کرامؓ کی جماعت تھی جن میں ابن عمر ، ابن عباس ، ابن زبیر اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنھم اجمعین تھے۔ اور وہیں پر ۵۲ ھجری میں ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے انتقال فرمایا۔

اور روائت ہے کہ معاویہ نے قسطنطنیہ میں سفیان ابن عوف کی معیت میں لشکر بھیجا تھا جو کہ بلاد روم میں داخل ہوا اور اس جیش میں ہی ابن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عباس ، ابن عمر ، ابنِ زبیر اور ابوایوب انصاری تھے۔

اور محاصرہ کے دوران ہی ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور دیوارِ شہر کے قریب اُن کی قبر بنی۔ اور اُن کے وسیلہ سے لوگ قحط کے وقت دُعائیں مانگتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں!

کہ یہ سادات صحابہ کرام سفیان بن عوف رضی اللہ عنہ کے زیرِ کمان تھے نہ کہ یزید بن معاویہ کی سرکردگی میں کیونکہ وہ ہرگز اس قابل نہیں تھا کہ یہ بزرگ صحابہؓ اُس کے ماتحت ہوں۔

اور اس حدیث میں مہلب کا یہ قول کہ اس میں معاویہ کی منقبت ہے کہ اُس نے پہلی بحری جنگ لڑی اور اُس کے بیٹے کی منقبت ہے کہ اُس نے مدینۂ قیصر پر جہاد کیا۔

ہم کہتے ہیں کہ اس میں یزید کی کونسی منقبت ہے۔ جبکہ اُس کا حال مشہور ہے۔

اگر تو کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جیش کے لیے مغفورلھم فرمایا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ عموم میں داخل ہونے کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ دلیلِ خاص سے بھی خارج نہ ہو سکے۔ کیونکہ اس میں اہلِ علم کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مغفور لھم مشروط ہے کہ وہ اہلِ مغفرت سے ہو۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حتیٰ کہ کوئی ان غازیوں میں سے اس کے بعد ارتداد کرے تو وہ اس عموم میں داخل نہ ہوگا۔

پس یہ دلیل ہے اس پر کہ مغفور وہ ہے جس میں شرطِ مغفرت پائی جائے۔

فتح الباری شرح بخاری

ابن حجر عسقلانی

(یغزون مدینة قیصر) یعنی القسطنطنیه ، قال المهلب فی هذه الحدیث منقبة لمعاویة انه اوّل من غزا البحر و منقبة لولده یزید لانه اوّل من غزا لمدینة قیصر و تعقبه ابن التین و ابن المنیر بما حاصله ، انه لا یلزم من دخوله ذلک العموم ان لا یخرج بدلیل خاص اذ لا یختلف اهل العلم ان قوله صلی الله علیه وآله وسلم مغفورلهم مشروط بان یکونوا من اهل المغفرة حتی لو ارتدوا حز ممن غزاها ذالک لم ید خل فی ذالک العموم اتفاقاً فدل علی ان المراد مغفور لمن وجد شرط المعفرة فیه و منهم

﴿فتح الباری شرح بخاری جلد ششم ص ۱۰۲﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدینۂ قیصر پر غزوہ

یعنی قسطنطنیہ پر چڑھائی۔ مہلب نے کہا ہے کہ اس حدیث میں معاویہ کی منقبت ہے کیونکہ اُس نے پہلی بار بحری جنگ لڑی اور اُس کے بیٹے کی منقبت ہے کہ اُس نے پہلی بار قسطنطنیہ پر چڑھائی کی۔

اور تعاقب کیا مہلب کا ابنِ تین اور ابنِ منیر نے کہ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کسی کو دلیل خاص سے بھی اس عموم سے خارج نہ کیا جا سکے۔

جبکہ اھل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مغفور لھم مشروط ہے (اہلِ مغفرت سے)

حتی کہ اگر کوئی اس غزوہ کے بعد مرتد ہو جائے تو وہ متفق علیہ اس عموم سے خارج ہے۔ پس یہ دلیل ہے جس میں شرطِ مغفرت پائی جائے۔

یزید کے حدیثِ قسطنطنیہ کے اخراج کی روائت عباسی خارجی کے نزدیک بھی اور شیخ الاسلام کی کتاب فتح الباری شرح بخاری سے نقل کی گئی ہے۔

اب کوئی ان نواصب وخوارج سے یہ پوچھے کہ تم محدثین کرام کو شیخ الاسلام بھی تسلیم کرتے ہو اور اُن کی تحقیق کو بھی چیلنج کرتے ہو۔

تحقیق تو یہ ہے کہ اُنہوں نے اُس شخص کا قول بھی نقل کر دیا کہ جس نے یزید کو اس حدیث کے مطابق مغفور کہا۔ اور اُن محدثوں کا قول بھی نقل کر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رہا جنہوں نے پہلے قول کی تردید کی تھی۔

اور یہ تردید کرنے والے محدث ابن تین اور ابن منیر وہ لوگ ہیں

جنہیں چوٹی کے ناقدین رجال میں شمار کیا جاتا ہے۔

کیا وں خارجی جو یزید کو ہر قیمت پر فرشتہ ثابت کرنے پر تلے ہوئے

ہیں یہ بتا سکتے ہیں کہ احادیثِ رسول کو تم زیادہ سمجھتے ہو یہ وہ محدثین کرام بہتر

سمجھتے تھے جنہوں نے اس حدیث کی شرحیں لکھیں۔ مگر تم کیا جواب دو گے

تمہارے پاس سوائے کذ ابیت کے رکھا ہی کیا ہے۔

بہر حال قارئین مزید حوالے دیکھیں۔

قسطلانی شرح بخاری

وکان اول من غزا الی مدینة قیصر
یزید بن معاویة ومع جماعة من سادات
الصحابه ابن عمر و ابن عباس و ابن الزبیر و
ابی ایوب النصری و توفی بها سنة اثنین و
خمسین من الهره
استدل بها علی ثبوت خلافة یزید و انه
من اهل الجنة لم قوله فی عموم قوله (مغفور
لهم) و اجیب بان هٰذا جار علی طریق الحمیة
لبنی اُمیة ولا یلزم من دخوله فی ذالک
العموم ان لا یخرج بدلیل خاص اذ لا خلاف
ان قوله علیه السلام مغفور لهم مشروط بکونه

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

من اهل المغفرہ حتی لو ارتد واحد ممن غزاھا
بعو ذالک لم یدخل فی ذالک العموم اتفاقا

﴿قسطلانی شرح بخاری جلد پنجم ص ۱۲۴ مطبوعہ مصر﴾

ترجمہ اور جو شہر قیصر قسطنطنیہ پر پہلی بار حملہ آور ہوا وہ یزید تھا۔ اور اس کے ساتھ سادات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا گروہ تھا۔ مثل ابن عمر، ابن عباس، ابنِ زبیر اور ابو ایوب انصاری کے اور موخر الذکر نے ۵۲ھ ھجری میں وہیں انتقال فرمایا۔

اس سے مہلب نے یزید کی خلافت اور اُس کے جنّتی ہونے کی دلیل پکڑی ہے۔ کہ وہ مغفور لھم کے ارشاد کے عموم میں داخل ہے۔ اور اس کا جواب یہ دیا گیا کہ مہلب نے یہ بات بنی امیہ کی حمایت کی وجہ سے کی ہے۔ اور یزید کے اس عموم میں داخل ہونے سے یہ ضروری نہیں کہ وہ کسی دلیلِ خاص سے بھی اس سے خارج نہیں ہو سکتا۔

کیونکہ اس پر اتفاق کیا جا چُکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مغفور لھم مشروط ہے۔

اس شرط کے تحت وہ لوگ مغفرت کے اھل ہونگے حتّی کہ اگر کوئی شخص جنگ کے بعد مُرتد ہو جائے تو بالاتفاق اس بشارت سے خارج ہے۔

مغفور یا مقھور

اس حدیث کے متعلق دیگر شارحین بخاری نے بھی یہی سب کچھ لکھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے۔ جو ہم نقل کر چکے ہیں۔ اس لیے باقی عبارات کو کسی دوسرے موقعہ کے لیے محفوظ رکھتے ہوئے ہم اخلاف یزید پلید سے یہ سوال کرتے ہیں کہ یزید مغفور تھا یا مقہور۔

مومن تھا یا مرتد۔

جنّتی تھا یا جہنّمی!

اور اس بات کا جواب تُمہیں انہیں عبارتوں سے پیش کرنا ہوگا جن کا ایک حصہ کاٹ کر تُم نقل کر دیتے ہو۔ اور باقی پوری عبارت بغیر ڈکار لیے ہضم کر جاتے ہو۔

تُم نے بُخاری کی حدیث بھی نقل کر دی اور مہلب کا قول بھی انہی شارحین سے نقل کر دیا جن کی پوری عبارات ہم نقل کر چکے ہیں۔

مگر تُم نے یہ نہ سوچا کہ اگر اس حدیث پر زور دیا گیا تو یزید پلید فاسق و فاجر سے بڑھ کر مُرتد بھی ثابت ہو جائے گا۔

ناجائز حمایت

محدثینِ کرام کی اس عبارت میں پہلے یہ بتایا گیا ہے کہ مُہلب کا قول بنو اُمیہ کی ناجائز حمایت کا پیش خیمہ ہے۔ اور یزید ہرگز اس عموم میں داخل نہیں، بلکہ مغفور لھم کا قول قابلِ مغفرت ہونے کے ساتھ مشروط ہے۔ گویا یزید ہرگز قابلِ مغفرت نہیں اور وہ اس عموم سے خارج ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور پھر دوسری بات جو محدّثین نے واضح کی ہے وہ یہ ہے کہ اس جنگ کے بعد ارتداد نہ کرنے والا شخص ہی قابلِ مغفرت ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یزید کو محدّثین کا اس عموم سے خارج کرنا اُس کے مُرتد ہونے کی دلیل ہے۔

تعجب کی بات

کتنے تعجب کی بات ہے کہ مُسلّمہ محدثین کرام تو یزید کو اسی حدیث کی رو سے مُرتد اور مقہور ثابت کرتے ہیں اور نام نہاد محقّقین اس کے مغفور اور پیدائشی جنتی ہونے پر استدلال قائم کرتے ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جہادِ قسطنطنیہ

مؤرخین کی نظر میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قارئین کو یہ بھی بتا دیا جائے کہ یزید پلید کا اس جنگ میں جانا کس نوعیت کا حامل ہے۔ اس کے لیے ہمارے پاس متعدد کُتبِ تواریخ کا ذخیرہ موجود ہے۔ مگر ہم مضمون کی طوالت سے گریز کرتے ہوئے صرف دو حوالے نقل کرنے پر اکتفاء کریں گے۔

چونکہ ہمیں معلوم ہے خارجی ٹولہ جنابِ محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ طبری تو کیا اُن کے نام سے ہی الرجک ہے اس لیے ہم نے پہلے بھی کوشش کی ہے کہ تاریخ طبری سے استدلال نہ قائم کیا جائے۔ اور آئندہ بھی انشاء اللہ پوری کوشش کریں گے کہ بغیر انتہائی ضرورت کے طبری کا حوالہ نہ دیا جائے۔

چنانچہ ہم تاریخ کی مسلمہ کتابوں تاریخ کامل اور تاریخ ابن خلدون کی وہ عبارات نقل کرتے ہیں جو انہوں نے یزید اور جہاد قسطنطنیہ کے متعلق بیان کی ہیں۔

تاریخ کامل ابن اثیر

وقیل سنة خمسین سیر معاویة جیشا کثیفا
الی بلاد الروم للغزاة وجعل علیهم سفیان ابن
عوف وامر بنه یزید با لغزاة معهم فتثاقل و
اعتقل فامسک عنه ابوه فاصاب الناس فی
غزاتهم جوع و مرض شدید فا نشاء یزید یقول
ما ان ابانی بما لاقت جموعهم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بالفرقدنة من حمى و من حوم
اذا اتكات على الانهاط مرتفعاً
بدير مران عندی اُمِّ کلثوم

ام کلثوم امرءاة وهی انبة عبد الله بن عامر فبلغ معاوية شعره فاقسم عليه يلحقن بسفيان فی ارض الروم ليصيبيه ما اصاب الناس۔

﴿تاریخ کامل ابن اثیر ص ۱۹۶ ، ۱۹۷﴾

اور ۵۰ھ میں معاویہ نے ایک لشکر جرار بلاد روم کی طرف سفیان ابن عوف کی قیادت میں روانہ کیا اور اپنے بیٹے یزید کو اس لشکر میں شامل ہونے کا حکم دیا تو یزید حیلے بہانے بنا کر بیٹھ رہا۔

اس کے حیلوں بہانوں میں آ کر امیر معاویہ نے اُسے چھٹی دے دی۔

(خدا کی قدرت) کہ وہ لشکر ابتلاء کا شکار ہو گیا اور اُسے بیماری اور قحط نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

یزید کو پتہ چلا تو وہ یہ شعر پڑھنے لگا۔

مجھے ہرگز اس کی پرواہ نہیں کہ ان لشکروں پر مقامِ فرقدانہ پر بخار اور سختی کی بلائیں نازل ہو گئی ہیں۔ جبکہ میں نے دیر مرآن میں اونچے تخت پر تکیہ لگایا ہوا ہے۔ اور اُمِ کلثوم میرے پاس بیٹھی ہوئی ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُمِّ کلثوم عبداللہ بن عامر کی لڑکی اور یزید کی بیوی کا نام ہے۔

امیر معاویہ نے یہ شعر سُنے تو قسم کھالی کہ اب میں یزید کو سفیان بن عوف کے پاس ضرور بھیجوں گا تا کہ اس کو بھی ان مصیبتوں کا حصّہ ملے جو اسلامی لشکر پر نازل ہوئی ہیں۔

یہ ھے جذبۂ جھاد

عنقریب ہم اس سے ملتی جُلتی عبارت تاریخ ابن خلدون سے بھی پیش کریں گے۔ تاہم قارئین پر اس قدر تو واضح ہو ہی چکا ہے۔ کہ یزید پلید میں کس قدر جذبۂ جہاد تھا اور صحابہ کا یہ امام اور امیر کس قدر نشۂ جہاد میں سرشار تھا۔

حواریانِ یزید کو شرم آنا چاہیے کہ وہ کس بد نصیب اور بد بخت کی وکالت کر کے اپنے ایمانوں کو برباد کر رہے ہیں۔ اور نہیں سمجھتے کہ اکاذیب و اباطیل کے پلندے جمع کرنا اُن کے لیے جہنّم کی آگ بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

کیا مجاھدین اسلام کی صف میں ایسے لوگوں کو شامل کیا جا سکتا ہے جو جہاد کا نام سُن کر بہانے تراشنے شروع کر دیں ؟

کیا یہ غازیانِ اسلام کی شان ہے کہ اسلامی جیوش آزمائش و ابتلا کے دور سے گزر رہے ہوں اور اُن کا یوں تمسخر اُڑایا جائے کہ مجھے ان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مصیبتوں کی کچھ پرواہ نہیں ،، میں نے اُنچے مقام پر مسند لگا رکھی ہے۔ اور میری بیوی میری گود میں ہے۔

بے وقوفو ! مجاھد تو وہ تھا کہ جس کے بیٹے کو قتل کرنے کے لیے یزید نے مدینہ منورّہ پر فوج کشی کی۔

جذبۂ جہاد تو اس کا نام ہے کہ صدائے جہاد سُنتے ہی تمام خواہشات کو ترک کر کے میدانِ جہاد میں آ جائے اور پھر غسل دینے کے لیئے ملائکہ کی صف آ جائے ،، اور پھر غسیلِ ملائکہ کے نام سے مشہور ہو۔

کس قدر تعجب کی بات ہے کہ تُم ایسے بد بخت کو مجاھدِ اعظم اور صحابہ کا سپہ سالار ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہو جو مجاھدین پر آنے والی مصیبتوں پر خوش ہوتا ہے اور اِس جہاد میں شامل نہ ہونے پر فخر کرتا ہے تُم اُسی کے لیے مغفور لھم کا قول ثابت کر رہے ہو۔

اور پھر اُس کا باپ محض اُس کا تفاخر توڑنے کے لیے زبر دستی اُسے اُس فوج میں شامل ہونے کے لیے دھکیل کر بھیجتا ہے جو جہاد پر روانہ ہو چکی تھی اور مصیبت جھیل چکی تھی۔

تعجب ہے کہ تُم اُسے لشکر کا سپہ سالار بھی ثابت کر رہے ہو جو سفیان بن عوف کی زیر کمان پہلے ہی روانہ ہو چکا تھا۔ اور اس کی تصدیق شارح بخاری علاّمہ عینی کی عبارت سے ہوتی ہے۔ کہ قسطنطیہ پر پہلی بار جہاد کرنے والے لشکر کے سپہ سالار سفیان بن عوف ہی تھے۔ کیونکہ یہ مُمکن نہیں تھا کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جلیل القدر صحابہ کا امیر یزید جیسے کھلنڈرے کو بنایا جاتا۔

تاریخ ابن خلدون اور جهاد قسطنطنیه

اب آپ تاریخ ابن خلدون سے بھی اس واقعہ کی حقیقت ملاحظہ فرمالیں۔پھر باقی بحث پیش کی جائیگی۔

امیر معاویہ نے ۵۰ھ میں ایک بہت بڑا لشکر سفیان بن عوف کی قیادت میں بلادِ روم کی طرف روانہ کیا۔اور اپنے لڑکے یزید کو ان کے ہمراہ جانے کا حکم دیا لیکن یزید نے جانا پسند نہ کیا اور معذرت کر لی۔اس پر امیر معاویہ نے اُس کی روانگی ملتوی کر دی۔

اتفاق سے مجاھدین کو اس جنگ میں اکثر مصائب کا سامنا ہوا۔غلہ کی کمی اور مرض کی زیادتی سے بہت سے لوگ تلف ہو گئے۔یزید کو خبر ہُوئی تو وہ بے ساختہ اشعارِ ذیل پڑھنے لگا۔

ما ان ابالی بما لاقت جموعهم
بالفرقدنة من حمی و من حوم
اذا اتکات علی الانهاط مرتفعاً
بذیر مران عندی اُمِّ کلثوم

یعنی !

مُجھ کو اس کی پرواہ نہیں کہ لشکر اسلام کو فرقدنہ میں سختی اور بدبختی کا سامنا کرنا پڑا۔جبکہ میں نے بلند

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہو کر (دیرمران میں) رنگ برنگ قالینوں پر تکیہ لگایا
ہوا ہے۔ اور امِ کلثوم میرے پاس ہے۔

امیر معاویہ کے کانوں میں ان اشعار کی آواز پہنچی تو یزید کو جہاد پر بھیجنے کی قسم کھالی۔ چنانچہ یزید کو ایک جماعتِ کثیرہ کے ساتھ جس میں ابنِ عباس، ابنِ عمر، ابن زبیر اور ابوایوب انصاری بھی تھے روانہ کیا۔

مجاھدین نے میدانِ جنگ میں پہنچ کر نہائت تیزی اور سختی سے جنگ شروع کی اور لڑتے بھڑتے قسطنطنیہ تک پہنچے۔ رومیوں نے قسطنطنیہ کی دیوار کے نیچے معرکہ آرائی کی۔ ان ہی معرکوں میں ابوایوب انصاری شھید ہو گئے اور قسطنطنیہ کی شہر پناہ کی دیوار کے نیچے مدفون ہوئے۔

تاریخ ابنِ خلدون کا متن ملاحظ فرمائیں۔

بعث امیر معاویة سنة خمیس جیشا
کثیفا الی بلاد الروم مع سفیان بن عوف و
ندب یزید ابنه معهم فتثاقل فترکه ثم بلغ
الناس ان الغزاه اصابهم جوع و مرض و بلغ
معاویه ان یزید اشد فی ذالک

ما ان ابانی بما لاقت جموعهم
بالفرقدنة من حمی و من حوم
اذا اتکات علی الانماء مرتفعا
بدیر مران عندی امِ کلثوم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فحلف ليلحقن بهم فارفي جمع كثير جمعهم

اليه معاوية فيهم ابن عباس وابن عمر و ابن

الزبير و ابو ايوب الانصاري ودفن قريب من

سودها ورجع يزيد والعساكر الى الشام

﴿تاریخ ابن خلدون عربی جلد سوم ص ۱۰﴾

تاریخ ابنِ خلدون کا واضح ترین بیان پیش کر دینے کے بعد اب ہم خارجیوں کے استدلال کو باطل قرار دینے کے لیے چند اصولی باتیں قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

چند اصولی باتیں

اول ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جہادِ قسطنطنیہ والی روایت راویوں کے اعتبار سے محل نظر ہے۔ اور اگر یہ روایت بجائے بُخاری کے حدیث کی کسی اور کتاب میں ہوتی تو اس پر جرح کے انبار لگ گئے ہوتے۔

دوم ۔ بنا بر صدق روائت ! اگر یزید پلید اس جنگ میں برضا و رغبت بھی حصہ لیتا اور اس لشکر کا سپہ سالار بھی ہوتا تو جب بھی اس روائت میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے وہ پیدائشی جنّتی ثابت کیا جا سکے۔

اور مغفور لھم کا جملہ کسی شخص کے لیے قطعی جنّتی ہونے کا سرٹیفکیٹ نہیں۔ جیسا کہ اصحابِ عشرہ مُبشّرہ کے قطعی جنّتی ہونے کی بشارت سرکارِ دو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عالم نے دے رکھی ہے۔

اور نہ ہی مغفور لھم کا جملہ اصحابِ بدر کی طرح جو چاہو کرو کی ضمانت دے سکتا ہے۔ کیونکہ اُن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی پاکیزگی فطرت کے پیشِ نظر جو چاہو کرو کی اجازت دے رکھی تھی۔

بلکہ مغفور لھم کا فرمان **قد اوجبوا** کی بھی وُسعت نہیں رکھتا۔ اور اگر ہر دو لشکروں کا معاملہ ایک سا ہوتا تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہرگز دونوں کو علیحدہ نہ کرتے۔ بلکہ دونوں کے لیے ہی واجب ہونے کا ارشاد فرماتے۔

اگرچہ محدّثین نے **قد اوجبوا** سے جنّت کے علاوہ اور کچھ واجب ہونا بھی مراد لیا ہے۔

سوم ۔ اگر مغفور لھم کا مطلب پیدائشی جنّتی ہے تو ہر حاجی کو پیدائشی جنّتی قرار دینا ہوگا چاہے وہ حج کے بعد کسی کو قتل کرتا پھرے۔ اور خواہ اسلام سے ہی نکل جائے۔ کیونکہ حجاج کے لیے اللہ تعالیٰ نے وعدۂ مغفرت فرما رکھا ہے۔

چہارم ۔ اگر مغفور لھم سے پیدائشی جنّتی مُراد لیا جائے تو ہر اُس شخص کو پیدائشی جنّتی کہنا ہوگا جو رمضان المبارک میں مُعتکف ہوتا ہے۔ خواہ وہ اعتکاف کے بعد ارتکابِ کبائر کرتا پھرے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیونکہ حدیث شریف میں ہر اعتکاف کرنے والے کے لیے یہی جُملہ مغفورلھم اور اس کا واحد غفرلہ، موجود ہے۔

پنجم ۔ یہ کہ جس انداز سے یزید کو دھکیل کر میدانِ جہاد میں بھیجا گیا ہے۔ اس سے ہرگز وہ مغفورلھم کا مصداق قرار نہیں پاتا کیونکہ یہ یزید کا جہاد نہیں تھا بلکہ امیر معاویہ کی قسم پوری کی گئی تھی۔ اس لئے کہ جب تک کوئی شخص خود جذبۂ جہاد سے سرشار ہو کر میدانِ جنگ میں نہ جائے مجاھدین کی صف میں شمار نہیں ہوسکتا۔ ورنہ منافقینِ مدینہ بھی تلواریں اُٹھا کر اسلامی لشکر کے دوش بدوش میدانِ کارزار میں پہنچ جاتے تھے۔ مگر اُن کی اسلام کی طرف سے لڑائی کو بھی جہاد کا نام نہیں دیا جا سکتا۔

اور یہ حقیقت ہے کہ یزید نے اپنی مرضی سے نہیں بلکہ منافقوں کی طرح پنجابی محاورے کے مطابق

بدّھیاں لاہور ویکھیا،،

ششم ۔ یہ کہ اگر فرض کرلیا جائے کہ یزید اس وقت نہائت دیندار متّقی اور پرہیزگار تھا اور جذبۂ جہاد سے سرشار ہو کر قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوا تھا اور وہ اس وقت جلیل القدر صحابہ کا سپہ سالار بھی تھا تو جب بھی اس کے بعد کے کرتوت اُسے داخلِ جہنّم کرنے کیلیے کافی ہیں۔

اور اس پر مورخین کا ہی نہیں بلکہ محدّثین کا بھی اجماع ہے۔ جس کے بیشمار ثبوت آئندہ اوراق میں بھی پیش ہونگے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان ضروری وضاحتوں کے بعد ہم نہائت اختصار کے ساتھ اس حدیث کے راویوں کا تعارف پیش کرتے ہیں اور چند ایک ضروری حوالہ جات نقل کرنے کے بعد اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔

حدیثِ قسطنطنیہ کے راوی

حدثنا اسحٰق بن یزید الدمشقی، حدثنا یحیٰی بن حمزۃ حدثنی ثور بن یزید عن خالد بن معدان انّ عمیر بن الاسود العنسی

﴿بخاری جلداوّل ۱ ص ۴۰۹﴾

یعنی ۱۔ اسحٰق بن یزید دمشقی ، ۲۔ یحیٰی بن حمزہ ، ۳۔ ثور بن زید ، ۴۔ خالد بن معدان ، ۵۔ عمیر بن اسود عنسی۔

ان پانچوں بزرگوں کا تعارف بخاری ہی میں اسماَ الرجال کے تحت اس طرح ہے۔

۱۔ اسحٰق بن یزید بن ابراہیم ،، یہ دمشقی ہیں۔ جیسا کہ متن میں بھی اس کی وضاحت موجود ہے۔

۲۔ یحیٰی بن حمزہ بن واقد ابو عبدالرحمٰن دمشقی ،، یعنی یہ بزرگ بھی دمشق ہی کے رہنے والے ہیں۔

۳۔ صود بن زید الحمصی ،، یہ بزرگ حمص کے رہنے والے ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۔ خالدابن معدان الکلاعی

۵۔ عمیر بن الاسود العنسی

پہلے دونوں بزرگ دمشق کے رہنے والے ہیں۔اور تیسرے بزرگ ساکنِ حمص ہیں۔

قارئین کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ جس طرح عراق میں روایات کا ایک کارخانہ تھا اسی طرح دمشق وحمص میں بھی ایسے ہی کارخانے معرض وجود میں آ چکے تھے۔

چونکہ یہ مضمون ہمارا مضمون نہیں اس لیے ہم اسے چھیڑنا ہرگز پسند نہیں کرتے۔تاہم مندرجہ بالا بزرگوں کا تعارف تعدیل وجرح رجال کی کُتب سے پیشِ خدمت ہے۔

پہلے بزرگ اسحٰق بن یزید دمشقی کے متعلق مشہور محدّث ابن ابی حاتم کہتے ہیں ۔کہ اُن سے میرے باپ نے روائت لکھی اور میں نے ابوزرعہ سے سُنا وہ فرماتے تھے میں نے اُس کا زمانہ پایا مگر اُس سے روائت نہیں لکھی۔

قال ابن ابی حاتم کتب عنہ ابی وسمعت ابا زرعہ یقول ادرکناہ ولم نکتب عنہ

(میزان الاعتدال ، تہذیب التہذیب)

دوسرے راوی یحیٰی بن حمزہ کے متعلق محدّثین لکھتے ہیں۔کہ ان پر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے کا الزام ہے۔ اور ابن معین کہتے ہیں کہ وہ قدری تھے۔

کان یرمی بالقدر راوی عن ابن معین انہ کان قدریا

(میزان الاعتدال ، تہذیب التہذیب)

تیسرے راوی ثور بن یزید حمصی کے متعلق محدثین لکھتے ہیں کہ یہ قدری مذہب رکھتا تھا۔ اس کا دادا جنگِ صفین میں قتل ہوا اور وہ امیر معاویہ کے ساتھ تھا۔ چنانچہ ثور بن یزید حضرت علی کا ذکر کرتا تو کہتا کہ میں ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا جس نے میرے دادا کو قتل کیا ہو۔ اور اس کو قدریہ مذہب رکھنے کی پاداش میں اہلِ حمص نے شہر سے نکال دیا تھا۔

یقال انہ قدریا و کان جدہ قتل یوم صفین مع معاویۃ وکان ثوراً اذا ذکر علیاً قال لا احب رجلاً قتل جدی نفاہ اہل حمص لکونہ قدریا

تہذیب التہذیب جلد دوم ص ۳۴ عسقلانی ۔ تقریب التہذیب جلدا ص ۴۷

امام احمد بن حنبل رماتے ہیں کہ ثور قدریہ عقائد رکھتا تھا اس لیے شہر بدر کیا گیا۔ اور اس کا گھر جلا دیا گیا اور اس کے قدری ہونے پر کلام کیا گیا،،

قال احمد بن حنبل کان ثور یری القدر وکان اہل الحمص نفوہ اخرجوہ و اجرقوا دارہ

میزان الاعتدال جلد ا ص ۳۸۲ ذہبی ، الکشاف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مطبوعہ مصر جلد۲ ص ۱۷۵

بُغض حضرت علی کا اقرار کرنے والا راوی

اگرچہ چوتھے راوی خالد بن معدان کے متعلق بھی مُحدثین کوئی اچھی رائے نہیں رکھتے بلکہ لکھتے ہیں کہ وہ مُرسل روایات بیان کرتے ہیں۔

محترم قارئین ہم مضمون کو زیادہ پھیلاؤ سے بچانے کے لیے انہیں بھی قلم انداز کرتے ہیں اور پہلے دونوں شامی و دمشقی بزرگوں کو بھی باوجود قدری وغیرہ ہونے کے نظر انداز کر دیتے ہیں اور صرف تیسرے راوی جناب ثور کے متعلق ضرور سوال کریں گے کہ کیا صرف اسی ایک راوی کی وجہ سے قصرِ روائت زمین بوس ہو سکتا ہے یا نہیں جبکہ وہ قدری ہونے کے ساتھ ساتھ دشمنِ علیؑ بھی ہے اور خود اقرار کرتا ہے کہ میں علی کو دوست نہیں رکھتا،،

حالانکہ صحیح روائت کے مطابق علی کا دوست ہونا ہی مومن کی نشانی ہے اور علی سے محبت نہ رکھنا ہی منافق ہونے کی دلیل ہے۔

خارجیوں کے مطابق تو یہ راوی یقیناً ثقہ ہو گا مگر اہلِ سُنّت کے مطابق دُشمنِ علی اور قدریہ مذہب کا پیرو کس طرح قابل اعتماد ہو سکتا ہے جبکہ وہ اپنے آباؤ اجداد سے لیکر بنواُمیّہ کا نمک خوار بھی ہو ؟

اگر یہ درست ہے کہ شیعانِ علی کی وہ روایات لائق اعتماد نہیں جو وہ اھلبیت کی شان میں بیان کریں تو پھر شیعان بنواُمیّہ کی وہ روائت کس طرح

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قابلِ اعتماد ہو سکتی ہے جس سے بنو اُمیّہ کے کسی فرد کی شان کا کوئی پہلو نکلتا ہو۔

حدیث قسطنطنیہ کے متعلق اس وضاحتی نوٹ کے بعد ہم ایسی روایات پیش کرتے ہیں جن میں لفظِ مغفور کا مفہوم موجود ہے مگر قطعی جنّتی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

غفرلہ کی بشارت

عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من یقم لیلۃ القدر ایماناً واحتساباً غفرلہ من ذنبہ

بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۱۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، روائت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ایمان کی حالت میں لیلۃ القدر میں جاگتا رہے تو اُس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

اسی طرح بخاری شریف میں ہی رمضان المبارک میں عبادت کرنے والوں کے لیے وعدۂ مغفرت ہے۔

اگر مندرجہ بالا روائت میں یہ شرط موجود ہے۔ کہ اس میں عبادت کرنے والوں کے اس سے پہلے کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور مغفور لھم میں ماتقدم من ذنبہ کی شرط موجود نہیں،، مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محدّثین نے اسے بھی مشروط کر دیا ہے۔ کہ بشرطیکہ وہ اہلِ مغفرت ہو۔

اب ان حالات میں اگر کسی مومن کے شب قدر میں جاگ لینے اور رمضان المبارک میں عبادت کر لینے پر بشارتِ مغفرت موجود ہے تو قسطنطنیہ میں دھکیل کر بھیجے گئے نام نہاد مجاھد کو سر پر کیوں اُٹھایا جا رہا ہے؟ جبکہ وہ اپنے کرتوتوں کی وجہ سے اس عموم سے خارج قرار دیا جاچکا ہے۔

علاوہ ازیں کتب احادیث میں یہی پورے کا پورا جملہ مغفورلھم اعتکاف کرنے والوں کے لیے بھی موجود ہے۔

کیا اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ کوئی شخص ایک بار اعتکاف کرلے اور پھر جس قسم کے بھی چاہے جرائم کرتا پھرے پیدائشی جنّتی بن چکا ہے۔

بہر حال حدیثِ قسطنطنیہ سے یزید کو پیدائشی جنّتی ثابت کرنے کا استدلال لغو اور واہیات ہے۔ اور ایسی باتیں خلف وسلف سے سوائے موجودہ خاجیوں کے کسی نے بھی نہیں کیں۔

مُہلب اور ابنِ تیمیہ وکلائے بنو اُمیہ نے اگرچہ اس سے یزید کے جنّتی ہونے کی دلیل قائم کی ہے مگر یہ پیدائشی جنّتی کا شوشہ ابنِ یزید وغیرہ کا ہی چھوڑا ہوا ہے۔

اگرچہ انہی الفاظ پر حدیثِ قسطنطنیہ کی بحث کو ختم کیا جا رہا ہے مگر جو بیان اب ہم شروع کرنے والے ہیں وہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے۔جس سے قطعی طور پر واضح ہو جائے گا کہ یزید کو حدیث قُسطنطنیہ کے مغفورین میں کسی بھی صورت شامل نہیں کیا جا سکتا حالانکہ وہ روایت بھی کئی طریقوں سے کمزور ہوتی ہے۔ جسمیں جہادِ قُسطنطنیہ کی فضیلت درج ہے۔

حرف آخر

درج ذیل عبارت صرف محفض ابنِ یزید کے لیے پیش کی جارہی ہے۔کیونکہ یہ ناصبی ہونے کے ساتھ ساتھ اہلحدیث یعنی وہابی ہونے کا بھی دعویدار ہے۔اور یزید کو جنتی بنانے کے لیے وہابیوں کے پیچھے پیچھے بھی بھاگتا ہے۔اور اس سلسلہ میں اپنے طائفہ سے کئی ایک فتوے بھی حاصل کر چکا ہے۔

عباسی کو یہاں اس لیے نہیں مخاطب کیا کہ وہ سرے سے کسی بھی مسلک کا پیرو کا نہیں۔اور اپنی ذات کو ہی امام الائمہ متصور کیے ہوئے ہے۔

بہر حال آخر پر حدیثِ قسطنطیہ کے بارے میں وہابیوں کے پیشوا علاّمہ وحید الزمان کا تبصرہ پیشِ خدمت ہے۔

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تیسیر الباری شرح بخاری

علاّمہ وحید الزّمان

دوسرا جہاد قُسطنطنیہ پر ہوا۔ یزید بن معاویہ اس لشکر کا سردار تھا۔ اِس میں بہت سے صحابہ شریک تھے۔ جیسے ابن عمرؓ ابن عباسؓ ، ابنِ زبیرؓ اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنھم

اس حدیث سے بعضوں نے یہ مطلب نکالا ہے جیسے مہلب نے کہ یزید کی خلافت صحیح ہے اور وہ بہشتی ہے۔

میں کہتا ہوں ! سبحان اللہ

اس حدیث سے یہ کہاں نکلتا ہے کہ یزید کی خلافت صحیح ہے؟

کیونکہ جب یزید قسطنطنیہ پر چڑھائی کر کے گیا اُس وقت تک معاویہ زندہ تھے، اُن کی خلافت تھی اور اُن کی خلافت تاحیات باتفاق عُلماء صحیح تھی۔ اب لشکر الوں کی بخشش ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اُس کا ہر فرد بخشا جائے اور بہشتی ہو۔

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک شخص خوب بہادری سے لڑ رہا تھا اور آپ نے فرمایا کہ وہ دوزخی ہے۔ اور بہشتی ہونے میں خاتمہ کا اعتبار ہے۔ یزید نے پہلے بڑا اچھا کام کیا کہ قسطنطنیہ پر چڑھائی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی مگر خلیفہ ہونے کے بعد تو اُس نے وہ گُن پیٹ سے نکالے کہ معاذ اللہ امام حُسین کو قتل کرایا، اہلِ بیتِ رسول کی اہانت کی، جب سر مبارک امام کا آیا تو مردود کہنے لگا میں نے بدر کا بدلہ لے لیا ہے۔

اور مدینہ منورہ پر چڑھائی کی، حرمِ محترم میں گھوڑے باندھے، مسجد نبوی اور قبر شریف کی توہین کی۔ ان گناہوں کے بعد بھی کوئی یزید کو بہشتی کہہ سکتا ہے؟

قسطلانی نے کہا تھا یزید امام حُسین کے قتل سے خوش اور راضی تھا اور اہلِ بیت کی اہانت پر بھی۔ اور یہ امر متواتر ہے۔ اِس لیے ہم اِس باب میں توقف نہیں کرتے۔ بلکہ اُس کے ایمان میں ہمیں کلام ہے۔ اللہ کی لعنت اس پر اور اُس کے مددگاروں پر۔

"تیسیر الباری شرح بخاری جز ۱۱ ص ۹۶ مولف وحید الزمان"

بخاری پر بخاری

یزید کے کاسہ لیسوں اور غاشیہ برداروں کو بخاری شریف میں وہ روایت تو نظر آ گئی جس میں پکڑ دھکڑ کر یزید کو ٹھونسا جا رہا ہے۔ مگر اس حدیث سے قطعی طور پر آنکھیں بند ہو چکی ہیں جس میں واضح طور پر یزید کو دشمن اسلام اور ملحد قرار دیا گیا ہے۔ جس کے دور کو فتنوں کا دور اور جس کی امارت کو بے وقوفوں کی امارت قرار دیا گیا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ منحوس امارت جس کو مُخبرِ صادق، رسولِ برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنوں کا دور قرار دیا ہے۔ اسلام سے بغاوت اور سرکشی کا دور کہا ہے۔ بدعت والحاد کا دور کہا ہے۔

یہ روائت بھی ہم بخاری شریف سے ہی پیش کریں گے اور پھر شارحینِ حدیث کی روشنی میں واضح کریں گے کہ یزید پلید فاسقو فاجر اور ملعون ہے۔ اور اس کا دورِ امارت اسلام کا روشن دور نہیں بلکہ اسلام کی صورت مسخ کردینے والا دور منحوس تر اور تاریک ترین دور ہے۔

اور اس حدیث کی موجودگی میں یزید ہرگز ہرگز مغفورین قسطنطنیہ میں شامل نہیں ہوسکتا۔ اور اُسے پیدائشی جنّتی قرار دینا محض خوارج ونواصب کی ذہنی اختراع ہے۔

بات میں بات

یہی نہیں بلکہ ان لوگوں کی دریدہ دہنی کا یہ عالم ہیکہ یہ مروان جیسے گستاخِ اہلِ بیتؓ اور دُشمنِ صحابہ کرامؓ کو بھی امیر المومنین اور امیر مروان کے القابات دیتے ہیں۔ اور اس کے نام کے ساتھ فخریہ طور پر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں۔

اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مروان کو اھلِ بیت رسول سے بے پناہ مُحبت تھی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حالانکہ اسلام میں تمام فسادات کی جڑ مروان ہے۔ چنانچہ اکثر محدّثین نے اس پر لعنت کرنا جائز قرار دیا ہے۔

ہم نے مروان کے وہ تمام کرتوت اپنی کتاب (مُشکل کُشا) میں شرح و بسط کے ساتھ نقل کیے ہیں جو اس سے سازشوں اور فتنوں کی صُورت سے سرزد ہوئے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ نے اُسے اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی شان میں گستاخی کرنے کے جواب میں فرمایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرے باپ پر اُس وقت لعنت کی تھی جب تو اُس کی پُشت میں تھا اور فرمایا تھا کہ جو اُس کی پُشت میں ہے ہماری اُمت کے لیے خرابی ہے۔

چنانچہ ابنِ حجی عسقلانی وغیرہ نے یہ روائت اس طرح بیان کی ہے۔

اُمت کے لیے خرابی

نافع بن جبیر بن مطعم اپنے باپ سے روائت بیان کرتے ہیں ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے کہ حکم بن ابوالعاص (مروان کا باپ) گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو کچھ اس کی پُشت میں ہے ہماری اُمّت کے لیے خرابی ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور ابن خیثمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن کے بیعتِ یزید کے انکار کرنے کے معاملہ میں فرمایا ! مگر اے مروان تُو گواہ ہو جا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرے باپ پر اُس وقت لعنت کی جب تُو اُس کی پُشت میں تھا۔

متن یہ ہے۔

حدثنی نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال کُنا مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضمر الحکم بن ابی العاص فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویل الامتی مما فی صلب ھذا ، وروی ابن ابی خیثمہ من حدیث عائشۃ انھا قالت لمروان قصۃ اخیھا عبدالرحمٰن امتنع من البیعۃ لیزید بن معاویۃ اما انت یا مروان فاشھد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعن اباک وانت فی صلبۃ

﴿الاصابہ جلد اوّل ص ۳۴۴﴾

الاستعیاب میں یہ روائت اس طرح ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ نے مروان کو فرمایا کہ بیشک تیرا باپ لعنتی ہے۔ اور ابن خیثمہ کے طریق سے ہے کہ اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابو بکرؓ کے معاملہ میں فرمایا ! کہ اے مروان تُو گواہ ہو جا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرے باپ کو اُس وقت لعنتی کہا تھا جب تُو اُس کی پُشت میں تھا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فاما قول عبدالرحمٰن ان اللعین ابوک فروی عن عائشۃ من طرق ذکرھا ابن ابی خیثمۃ وغیرہ انھا قالت لمروان اذ قال فی اخیھا عبدالرحمٰن ما قال اما انت یا مروان فاشھد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعن اباک فی صلبہ

الا ستعیاب جلد ۱ ص ۳۱۷

ضرور برا کھو

شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی اپنے فتاوی ٦ میں اس حقیقت کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ!

اھلِ بیت سے محبت فرائضِ ایمانی سے ہے نہ کہ لوازم سُنّت۔ اور محبتِ اھلِ بیت کا تقاضا ہے کہ مروان علیہ اللعنۃ کو بُرا کہنا چاہیے۔ اور اُس سے دل بیزار رکھنا چاہیے۔ علالخصوص اُس نے نہائت بد سلوکی کی حضرت امام حُسینؓ اور اھلِ بیت کے ساتھ اور کامل عداوت رکھتا تھا ان حضرات کے ساتھ۔ اس خیال سے اس شیطان سے نہائت ہی بیزار رہنا چاہیے۔

فتاویٰ عزیزیہ مترجم ص ۳۸۰

الغرض محققین و محدثین کے نزدیک مروان کا دُشمنِ اھلِ بیت ہونا قطعی مُسلمہ امر ہے۔ جبکہ اس کے برعکس عباسی وغیرہ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مروان بڑا محبّ اہلبیت تھا اور خانوادۂ رسول کا نہائت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

احترام کرتا تھا۔

مروان کا ذکر اس جگہ عجیب سا ضرور معلوم ہوتا ہوگا مگر جو ہم یزید کے متعلق بخاری کی روائت پیش کرنے والے ہیں اس کے ساتھ مروان اور آلِ مروان کا نہائت گہرا تعلق ہے۔ اس لیے ضروری تھا کہ یہ چند باتیں قارئین کے علم میں لا کر وہ روائت بیان کی جاتی تا کہ حقیقت سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے آسانی پیدا ہو جاتی۔ بہر حال اب آپ بخاری کی وہ روائت ملاحظہ کریں جس میں یزید پلید کے دورِ حکومت کو اُمت کی ہلاکت کا دور کہا گیا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امّت کی ھلاکت کا سبب

بے وقوف اور ملعون یزید

بخاری شریف

باب قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ھلاک امتی علی یدی اغیلمۃ السفھاحدثنا
موسیٰ بن اسمٰعیل قال حدث عمر بن یحییٰ
بن سعید ابن عمروبن سعید قال اخبر نی جدی
قال کنت جا لساً مع ابی ھریرۃ فی المسجد
النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
بالمدینۃ ومعنا مروان قال ابو ھریرۃ سمعت
الصادق والمصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم یقول ھلکۃ امتی علی ایدی غلمۃ من
قریش فقال مروان لعنۃ اللہ علیھم فقال ابو
ھریرۃ لو شئت ان اقول بنی فلاں وبن فلاں

﴿بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۴۶﴾

ترجمہ!

باب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد
کا کہ میری امّت کی ہلاکت بے وقوف لڑکوں کے
ہاتھوں ہوگی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

موسیٰ بن اسمٰعیل روائت فرماتے ہیں کہ روائت بیان کی عمر بن یحیٰ بن سعید بن عمر بن سعید نے کہ خبر دی مجھ کو میرے دادا نے کہ میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیٹھا ہوا تھا اور ہمارے ساتھ مروان بھی تھا ۔ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے صادق و مصدوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ میری امت کی ہلاکت چند قریشی لڑکوں کے ہاتھوں سے ہوگی تو مروان نے کہا ان لڑکوں پر لعنت ہو یہ سن کر حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو میں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ وہ فلاں ابن فلاں ہیں ۔

حاشیہ بخاری

یہ قول ہے کہ بے وقوف لڑکے جو گناہوں پر مضبوطی سے قائم ہوں گیا ور ابن اثیر کہتے ہیں کہ ان سے مراد بنو امیہ کے لڑکے ہیں اور ان کی بلوغت ان کے خلاف نہیں ، امت کا ہلاک ہونا ، اس سے مراد اس زمانہ کے لوگوں کی ہلاکت ہے اور یہ قیامت تک کے لئے تمام امت کے لئے نہیں لڑکوں کے ہاتھوں سے جیسا کے یہ روایت اکثر نے بیان کی اور روایت کیا سرخسی اور کشمیہنی نے اوپر ہاتھوں کے ساتھ جمع کے لئے اور یہ قول کہ لعنت ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیٹے ہیں پس اللہ تعالیٰ کا اس کی زبان سے یہ کہلا دینا ان کے ﴿ملعون﴾ ہونے پر شدید حجت ہے اور بے شک طبرانی وغیرہ کی حدیث میں لعنت ہے مروان کے باپ حکم پر اور اُس پر جو اُس نے پیدا کیا۔

اور یہ قول کہ احداثا جمع حدیث یعنی نوجوانوں اور ان کا پہلا یزید ہے اُس کو وہی ملے جس کا وہ مستحق ہے وہ کبار بزرگان کو شہروں کی امارات سے معزول کر کے اپنے قریبوں میں سے اصاغر کو حاکم بناتا تھا۔

متن یہ ہے۔

وفی روية عبد الصمد لعنته الله عليهم من اغليمة والعجب من لعن المروان الغلمة المذكورين مع ان ظاهر انهم من ولده فكان الله تعالىٰ اجرى ذالك لسانه ليكون اشد فى الحجة عليهم لعلهم يتعظون وقد واردت احاديث فى لعن الحكم والا مروان وما ولد اخرجها طبرانى وغيره ــ الخ

قولا احداثا جمع هدث اى شبانا واولهم يزيد عليه ما يستحق وكان غالبا ينزع الشيوخ من امارة البلدان الكبار ويويها الاصاغر من اقاربه

﴿عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۲۴ صفحہ نمبر ۱۸۰﴾

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فتح الباری شرح بخاری

عباسی اور اُس کے کاسہ لیسوں ابنِ یزید بٹ وغیرہ کے معتمد امام جنہیں یہ لوگ شیخ الاسلام کے نام سے یاد کرتے ہیں یعنی علامہ ابنِ حجر عسقلانی، وہ اس حدیث کی شرح فرماتے ہوئے واضح طور پر بتاتے ہیں کہ اُمت مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہلاکت اور تباہی کا سبب بننے والوں میں پہلا نام یزید بن معاویہ کا ہے۔ اور یہ بات انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختلف احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں ثابت کی ہے انہوں نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب فتح الباری شرح بخاری میں زیرِ بحث حدیث مبارکہ کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ:۔

میں کہتا ہوں کہ صبی اور غلیم تصغیر کے ساتھ ضعیف العقل وتدبیر اور ضعیف الدین کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ جوان ہو اور یہاں یہی مراد ہے۔ ابن بطال کہتے ہیں کہ ہلاکتِ اُمت کی مراد حضرت ابوہریرہ کی ہی دوسری حدیث سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ جس کو دوسری سند سے علی بن معبد اور ابی شیبہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں امارت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور امارت غلیم یعنی لڑکوں کی حکومت کیا ہے؟

فرمایا اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے یعنی دین کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بارے میں ان کی اطاعت ہلاکت کا باعث ہے اور اگر تم اُن کی اطاعت نہیں کرو گے تو وہ تمہیں ہلاک کر ڈالیں گے۔ یعنی دنیا کے بارہ میں تمہاری جان لے کر یا تمہارا مال غصب کر کے یا جان بھی لے لیں گے اور مال بھی چھین لیں گے۔

اور ابن ابی شیبہ کی روائت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازاروں میں چلتے پھرتے فرماتے تھے۔ یا اللہ میں سنہ ۶۰ ھ کا زمانہ نہ دیکھوں اور مجھے لڑکوں کی حکومت دیکھنی نصیب نہ ہو۔

اور اس میں اشارہ ہے کہ ان ﴿ہلاک کرنے والوں میں﴾ پہلا نمبر یزید کا ہے۔ کیونکہ سنہ ۶۰ ھ میں یزید تھا اور وہ ایسا ہی تھا جیسا کہ ﴿رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ نے فرمایا تھا۔

کیونکہ یزید بن معاویہ کو ۶۰ ھ میں حکومت ملی اور وہ ۶۴ ھ تک زندہ رہا اور پھر مر گیا۔

اور اس بیان سے جو بات واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جن قریشی لڑکوں کا ذکر ہوا اُن میں پہلا یزید ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے ۶۰ ہجری اور امارت صبیان کے متعلق بیان کیا ہے کیونکہ یزید بزرگوں کو سلطنت کے عہدوں سے معزول کر کے ان کی جگہ اپنے رشتہ دار چھوکروں کو عہدے دیتا تھا۔ متن ملاحظہ ہو۔

قلت وقد يطلق الصبي ولغليم با

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لتصغیر علی الضعیف العقل والتدبیر والذین ولو کان محتلما وهو المراد هذا قال ابن بطال جاء المراد بالهلک مبینا فی حدیث آخر لابی هریرة رفعه اعوذبا لله من امارة الصبیان قالواوما امارة الصبیان قال ان اطعتموهم ورهلکتم ای فی دینکم وان عصیتموهم اهلوکم ای فی دینکم بازهاق النفس او باذهاب المال اوبهما وفی روایة ابن شیبة ان ابی هریرة کان یمشی فی الاسواق ویقول اللهم لا تدرکنی سنة ستین ولا امارة الصبیان وفی هذا اشارة الی ان اول الا غیلمة کان فی ستین یزید وهو کذالک فان یزید بن معاویة استخلف فیها وبقی سنةاربع و ستین والذی یظهران الی المذکورین من جملتهم وان اولهم یزید کما دل علیه قول ابوهریرة راس ستین وامارة الصبیان فان یزید کان غالباً ینتزع الشیوخ من امارة البلدان ویو لیها الا صاغر من اقاربة

﴿فتح الباری شرح البخاری جلد ۱۳ صفحہ ۷،۸ مطبوعہ مصر مولفہ ابن حجر عسقلانی﴾

علامہ ابن حجر عسقلانی کی یہ واضح ترین عبارت حق قبول کر لینے والوں کے لئے بہرصورت کافی ہے۔ وہ لوگ جن کے دلوں میں ایمان کی کوئی کرن ابھی موجود ہے انہیں ایمان و دیانت سے فیصلہ کرنا چاہیے حق

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کس طرف ہے کیونکہ ایک طرف سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ سنہ ۶۰ ہجری میں بے وقوف اور امّت کو ہلاک کرنے والے چھوکرے کی حکومت ہوگی جس کی دین میں اطاعت کرو گے تو دین ہلاک ہو جائے گا اور اگر تم اس کا کہنا نہ مانو گے تو وہ تمہاری جانوں کو ہلاک کر دے گا۔

اور دوسری طرف اُن لوگوں کا بیان ہے جو حدیث قسطنطنیہ کی فرضی آڑ لے کر یزید پلید کو خلیفۂ راشد اور یگانۂ روزگار عابد و زاہد اور متقی ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں بلکہ جھوٹی موٹی روائتیں بیان کر کے اُسے اس کے سن پیدائش سے بھی پچیس سال پہلے ہی پیدا کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں تا کہ وہ صحابی ثابت ہو جائے۔

اہل حق جانتے ہیں کہ حق یقیناً اسی طرف ہے جس طرف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔ اس کے برعکس جو کچھ بھی بیان کیا جائے گا محض کذب و فریب اور باطل ہوگا۔

اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ

سرتاج المحققین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ امّت کی بربادی کا سبب یزید بن معاویہ، عبید اللہ بن زیاد اور مروان کے لڑکے تھے، اور ان لوگوں پر شہوات و ہیجان کا غلبہ تھا اسی وجہ سے انہیں نوعمر چھوکرے کہا گیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:۔

وعن ابی ہریرۃ قال قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہلکۃ امتی ہلاکت امت من علی یدی غلمۃ من قریش ۔برد دوست کو دکان وجوانان نو سالان است از قریش ۔کذافی القاموس وفی الصراح غلام کو دک اواصل غلمۃ واغتلام غلبہ شہوت و ہیجان اوست ۔در حواشین وشتہ اند کہ مراد بآن غلمہ کشتگان عثمان و علی حسن وحسین اندرضی اللہ تعلیٰ عنھم وامثال ایشان اند

اہل فتنہ وبغی فطمہ ودر مجمع البحار آوردہ کہ ابو ہریرہ می شناخت ایشان رابا سماواشخاص ایشان وسکوت می کرداز تعین ونام بر دن ایشان ازجہت ترس و مفسدہ ومراد یزید بن معاویہ و عبید اللہ بن زیاد مانند ایشان اندا حداث و نو سا لان بنی امیہ خذلھم اللہ وبتحقیق صادر شد از ایشان قتل اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بند کردن ایشان و کشتن خیار مہاجرین و انصار آنچہ شد صادر شد۔

از حجاج کہ امیر الامراء عبد الملک بن مروان بودواز سلیمان بن عبد الملک اولاد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اوازریختن خون ها وتلف کردن مال ها آنچه
پوشیدہ نیست برهیچ کس

﴿اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد۳ صفحہ۲۸۲﴾

ترجمہ ! ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت ہلاک ہوگی قریش کے نوجوان لڑکوں کے دونوں ہاتھوں سے جیسا کہ قاموس اور صراح میں ہے کہ غلام لڑکے کو کہتے ہیں اور اس کی اصل غلمت ہے اور اغتلام اسکی شہوت اور ہیجان کا غلبہ ہے۔ اور اس حدیث کے حواشی میں لکھا ہے کہ ان لڑکوں سے مراد قاتلان عثمان و علی اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم ہیں اور اس کی مثل اہل فتنہ اور ظلم و جور کرنے والے اور مجمع البحار میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کو پہچانتے تھے اور ان کے نام جانتے تھے مگر اُن کے ناموں کا تعین کرنے سے فساد وغیرہ کے ڈر سے خاموش تھے۔ اور ان سے مراد یزید بن معاویہ اور عبید اللہ بن زیاد اور انکی مانند دیگر نوجوانانِ بنواُمیہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو ذلیل کیا اور تحقیق سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثابت ہے کہ انہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اہل بیت اور بہترین انصار ومہاجرین کو شہید کیا
اور یہ عبدالملک بن مروان اور امیرالامراء حجاج بن
یوسف اور اسکے لڑکے سلیمان وغیرہ نے بھی خون
ریزی کی اور مالوں کو لوٹا اور یہ بات کسی سے پوشیدہ
نہیں۔

مشکوٰۃ شریف میں آنے والی اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے
جناب ملا علی قاری شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

وقال المظهر لعله اريد بهم الذين كانو ابعد
الخلفاء الراشدين مثل يزيد وعبد الملك بن
مروان وغيرهما.

﴿مرقاۃ مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۰﴾

مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہے کہ امت محمدیہ کو دونوں ہاتھوں سے
ہلاک کرنیوالے یزید پلید اور عبدالملک بن مروان وغیرہ ہیں۔

علاوہ ازیں ابن یزید بٹ کے اکابرین اہل حدیث مشکوٰۃ شریف
کی اس حدیث کا ترجمہ وتشریح کرتے ہوئے واضح طور پر لکھتے ہیں کہ امت
کی ہلاکت کا سبب یزید پلید ہی ہے اور اس نے سنت مصطفویہ کو تبدیل بھی کیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے اور مدینہ منورہ کی بے حرمتی بھی کی۔ اور یہ کہ یزید اور مروان کے لڑکے ہی اس حدیث کے مصادق ہیں۔

چنانچہ لکھا ہے:۔

بمفتاح البرکات ترجمہ مشکوٰۃ

اور یزید کے وقت کا قتال جس میں بے حرمتی مسجد نبوی کی ازالۃ بکارت ہزارہا عورتوں کا لشکریوں کے ہاتھ سے وقوع میں آیا ﴿اور اس کا اطلاق﴾ کتنے ایک نوجوانوں کے حصّے قریش میں سے ہے جیسے یزید اور مروان کی اکثر اولاد۔

﴿بمفتاح البرکات ترجمۃ المشکوٰۃ مطبوعہ﴾

﴿مکتبہ اثریہ سانگلہ ہل جلد چہارم صفحہ ۷۷﴾

دیگر متعدد محدثین کرام نے بھی اس حدیث بخاری کے ضمن میں قطعی طور پر صراحت فرما رکھی ہے کہ اس کا مستحق یزید پلید ہی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق امت کی تباہی اور بربادی کا پیش خیمہ اسی کا دورِ حکومت ہے۔

اب جبکہ محدثین کرام نے یہ بھی وضاحت کر رکھی ہے کہ حدیث قسطنطنیہ کے مغفورین میں یزید کو شامل نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ حدیث شرط مغفرت کے ساتھ مشروط ہے اور یزید پلید میں میں شرط مغفرت نہیں پائی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جاتی اور یہ بھی بتا دیا کہ امارۃ صبیان کا شروع کندہ یزید پلید ہی ہے تو پھر آج کل کے بزعم خویش اہل حدیث کو حدیث رسول کی پیروی کرتے ہوئے محدثین کرام کی تحقیق کو تسلیم کرنا چاہیے یا فرضی قصے کہانیوں کو ریسرچ کا نام دے کر اپنی بات پوری کرنے کا خبط پورا کرنا چاہیے۔

کیا یہ محدثین کرام معاذ اللہ شیعہ اور غالی رافضی بن جائیں گے جنہوں نے یزید پلید اور اس کے بعد دور بنوامیہ کو احادیث رسول کی روشنی میں امت کی ہلاکت اور تباہی کا دور ثابت کیا ہے اور مروان کو بھی اس میں شامل کرتے ہوئے غلمہ کا ترجمہ ضعیف العقل اور ضعیف الدین بتایا ہے۔

تاریخ کے نام پر تو یہ لوگ امام ابن جریر طبری پر شیعہ ہونے کا الزام لگا لیں گے اور ان کی بیان کردہ روایات کو مسترد کر دیں گے۔ مگر اب ان احادیث کے بارے میں کیا رویہ اختیار کریں گے جن کو سواد اعظم کے مسلمہ اور ثقہ محدثین نے اپنی کتابوں میں نہ صرف درج کیا ہے بلکہ اپنی آراء کو بھی واضح طور پر ظاہر کر دیا ہے

تاریخ اسلام کا روشن باب

قارئین کرام اندازہ فرمائیں کہ رسول برحق مخبر صادق تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی اور پھر یہ فرمان رسول حرف بحرف پورا ہوگیا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یزید بن معاویہ اور اولاد مروان بن حکم نے اپنی سفاکیوں اور ہلاکت خیزیوں سے سرور انبیا کے اس فرمان مقدس پر مہر ثبت کر دی، ثقہ مورخین نے ان کے حالات کو قلمبند کیا۔

محدثین کرام نے ان روایات کو معیار روایت پر جانچا اور اچھی طرح وزن کر لینے کے بعد بتایا کہ یہ قریشی لڑکے جن کو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وا الہ وسلم نے بے وقوف اور امّت کی ہلاکت کا سبب فرمایا تھا۔ وہ اولاد مروان ہے اور ان سب کا امام اول یزید بن معاویہ ہے جس نے اس ہلاکت کی بنیاد رکھی۔

مگر آج کا نام نہاد محقق فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ، میں اپنی اختراع کو پیش کر کے یہ ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے کہ یہ دور تاریخ کا روشن ترین باب ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کا بھی دعویٰ ہے مگر ان سے مخالفت کا یہ عالم ہے کہ وہ جس دور کو ظلمت کا دور فرماتے ہیں یہ اسے روشنی کا زمانہ کہتا ہے وہ جس کو ہلاکت اور گمراہی کا دور فرماتے ہیں یہ اسے رشد و ہدایت کا دور قرار دیتا ہے۔

بہر حال عباسی کا مزعومہ تاریخ کا روشن باب اہل اسلام کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں۔ مذکورہ بالا روایات کے علاوہ دیگر بھی متعدد ایسی روایات کتب احادیث میں موجود ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جن کے مطالعہ سے واضح طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ مخبر صادق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یزید کے پُرفتن دور کی نشاندہی پہلے ہی کر رکھی ہے اور تاریخ اسلام کے اس سیاہ ترین باب کو اہل اسلام کے لئے وحشت ناک دور قرار دیا ہے اور نشاندہی کر رکھی ہے کہ فلاں شخص ہماری سنتوں کو تبدیل کر کے بدعات والحاد کا آغاز کرے گا۔

چنانچہ اس سلسلہ میں مزید چند روایات ہدیہء قارئین کی جاتی ہیں۔

دین میں رخنہ اندازی کرنے والا

ابن منیعؒ، ابو یعلیؒ، بیہقیؒ اور ابو نعیمؒ نے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ یہ امر ﴿دین﴾ اعتدال وانصاف پر غالب رہے گا۔ حتّیٰ کہ بنو امیہ کا ایک شخص اس میں رخنہ اندازی کرے گا اور اس شخص کے لئے کہا گیا کہ وہ یزید ہے۔

اخرج ابن منیع وابو یعلی البیهقی وابو نعیم عن ابی عبیدة بن الجراح رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی علیه وآله وسلم لا یزال هذا لامر معتدلا قائما بالقسط

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حتّیٰ یثلمه رجل من بنی امیة یقال له یزید

﴿حجة الله علی العالمین،صفحه ۵۲۹﴾

صلوٰۃ کا تارک شہوات کا تابع

امام بیہقی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ساٹھ ہجری کے بعد نمازوں کو ضائع کریں گے اور شہوات کی پیروی کریں گے۔

واخرج البهیقی عن ابو سیعد الخدری رضی الله عنه سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول یکون خلف بعد ستین سنه اضاعوا الصلوٰة واتبعوالشهوات ہ

﴿حجۃ اللہ علی العلمین صفحہ نمبر ۵۲۹﴾

خصائص کبریٰ میں ہے

خصائص کبریٰ میں ہے کہ تاجدار انبیاء نے فرمایا خلافت راشدہ کے بعد ملک عضوض ہوگا اور پھر جابر ومفسد حاکموں کا دور ہوگا جو شرمگاہوں اور شراب کو حلال کریں گے اور ریشمی لباس پہنیں گے۔

ثم کائن ملکا عضوضا ثم کائن عنواو جبریه

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وفساد فی الامت یستحلون الفروج والخمور والحریر حضرت ابی درداء فرماتے ہیں لا مدینة بعد عثمان ولا رخاء بعد معاویة

﴿خصائص کبریٰ جلد۲ صفحہ نمبر ۲۱۶﴾

اللہ کی پناہ مانگو

امام احمد حنبل اور جناب بزاز نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اللہ سے پناہ مانگو ساٹھ ہجری سے، اور چھوکروں کی امارت سے اور فرمایا کہ نہیں جائیں گے وہ ساتھ دنیا کے حتیٰ کہ تختِ امارت باپ سے بیٹے کی طرف منتقل کرتے رہیں گے۔

واخرج احمد والبزاز بسند صحیح عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعوذوا باللہ من راس الستین ومن امارة الصبیان وقال لا تذھب با لدنیا حتی تصیر لکنع بن لکع

﴿حجۃ اللہ علی العٰلمین صفحہ نمبر ۵۲۹﴾

اور یہ روایت تو قارئین ملاحظہ فرما ہی چکے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کے پیش نظر مدینہ منورہ کے بازاروں میں چلتے پھرتے بھی یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ الہٰی مجھے ۶۰ ہجری دیکھنا نصیب نہ ہو پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرما لیا اور آپ ۵۷ ہجری میں انتقال فرما گئے اب آپ ایک ایسی رویت ملاحظہ فرمائیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ سنّت مصطفیٰ کو تبدیل کرنے والا بھی یزید ہی تھا۔

سنّت مصطفیٰ کو تبدیل کرنے والا

امام بیہقی حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سن سے پہلے ہماری سنت کو تبدیل کرنے والا شخص بنوامیہ سے ہوگا۔

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ ہمارا گمان ہے کہ ایسا کرنے والا شخص یزید بن معاویہ ہے۔

واخرج بهیقه عن ابی هریرة رضی الله عنه
سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله سلم
یقول اول من یبدل سنتی رجل من بنی امیة
قال البهیقی یشبه ان یکون هو یزید بن معاویه
﴿حجة الله علی العالمین صفحه نمبر ۵۲۹﴾۔

محدثین کرام نے حضور کی پیشگوئی کے مطابق تو یزید کے نام کا تعین کیا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس کا انکار کسی بھی صورت میں نہیں ہو سکتا کیونکہ فرمان رسول کے مطابق حضرت ابو ہریرہ کا ۶۰ ہجری سے پناہ مانگنا ایک نا قابل تردید حقیقت ہے جبکہ یہی سال یزید کی تخت نشینی کا ہے الاصابہ میں امام ابن حجر مکی فرماتے ہیں،

وهذا الحديث مرفوعا كان ابو هريرة تشبوء
ابصدغى معاويه لا تدركني سنت سنين

﴿الاصابہ ج ۲ ص ۲۰۷﴾

خدا یزید کو برکت نہ دے

حضرت ابو نعیم حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سرکار دو عالم کی طویل حدیث نقل کرتے۔ جس میں فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلافت راشدہ کے ختم ہو کر ملوکیت کے آنے کی خبر بھی دی ہے اور یزید کا نام لے کر پیشگوئی فرمائی ہے کہ اللہ یزید کو برکت نہ دے وہ میرے حسینؑ کو شہید کروائے گا اور پھر ولید بن عبدالمالک کے متعلق فرمایا کہ وہ فرعون ہوگا اور شرائع اسلام کو مٹائے گا میرے اہل بیت کے ایک شخص کے خون سے رنگین کرے گا۔

اس مضمون کا واضح ترین متن ملاحظہ فرمائیں:۔

واخرج ابو نعيم عن معاذ رضى الله تعالىٰ عنه
ان النبى صلى الله عليه وآله وسلم قال
اتتكم الفتن كقطع اليل المظلم كلما ذهب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسل اتی رسل تناسخت النبوة وصارت ملكا
امسک یا معاذ و احص فلما بلغت خمسة قال
یزید لا یبا رک الله فی یزید ثم ذرقت عیناه
فقال نعی الی الحسین واتیت بتربة واخرت
بقاتلة فلما بلغت عشرة قال
الولید اسم فرعون هادم شرائع الاسلام یبؤد
مه رجل من اهلبیة

﴿الحجۃ اللہ علی العالمین ص ۵۲۹﴾

ام المومنین کی بات ھی مان لو

علاوہ ازیں شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یزید کے بارے میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روائت بھی نقل فرمائی ہے۔

عن عایشه یزید لا بارک الله فی یزید الطعان
اللعان اما انه نعی الی حبیبی ومنجلی حُسین
اتیت بترته ورائت قاتله اما انه یقتل بین
ظهرانی قومفکا ینصروه الا عمهم الله بعقاب
رواه ابن عسا کر

﴿ماثبت بالسنۃ ۲۲۰﴾

ترجمہ :۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روایت ہے کہ قاتل وملعون یزید کواللہ برکت نہ دے

کیونکہ اس نے میرے پیارے بیٹے حسین کے ساتھ

بغاوت کی اوران کوشہید کرایا۔ حسین کی تربت کی مٹی

میرے پاس لائی گئی اور مجھے ان کا قاتل بھی دکھایا

گیا اور بتایا گیا کہ جنکے سامنے حسینؑ شہید کیئے جائیں

گے وہ ان کی مدد نہیں کریں گے اور اسی سبب سے ان

پر مسلط کر دیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا روائت کو خوارج ونواصب نے اس لئے وضعی قرار دے رکھا ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ کا حضرت امام حسینؑ کی شہادت سے پہلے ہی انتقال ہو چکا تھا حالانکہ ام المومنین کی روایت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی پیش گوئیوں میں سے ایک ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھن کی متعدد پیشگوئیاں جو انہوں نے حضور سرور دو عالم صلا اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن رکھیں تھیں۔ کتب احادیث میں موجود ہیں۔

اور یہ روایت بھی ترتیب مضمون کے لحاظ سے قطعی طور پر پیش گوئی ہے جس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں جناب سیدہ عائشہ صدیقہ کا یزید کا نام لینا بھی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کے مطابق ہے جس میں آپ نے لابارک اللہ یزید فرمایا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور پھر جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حیات طیبہ میں تو یزید کی بیعت کا مسئلہ زوروں پر تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیاں بھی آپ کے سامنے تھیں پھر اس میں خلاف واقع کونسا امر ہے جسے یہ یزیدی ماننے سے گریز کرتے ہیں۔

امام اعظم ابو حنیفہ کا فتویٰ

یزید کے بارے میں ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ڈھکا چھپا نہیں آپ کا یہ قول محدثین کے نقل در نقل کرنے سے تواتر کا درجہ حاصل کر چکا ہے کہ ہم یزید کے بارے میں سکوت کرتے ہیں انشاء اللہ العزیز عنقریب ہم بھی یہ قول نقل کریں گے اور اس ضمن میں متعدد حوالہ جات بھی پیش کریں گے۔

شارحین کرام نے اس قول کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس توقف کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ یزید کی مذمت نہ کرو بلکہ اس سے ظاہر ہے کہ امام صاحب کے نزدیک یزید لعین کا اسلام مشتبہ ہے اگر یزید کے اسلام میں آپ کو اشتباہ نہ ہوتا تو اسے مسلمان کہنے میں ہرگز سکوت نہ کرتے اس مسئلہ میں مزید گفتگو محدثین اور فقہائے کرام کی عبارات نقل کرنے کے بعد ہوگی یہاں ہم عباسی کی اس چالاکی پر روشنی ڈالیں گے جو اس نے امام صاحب کا نام استعمال کرنے کے سلسلہ میں دکھائی ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قارئین گزشتہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں کہ عباسی نے امام اعظم نام سے ایک روایت نقل کر کے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ امام حسین علیہ السلام کا خلیفہ وقت کے خلاف خروج ناجائز تھا۔ حالانکہ نہ تو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت میں امام حسین کا نام لیا ہے اور نہ یزید پلید کا نہ تو امام حسین علیہ السلام کے خروج کو ناجائز قرار دیا ہے اور نہ ہی یزید پلید کی امارات وحکومت کو درست تسلیم کیا ہے بلکہ یہ وہی روایت ہے جو متعدد کتب احادیث میں حدیث مصطفےٰ کی صورت میں موجود ہے اور اس ضمن میں یہ ایک ہی روایت نہیں متعدد اور بھی روایات کتب احادیث میں موجود ہیں جنہیں عباسی نے کبھی حدیث رسولؐ کے نام سے پیش کیا ہے۔

اور کبھی اقوال صحابہ اور اقوال ائمہ کے نام سے بیان کیا ہے حالانکہ ان روایات میں سے اکثر وہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے اپنی بیعت لیتے ہوئے ارشاد فرمائیں۔ اور بعض وہ ہیں جنہیں محدثین نے جانشینان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیّدنا فاروق اعظم، سیّدنا عثمان ذوالنورین اور سیّدنا حیدر کرار رضوان اللہ علیھم اجمعین کی خلافتوں میں رخنہ اندازی نہ کرنے کے سلسلہ میں بیان فرمائیں۔

اور ایک دو روایات ایسی بھی ہیں جنکا اطلاق ہر حاکم وقت پر ہو سکتا ہے لیکن وہ قطعی طور پر مشروط ہیں ان میں سے ایک روایت میں یہ شرط موجود ہے کہ جب تک کوئی حاکم ارتداد نہ کرے اس سے قتال نہ کرو اور دوسری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روایت میں یہ ہے کہ جب تک وہ نماز پڑھتا ہے اس پر تلوار نہ اٹھاؤ۔

اور ساتھ ہی ساتھ میں یہ شرط بھی موجود ہے کہ جب تک وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف بلاتا رہے اس کی بات سنو اور جب تمہیں معصیت اور گناہ کی طرف بلائے اس کا انکار کر دو۔

اور اس کے ساتھ ساتھ یہ روایات بھی موجود ہیں کہ جابر حکمران ان کے سامنے کلمہ حق کہنا سب سے بڑا جہاد ہے جب کہ پہلی دونوں روایات میں جن کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں میں ہے کہ ہر حال میں حاکم وقت کی اطاعت کرو اور اس کے خلاف نہ تلوار استعمال کرو اور نہ زبان سے محاذ آرائی کرو۔

ان تمام تر روایات کو ایک ہی مقام پر جمع کر کے جب بھی تطبیق دی جائے گی تو قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلے گا کہ حاکم وقت کی طرف سے جب تک تمہیں دنیاوی تکلیفیں پہنچتی رہیں پورے ضبط و تحمل کے ساتھ ان دنیاوی مشکلات کا مقابلہ کرو اور صبر سے کام لو اس کا حکم مانو اور ہرگز نظام سلطنت کو درہم برہم نہ کرو اور اگر حاکم وقت اطاعت خدا اور رسول سے نکل گیا ہو اور تمہیں معصیت کی طرف راغب کرتا ہے تو تم بھی اس کی اطاعت سے نکل جاؤ۔

اور قرآن کریم کی نص قطعی سے بھی یہی ثابت ہے کہ

اطیعو اللہ واطیعو الرسول اولو الامر منکم

سب سے پہلی شرط ہی یہ ہے کہ اللہ و رسول کی اطاعت کرو پھر اس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بلکہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ "سید الشہداء امام حسینؑ علیہ السلام کے صاحبزادے کے صاحبزادے یعنی زید بن زین العابدین رضی اللہ عنہ کا ایسے ہی حالات میں پورا پورا ساتھ دیتے ہیں جن حالات سے امام حسین علیہ السلام کو سابقہ پڑا تھا چنانچہ کتب معتبرہ میں یہ واقعہ شرح وبسط کہ ساتھ موجود ہے۔

مشہور محقق مناظر احسن گیلانی لکھتے ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ دشت کربلا کی مصیبت اور اس کے بعد بنی امیہ کے فولادی پنجوں کی آہنی گرفتوں نے عام مسلمانوں پر اوس ڈال دی تھی باطل کے مقابلہ میں اٹھنے کی تاب مسلمانوں میں عموماً باقی نہ رہی تھی اور سب سے زیادہ خصوصیت کے ساتھ دنیا میں پیچھے گئے۔

وہ فاطمہ اور اولاد علی ﴿رضی اللہ تعالیٰ عنہم﴾ تھی جب یہ حال ہو گیا ہو جیسا کہ امام زین العابدین سے منقول ہے کہ بیمار ہونے کی وجہ لوگوں نے انہیں قتل کرنے سے چھوڑ دیا

﴿امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی﴾

آگے چل کر لکھا ہے کہ اہل بیت کو اس قدر کچل دیا گیا تھا کہ مدینہ منورہ میں واقعہ حرہ پیش آیا، حالانکہ زیادہ تر اس واقعہ کے پیش آنے میں بڑا سبب امام حسین علیہ السلام کی شہادت تھی۔ لیکن طبقات میں لکھا ہے خود حضرت سیدنا زین العابدین کا بیان ہے کہ:۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ما اخرج فيها احد من آلِ ابی طالب ولا خرج فیها من بنی عبد المطلب لو موا بینهم۔

﴿طبقات ابن سعد۔ ج ۵۔ ص ۱۵۹﴾

یعنی ابو طالب کے خاندان سے کوئی آدمی بھی اس ہنگامے میں شریک ہونے کے لئے نہ نکلا اور نہ عبد المطلب کے گھرانے والے نکلے سب کے سب گھروں میں پڑے رہے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حادثۂ کربلا کے بعد اہل بیت نبوت والوں نے سیاسی قصوں سے اپنے آپ کو الگ تھلگ کر لیا خود امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنی پوری زندگی عبادت و ریاضت اور مجاہدے میں گزاری۔

مدینہ منورہ کے پاس عقیق نامی ندی کے کنارے جو محلّہ تھا وہیں آپ نے مکان بنوالیا اور اپنے بال بچوں اور خاندان والوں کے ساتھ صبر شکر کے ساتھ زندگی کے دن پورے کر رہے تھے سیّدنا امام حسینِ علیہ السلام کی اولاد ذکور میں آپ تنہا باقی رہ گئے تھے۔ لیکن خدا نے آپ کی اولاد میں برکت دی۔

سب سے زیدہ شہرت امام محمد باقر بن محمد علی بن حسین نے حاصل کی چونکہ آپ کی والدہ امام حسن علیہ السلام کی صاحبزادی تھیں۔ اس لئے دونوں بھائیوں کی نمائندگی آپ کا وجود کرتا تھا۔

سیّدنا زین العابدین علیہ السلام کے دوسرے صاحبزادے دوسری

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عورتوں سے تھے جن میں زید بن علی ﷺ زین العابدین ﷺ الشہید رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

حضرت زید غیر معمولی طور پر حسین وجمیل تھے اور غیر معمولی طور پر ہی ذہین وفطین، علم دوست، معارف پرور ہونے کے ساتھ بڑے بہادر اور نڈر تھے آپ کے متعلق امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

میں نے زید بن علی کو دیکھا تھا جیسے ان کے خاندان کے دوسرے حضرات کے مشاہدے کا مجھے موقع ملا ہے میں نے ان کے زمانہ میں ان سے زیادہ فقیہ کسی کو نہیں پایا اور ان جیسا حاضر جواب واضح اور صاف گفتگو کرنے والا آدمی اس عہد میں مجھے کوئی نہیں ملا در حقیقت ان کے جوڑ کا آدمی اس زمانہ میں نہ تھا۔

مشاھدت زید بن علی کما شاھدت اھله فلما
رائت فی زمانه افقه منه ولا اعلم والا اسراع
جواباً ولا ابین قولا لقد کان منقطع التمرین
روض الکبیر ص ۵۰

اور امام ہی کیا اس عہد کے بڑوں میں مشکل ہی سے کوئی آدمی نظر آتا ہے جس سے حضرت زید شہید کے متعلق اس قسم کے الفاظ منقول نہیں۔

شعبی سے روایت ہے کہ زید بن علی سے بہتر بچہ شائد ہی کسی عورت نے پیدا کیا ہوا یسا معلوم ہوتا ہے کہ علمی اور فہمی فراست کے ساتھ حضرت زید

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہید کی دنیاوی سوجھ بوجھ غیر معمولی تھی۔

حضرت زید کوفہ میں

اس مختصر تعارف کے بعد قارئین کے لئے یہ جاننا دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا۔ کہ حضرت زید بن زین العابدین نے بنوامیہ کے خلاف کیسے علم جہاد بلند کیا جب کہ خاندان اہل بیت ملکی سیاست سے قطعی طور پر الگ تھلگ ہوکر محض عبادت الٰہی اور حصول علم میں مصروف و مشغول تھا۔

تو ہوا یہ کہ بنوامیہ کے سابق عامل خالد نامی جو کہ کوفہ میں تھا کو نئے عامل یوسف نے غبن وغیرہ کے کیس میں ملوث کرنے کے لئے کچھ شہادتیں جمع کر لیں اور کہا کہ یہ غبن شدہ روپیہ پیش کرو خالد کو کچھ اور تو نہ سوجھی اس نے کہہ دیا کہ میں نے یہ رقم مدینہ میں حضرت زید بن زین العابدین کے پاس جمع کرائی ہے اور ان کے ساتھ کئی لوگوں کے نام بھی بتا دیئے یوسف نے مروانی حاکم ہشام بن عبدالمالک کو اس واقعہ کی اطلاع دے دی چنانچہ ہشام نے حضرت زید اور دوسرے لوگوں سے جن کا نام خالد نے لیا تھا پوچھ گچھ کرنے کے لئے حاکم مدینہ کو لکھا۔ اس نے حضرت زید کے سامنے یہ واقعہ دہرایا تو آپ حیران رہ گئے بالآخر اپنی صفائی پیش کرنے کے لئے انہیں ہشام بن عبدالمالک کے پاس دمشق آنا پڑا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ نے صفائی پیش کی تو ہشام نے کہا کہ آپ سچے ہیں اور خالد جھوٹا ہے مگر آپ کو بجائے مدینہ واپس جانے کے کوفہ جانے کے لئے کہا۔

تا کہ خالد کے سامنے بات ہو جائے۔ آپ کوفہ میں آئے تو خالد نے واضح طور پر اعلان کر دیا کہ میں نے آپ کے پاس کوئی امانت نہیں رکھی۔ حضرت زید نے پوچھا تو پھر تو نے ہمارا نام کیوں لیا؟

تو اس نے جواب دیا مجھے توقع تھی کہ آپ کے آنے پر نجات کی کوئی راہ نکل آئے گی کوفہ کی حالت اس وقت یہ تھی کہ مساجد کے مینار گرا دیئے گئے تھے اور عیسائیوں کے لئے پرشکوہ گرجا تعمیر کر دیا گیا تھا ایمان والوں پر مشرکین کا تسلط صرف اس وجہ سے قائم کیا گیا تھا کہ بادشاہ کی آمدنی میں کمی نہ آئے۔ بہر حال انتہائی ابتر حالات تھے اس وقت کوفہ میں ان حالات میں اگر زید خود آنا چاہتے تو ہرگز نہ آسکتے کیونکہ حکومت مروانیہ نے اہل بیت کی مکمل طور پر نگرانی کر رکھی تھی۔

حالانکہ اہل بیت رسول کہیں جانا پسند نہیں کرتے تھے۔ اب چونکہ حضرت کو خود حکومت ہی نے کوفہ بھیجا تھا۔

اس لئے کوفہ میں آپ کی آمد انتہائی پرسکون ماحول میں ہوئی تھی مگر مصیبت یہ ہوئی کہ کوفیوں کے سینوں میں سوئے ہوئے جذبات کے جراثیم پھر جاگ پڑے۔

اہل کوفہ نے جناب زید شہید کی خدمت میں اسلامی اقتدار کو بچانے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رہے تھے تاہم مورخین و محققین کا اتفاق ہے کہ یزید پلید ہشام بن عبدالملک سے بدرجہا بدتر تھا۔

فتویٰ یہ تھا

اور اس حقیقت سے کون نا آشنا ہے کہ سیّدنا امام حسین علیہ السلام اپنے پوتے زید رضی اللہ عنہ سے شان و عظمت میں بہر صورت اور بہر حال بدرجہا بہتر تھے۔ اب جب کہ یہ ثابت ہے کہ امام حسینؑ زید سے بہتر و برتر ہیں اور یزید ہشام سے کم تر و بدتر ہے تو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا زیدؓ کے جہاد کے بارے میں فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

خروجه یضاحی خروج رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یوم بدر

یعنی حضرت زید کا اس وقت کھڑے ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدر میں تشریف لے جانے کی طرح ہے۔

﴿الروض الکبیر ص ۲۶۰ بحوالہ امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی ص ۱۳۸﴾

ایک روایت اور بھی ہے کہ ان دنوں حج کا زمانہ تھا اور امام ابوحنیفہ نے فتویٰ صادر کیا کہ جناب زید کی قیادت میں جہاد کو جانا حج بیت اللہ سے افضل ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسلام یا فرعونیت

ان روشن حقائق کی موجودگی میں عباسی وغیرہ کا مسلمانوں کو دھوکا دینا کہ امام اعظم ابوحنیفہ نے حاکم وقت کے خلاف خروج سے منع فرمایا ہے اور پھر ساتھ ہی امام صاحب کے تلامذہ امام محمد وغیرہ سے بھی ایسی ہی باتیں منسوب کی ہیں جو سراسر جھوٹ، بے بنیاد کذب سرائی اور صریح دھوکا کے مترادف ہے اس قسم کا تاثر دے کر یہ لوگ ہر حکومت کی چمچہ گیری کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

کہ جب کوئی حاکم بن جائے تو اس کے جور و ستم سہتے رہو۔ اسلام کی پامالی اور بربادی دیکھتے رہو۔ مگر اس کے خلاف کبھی آواز نہ اٹھاؤ وہ جو کرتا ہے اسے کرنے دو ورنہ تم دین سے نکل جاؤ گے تمہاری موت جاہلیت کی موت ہوگی تمہارا ٹھکانہ جہنم ہوگا وغیرہ وغیرہ ہم کہتے ہیں کہ ایک شخص بذریعہ الیکشن جمہوری طرز پر برسر اقتدار آجائے۔ تو پھر وہ متفقہ علیہ حاکم ہوگا یا نہیں؟

اور جب وہ یقیناً متفقہ علیہ ہے تو پھر اس کے خلاف عوام کی نعرہ بازی کیوں ہوتی ہے۔ اسے ذلیل ورسوا کر کے ایوانِ صدر سے کیوں نکالا جاتا ہے اس سے اسلامی دستور کیوں طلب کیا جاتا ہے اس کے اعمال و افعال پر کیوں نکتہ چینی کی جاتی ہے اور پھر حکومتوں کے تختے کیوں الٹے جاتے ہیں۔

حالانکہ تمہارے فارمولے کے مطابق ایسا کرنے والے لوگ لائق

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

گردن زدنی، جہنمی اور جہالت کی موت مرنے والے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ تمہارا یہ فارمولا مسلمان حاکموں کو ہٹلر اور سٹالن بننے کی ترغیب دیتا ہے۔ نمرود اور فرعون بننے پر راغب کرتا ہے، حالانکہ اسلام نے مسلمانوں کو حکام کا محاسبہ کرنے کا پورا پورا حق دے رکھا ہے۔

اسلام تو مظلوم کی حمائت کرتا ہے مگر تم کہتے ہو کہ ظلم سہتے رہو مگر ظالم کی شکایت نہ کرو۔ اسلام جابروں سے ٹکرانے کا حکم دیتا ہے مگر تم کہتے ہو کہ مجبور گھٹ گھٹ کر مر جائے، مگر جابر حاکم کے خلاف آواز بلند نہ کرے، اسلام کہتا ہے کہ جو حاکم نماز کا تارک ہو اس سے ٹکرا جاؤ۔

تم کہتے ہو کہ مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے والوں اور اسلامی اقدار کو پامال کرنے والے کو بھی خلیفہ راشد تسلیم کرو، اور اس کے خلاف علم جہاد بلند کرنے والے کو باغی قرار دیتے ہو۔

کیا یہ تاریخی ریسرچ ہے یا اسلام سے کھلم کھلا بغاوت اور سرکشی، تم نواسہ رسول کو باغی کہتے ہو

حالانکہ تم خود باغی ہو، خداوند قدوس کے باغی ہو، رسول کریم کے باغی اسلام اور قرآن کے باغی اور اس بغاوت کی سزا یقیناً یقیناً جہنم ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب کسی پر تعصب کا بھوت سوار ہو تو وہ ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے، یہی حال موجودہ نواصب کا ہے۔

تعصب کی آگ نے ان کے ذہنوں کو پراگندہ اور دماغوں کو مختل کر

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہیں تھی وہ ایک کھلنڈرا اور عیش پرست امیرزادہ تھا۔

بقول تمہارے بھی وہ اپنے استاد کی پگڑی اچھال دیا کرتا تھا۔ پھر اس کی اچھی تربیت کس نے کرنا تھی۔ وہ گاؤں میں محض اپنے ذوق کی تسکین کے لئے رہتا تھا اور اس کا وہ ذوق تھا شکار گاہوں میں کتوں کی فوج لئے پھرنا یہی اس کا عظیم مشغلہ تھا اور یہی اس کا جہاد تھا اور اس پر تمام مورخین کا اتفاق ہے امیر معاویہ اس کی ان عادات اور درشتیء مزاج کو اچھی طرح جانتے تھے اور ان کا بھی یہی خیال تھا کہ اسے اس وقت تک لوگوں سے دور رکھا جائے جب تک اس کی حکومت کی تمام راہیں استوار نہ کر لی جائیں۔

یہی وجہ تھی کہ متعدد لوگ اس کے کرتوتوں سے اچھی طرح واقف نہ تھے اور جو لوگ اسے قریب سے جانتے تھے انہوں نے امیر معاویہ کو تلقین کی کہ پہلے اس کی اصلاح کر لیجئے اور پھر بیعت کا سلسلہ شروع کر لینا چنانچہ حاکم بصرہ کوفہ زیاد جو ابن زیاد ملعون کا باپ۔ اور امیر معاویہ کے باپ ابو سفیان کا بیٹا تھا اس نے واضح طور پر امیر معاویہ کو اس کام سے رک جانے کا مشورہ دیا تھا۔

تاریخ کامل ابن اثیر اور دیگر کتب تواریخ میں اس امر کی پورے طور پر وضاحت موجود ہے ذیل میں ہم تاریخ ابن اثیر کے خلافت بنوامیہ پر مشتمل ترجمہ شدہ حصہ کے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ تاکہ واقعات اچھی طرح نکھر کر قارئین کے سامنے آجائیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیعت یزید کے مفصل حالات

یزید سے اس کے باپ کے ولیعہد ہونے کی بیعت کی ابتداء اور تحریک مغیرہ بن شعبہ سے ہوئی۔ امیر معاویہ نے ارادہ کیا کہ ان کو کوفے سے معزول کر کے ان کی جگہ سعید ابن عاص کو مقرر کریں مغیرہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میں خود امیر معاویہ کے پاس جا کر استعفے دے آؤں گا تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ مجھے حکومت سے نفرت و کراہت ہے۔

﴿خلافت بنوامیہ ابن اثیر، ج ا۔ ص ۸۲﴾

چنانچہ وہ اس خیال سے دمشق پہنچے اور پہلے یزید کے ہی ذریعہ سے یزید کی ولیعہدی کی بات امیر معاویہ تک پہنچائی انہوں نے بلا کر پوچھا مگر اس میں میرا ضامن اور معاون کون ہوگا؟

مغیرہ نے کہا کہ اہل کوفہ کے لئے میں اور بصرہ کے لئے زیاد کافی ہے ان دونوں شہروں کے بعد کوئی شخص آپ کی مخالفت نہیں کرے گا۔

امیر معاویہ نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ تم واپس جاؤ اور ایسے لوگوں سے اس کے متعلق گفتگو کرو جن پر تمہیں اعتبار و وثوق ہو پھر ہم اور تم دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے۔

امیر معاویہ سے رخصت ہو کر مغیرہ اپنے دوستوں میں آئے انہوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے پوچھا کہو کیا ہوا مغیرہ نے جواب دیا۔ میں نے امیر معاویہ کہ پاؤں امت محمدی کی بعید الغایت رکاب میں رکھ دیا ہے۔ اور ان کے امور میں ایسا شگاف کیا ہے جو قیامت تک بند نہیں ہوگا۔ اور پھر ایک شعر پڑھا جس کا یہ ترجمہ ہے۔

مجھ جیسا آدمی تو دشمن کے رازوں میں شریک ہوتا ہے اور مجھ جیسے آدمیوں کو بڑے بڑے غضبناک دشمن گرامی قدر سمجھتے ہیں۔

الغرض اس کے بعد مغیرہ واپس آئے اور کوفہ میں ایسے لوگوں سے یزید کا ذکر کیا جن کو وہ جانتے تھے کہ وہ بنو امیہ کے طرف دار ہیں اور پھر ان سے دس یا دس سے زائد اشخاص کا وفد تیار کیا۔ اور ان کو تیس ہزار درہم دیئے اور اپنے بیٹے موسیٰ بن مغیرہ کی ماتحتی میں روانہ کیا ان لوگوں نے امیر معاویہ کو مل کر بڑے زور و شور سے بیعت یزید کے خیال سے کلّی اتفاق کیا۔ اور انعقاد بیعت کی درخواست پیش کی۔

امیر معاویہ نے انہیں کہا کہ ابھی اپنی رائے کے اظہار میں عجلت نہ کرو بلکہ اپنی رائے پر جمے رہو پھر موسیٰ بن مغیرہ سے پوچھا تمہارے باپ نے ان لوگوں کے دین کو کتنے میں خریدا؟

موسیٰ بن مغیرہ نے کہا کہ تیس ہزار درہم میں امیر معاویہ نے کہا کہ ان لوگوں نے اپنے دین کو کیسا آسان سمجھ رکھا ہے

﴿خلافت بنو امیہ کامل ابن اثیر، ج ا ص، ۸۸﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس کتاب میں دوسری روایت ہے کہ وہ وفد چالیس افراد پر مشتمل تھا اور جب موسیٰ بن مغیرہ سے امیر معاویہ نے پوچھا کہ تیرے باپ نے ان کے دین کو کتنے میں خریدا تو انہوں نے کہا کہ چار سو درہم میں ۔ امیر معاویہ نے یہ سن کر کہا کہ مغیرہ نے ان کے دین کو بہت سستا پالیا ہے۔

پھر امیر معاویہ نے اس وفد کو یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ عجلت سے تاخیر اچھی ہے وفد واپس چلا گیا اور امیر معاویہ کا یزید کی بیعت لینے کا ارادہ قوی ہو گیا اور پھر مشورہ کے لئے بصرہ کے گورنر زیاد کو خط لکھا

﴿خلافت بنو امیہ کامل ابن اثیر ج ۱ ص ۸۹﴾

کردار یزید کی جھلکیاں

زیاد نے خط پڑھ کر عبید ابن کعب النمیری سے کہا کہ امیر معاویہ نے مجھے ایسا ایسا خط لکھا ہے ۔ وہ لوگوں کی نفرت سے خائف بھی ہیں اور ان کی تابعداری کی امید بھی رکھتے ہیں امر الاسلام کا تعلق اور اس کی ضمانت بہت مشکل کام ہے یزید کے مزاج میں نرمی اور سبکی ہے اور اس کے ساتھ ہی شکار کا ازحد دلدادہ ہے اس لئے تم امیر معاویہ سے ملو یزید کے عادات و خصائل بیان کرو اور کہو کہ ابھی اس کام میں توقف کرو۔

عبید ابن کعب نے مشورہ دیا کہ اس سے یہ بہتر ہے کہ میں یزید سے مل کر بتاؤں کہ تمہارے والد نے زیاد سے تمہاری بیعت کے متعلق مشورہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طلب کیا ہے ان کو خوف ہے کہ لوگ تمہاری سبکیوں کی وجہ سے تم پر الزام نہ لگا دیں ان کا خیال ہے کہ یزید ایسی باتوں کو ترک کردے جن کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اس کے خلاف کینہ پیدا ہو گیا ہے۔

زیاد نے یہ مشورہ قبول کر لیا پھر عبید یزید کو ملا اور تمام واقعہ بیان کیا جس کا اثر یہ ہوا کہ وہ اپنی بہت سی باتوں سے باز آ گیا یزید کو ملنے کے بعد امیر معاویہ کو زیاد کا خط دیا جس میں لکھا تھا کہ ابھی اس معاملے میں عجلت نہ کریں،

﴿خلافت بنوامیہ کامل ابن اثیر ج ا۔ص ۸۹﴾

انعقاد بیعت

جب زیاد کا انتقال ہو گیا تو امیر معاویہ نے یزید کی بیعت لینے کا عزم کر لیا چنانچہ عبداللہ ابن عمر کے پاس ایک لاکھ درہم بھیجے۔

جو انہوں نے قبول کر لئے لیکن جب ان کے سامنے بیعت یزید کا ذکر کیا تو فرمایا چہ خوب اس کا مطلب ہے میرا دین بہت سستا ہے۔

اس کے بعد امیر معاویہ نے مروان کو لکھا کہ میری ہڈیاں کھوکھلی ہو گئی ہیں۔

اور چاہتا ہوں کہ میری موجودگی میں خلافت کا فیصلہ ہو جائے۔

تا کہ امت اختلاف وانتشار سے بچ جائے مروان نے اہل مدینہ کے سامنے تقریر میں یہ پیغام پہنچا دیا، جواب میں سب نے کہا کہ یہ بہت اچھی بات

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے۔ مگر ہمیں بتا دیا جائے کہ کسے منتخب کیا جا رہا ہے۔

تا کہ بعد میں اختلاف پیدا نہ ہو سکے اور نہ ہی وہ انتخاب میں غلطی کریں، مروان نے امیر معاویہ کو یہ اطلاع دے دی، امیر معاویہ نے لکھا کہ یزید کا انتخاب کیا گیا ہے۔

مروان نے پھر لوگوں کو جمع کر کے خطبہ دیا کہ امیر معاویہ نے تمہارے لئے ایک شخص کا انتخاب کر لیا ہے اور انتخاب میں کوئی غلطی نہیں کی چنانچہ انہوں نے اپنے بیٹے یزید کو خلیفہ بنایا ہے۔

اس پر حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ تم بھی جھوٹے ہو اور معاویہ بھی جھوٹا ہے۔

امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کسی کو انتخاب کرنے کا تمہارا ارادہ نہیں بلکہ تم لوگ اسے ہرقلیہ بنانا چاہتے ہو کہ ایک ہرقل مر گیا تو دوسرا ہرقل اس کی جگہ بادشاہ بن جائے۔

مروان نے کہا یہ وہی شخص ہے جس کے لئے خدا تعالی نے

﴿والذی لوالدیه اف لکما﴾ والی آیت نازل کی ہے۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ نے یہ سنا تو پردے کے پیچھے سے فرمایا، اے مروان اے مروان!

یہ آواز سنی تو سب خاموش ہو گئے اور مروان نے بھی ادھر منہ کر لیا، تو آپ نے فرمایا تم جھوٹ کہتے ہو کہ آیت عبدالرحمن کے حق میں نازل ہوئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے، بلکہ یہ آیت فلاں فلاں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

مگر تم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لعنت کے ٹکڑے ہو، پھر حضرت امام حسین نے کھڑے ہوکر بیعت یزید کا انکار کیا۔

اور ابن عمر اور ابن زبیر نے بھی ایسا ہی کیا، مروان نے ان تمام باتوں کی خبر معاویہ کو دیدی،

﴿خلافت بنو امیہ ابن اثیر﴾

وہ بات کرو جو ہم چاہتے ہیں

اس اثناء میں امیر معاویہ نے اپنے عمال یزید کی تعریف وتوصیف کرنے اور مختلف شہروں سے ان کے پاس وفود بھیجنے کے لئے لکھا، چنانچہ مدینہ منورہ سے محمد بن عمرو بن حزم اور بصرہ سے احنف بن قیس آئے اور امیر معاویہ سے ملاقات کی۔ محمد بن عمر نے کہا کہ ہر راعی سے اس کی رعیت کا سوال کیا جائیگا، اس لئے آپ خوب غور کر لیجئے۔ کہ آپ امت محمدی پر کس کو والی بنا رہے ہیں، یہ سن کر امیر معاویہ پر کچھ ایسی نگوں ساری ﴿شرمندگی﴾ طاری ہوئی کہ سردی کے موسم میں تنفس شروع ہوگیا۔

پھر امیر معاویہ نے احنف بن قیس ﴿بصرہ والے﴾ کو یزید کے پاس جانے کا حکم دیا۔ جب وہ واپس آئے تو امیر معاویہ نے پوچھا کہ تم نے یزید کو کیسا پایا انھوں نے جواب دیا میں نے شباب، نشاط، درشتی اور مزاج

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیکھا۔

اس کے بعد امیر معاویہ کے پاس وفود جمع ہو گئے، تو انہوں نے ضحاک ابن قیس فزاری کو کہا کہ پہلے میں کلام کروں گا۔ اور جب میں چپ ہو جاؤں تو تم لوگوں کو یزید کی بیعت کی دعوت دو گے اور مجھے بیعت لینے کی ترغیب دینا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا پھر سعید بن اشدق نے بھی ایسی ہی تقریر کی ان کے بعد یزید بن مقنع عذری نے اٹھ کے کہا کہ امیر معاویہ کے بعد یزید خلیفہ ہوگا۔

اور اگر کسی نے اس کا انکار کیا تو اس کا فیصلہ تلوار کرے گی امیر معاویہ نے کہا کہ آپ بیٹھ جایئے آپ سیّد الخطباء ہیں اس کے بعد دیگر وفود نے بھی یزید کے حق میں تقریریں کیں

﴿خلافت بنوامیہ، کامل ابن اثیر جلد ۱۔ ص ۹۱﴾

اس کے بعد امیر معاویہ نے احنف بن قیس سے کہا کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو؟

انہوں نے کہا کہ اگر سچ کہتے ہیں تو آپ سے ڈر لگتا ہے اور اگر جھوٹ کہتے ہیں تو خدا تعالیٰ سے خوف آتا ہے۔

اے امیر المومنین، آپ یزید کے لیل ونہار، ظاہر و باطن، اور دخل وخروج سے واقف ہیں پس اگر آپ ان کو اللہ تعالیٰ اور امت کے لئے پسندیدہ خیال کرتے ہیں تو مشاورت کی ضرورت نہیں۔ اور اگر آپ اس کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

متعلق اس کے سوا کچھ اور رائے رکھتے ہیں تو اس معاملہ کو توشۂ دنیا بنا کر چھوڑتے جایئے۔ جبکہ آپ خود راہی آخرت ہونے والے ہیں

بعدازاں لوگ متفرق ہو گئے اور احنف کی تقریر کا تذکرہ کرنے لگے

غرض یہ کہ امیر معاویہ دور ونزدیک کے آدمیوں کو انعام وکرام دیتے۔ ان کی خاطر ومدارت کرتے اور ان پر لطف واحسان کرتے رہے تا آنکہ لوگ پختہ طور پر ان کے ساتھ ہو گئے اور انہوں نے یزید سے بیعت کر لی جب اہل عراق اور اہل شام بیعت کر چکے تو امیر معاویہ ایک ہزار سوار ہمراہ لے کر حجاز کی کی طرف روانہ ہوئے۔

❁ خلافت بنوامیہ کامل ابن اثیر جلد ا۔ ص ۹۱ ❁

تاریخ ابن اثیر میں اس کے بعد وہ تمام روایات معمولی تغیر لفظی سے موجود ہیں جو آپ العواصم من القواصم سے بیعت یزید کے سلسلہ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اور تمام تر روایات وواقعات دیگر ثقہ اور مسلمہ کتب تواریخ وسیئر میں بھی موجود ہیں۔ علامہ ابن اثیر جزری سواد اعظم کے عظیم ترین مورخ محدث اور بطل جلیل ہیں۔ اس لئے آپکی کتاب سے ہی چند اقتباسات کا اختصار پیش کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

ہم نہیں سمجھتے کہ ان حالات میں یزید پلید کے لئے لی جانے والی بیعت میں شریعت مطہرہ کی کونسی شق موجود ہے۔

کیا یہ شرعی خلافت ہے کہ کسی شخص کو نامزد کر کے مسلمانوں سے اس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے متعلق رائے پوچھی جائے اور بصورت انکار یا تو ان کو مسلمانوں کی امانت بیت المال سے بڑی بڑی رقوم عطا کر کے خرید لیا جائے اور یا بزور شمشیر ان کی صدائے احتجاج کی گردن کاٹ دی جائے۔

قارئین خود فیصلہ فرمائیں کہ اگر یہ خلافت راشدہ ہے تو آمریت کس کا نام ہے۔ آخر پر عباسی کے نیم معتمد جناب ابن خلدون کی تاریخ سے اس واقعہ کا مختصر متن ملاحظہ فرمائیں۔

فرد معاوية المغيرة الى الكوفة وامره ان يعمل
في بيعة يزيد فقدم الكوفة وذاكر من يرجع اليه
من شيعة بني امية فا جا بو اوقد منهم جماعت
مع ابنه موسیٰ فدعاء الى عقد البيعة ليزيد

(ابن خلدون جلد سوم ص ۱۶)

وکلائے یزید کا اعتراف

ان روشن حقائق کے باوصف وکلائے یزید خود بھی متعدد مقامات پر اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ بیعت یزید کے طریقہ کار کو جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نہ صرف یہ چیلنج ہی کیا تھا بلکہ کتاب وسنت کے خلاف ہر قلانہ نظام قرار دیا تھا اور ہر ممکن طریقہ سے کوشش کی تھی کہ اسلام میں اس بدعت ضالہ کا اجراء نہ ہو۔

یزید کے کاسہ لیس اس وقت اعتراف کرتے ہیں جب انہیں یزید

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پلید کو فرشتہ سیرت ثابت کرنا ہوتا ہے۔

چنانچہ ان لوگوں کی رسوائے زمانہ کتابوں میں متعدد مقامات پر لکھا ہوا ہے کہ صحابہ کرام نے یزید کی بیعت خلافت کے طریقہ کی مخالفت کی تھی اس کے کردار پر نکتہ چینی نہیں کی تھی اگر یزید کردار کا اچھا نہ ہوتا تو صحابہ کرام اس بات کا بھی برملا اعلان و اظہار کر دیتے۔

جہاں تک یزید کے کردار پر نکتہ چینی کا سوال ہے اس کی وضاحت بھی ہم چند سطور کے بعد کرنے ہی والے ہیں دیکھنا تو یہ ہے کہ جب بقول تمہارے بھی یہ بیعت اسلامی طریقہ پر منعقد نہیں ہوئی تو پھر یزید کی حکومت کو خلافت راشدہ اور یزید پلید کو خلیفہ راشد کس طرح کہا جا سکتا ہے؟

جب یہ بیعت بنیادی طور پر ہی خلفائے راشدین کی سنّت کے خلاف اور دین قیم میں ایک مکروہ ترین امر اور بدعت ضالہ کی حیثیت رکھتی ہے تو پھر اس کے عواقب و نتائج کو درست تسلیم کروانے کے لئے ہاتھ پاؤں کیوں مارے جاتے ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ صحابہ کرام نے یزید کے کردار و افعال پر نکتہ چینی کیوں نہ کی تو اس کا جواب یہ ہے کہ صحابہ کرام نے یزید پر نکتہ چینی کی ہے۔ جو لوگ اس وقت یزید کی بدکرداریوں سے آگاہ تھے انہوں نے برملا اس کا اظہار بھی کر دیا تھا جنہیں بعد میں معلوم ہوا تو انہوں نے نہائت نفرت و حقارت سے اس کی بیعت کو توڑ ڈالا حتیٰ کہ یزید کے چچا اور ابن زیاد کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باپ زیاد بن سفیان نے یزید کو بلا کر انتباہ کیا کہ وہ ان بد اعمالیوں کو چھوڑ دے جو اس کی بیعت کے انعقاد میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔

یزید کو اس کے گھر والوں سے زیادہ کون جان سکتا تھا زیاد اس کے گھر کا فرد تھا کہ اگر لوگوں پر یزید کی پوشیدہ کارگزاریاں ظاہر ہو گئیں تو لوگ اس سے متنفر ہو جائیں گے۔

بہر حال اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ یزید قبل از بیعت نہائت ہی فرشتہ سیرت تھا تو پھر بھی اس کی بیعت شرعی اور سنت خلفائے راشدین کے خلاف تھی اور پھر سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ اس کے دور حکومت میں کیا ہوا؟،

اگر کوئی فرشتہ سیرت حکومت ملنے کے بعد شیطان کا روپ دھار لے تو کیا اس کی ملکوتی صفات کا جنازہ نکل جائے گا یا نہیں؟

یزید اگر نیک سیرت بھی ہوتا تو بھی اس کی حکومت کو خلافت حقہ نہیں کہا جا سکتا۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ کسی بھی دور میں اچھی سیرت کا مالک نہیں تھا۔

اس کے بچپن، لڑکپن، اور شباب کا ہر دور لہو ولعب اور بدافعالیوں کا دور تھا حکومت ملنے سے پہلے بھی اس میں مطلق العنانی، کھلنڈرا پن اور عیاشی وفحاشی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور حکومت ملنے کے بعد تو وہ مکمل طور پر کھل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کھیلا اور جی بھر کر بیت المال کی رقوم سے اپنی تسکین کا سامان فراہم کرتا رہا بہر حال وہ اول و آخر فطرتاً ایک عیاش شخص تھا۔

اور ساتھ ہی ساتھ ظالم و مبغوض اور انتہائی متشدد بھی تھا ان غلیظ اوصاف کا شخص امیر المومنین اور خلیفۃ المسلمین تو کیا مسلمان آمر کہلانے کا بھی حق دار نہیں چہ جائیکہ اسے صحابہ کا امیر ثابت کیا جائے ایسا ثابت کرنا سوائے ایک فراڈ کے اور کچھ بھی نہیں۔

کیا یزید محدث تھا

یزید نوازوں نے تاریخ کے سینہ پر جراحت کرتے ہوئے ایک شوشہ یہ بھی چھوڑا ہے کہ یزید ایک بہت بڑا فقیہہ اور محدث بھی تھا اس نے متعدد صحابہ سے سماع حدیث کیا۔ اور اس سے متعدد روایات مروی ہیں حالانکہ یہ بات محض مفروضہ ہے۔

عباسی وغیرہ نے ابو بکر ابن عربی کے حوالہ سے یہ تاثر بھی قائم کیا ہے کہ بخاری شریف کی اس روایت کے مقابلہ میں جس میں حضرت عبداللہ بن عمر نے یزید کی بیعت نہ توڑنے کا ارشاد فرمایا ہے ان تمام روایات کو غلط قرار دیا جائے جن میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ یزید کی بیعت نہ کرنے والے چار افراد سے ایک ہیں ٭ یہ بحث گزشتہ اوراق میں ہو چکی ہے ٭ اس لئے یہاں صرف یہ بتانا ہے کہ اگر تم بخاری شریف کو فی واقع

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک معیار قرار دیتے ہو تو پوری بخاری شریف میں ایک روایت ایسی دکھا دو جو یزید سے مروی ہو یقیناً تم ایسا کبھی نہیں کر سکو گے۔

اس لئے کہ امام بخاری نے یزید پلید سے کوئی ایک روایت بھی بیان نہیں کی جب کہ بخاری شریف میں مروان بن الحکم جیسے متنازع اور مجروح شخص سے روایات لی گئی ہیں یہی نہیں۔

بخاری یزید پلید سے کوئی روایت لینا پسند نہیں کرتے۔ تو پھر تم ادھر کیوں نہیں ہو جاتے جدھر امام بخاری ہیں بخاری کا یہ معیار کیوں تمہاری تکلیف کا باعث ہے اور اسے قبول کرنے سے کون سی چیز مانع ہے حقیقت یہ ہے کہ تمہارا اپنا ایک معیار ہے۔

اور تمہارے معیار پر اسلاف میں سے کوئی شخص بھی پورا نہیں اتر سکتا خواہ وہ کتنا ہی صاحب علم اور ذی حیثیت ہو تم نے جن لوگوں کی جلالت علمی کا اعتراف کیا ہے ان کے بارے میں بھی مخلص نہیں ہو۔

بلکہ ان کی کتابوں سے بھی وہی روایتیں نقل کی ہیں جو تمہارے ذاتی معیار پر پوری اترتی ہیں۔ ورنہ تم اپنے آپ ہی سب کچھ ہو اور خود ہی تحقیق کے نام پر اسلام کی بیخ کنی کرنے پر تلے ہوئے ہو اور تمہاری یہ تحقیق بے لگام تمہارا بیڑا غرق کر کے ہی دم لے گی۔

یزید کو فقیہہ اعظم اور محدث اعظم کے نام سے پیش کرنے والو آؤ ہم تمہیں بتائیں کہ محدثین کرام کی نظر میں یزید کا کیا مقام ہے؟

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور یہ وہ محدثین کرام ہیں جنہیں تم نے بھی بڑے بڑے خطابات سے یاد کیا ہے اور ان کی کتابیں بھی وہ ہیں جو بذات خود اس ضمن میں ایک عظیم معیار کی حیثیت رکھتی ہیں۔ امام ابن حجر عسقلانیؒ تہذیب التہذیب میں فرماتے ہیں کہ تریسٹھ ہجری میں اہل مدینہ نے یزید کی بیعت توڑ ڈالی تو اس نے مسلم بن عقبہ کو حکم دیا کہ تمہارے لئے مدینہ منورہ کو تین یوم کے لئے مباح کیا جاتا ہے اہل مدینہ سے میرے لئے غلامی کی بیعت لینا وہاں سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ چلے جانا اور ابن زبیر سے قتال کرنا۔ چنانچہ مسلم نے یزید کے حکم سے مدینہ منورہ میں افعال قبیحہ کئے صحابہ کرام اور ان کے بیٹوں اور خیار تابعین کو شہید کیا اور فواحش کا ارتکاب کیا۔ یزید سنہ ۶۴ھ ۱۵ ربیع الاول کو ہلاک ہوا اور اس کی روایت قابل اعتماد نہیں اور فرمایا کہ جب عمر بن عبدالعزیز کے سامنے کسی شخص نے کہا کہ یہ بات امیر المومنین یزید بن معاویہ نے کی ہے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ تو یزید کو امیر المومنین کہتا ہے اور حکم دیا کہ اس کو بیس درّے لگائے جائیں۔

تهذیب التهذیب عسقلانی

ثم خرج اهل المدینة علی یزید خلعوه فی
سنة ثلاث وستین فا رسل الیهم مسلم بن
عقبه المری وامره ان یستبیح المدینة ثلاثة
ایام وان یبایعهم علی انهم خول وعبید لیزید

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فاذا فرغ منها نهض الی مکة لحرب ابن زبیر ففعل بها مسلم الا فاعیل۔ قبیحة وقتل بها خلقا من الصحابة وابنائهم وخیار التابعین وافحش القضیة الی الغائة۔

وکان هلکة فی نصف ربیع الاول سنة اربع وستین ولیست له راویة تعتمد وقال کنت عند عمر بن عبد العزیز فذکر رجل یزید بن معاویة فقال قال امیر المومنین یزید فقال عمر تقول امیر المومنین یزید و امربه فضرب عشرین سوطا۔ ﴿تهذیب التهذیب مطبوعه مصر جلد ۱۱ ص ۳۶۱ عسقلانی﴾

میزان الاعتدال ذہبی

میزان میں ہے کہ یزید بن معاویہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور اس سے اس کے بیٹے خالد اور مروان کے بیٹے عبدالملک نے روایت کی ہے عدالت مقدوح ہے اور وہ روائت کرنے کے اہل نہیں اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا ہے کہ اس سے کوئی روایت پہنچی ہی نہیں۔

یزید بن معاویة روی عن ابیه وعنه ابن خالد وعبد الملک بن مروان مقدوح فی عدالته لیس با هل ان یر وی عنه وقال احمد بن حنبل لا ینبغی ان یر وی عنه

﴿میزان الاعتدال جلد ۴ ص ۴۴۰﴾

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قارئین کو یاد ہوگا کہ ابو بکر ابن عربی اور عباسی نے امام احمد بن حنبل کی کتاب الزہد کے حوالہ سے باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ یزید سے امام احمد بن حنبل نے روایت بھی بیان کی ہے اور اس کا ذکر بھی صحابہ کرام نے کیا ہے مگر علامہ ذھبی جیسے جلیل القدر ناقد رجال فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ یزید پلید سے کوئی روایت ہمیں پہنچی ہی نہیں اور ذہبی کا اپنا قول یہ ہے کہ یزید روایت بیان کرنے کے اہل ہی نہیں اور مقدوح فی العدالت ہے۔

خلاصة التهذيب الكمال

رجال کی مشہور کتاب تہذیب الکمال میں ہے کہ یزید نے تین دن مدینہ کو مباح کیا پس وہ روایت بیان کرنے کا اہل نہیں اللہ تعالیٰ نے اسے چونسٹھ ہجری میں ہلاک کیا۔

متن یہ ہے!

يزيد بن معاوية بن ابو سفيان ولى لعهد من ابيه واستباه المدينة فلم يمهله الله تعالىٰ هلك سنة اربعه وستين۔

﴿خلاصة التهذيب الكمال جلد ۳، ص ۱۷۷﴾

﴿صفی الدین احمد بن عبداللہ﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہل بیت سے یزید کی گستاخیاں

یزید کے حواریوں کی ایک اور چالاکی

یزید کے متعلق یزید کی روحانی اولاد یہ باور کرانے کی کوشش میں مصروف ہے کہ اس ملعون نے اہل بیت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہمیشہ نیک سلوک کیا اور جب خاندان رسول کی لٹی پٹی شہزادیاں امام زین العابدین کے ہمراہ اس کے دربار میں پیش کی گئیں تو وہ ان کے ساتھ نہایت احترام کے ساتھ پیش آیا اور امام عالی مقام کے سر اقدس کو دیکھ کر نہایت غمزدہ ہو گیا اور رونے لگا۔

اور یہ کہ اہانت اہل بیت کے تمام واقعات یزید کے ساتھ شیعوں نے منسوب کر رکھے ہیں اس مفروضہ کو ثابت کرنے کے لئے وہ البدایہ والنہایہ ابن کثیر کی کٹی چھٹی عبارات کے ٹکڑے پیش کر کے نہایت طمطراق سے اپنے مکروہ ترین فریضہ سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔

اس کی تفصیل تو ہم واقعہ کربلا کے تاریخی شواہد پیش کرنے کے بعد بیان کریں گے فی الحال آپ البدایہ والنہایہ کی ہی وہ پوری پوری عبارتیں

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ملاحظہ کریں جن سے واضح طور پر ظاہر ہو جاتا ہے کہ یزید پلید نے اہانت اہل بیت کرنے میں کوئی کسر باقی نہ اٹھا رکھی تھی۔

اس نے جناب امام زین العابدین اور جناب سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا کی شان اقدس میں بھی گستاخیاں کیں اور امام عالی مقام کے سر اقدس کو سامنے رکھ کر نفرت وحقارت کے ساتھ چہرۂ انور پر چھڑی ماری اور بڑے غرور ونخوت کے ساتھ اعلان کیا کہ میں نے اولاد رسول سے جنگ بدر کا بدلہ لے لیا ہے۔

اور جب یزید کے درباری ایک کتے شامی نے حضرت فاطمہ بنت علی سلام اللہ علیہا کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ لڑکی مجھے بخش دیجئے تو جناب سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا نے کہا کمینے اس بات کا حق نہ تجھے ہے اور نہ تمہارے امیر کو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیوں کے متعلق یہ خیال کرے تو یزید یہ سن کر آگ بگولہ ہو گیا اور جناب سیّدہ زینب سے نہایت درشتگی سے پیش آیا۔ بہر حال اب آپ البدایہ والنہایہ کی عربی عبارات کا پورا متن ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ کریں کہ یزید کے حواری اس کی کہاں تک وکالت کر سکتے ہیں۔

البدایه والنهایه

فلما دخلت الرؤس والنساء علی یزید دعا اشراف الشام فا جلیهم حوله ثم دعا بعلی بن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الحسين وصبيان الحسين ونساء فا دخلن
عليه والناس ينظرون فقال العلى بن الحسين
يا على ابوك قطع رحمى وجهل حقى و
نازعنى سلطاني فضع الله به ما قدرايت،
فقال على *ماأصاب من مصيبة فى ولا فى
انفسكم الا فى الكتاب* فقال يزيد الابنه خالد
قال فما درى خالدما يرو عليه فقال له يزيد:قل
*ما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايد كم
ويعفو عن كثير* فسكت عنه ساعة ثم دعا
بالنساء والصبيان فرائى هيئة قبيحة فقال
قبح الله بن مرجانه لو كانت بئنهم وبينه
قرابةهورحم مافعل هذا بهم، ولا بعث بكم
هكذاوروى ابو مخنف عن الحارث بن كعب
عن فاطمه بنت على قالت لما اجلسنابين
يرى يزيد رق لنا وأمر لنا بشئى والطفناثم ان
رجلا من اهل شام احمر، قام الى يزيد فقال
يا امير المومنين هب لي هذه يعميتى، وكنت
جأ يه وفيعة، فار تعدق فذعه من قوله فطننت
ان ذالك جائزلهم فاخذت بثياب اختى زينب
وكانت اكبر منى واعقل وكانت تعلم ان
ذالك يجوزفقالت لذالك الرجل كذبت والله
ولو مت ما ذالك لك له فغضب يزيد فقال
لها كذبت والله ان ذالك لى ولوشئت أن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

افعله لفعلت قالت کلاوالله ما جعل الله
ذلک لک الا ان تخرج من ملتنا وتدین بغیر
دیننا ،قالت فغضب یزید واسطتار ثم قال ایای
تستقبلین بهذا؟ انما خرج من الدین ابوخ
واخواک فقالت زینب بدین الله ودین ابی
ودین اخی وجدی اهتدیت انت وابواک
وجدک قال کذبت وعدوة الله ۔قالت انت
امیر المومنین مسلط تشتم ظالما وتقهر
بسلطانک قالت فوالله لکانه استحی
فسکت۔

﴿البدایہ والنہایہ جلد ۸ ص ۱۹۴، ۱۹۵﴾

جنگ بدر کا بدلہ لینے کا اقرار

فحدثنی ابو جعفر العنسی قال وقام یحی بن الحکم اخو
مروان بن الحکم فقال،

طعام یجنب الطف اوفی قرابة
من ابن زیاد العبدذُ الحسب الوغل
سمیة افحیٰ لسلها عدو الحصی
ولیس لآل المصطفےٰ الیوم من نسل

قال فضرب یزید فی صدر یحی بن الحکم وقال له اسکت وقال محمد بن حمید الرزی حدثنا محمد بن یحی الاحمری حدثنا عن مجاحد قال لما جی براس لحسین وضع یدی یزید تمثل بهذا الابیات۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لیث اشیاخی ببدر شھدوا
جزع الخزرج فی وقع الاسل

فاھلوا واستھلوا فرحا
ثم قال الی ھینا لا تسل

حین حکت بفناہ برکبھا
واستحر القتل فی عبد الاسل

قد قلنا الضعف من اشرافکم
وعدلنا میل بدر فاعتدل

امام عالی مقام کے چھرۂ انور پر چھڑی مارنا

﴿۱﴾ عن القاسم قال لما وضع راس الحسین
بین یدی یزید بن معاویۃ جعل ینکت
بقضیب کان فی یدہ ثغرہ ثم قال الحسین ابن
الحمام المری یفلقن ھاماً من رجال اَلمزہ
علینا وھم کانوا اعق اظلما

مندرجہ بالا تمام تر عبارات ہیں البدایہ والنہایہ کی ہے جس سے
صاف ظاہر ہے کہ یزید پلید نے امام حسین علیہ السلام کا سر اقدس نہ صرف یہ
کہا کہ میں نے آل رسول کو قتل کر کے اپنے وڈیروں کی جنگ بدر میں ہونے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

والی شکست کا بدلہ لیا ہے بلکہ امام عالی مقام کے دندان مبارک پر حقارت سے چھڑی بھی مارتا رہا۔

اسی کتاب سے اس سلسلہ کی دیگر روایات ملاحظہ کریں۔

﴿۳﴾ وقد رواه ابن ابی الدنیا عن ابی الولید خالد بن یزید بن اسد عن عمار الدهنی عن جعفر قال لما وضع رأس الحسین بین یدی یزید وعنده ابو برزة وجعل ینکبت بقضیب فقال له ارفع قضیبک فلقد رائت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یلثمه۔

﴿۴﴾ قال ابی ابن الدنیا وحدثنی مسلمة بن شبیب عن الحمید عن سفیان سمیعت سالم بن حفصه قال قال الحسن لما جئ براس الحسین رجعل یزید یطعن بالقضیب.

سمیة امسی نسلها الحصی
وبنت رسول الله لیس لها انسل

﴿البدایہ والنہایہ ج ہشتم ص ۱۹۲ مطبوعہ مصر﴾

ناصحمود عباسی وغیرہ نے مندرجہ بالا کتاب البدایہ والنہایہ کی عبارات کو کانٹ چھانٹ کر متعدد بار یہ دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے جب اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لٹا پٹا قافلہ یزید کے دربار میں پہنچا تو اس نے نہائت تاسف کا اظہار کیا اور امام حسین علیہ السلام کا کٹا ہوا سر اقدس دیکھ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کر غمزدہ ہو گیا بلکہ رونے لگا نیز یہ اس نے سیدہ زینب سلام اللہ علیہا اور امام زین العابدین کی بڑی آؤ بھگت کی اور نہایت احترام کے ساتھ مدینہ منورہ بھیج دیا اور کڑیاں ملاتے وقت ان خارجیوں نے البدایہ والنہایہ ہی کی عبارت کے قطع برید کئے ہوئے جملے پیش کئے ہیں۔

قارئین اندازہ فرمائیں کہ مندرجہ بالا روائت کی موجودگی میں گمان کیا جاسکتا ہے کہ یزید کہ دل میں امام حسین علیہ السلام و دیگر اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ذرہ برابر بھی احترام ہوسکتا ہے ہرگز نہیں یہ سب یزید پرست ذہنیت کی بوقلمونیاں ہیں کہ ہر بات میں دھوکہ دینے کی کوشش کرو اور اس قدر جھوٹ بولو کہ جھوٹ کو بھی پسینہ آجائے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واقعاتِ حرّہ

خارجیوں کی نظر میں

اللہ کی مہربانی

امیر المؤمنین یزید کی مدت خلافت تقریباً پونے چار سال ہے جس میں حادثہ کربلا اور واقعہ حرہ کے سوا کوئی گڑبڑ نہیں ہوئی حادثہ کربلا کو خانہ جنگی یا بغاوت کسی صورت بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ یہ اسلام دشمن سبائیوں کی شرارت کا نتیجہ تھا۔

واقعہ حرہ کے متعلق مزید لکھا ہے۔

اس ہنگامہ میں اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے بہت ہی معمولی جانی نقصان ہوا بقول جلال الدین سیوطی کل تین سو ساٹھ مسلمان واقعہ حرہ میں مارے گئے اہل نظر اچھی طرح جانتے ہیں کہ اتنے بڑے ملک میں ایک شہر کے چند ہزار لوگوں کی شرارت یا بغاوت کو خانہ جنگی کا نام نہیں دیا جا سکتا ان دونوں حادثوں میں زیادہ سے زیادہ چھ سو کے قریب مسلمان کام آئے۔

﴿رشید ابن رشید صفحہ ۱۲۱۔۱۲۲﴾

عباسی کی تے چاٹنے والے ابن یزید کی عبارت واقعہ حرہ کے بارے میں قارئین ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اس پر پورا تبصرہ تو ہم آئندہ اوراق

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں کریں گے یہاں صرف ایک بات آپ کے ذہن نشین کرانا ہے۔ کہ واقعہ حرہ میں شہید ہونے والے وہی لوگ ہیں جن کی بیعت یزید کا سہارا لے کر ان خارجیوں نے امام حسین علیہ السلام کو باغی قرار دیا ہے کیونکہ اس وقت یہ لوگ صحابہ کرام اور صحابہ کرام کی اولاد تھے اور انہوں نے یزید کی بیعت کر کے ثابت کر دیا تھا کہ یزید بڑا صالح اور سعید ہے مگر اب انہی لوگوں کو شرارتی قرار دیا جارہا ہے۔

بہر حال خارجیت اسی کا نام ہے اور خارجیوں کا یہ کردار آج سے نہیں بلکہ ان کے آباؤ اجداد شروع ہی سے ایسا کرتے آئے ہیں۔ ان بد نصیبوں کے دل میں نہ تو اہل بیت مصطفیٰ کی عزت ہے اور نہ صحابہ کرام کا احترام جب اہل بیت کو سب و شتم کرنا ہوتا ہے تو صحابہ کرام کی آڑ لیتے ہیں اور جب صحابہ کرام کی توہین مقصود ہوتی ہے وہ افراد اہل بیت کا سہارا تلاش کر لیتے ہیں۔ حالانکہ ان کی صحابہ سے بھی دشمنی ہے اور اہل بیت سے بھی عداوت ہے اگر ان لوگوں کے سینوں میں صحابہ کی سچی محبت ہوتی تو یہ لازمی امر تھا کہ یہ کبھی دشمن اہل بیت نہ ہوتے۔

بہر حال آئندہ اوراق میں ہمیں اس پر تفصیل سے بحث کریں گے یہاں آپ واقعہ حرہ کے بارے میں ناصبی محمود عباسی شاطرانہ تحریریں ملاحظہ فرمائیں یزید کی مدینہ پر فوج کشی کے بارے میں لکھتا ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدینہ صحابیوں نے لوٹا

اس سختی میں کی نوعیت بھی یہ تھی کہ ایک تادیبی مہم باغیوں کی سرکوبی کے لئے تجربہ کار فوجی افسر کی ماتحتی میں بھیجی گئی افسروں میں متعدد صحابی و تابعی حضرات تھے افسر بالا امیر مسلم بن عقبہ المری جو کبیر السّن تھے اور اس زمانہ میں مریض بھی انہوں نے اس خدمت کو بخوشی قبول کیا جس مدینہ طیبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری کا ان کو شرف حاصل ہوا تھا اس کو اپنی زندگی میں کتنا فساد سے پاک کرنا اپنا فریضہ سمجھتے تھے ان کے ساتھ دیگر صحابہ امیر حصین بن نمیر السکونی الاصابہ صفحہ ۳۳۹ ج ۱ امیر عبداللہ بن عصام اشعری الاصابہ ص ۳۴۶ ج ۳ عبداللہ بن سعد الفزاری ﴿تاریخ الاسلام ذہبی ج ۳ ص ۳۱﴾ اور دوسرے صحابی و تابعی بھی ساتھ بھیجے گئے امیر روح بن زنباع تابعی تھے ان کے فرزند ضبعان بن روح والی اردن تھے ان کے علاوہ متعدد وہ حضرات بھی شامل تھے جو عبداللہ بن زبیر کے پاس امیر المومنین ﴿یزید﴾ کے پیغمبر کی حیثیت سے جا چکے تھے۔

﴿خلافت معاویہ و یزید ص ۳۷۸﴾

حبیب بن کرہ کا جو بنی امیہ کی تحریر لے کر امیر المومنین ﴿یزید﴾ کے پاس گیا تھا کا یہ بیان کہ جب فوجی دستہ روانگی کے لئے تیار ہو گیا امیر المومنین اسے رخصت کرنے خود آئے تلوار گلے میں لگائے ہوئے تھے اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عربی کمان کاندھے پر لٹکائے ہوئے تھے لشکر کے سواروں کو دیکھ رہے تھے اور یہ اشعار اپنی زبان سے کہہ رہے تھے جو بتغیر الفاظ پہلے بھی نقل ہو چکے ہیں۔

پھر امیر عسکر سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ مدینہ کے لوگوں کو تین دن کی مہلت دینا مان جائیں تو خیر ورنہ لڑائی کرنا جب غلبہ پا جاؤ تو باغیوں کا مال اور روپیہ اور ہتھیار اور غلّہ یہ لشکریوں کے لئے ہے۔

اس حکم پر بڑی چہ میگوئیاں کی جاتی ہیں اور وہ حدیث پیش کی جاتی ہے جس میں مدینہ کی حرمت مٹانے اور اہل مدینہ پر خوف مسلط کرنے والوں پر لعنت کی گئی ہے لیکن کوئی صاحب یہ نہیں بتاتے کہ مدینہ کی حرمت پر حرف لانے والا اصل میں تھا کون؟

اس خالی روحانی مرکز کو عسکری مورچہ اور بغاوت کا محور بنایا کس نے تھا؟

قرآن حکیم نے تو عین کعبہ میں بھی جنگ کی اجازت دے رکھی ہے پھر مدینہ کو فتنہ شورش سے پاک رکھنے اور باغیوں کی سرکوبی میں کیا چیز مانع تھی ایسی حالت میں بھی سمجھانے بجھانے فہمائش کرنے اور ایمان پیش کرنے کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا گیا تھا جو اہل مدینہ بغاوت میں شریک نہ تھے ان سے حسن سلوک کی تاکید کی گئی تھی۔ حضرت زین العابدین کے متعلق فوجی افسر کو خاص ہدایت کی گئی تھی۔ ﴿صفحہ نمبر ۳۷۹﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امیر مسلم نے اہل مدینہ کو مخاطب کر کے جو الفاظ کہے وہ مورخین نے یہ لکھے ہیں۔

اے اہل مدینہ! امیر المومنین یزید سمجھتے ہیں کہ تم لوگ اصل ہو تمہارا خون بہانا انہیں گوارا نہیں۔ تمہارے لئے تین دن کی مدت مقرر کرتا ہوں جو کوئی تم سے باز آجائے گا اور حق کی طرف رجوع کرے گا ہم اس کا عذر قبول کریں گے اور یہاں سے چلے جائیں گے اور اس ملحد کی طرف متوجہ ہوں گے جو مکہ میں ہے۔ اور اگر تم نہ مانو گے تو سمجھ لو کہ حجت تمام کر چکے۔

تین دن گزرنے کے بعد پھر اہل مدینہ کو مخاطب کر کے کہا کہ اے اہل مدینہ تین دن گزر چکے۔ کہو اب تم کو کیا منظور ہے ملاپ کرتے ہو یا لڑنا چاہتے ہو؟

اہل مدینہ نے جواب میں کہا کہ ہم لڑیں گے اس پر بھی امیر مسلم نے پھر ان سے یہ الفاظ کہے دیکھو ایسا ہر گز نہ کرو۔ بلکہ تم سب اطاعت گزاری اختیار کرو پھر ہم تم مل کر اپنا زور اس ملحد ﴿ابن زبیر﴾ پر ڈالیں۔ جس نے فاسقوں کو چار جانب سے اپنے پاس جمع کر رکھا ہے۔

﴿طبری ص ۷۔۸﴾

فاسقوں اور بے دینوں سے مراد باغیوں سے تھی جو احکام شریعت کی خلاف ورزی کرتے تھے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باغی پھر بھی باز نہ آئے۔ تین طرف خندقیں کھود رکھیں تھیں، پتھروں کے ڈھیر ان کے پاس تھے صلح کی بات کا جواب پتھروں سے دیا اور جب امیر مسلم نے آخری بات کہی کہ خدا سے ڈرو اور اپنی جانوں کی خیر مناؤ۔ تو انہیں گالیاں دیں اور امیر المومنین کو بھی نہ چھوڑا انہیں بھی گالیاں دیں۔

مدینہ کی آبادی کوئی لاکھوں کی نہ تھی سب شہر باغی نہ تھا۔ بغاوت کے سرغنہ وہ لوگ تھے جنہوں نے وقتی ہنگامہ بپا کر کے عوام کی ایک جماعت اکٹھی کر لی تھی، پھر مورچہ بندی کی تھی ان کی عسکری قوت کی کمزوری اس سے ظاہر ہے کہ خندقیں تین ہی طرف کھودی گئیں تھیں۔ اور ایک طرف ایسی آبادی تھی کہ مدافعانہ تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی تھی۔

انصار کا بڑا گھرانہ بنو عبد الاشہل اس طرف آباد تھا یہ گھرانہ باغیوں کا شروع سے مخالف اور امیر المومنین کا حمایتی تھا۔ گویا بیعت توڑنے والے باغیوں کی فوج اتنی نہ تھی کہ سامنے سے دشمن کا مقابلہ کر سکے۔

اور نہ اتنی کہ تین طرف خندق کھود کر چوتھی طرف حفاظتی دستے متعین کر سکتے فوجی زاویہ نگاہ سے شائد ہی کبھی کوئی ایسی عقیم کاروئی کی گئی ہو جیسی اس وقت مدینہ کے باغیوں نے کی تھی۔

ان کو غرہ تھا کہ ہمارا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے ہم ارض پاک کے رہنے والے ہیں ان کی اس جہالت کا اشارہ امیر المومنین کی گفتگو کے ایک فقرے سے ہو سکتا ہے جو موصوف نے امیر عسکر کو وداع کرتے وقت کی تھی فرمایا تھا یہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سمجھ لو کہ تم ایسے لوگوں کی طرف جا رہے ہو جو نادان و ناسمجھ شیخی خورے اور اکھڑ ہیں جنہیں امیر المومنین معاویہؓ کے حلم نے بگاڑ رکھا ہے اور ان کو یہ گمان ہے کہ میرا ہاتھ ان تک نہیں پہنچ سکتا۔

﴿انساب الاشراف ج ۴ص ۳۴﴾

غرض یہ کہ جب کوئی چارہ کار باقی نہ رہا تو فوجی دستہ خندقوں کی طرف بڑھا، باغیوں نے پتھر اور تیر برسانے شروع کر دیئے جب اہل شام خندقوں کا پھیرا لگاتے تو لوگوں نے پہاڑوں اور چھتوں پر سے پتھروں اور پہاڑوں پر سے پتھروں اور تیروں کا نشانہ بنایا۔

﴿امامۃ والسیاسۃ ج ۱، ۲۲۲﴾

اتنے میں بنو اشہل کے سرکردہ لوگوں نے امیر مسلم کو مشورہ دیا کہ ان کے محلے سے فوج گزار کر شہر پر قبضہ کرلیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

﴿الامامۃ والسیاسۃ ج ۱، ص ۲۲۲﴾

غالی مولف نے لکھا ہے کہ ان لوگوں کو رشوت دی گئی تھی تو انہوں نے رستہ دے دیا۔

تھوڑی دیر لڑائی ہوتی رہی چند سرغنہ مارے گئے اور کچھ فرار ہو گئے اور ابن زبیر سے جا ملے۔ پانچ چھ سرغنہ گرفتار ہوئے اور بجرم بغاوت قتل کیے گئے۔

رہیں وہ تفصیلات جو بعد میں گھڑی گئیں کہ ہزاروں آدمی قتل ہوئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خواتین کی بے حرمتی کی گئی دو ہزار کنواری لڑکیاں حمل سے رہیں یا بے دریغ مدینہ کو لوٹا گیا تو یہ سب داستانیں اکاذیب محض ہیں۔ جو بعد کے مسلمانوں کو برافروختہ کرنے اور پہلے مسلمانوں کی عزت و حرمت پر حرف لانے کے لئے وضع کی گئیں۔

﴿خلافت معاویہ و یزید ص ۳۷۹ تا ۳۸۱﴾

بغاوت کا تو چند گھنٹوں میں قلع قمع ہو گیا تھا شہر کو فتنہ جو عناصر سے پاک کرنے میں ہفتہ عشرہ لگ گیا۔

﴿خلافت معاویہ و یزید ص ۳۸۲﴾

یہ ہے غالی خارجی نا محمود عباسی کی واقعہ حرہ کے بارے میں خارجیانہ تحقیق جو ہم نے مسلسل عبارت کی صورت میں پوری کی پوری نقل کر دی ہے اگرچہ اس نے یزید کی حمایت میں پورا زور قلم صرف کر لیا ہے لیکن پھر بھی وہ سب کچھ تسلیم کر لیا ہے جسے مان لینے سے اس کی جان جاتی ہے۔

مثلاً یہ تسلیم کرتا ہے کہ یزید نے مسلم بن عقبہ کو مدینہ منورہ پر چڑھائی کے وقت حکم دیا تھا کہ جب اہل مدینہ پر غلبہ حاصل کر لو تو ان کا سب مال و دولت اور اسلحہ وغیرہ قبضے میں کر کے شامی فوج میں تقسیم کر دینا بلکہ ان کے کھانے پینے کا سامان غلہ وغیرہ تک چھین کر شامیوں کو دے دینا۔

یعنی اہل مدینہ کا تمام مال و سامان مال غنیمت سمجھنا اور اپنے امیر لشکر کو یہ بھی بتا دیا کہ مدینہ منورہ کے لوگ بے عقل، نادان، ناسمجھ، شیخی خورے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اکھڑ ہیں انہیں میرے باپ کی حلیمی نے بگاڑ رکھا ہے جس کی وجہ سے وہ سمجھ رہے ہیں کہ میرا ہاتھ ان تک نہیں پہنچ سکتا گویا اہل مدینہ منورہ پر جو بھی مظالم توڑے گئے وہ سب یزید پلید کے حکم سے تھے اور یہ بھی بار بار لکھا ہے کہ اہل مدینہ باغی تھے اور انہیں بجرم بغاوت قتل کیا گیا۔

یعنی یزید کی بیعت توڑنے کے صلہ میں ان کا احترام صحابیت و تابعیت بھی ختم ہوگیا اور وہ سب بیک جنبش قلم باغی فسادی اور فتنہ پرور ہو گئے اور نادانستہ طور پر یہ بھی اقرار کرلیا کہ اہل مدینہ یزید کو گالیاں دیتے تھے حالانکہ پوری کتاب میں طوطے کی طرح یہی رٹتا رہا ہے کہ اہل مدینہ تو یزید کے قصے پڑھتے تھے اور اس کی امامت وخلافت پر متفق تھے۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر اس مقدس طائفہ نے بعض غلط فہمیوں کی بنا پر اس کی بیعت کی تھی انہوں نے اس کی بیعت توڑ دی تھی اور جب انہوں نے بیعت توڑ ہی دی تھی تو سینکڑوں صفحات میں یہ ثابت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کہ تمام اہل حرمین نے یزید کی بیعت بخوشی قبول کی تھی اس لئے وہ صحابہ کا امام اور امیر ہے۔

بہر حال اہل مدینہ کی بیعت توڑ دینے کو عباسی بغاوت ہی کا نام دیتا ہے اگرچہ اس کا پس خوردہ ابن یزید یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ یزید کے زمانہ میں کوئی بغاوت نہیں ہوئی اور واقعہ کربلا اور واقعہ حرہ چند ہزار لوگوں کی شرارت تھی۔ اور اس شرارت کو بغاوت کا نام نہیں دیا جا سکتا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عباسی نے اس بات پر بھی بڑا زور دیا کہ مدینہ منورہ کو تاراج کرنے والے لشکر کے امیر صحابی تھے اور وہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ جس مدینہ منورہ میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے وہاں کے لوگ فتنہ وفساد برپا کریں۔

اب اس منطق کو سوائے کسی شیطانی دماغ کے وسوسہ کے اور کیا نام دیا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر کو تباہ و برباد کرنے ہی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کا بدلہ اتارا جا سکتا ہے۔

نامحمود عباسی نے اپنے زبردست محقق ہونے کی ایک دلیل یہ بھی دی ہے کہ شامی فوج نے شہر رسول پر حملہ کر کے فوراً ہی غلبہ حاصل کر لیا پانچ سات سرغنہ باغی قتل کیے گئے۔

اور پھر امن وامان بحال کرنے کے لئے ہفتہ عشرہ وہاں رکے رہے حالانکہ یہ دنیا کا وہ زبردست تاریخی جھوٹ ہے جس کی مثال کہیں موجود نہیں علاوہ ازیں اس نے یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ حکم قرآن کی رو سے عین کعبہ میں بھی جنگ لڑی جا سکتی ہے۔

پھر مدینہ منورہ کے شورش پسندوں، فتنہ کیشوں اور باغیوں کی سرکوبی کرنے سے کیا چیز مانع تھی حالانکہ پہلے خود ہی اس حدیث کا ذکر کرتا ہے کہ مدینہ والوں کو خوفزدہ کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔ اور ساتھ ہی صفائی پیش کر دی ہے۔ کہ یہ تو کوئی بتاتا ہی نہیں ہے کہ اہل مدینہ کو خوفزدہ کیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کس نے تھا؟

اور پھر خود ہی بتا دیا کہ مدینہ منورہ خالص روحانی مرکز ہے اسے عسکری مورچہ اور محور بنانے والے خود اہل مدینہ ہی تھے کیونکہ انہوں نے ہی تو یزید کی بغاوت کی تھی اگر یزید نے ان کو قتل کر دیا تو کونسا جرم ہے گویا اہل مدینہ ہی اہل مدینہ کو خوفزدہ کرنے کے موجب تھے اور (معاذ اللہ) لعنت والی حدیث کا اطلاق بھی انہیں پر ہوتا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یزیدی فوج کو راستہ کس نے دیا

نامحمود عباسی نے یہ تاثر دینے کی بھی ناکام کوشش کی ہے کہ مدینہ
منورہ کے کثیر لوگوں نے یزید کی بیعت نہیں توڑی تھی بلکہ اکثر قبائل ان
مفسدین سے ناراض تھے جنہوں نے یزید کی بیعت کو توڑا تھا ﴿معاذ اللہ﴾
اور اس کے ثبوت میں یہ دلیل پیش کی ہے کہ جب یزیدی لشکر نے
اہل مدینہ کا محاصرہ کر رکھا تھا تو اس وقت بنو عبد الاشہل نے
یزیدی لشکر کی حمایت کرتے ہوئے اس کو اپنے گھروں سے راستہ دے دیا تھا
کہ تم ادھر سے گزر کر ان فسادیوں کو قتل کردو اور مدینہ منورہ کو لوٹ لو۔

﴿نعوذ باللہ من ذالک﴾

عباسی کا یہ محض فریب اور شدید کذب وافتراء ہے اور یہ سب کچھ
اس کے اپنے ہی شیطانی ذہن کی اختراع ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی ذی
شعور شخص اپنے دشمن کو یہ کہے کہ آپئے تشریف لائیے اور مجھے قتل کر کے
میرے گھر کا مال واسباب لوٹ لیجیے۔

حقیقت صرف یہ ہے کہ مسلم بن عقبہ نے مدینہ کا محاصرہ کر لیا تو
اہل مدینہ نے جن بنو امیہ کو محصور کر لیا تھا کہا کہ ہمارے ساتھ عہد کرو کہ شامی
فوجوں کا ساتھ نہیں دو گے اور ہمارے ساتھ مل کر ان کا مقابلہ کرو گے اگر تم
نے ہمارے ساتھ یہ عہد نہ کیا یا کسی قسم کے فریب کو بروئے کار لائے تو ہم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمہیں قتل کر دیں گے۔ چنانچہ بنوامیہ نے ان کے ساتھ وعدہ کر کے یہ یقین دلایا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

مگر موقع ملتے ہی مروان نے اپنے لڑکے عبدالملک بن مروان کو مسلم بن عقبہ کے پاس خفیہ طور پر بھیج کر یہ نشان دہی کر دی کہ تم مدینہ منورہ کی مشرقی سمت سے حملہ کر کے مقام حرہ میں داخل ہو جاؤ کیونکہ یہی ایک راستہ ہے۔ جو تجھے کامیابی سے ہمکنار کر سکتا ہے۔

چنانچہ عبدالملک بن مروان کے بتائے ہوئے راستہ سے مسلم بن عقبہ مدینہ منورہ میں داخل ہوا اور اس حقیقت پر مورخین ومحدثین کا قطعی طور پر اتفاق ہے۔

چنانچہ علامہ ابن کثیر نے بھی اس واقعہ کو تقریباً ایسے ہی لکھا ہے۔

وسار مسلم بمن معه من الجيوش الى المدينة فلما اقترب منها اجتهدا اهل المدينة فى حصار بنو امية وقالو لهم والله لنقتلنكم عن آخركم او تعطوفا موثقاً ان لا تدلوا علينا احد من هوا ء الشامين ولا تما لثوهم علينا فا عطوهم العهود بذالك فلما وهل الجيش تلقا هم بنو اميه فجعل مسلم يسائلهم عن الاخبار فلا يخبره احد فلا نخصر لذالك وجاء ه عبد الملك بن مروان فقال له ان كنت تريد النصر فا فانزل شرقى المدينة فى الحرة الخ فشكره

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسلم بن عقبة علی ذالک وامتثل ما اشاربه فنزل شرقی المدینة فی الحرة

﴿البدایہ والنھایہ ج ۸ ص ۲۱۹﴾

کیا یوم حرّہ میں چند لوگ شہید ہوئے ہیں؟

خارجی عباسی نے واقعہ حرّہ کی اہمیت ختم کرنے کے لئے ایک دلیل یہ بھی دی ہے کہ اس حادثہ میں چند لوگ مارے گئے اور چند گھڑیاں جنگ لڑنے کے بعد یہ معاملہ ختم ہو گیا۔ اور چند گھڑیوں کی لڑائی میں بگڑ جانے والے نظم ونسق کو بحال کرنے کے لئے یزیدی افواج کو ہفتہ عشرہ مدینہ میں رکنا پڑا اور عباسی کے پس خوردہ ابن یزید نے تو یہ تک لکھ دیا کہ حادثہ حرّہ میں اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی سے کوئی نقصان نہیں ہوا اور صرف چند سوا ہالیان مدینہ کے قتل سے اہل مدینہ کی اس شرارت کا قلع قمع ہو گیا۔

جہاں تک اہل مدینہ کی شرارت کا تعلق ہے اس کی وضاحت ہم آئندہ اوراق میں کریں گے مگر جہاں تک اہل مدینہ پر یزیدی افواج کے مظالم کی داستان ہے یہ اس قدر کرب انگیز ہے کہ بیان کرتے ہوئے جگر پارہ پارہ ہو جاتا ہے۔

یہ الگ بات ہے کہ عباسی وغیرہ اسے انتہائی معمولی واقعہ قرار دے کر حق یزیدیت ادا کرنے میں مصروف ہیں حالانکہ ان لوگوں کی یہ کذب سرائی گوز شتر سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ حقائق سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روگردانی تو کر سکتے ہیں لیکن حقائق کو تبدیل کر دینے کی طاقت ان میں ہرگز نہیں دیگر مستند تواریخ اور کتب احادیث کے علاوہ ان کے نصف ثقہ مورخ علامہ ابن کثیر بھی اس دردناک واقعہ کی تصویر کشی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ واقعہ حرہ انسانیت سوز مظالم کی انتہائی المناک داستان ہے اور یزیدی لشکر کی وحشتنا کیوں کی مثال پوری دنیائے تاریخ میں نہیں ملتی۔

چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب البدایہ والنہایہ میں مختلف روائتوں کی روشنی میں اس حقیقت کا اظہار کیا ہے کہ مسلم بن عقبہ نے اہل مدینہ کے قتال اور مدینہ منورہ کے تاراج کرنے میں اس قدر زیادتیاں کیں کہ سلف صالحین کو اس کا نام مسلم کی بجائے مسرف رکھنا پڑا۔

نیز یہ کہ یزیدی فوجوں نے اہل مدینہ کو قتل کرنے کے بعد ان کا تمام مال ومنال بحکم یزید لوٹ لیا۔ اور مدینہ منورہ کی عفت مآب عورتوں کے ساتھ زنا بالجبر کا ارتکاب کیا حتی کہ جن خواتین کی عصمت دری کی گئی ان میں سے ایک ہزار عورتوں نے زنا کے بچوں کو جنم دیا۔

اور یہ بھی بتایا ہے کہ شہید ہونے والے فسادی لوگ نہیں تھے بلکہ مقتدر صحابہ کرام اور صحابہ زادے تھے۔ اور کثرت سے ان لوگوں کی اولاد تھے جن کو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انصار و مددگار کے لقب سے یاد فرمایا تھا۔

اور پھر یہ سب کچھ بیان کرنے کے بعد علامہ ابن کثیر نے یزیدی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

افواج کو ان تمام احادیث کا مصداق قرار دیا ہے جن میں اہل مدینہ کو ایذا دینے اور خوفزدہ کرنے والوں کے متعلق سزاؤں اور وعیدوں کا بیان ہے۔

اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ یزیدی افواج نے یہ تمام تر مظالم یزید پلید کے حکم کے مطابق توڑے تھے اور یزید ان تمام شیطانی حرکات میں ملوث بھی ہے اور ان کا ذمہ دار بھی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واقعات حرہ

تاریخ کے آئینہ میں

جنگ حرہ میں یزید کی مرضی کے مطابق اہل مدینہ پر توڑے جانے والے مظالم اور مدینہ طیبہ کی اہانت و بے حرمتی کی جو تصویر محدثین و مورخین نے پیش کی ہے وہ یہ ہے۔

دول الاسلام ﴿تاریخ ذھبی﴾

﴿کان﴾ ابوہ قد جعلہ ولی العھد من بعدہ فقدم من ارض حمص وجار الی قبر والدہ ثم دخل دمشق فرکب الی الخضراء وکانت دار السلطنۃ فخطب الناس وبایعوہ بالخلافۃ وکتب الی الاقالیم بذالک فبایعوہ وامتنع من بیعتہ اثنان عظیمان الحسین ابن علی سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعبداللہ ابن الزبیر ابن عمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم نقض بیعتہ اکابر اھل المدینۃ لسوء سیرتہ وقیل کان یشرب الخمر وابغضوہ لما جری من قتل الحسین رضی اللہ عنہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وبعث جيشاً الى المدينة لينذروهم ويد عوهم
الى الطاعة ثلاثه ايام فان اطاعوه والا قاتلوهم
فامتنعوا من طاعة وتعبئوا للقتال بظاهر
المدينة فالتقى الجمعان وكثر القتل وذالک
فى آخر سنة ثلاثه وستين وانهزم المدينون
وقتل منهم معقل الا شجمى وعبد الله ابن
حنظلة ابن الغسيل وعبد الله ابن زيد
المنازنى وهئولاء من الصحابة ثم سارر جيش
يزيد الى ابن الزبير وقد عاذ بيت الله وعنده
عبيده واتباعه فحاصره حتى يبا لع يزيد فابیٰ
وقاتلهم اياما ونصبوا على ابن زبير المنجنيق
وقتل جماعه فلا قوة الا با لله فبينما نهم
كذالک اذجاء الخبر بهلاک يزيد

﴿دول السلام تاریخ ذہبی مطبوعہ حیدر آباد دکن ص ۳۱﴾

ترجمہ دول الاسلام ﴿تاریخ ذہبی﴾

﴿یزید کو﴾ اس کے باپ نے اپنے بعد ولی عہد مقرر
کیا چنانچہ پہلے وہ حمص میں اپنے باپ کی قبر پر آیا اور
پھر سوار ہو کر دار السلطنت دمشق پہنچا اور لوگوں کو
اپنی بیعت کے لئے کہا اور دیگر حکام کو لکھا کہ میرے
لئے بیعت لیں اور دو عظیم شخصیتوں سبط رسول اللہ صلی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسین بن علی اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی زبیر کے بیٹے
عبداللہ ابن زبیر نے اس کی بیعت سے انکار کیا پھر
اہل مدینہ کے اکابرین نے بھی اس کی بیعت توڑ دی
اس لئے کے وہ ﴿یزید﴾ بدکردار تھا اور اہل مدینہ
کہتے تھے کے یزید شرابی ہے اور انہیں یزید کی اس
بات پر بھی غصہ تھا کہ یزید نے حضرت امام حسین کو
شہید کروایا۔ اہل مدینہ کی بیعت توڑنے پر یزید نے
مدینہ منورہ پر لشکر کشی کی اور کہا کہ اہل مدینہ کو میری
اطاعت کے لئے تین دن کی مہلت دینا اگر وہ
اطاعت کرلیں تو فبہا ورنہ انہیں قتل کر دینا چنانچہ
۶۳ھ کے اواخر پر مدینہ منورہ میں لوٹ مار کر کے جن
کثیر لوگوں کو قتل کیا گیا ان میں معقل الاشجعی، عبداللہ
بن حنظلہ غسیل الملائکہ اور عبداللہ بن زید منازلی شامل
ہیں اور یہ لوگ صحابہ کبار میں سے تھے مدینہ منورہ کو
لوٹنے کے بعد لشکر یزید نے عبداللہ بن زبیر کے لئے
بیت اللہ شریف پر چڑھائی کی کعبہ شریف کا محاصرہ کر
کے یزید کی غلامی اور اطاعت کے لئے کہا گیا اہل حرم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے انکار پر کعبہ شریف پر منجنیقوں نے پتھر برسائے اور لوگوں کو قتل کیا لا حول ولا قوۃ الا باللہ اسی اثناء میں یزید کی ہلاکت کی خبر آ گئی۔

الا صابة فی تمیز الصحابه

﴿ابن حجر عسقلانی﴾

مسلم بن عقبه بن رباح بن سعد من قبل یزید بن معاویة علی الجیش الذین غزوا المدینة یوم الحرّه ذکر ابن عساکر وقال ادرک النبی صلی الله علیه وآله وسلم شهد صفین مع معاویة وکان الرجالة وعمده فی ادراکه انه استنذ الی ما اخرجه محمد بن سعد فی الطبقات عن الواقدی باسانیده قال لما بلغ یزید بن معاویة ان اهل المدینة اخرجو آعامله من المدینة وخلعوه وجه الیهم عسکر امر علیهم مسلم بن عقبه المری وهو یومئذ شیخ ابن بضع وتسعین سنة فهذا یدل علی انه کان فی العهد النبوی کهل وقد افحش مسلم القول والفعل با هل المدینة واسرف فی قتل الکبیر والصغیر حتی سموه مسرفاً وابا المدینة ثلاثة ایام لذالک والعسکر ینبهون ویقتلون ویفجرون ثم رفع القتل وبایع من بقی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

على انهم عبيد ليزيد بن معاوية وتوجه بالعسكر الى مكة ليحارب ابن الزبير لتخلفه عن البيعة ليزيد فعوجل بالموت فمات بالطريق وزاك سنة ثلاث وستين واستمر الجيش الى مكة فى صرو ابن الزبير وبصوا المنجنيق على ابى قبيس فجئهم الخبر بموت يزيد ابن معاوية فانصرخوا وكفى الله المومنين القتالٍ والقعبة

﴿الاصابة ج ۳ ص ۲۷۰﴾

ترجمہ!

الاصابہ میں مسلم بن عقبہ کے حالات میں لکھا ہے کہ یہ جنگ صفین میں امیر معاویہ کے ساتھ تھا اور بہت چالاک ہوشیار آدمی تھا اور پھر جب اہل مدینہ نے یزید پلید کی بیعت توڑ دی تو یہ شخص باوجود ستانوے سال کا ہونے کے بحکم یزید مدینہ منورہ کو تباہ برباد کرنے کے لئے تیار ہوگیا۔ وہ قول فعل میں فحش قسم کا آدمی تھا اور اس نے مدینہ طیبہ کے صغیر وکبیر کے قتل میں اس قدر زیادتی کی کہ مسرف کے نام سے مشہور ہوا اس نے تین دن مدینہ منورہ کو مباح قرار دے دیا اور مدینۃ الرسول میں تین دن جی بھر کے قتل وغارتگری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور فسوق اور فجور وہ اور اس کی فوجیں کرتے رہے اور
پھر مکہ معظمہ پر چڑھائی کر کے کعبۃ اللہ پر منجنیقوں نے
پتھر برسائے حتیٰ کہ یزید کی ہلاکت کی خبر آ گئی اور اللہ
تعالیٰ نے مسلمانوں کو یزید کے ظلم و جور سے بچا لیا

یزید کی بیعت کیوں توڑی

۶۳ھ میں یزید کی طرف سے عثمان بن ولید بن ابی سفیان امیر مدینہ ہو کر آیا اور اسی زمانہ میں اہل مدینہ کا ایک وفد جس میں عبداللہ بن حنظلہ اور عبداللہ بن ابی عمر بن حفص بن مغیرہ مخزومی و منذر بن زبیر وغیرھم شرفاء مدینہ تھے شام کو روانہ کیا یزید نے ان لوگوں کی بہت بڑی عزت کی عبداللہ بن حنظلہ کو علاوہ خلعت کے ایک لاکھ درہم اور باقی لوگوں کو دس ہزار درہم دے کر رخصت کیا جب اہل مدینہ واپس آئے تو اہل مدینہ ملنے کو حاضر ہوئے اور حال دریافت فرمایا۔

عبداللہ بن حنظلہ نے جواب دیا کہ ہم ایسے نا اہل سے مل کر آئے ہیں جس کا نہ کوئی دین ہے نہ مذہب، جو شراب پیتا ہے اور راگ باجا سنتا ہے خدا کی قسم اگر کوئی مہدی من اللہ ہوتا تو اس پر جہاد کرتا۔ حاضرین نے کہا، ہم نے تو سنا ہے کہ یزید نے تمہارا بڑا اکرام کیا ہے۔ خلعت اور جائزہ دیا ہے؟

عبداللہ نے فرمایا ہاں اس نے ایسا ہی کیا ہے لیکن ہم نے اس وجہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے اس کو قبول کر لیا ہے کہ اس کے مقابلہ کی ہم میں قوت آ جائے اہل مدینہ یہ سن کر یزید سے زیادہ متنفر ہو گئے۔

﴿تاریخ ابن خلدون، ج ۵، ص ۱۲۸﴾

﴿معہ ابن اثیر مترجم﴾

اگر چہ تمام مورخین و محدثین نے اس واقعہ کو تقریباً ایسے ہی بیان کیا ہے جیسا کہ ابن اثیر کی تحریر سے ظاہر ہے لیکن ہم محض اختصار کے پیش نظر فتح الباری شرح بخاری کا عربی متن اور بخاری شریف کے حاشیہ کی عبارت پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں تا کہ علامہ ابن اثیر کے بیان کی تائید بھی ہو جائے اور مضمون بھی زیادہ طوالت اختیار نہ کرے۔

فتح الباری شرح بخاری

بیعتہ، فلما خلع اهل المدینته فذکره، قلت وکان السبب فیه فاز کروہ الطبری مسندا ان یزید بن معاویة کان امر علی المدینة بن عمه عثمان بن محمد بن ابی سفیان فأوفد الی یزید جماعة من اهل المدینة منهم عبد الله بن غسیل الملائکة حنظلة بن ابی عامر وعبد الله بن ابی عمرو حفص المخزومی فی آخرین فا کرمهم واجازهم فرجعوا فأظهروا عیبه ولنسبوه الی شراب الخمر وغیر ذالک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثم وثبوا علیٰ عثمان فأخرجوه وخلعوا یزید بن
معاویة فبلغ ذالک یزید فجهزا لیهم جیشا مع
مسلم بن عقبه المریٰ وامره ان یدعوهم ثلاثا
فان رجعو ولا فقا فقاتلهم

﴿فتح الباری شرح بخاری ج،۱۳،ص ۷۰﴾

حاشیہ بخاری

وکان السبب فی خلعه ماذکره الطبرے ان
یزید بن معاویة کان امر علی المدینة ابن عمه
عثمان بن محمد بن ابو سفیان فا وفدا یزید
جماعة من اهل المدینة منهم عبدالله ابن
غسیل الملائکة وعبد الله بن عمر
والمخزومی فی آخرین فا کرمهم واجازهم
فرجعوا فا ظهروا واعبیه والنسبوه الی شرب
الخمر وغیر ذالک ثم وثبوا علی عثمان و
فرجوه خلعوا یزید بن معاویه الی آخر القصة

جوتوں کا ڈھیر

بلکہ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ جب اہل مدینہ کو ان کے یزید کے پاس بھیجے ہوئے وفد نے آ کر اطلاع دی کہ یزید فسق و فجور میں مبتلا ہے۔ شراب پیتا ہے اور غنا کا رسیا ہے اور اس کا دین و مذہب کچھ بھی تو انہوں نے قریش پر عبداللہ مطیع کو اور انصار پر عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر بنا دیا پھر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یزید سے اہل مدینہ نے اس طرح اظہار نفرت کیا کہ ایک شخص نے اپنا عمامہ اتار کر کہا کہ میں یزید کی بیعت کو اس طرح توڑتا ہوں جس طرح میں نے اپنا عمامہ اتار دیا ہے۔

پھر ایک شخص نے اپنا جوتا اتار کر کہا کہ میں یزید کی بیعت سے اس طرح نکل رہا ہوں جس طرح میں نے یہ جوتا اتار دیا ہے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اہل مدینہ کے اس اجتماع میں سے ہر شخص نے اپنا اپنا عمامہ اور اپنا اپنا جوتا اتار اتار کر رکھنا شروع کر دیئے حتیٰ کے عماموں اور جوتوں کے ڈھیر لگ گئے۔

عربی متن ملاحظہ ہو!

ففیها كانت وقعة الحرة و كان سببها ان اهل المدينة خلعوا يزيد بن معاوية وولوا على قريش عبد الله بن مطيع وعلى الانصار عبد الله بن حنظلة بن ابی عامر فلما كان فی اول هذا السنة اظهر وزالك واجتمعو عند المنبر فجعل الرجل منهم يقول قد خلعت عمامتي هذه ويلقيها عن راسه ويقول الآخره قد خلعته كما خلعت نعلي هذه حتیٰ اجتمع شئی كثير من العمائم والنعال هناؤ

﴿البدایہ والنہایہ، ج ۸، ص ۲۱۸﴾

قارئین کرام! اس بات کو خاص طور پر ذہن نشین رکھیں کہ وہی مقدس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نفوس یزید کی بیعت کو اس حقارت سے توڑ رہے ہیں جن کی وجہ سے صحابہ کا امام اور صحابہ کا امیر کہا جاتا ہے بہر حال اب آپ تاریخ ابن اثیر وغیرہ سے باقی حالات ملاحظہ فرمائیں۔ لکھا ہے کہ:۔

یزید کی ڈانٹ کا نتیجہ

عبد اللہ بن حنظلہ نے یزید کی معزولی کی درخواست پیش کی تو لوگوں نے بکمال خوشی اور رغبت منظور کر لی۔ عثمان بن محمد ﴿عامل مدینہ﴾ نے یہ کل واقعات یزید کو لکھ کر بھیجے یزید نے اک ڈانٹ کا فرمان اہل مدینہ کو لکھ بھیجا جس کو دیکھ کر اہل مدینہ سخت برہم ہوئے۔ انصار مدینہ نے اپنی اپنی سرداری کے لئے عبد اللہ بن حنظلہ اور قریش نے عبد اللہ بن مطیع کو منتخب کیا اور بالاتفاق سبھوں نے عثمان بن محمد اور مروان بن الحکم اور کل بنی امیہ کو مدینہ منورہ سے نکال باہر کیا۔

جب یزید کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے پہلے عمرو بن سعید کو مدینہ منورہ پر فوج کشی کا حکم دیا مگر اس نے انکار کر دیا پھر عبید اللہ ابن زیاد کو لکھا اس نے بھی عذر پیش کیا۔ تب یہ خدمت مسلم بن عقبہ مریؑ کے سپرد کی گئی مسلم بن عقبہ بارہ ہزار سپاہیوں کا لشکر لے کر روانہ ہوا۔

یزید مشایعت کی غرض سے تھوڑی دور تک ساتھ آیا اور چند احکام کی پابندی کی ہدایت کر کے واپس آ گیا اگر تمہیں کوئی ضرورت پیش آئے تو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسین بن نمیر کو سردار مقرر کرنا۔ اہل مدینہ کو تین روز غور و فکر کرنے کی دعوت دینا اگر وہ میری اطاعت قبول کر لیں تو چھوڑ دینا ورنہ جنگ میں تامل نہ کرنا اور جب ان پر کامیابی حاصل ہو جائے تو تین روز تک قتل عام کا حکم جاری رکھنا مال و اسباب جو کچھ لوٹا جائے وہ سب فوج کا ہے۔

علی بن حسین سے کچھ تعرض نہ کرنا کیونکہ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اس کا اس معاملہ میں دخل نہیں ہے۔

جب اہل مدینہ کو اس سے آگاہی ہوئی تو انہوں نے بنو امیہ کا مروان کے گھر میں نہائت سختی سے محاصرہ کر لیا اور بالآخر یہ پیمان لے کر آزاد کیا کہ آئندہ وہ جنگ سے کنارہ کریں گے اور دوسروں کے ساتھ مل کر اہل مدینہ کی مخالفت نہیں کریں گے اور کسی راز کو جو اہل مدینہ کے خلاف ہو گا ظاہر نہ کریں گے۔

﴿ابن خلدون، ج ۵، ص ۱۲۸﴾

﴿معہ ابن اثیر﴾

یہاں تک جو واقعہ ابن اثیر وغیرہ نے بیان کیا تقریباً یہی واقعہ معمولی اختلاف کے ساتھ البدایہ والنہایہ و دیگر کتب تاریخ وحدیث میں موجود ہیں۔

البدایہ والنہایہ میں ایک تو یہ زیادہ ہے کہ عبید اللہ بن زیاد کو یزید نے مدینہ منورہ تاراج کرنے کا حکم دیا تو اس نے یہ کہہ کر انکار کر کہ میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بنت رسول کے بیٹے کو شہید کرنے اور مدینہ منورہ کو لوٹنے کے دو گناہ اپنے ذمہ نہیں لینا چاہتا اور البدایہ والنہایہ و فتح الباری شرح بخاری وغیرہ میں مزید یہ جملے بھی ہیں کہ جب امیر معاویہ کا وقت انتقال آیا تو یزید کو بلا کر یہ وصیت کی کہ اگر تمہیں مدینہ والوں سے معاملہ پیش آجائے تو مسلم بن عقبہ کے سپرد کر دینا وہ خوب نپٹا لے گا۔

نیز یہ بتانے کی تو ضرورت ہی نہیں ہے کہ ان مورخین کے مطابق بھی اہل مدینہ نے بنو امیہ کو شہر سے باہر نہیں نکالا۔

حالانکہ انہوں نے چند سطور پہلے ہی لکھا ہے کہ بنو امیہ کا مدینہ سے اخراج کر دیا مگر بعد میں انہوں نے خود ہی لکھ دیا ہے کہ بنو امیہ کو مروان کے گھر میں محصور کر دیا گیا تھا کیونکہ ایک تو یزید کی ڈانٹ اور تشدد کا ردعمل یہی ہو سکتا تھا اور دوسرا ان کا دشمن کے ساتھ مل جانے کا بھی خدشہ تھا کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ یزید ہمارے بیعت توڑنے کے بعد چین سے تو نہیں بیٹھے گا اور دوسرے اس کا متشددانہ خط بھی اسی نوعیت کا حامل تھا۔

چنانچہ انہوں نے بنو امیہ کا محاصرہ کیا بھی اور وعدہ لے کر یہ حصار توڑ بھی دیا کہ تم اہل مدینہ کے ساتھ رہو گے اور دشمنوں کے ساتھ مل کر نہ تو ہمارے ساتھ لڑو گے اور نہ ہی جاسوسی وغیرہ کرو گے۔ جو کچھ ہم بیان کرتے آئے ہیں اب آپ اس کا عربی متن ملاحظہ فرمائیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

البدایه والنهایه

وقال یزید مسلم بن عقبه ادع القوم ثلاثاًفان
رجعوا الی الطاعة فا قبل منهم وکف عنهم والا
فاستعن با للـه وقاتلهم واذا ظهرت علیهم
فألج ال مدینة ثلاثا ثم اکفف عن الناس
وانظر الی علی بن حسین فا کفف عنه
واستوص به خیرا واء دن مجلسه فانه لم
یدخل فی شکی مما دخلوا فیه واء مر مسلم اذا
فرغ من المدینة ان یذهب الی مکة لحصار ابن
نمیر وقال له ان حدث بک ائمر فعلی الناس
حصین بن نمیر السکونی وقد کان یزید کتب
الی عبید اللـه بن زیاد ان لیسیرا الی الزبیر
فیحاصره بمکة فاء بی علیه وقال واللہ لا
اجمها للفاسق ابداً اقتل ابن بنت رسول اللہ
واغزوالبیت الحرام وقد کانت امه مرجانة
قالت له حین قتل الحسین ویحک ماذا
صنعت وما ذارکبت وعنصته تعنیفاً شدیدا
قالو وقد بلغ یزید ان ابن زبیر یقول فی خطبة
یزید القرود شارب الخمور تارک الصلوٰة
منعکف علی القینات،
قال فبعث البرید الی مسلم بن عقبه
المزنی وهو شیخ کبیر ضعیف فا انتدب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لـذالـک وارسـل معه یزید عشرۃ آلاف فارس
،وقیل اثنا عشرانها وخمسة عشرالف رجل
واعطی کل واحد منهم مائة دینار وهو علی
فرس لـه ، قال المدائنی وجعل علی اهل
دمشق عبد الله بن سعده الفزاری وعلی اهل
حمص حصین بن نمیر السکونی وعلی اهل
الا ردن جیش بن رلجه القینی وعلی اهل
الفسطین روحبن زنباع الجذامی وشریک
الکنانی وعلی اهل ال قنسرین طریف بن
الحساس الهلالی وعلیهن ملم بن عقبه المز
نی من غطفان وانما لیمیه السلف مسرف بن
عقبیٰ۔

﴿البدایہ والنہایہ جلد ۸، ص ۲۱۸﴾

یہ لٹیرے کون تھے؟

البدایہ والنہایہ کی اس عبارت سے یہ بھی ظاہر ہے کہ یزید نے جو پندرہ ہزار فوج کی جمعیت مدینہ منورہ کو تاراج کرنے کے لئے روانہ کی تھی ان میں حجازی لوگوں کو شامل نہیں کیا گیا تھا بلکہ دمشق، اردن حمص، قنسرین وغیرہ کے لوگ تھے۔

جن پر سپہ سالار مقرر کرنے کی ترتیب یہ تھی کہ اہل دمشق پر عبداللہ فزاری، اہل حمص پر حصین بن نمیر اہل اردن پر جیش بن دلجہ، اہل فلسطین پر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روح بن زنباع اور شیک کنعانی اور اہل قنسرین پر طریف بن حساس کو مقرر کیا گیا اور ان سب پر خونخوار مسرف کو امیر بنایا تھا اور مدینہ منورہ کو لوٹنے کے لئے ایسے لوگوں کا انتخاب کیا گیا تھا جن کے دلوں میں حرمت مدینہ کا تصور بھی نہ پیدا ہو سکے اور پھر ان کے لئے دس ہزار گھوڑوں کا اہتمام کرنے کے ساتھ ہر شخص کو سو سو دینار بھی قبل از وقت انعام کے طور پر ادا کر دیا گیا تھا۔

اور بیت المال کی یہ رقم کسی کافر ملک کو فتح کرنے کے لئے نہیں بلکہ مرکز اسلام مدینۃ الرسول کو تاراج کرنے کے لئے خرچ کی گئی تھی

یزید کے جاسوس

اب آپ دیگر واقعات بھی پہلے تاریخ ابن اثیر وغیرہ سے ملاحظہ فرمائیں!

مسلم بن عقبہ کی وادی القریٰ میں بنو امیہ سے ملاقات ہوئی اور عمرو بن عثمان بن عفان سے اہل مدینہ کا حال دریافت کیا۔ انہوں نے انکار کیا لیکن ان کے ہمراہیوں نے بتا دیا مسلم بن عقبہ وادی القریٰ سے کوچ کر کے ذی نخلہ ہوتا ہوا مدینہ کے قریب پہنچ گیا اور اہل مدینہ سے کہلا بھیجا کہ امیر المومنین یزید چونکہ تم لوگوں کو شریف سمجھتے ہیں اور میں بھی تمہاری خونریزی پسند نہیں کرتا اس وجہ سے تم کو تین دن کی مہلت دیتا ہوں پس اگر اس اثناء میں تم لوگوں نے راہ راست اختیار کر لی تو فبہا میں فوراً مکہ چلا جاؤں گا اور اگر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تم لوگوں کو کچھ عذر ہو تو بیان کرو جب یہ میعاد گذر گئی ۔

تو مسلم نے کہلا بھیجا کہ تم جنگ کرو گے یا صلح، اہل مدینہ نے کہا کہ ہم جنگ کریں گے ۔ مسلم نے کہا کہ جنگ نہ کرو بلکہ امیر کی اطاعت قبول کر لو اس میں تمہاری بہتری ہے ۔

اہل مدینہ اپنی رائے پر جمے رہے بالآخر صف آرائی کی نوبت آئی عبدالرحمن بن زبیر بن عوف خندق پر متعین کئے گئے جس کو اہل مدینہ نے بطور شہر پناہ کے کھود کر بنایا تھا۔ عبداللہ بن مطیع قریش کی ایک جماعت کے ساتھ مدینہ منورہ کی ایک سمت پر اور معقل بن سنان اشجعی مہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ مدینہ منورہ کی دوسری سمت پر متعین ہوئے اور ان سب پر عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ کو سپہ سالار بنایا گیا انہوں نے گروہ کثیر کو ساتھ لیکر راستہ کی ناکہ بندی کردی

﴿ابن خلدون جلد ۵۔ ص ۱۲۹﴾

﴿معہ ابن اثیر﴾

علامہ ابن اثیر وغیرہ کا مندرجہ بالا بیان بھی تقریباً وہی ہے جو دیگر مورخین و محدثین نے بیان کیا ہے البدایہ والنہایہ وغیرہ دیگر کتب حدیث و تاریخ میں مزید یہ الفاظ ہیں کہ بنوامیہ نے مسلم بن عقبہ کو جو مدینہ والوں کی جاسوسی کی تھی وہ یہ تھی کہ تم مقام حرہ کی طرف سے حملہ کر کے مدینہ منورہ میں داخل ہو سکتے ہو کیونکہ ایک یہی راستہ ہے جس پر تمہاری کامیابی کا انحصار ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور یہ بات اس کو عبدالملک بن مروان نے بتائی تھی اب آپ مندرجہ بالا
واقعہ کا عربی متن دیگر کتب معتبرہ سے ملاحظہ فرمائیں!

وسار مسلم بمن معه من الجيوش الى المدينة
فلما اقترب منها اهل المدينة فى حصار بنو
اميه وقالو الهم والله لنقتلنكم عن آخر كم
اوتعطو فا موثقاًان لا تد لو علينا احداً من هولاء
شاميين ولا تمالئوهم علينا فاطوهم العهود
بذالک، فلما وصل الجيش تلقاهم بنو اميه
فجعل مسلم لئيسا لهم عن الاخبار فلا يخبره
احد،فانحصر لذالک وجاءه عبد الملک بن
مروان فقال له ان كنت تريد النصر فا فا انزل
شرقى المدينة فى الحرة،فاذا اخرجو اليک
كانت الشمس فى اقفيتكم وفى وجوههم
فادعهم الى الطاعة فان اجبوک والا
فاستعين بالله وقا تلهم فان الله ناصرک
عليهم اذ خا لفو الا مام وخرجوا عن الطاعة
فشكره مسلم بن عقبه على ذالک وامتثل ما
اشا ربه فنزل شرقى المدينة فى الحرة ودعا
اهلها ثلاثة ايام كل ذالک يا بون الا محاربة
والمقا تلة فلما مضت الثلاث قال لهم فى
اليوم الرابع وهو يوم الا ربعاء اليلتين بقيتا من
ذالحجة سنة ثلاث وستين قال لهم يا اهل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

المدينة فقد مصنت الثلاث وان امير المومنين قال لى انكم اصله وعشيرته وانه لكيره ارافة دماً لكم وانه امرنى ان اد جلكم ثلاثاً فقد مضت فماذا انتم صانعون تسالمون ام تحاربون؟

فقال بل تجارب، فقال لا تفعلوا بل سالموا ونجعل جدنا وقوتنا على هذا الملحد يعني ابن زبير

﴿البدایہ والنہایہ جلد ۸، ص ۲۱۹﴾

البدایہ والنہایہ میں مزید یہ ہے مسلم بن عقبہ نے اہل مدینہ سے کہا کہ تم یزید کی بیعت کرلو اور میرے ساتھ مل کر مکہ معظمہ پر چڑھائی بھی کرو تاکہ اس ملحد یعنی ابن زبیر کو گرفتار کیا جاسکے تو اہل مدینہ نے کہا کہ اے دشمن خدا تو ہمیں بیت الحرام کی بے حرمتی پر آمادہ کررہا ہے اور دونوں ہی طرف صف آرائی ہوگئی۔

فقالو یا عدو الله الواردت ذالک لما مکانک منه انحن نذر کم تذ هبون فتلحدون فی بیت الله الحرام

﴿البدیہ والنہایہ جلد ۸ ص ۲۱۹﴾

جنگ کیسے ہوئی؟

اب آپ باقی واقعات بھی حسب سابق پہلے تاریخ اور پھر اس کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعد دیگر کتب معتبرہ کے متن کی صورت ملاحظہ کریں۔

چنانچہ ابن اثیر میں ہے ﴿بنوامیہ کی بد عہدی اور جاسوسی کا فائدہ اٹھا کر﴾ مسلم بن عقبہ اپنے ہمراہیوں کو مرتب کر کے حرہ کی طرف سے مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوا۔ عبداللہ بن حنظلہ مقابلہ پر آئے اور اس جرأت و مردانگی سے دست بدست لڑے کہ شامی اسوار فوج کو مجبوراً پیچھے ہٹنا پڑا۔

مسلم نے للکار کر پیادوں کو آگے بڑھایا حضرت فضل بن عباس بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ بن حنظلہ سے اجازت لیکر مسلم پر دھاوا بول دیا تو شامی پیادوں کے رخ پھر گئے وہ منہ کے بل ایک دوسرے پر گرتے پڑتے بھاگنے لگے بعدازاں حضرت فضل بن عباس کی درخواست پر حضرت عبداللہ بن حنظلہؓ نے مدینہ منورہ کے تمام اسواروں کو آپ کی ماتحتی میں دے دیا۔

حضرت فضل بن عباس نے اس شدت اور تیزی سے حملہ کیا کہ شامی فوج کا شیرازہ منتشر ہو گیا سواروں اور پیادوں کی ترتیب درہم برہم ہوگئی مسلم بن عقبہ کے اردگرد صرف پانچ سو پیادوں کی جماعت رہ گئی باقی سب بھاگ کھڑے ہوئے۔

فضل بن عباس نے مسلم بن عقبہ کے قریب پہنچ کر ایک علمبردار کے سر پر یہ سمجھ کر تلوار کا وار کیا کہ یہ مسلم ہے وار اس قدر زور کا تھا کہ خود کی کڑیاں ٹوٹ کر گلے میں گھس گئیں ہاتھ سے علم گر گیا اور ساتھ ہی خود ٹھنڈا ہو گیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فضل بن عباس جوش ومسرت سے پکار اٹھے۔

قتلت طاغية القوم ورب الكعبة

رب کعبہ کی قسم میں نے طاغوتوں کے سردار کو قتل کر دیا۔

مسلم بن عقبہ قریب سے بولا تم نے دھوکا کھایا ہے وہ ایک ردی غلام تھا فضل نے جھپٹ کر علم اٹھالیا مسلم نے لشکر کو للکارا سب نے چاروں طرف سے فضل بن عباس کو گھیر لیا بالآخر آپ بہادری سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے جب حضرت فضل بن عباس شہید ہو گئے تو مسلم بن عقبہ نے لشکر شام کو حضرت عبداللہ بن حنظلہ کی طرف بڑھایا عبداللہ بن حنظلہ اپنے رکاب کی فوج کو لشکر شام پر حملہ آور ہونے پر ابھار رہے تھے کہ حصین بن نمیر اور عبداللہ بن عضاۃ الاشعری اپنے اپنے کمان کی فوجیں لئے ہوئے عبداللہ بن حنظلہ اور ان کے ہمراہیوں پر تیر باری کرتے ہوئے بڑھے حضرت عبداللہ بن حنظلہ نے بلند آواز سے پکار کر کہا کہ جو شخص تیزی کے ساتھ جنت میں جانا چاہتا ہے وہ اس علم کو سنبھال لے۔

اہل مدینہ سنتے ہی دوڑ پڑے اور نہایت دلیری سے لڑ لڑ کر شہید ہونے لگے حتی کہ حضرت عبداللہ بن حنظلہ کے کل لڑکے اور اخیافی بھائی محمد بن ثابت بن قیس بن شماس، عبداللہ بن زید بن عاصم اور محمد بن عمرو بن حزم انصاری، عبیداللہ بن عبداللہ بن موہب، وہب بن عبداللہ بن زمعہ بن اسود، عبداللہ بن عبدالرحمن ابن خاطب، زبیر بن عبدالرحمن بن عوف، عبداللہ بن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوفل بن حارث بن عبدالمطلب میدان میں جنگ میں شربت شہادت پی کر موت کی ٹھنڈی نیند سو رہے تھے۔

ان لوگوں کے شہید ہونے کے بعد لشکر مدینہ کے پاؤں اکھڑ گئے مسلم بن عقبہ قتل و غارت کرتا ہوا مدینہ منورہ میں داخل ہوا تین روز تک قتل عام کا بازار گرم رہا شامی لشکر نے اہالیان مدینہ کا مال و اسباب لوٹ لیا اور اس کے بعد مسلم بن عقبہ نے معقل بن سنان اشجعی، محمد بن ابی حذیفہ، محمد بن الجہم وغیرہم کو گرفتار کر کے ظلماً قتل کرا دیا اس واقعہ میں تین سو چھ آدمی شرفائے قریش و انصار اور ان کے علاوہ اور قبائل و موالی اس تعداد کے دو چند کام آئے۔

﴿تاریخ ابن خلدون جلد ۵، ص ۱۳۰﴾

﴿معہ ابن اثیر﴾

اب آپ ان واقعات کا عربی متن حسب سابق فتح الباری سے ملاحظہ کریں

فتح الباری شرح بخاری

فاذا اظهرت فاء بحا للجيش ثلاثا ثم اكفف عنهم فتوجه اليهم فوصل فى ذوالحجة سنة ثلاث وستين فحاربوه وكان امير الانصار عبد الله بن حنظلة وعلى قريش عبد الله بن مطيع وعلى غيرهم منا لاقبائل معقل بن يسار الاشجعى وكانو اتخذوا خندقاً فلما وقعت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الـوقـعـة الـنـهـزم اهل الـمـديـنـة فـقـتـل ابـن حـنـظـلـة
وفـرأ بـن مـطـيـع و اباح مسلم بن عقبه الـمـديـنـة
ثـلا ثا فقتل جماعة صبرا منهم معقل بن سنان
ومـحـمـد بن ابى الجهم بن حزيفه و يزيد بن عبد
الـلـه بـن زمـعـة وبـا يع الباقين على انهم خول
يزيد،
وافـتـرح ابـو بـكـر ابى خثيمة بسند صحيح الى
جـويـر ية بـن اسماء سمعت اشياخ اهل المدينة
يتحدثون ان معاويه لما احتضر دعا يزيد فقال
لـه ان لـك مـن اهـل الـمـديـنـة يوماً فان فعلوا
فـا رهـم بمسلم بن عقبة فا نى عرفت نصيحته
فـلـمـا ولى يزيد وفد عليه عبد الله بن حنظله
وجـمـاعـة فـا كـرهـم واجـا زهـم فـر جع فعرض
الـنـاس على يزيد وعابه ودعاهم الى خلع يزيد
فا جا بوه فبلغ يزيد فجهز اليهم مسلم بن عقبه
، فاستقبلهم اهل المدينة بجموع كثيرة فهابهم
اهـل الـشـام وكـره اقـتـا لـهـم فلما نشب القتال
سـمـعـوا فى جو ف المدينة التكبير وذالـك ان
بـنـى حارثه ادخلوا قوماً من شامين من جانب
الـحـره،فـتـر ک اهـل الـمـديـنـة القتال ودخلو
الـمـديـنـة خوفا عـلى اهلهم فكا نت الهزيمة
وقـتـل من قـتـل وبا يع مسلم الناس على انهم
خـعـل ليزيد يحكم فى دمائهم واموالهم واهلهم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بما شاء

واخرج الطبرانی من طریق محم بن سعید بن امانة ان معاویه لما حضره الموت قال یزید قد وطات لک البلاد ومهدت لک الناس ولست اخاف علیک الا اهل الحجاز فان ربک منهم دیب فوجه الیهم مسلم بن عقبه فانی قد جربته وعرفت نصیحة قال فلما کان من خلافهم علیه ما کان دعاه فوجهه فابا حالوا ثلاثاً ثم دعاهم الی بیعة یزید وانهم اعبد له فی طاعة الله ومصیبته

ومن روائة عروة بن الزبیر قال لما مات معاویة اظهر عبد الله بن الزبیر الخلاف علی یزید بن معاویة فوجه یزید مسلم بن عقبة فی جیش اهل الشام وامره ان یبداء بقتال اهل المدینة ثم یسیرا لی ابن الزبیر بمکة قال فد خل مسلم بن عقبة المدینة وبها بقایا من الصحابة فائسرف القتل۔

﴿فتح الباری شرح بخاری ص۱۳ تا ۱۷﴾

البدایه والنهایه

ثم تهیا واللقتال ،وقد کانو اتخذوا خندقا بینهم وبین بن عقبه وجعلو اجیشهم اربعة ارباع علی کل ربع اسیرو وجعلاو اجعل الا رباع

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الربع الذی فیه عبد الله بن حنظله غسیل ثم
اقتتلو قتالاً شدید اثم انهزم اهل المدینة وقد
قتل من الفریقین خلق من السادات والاعیان
منهم عبد الله بن مطیع وبنون له سبعة بین
یدیه وعبد الله بن حنظله الغسیل واخوه لامه
محمد بن ثابت بن شیماس ومحمد بن عمرو
بن حزم وقدمر به مروان وهو مجندل فقال
رحمک الله فکم من ساریة قدر أئتک تطیل
عند ها القیام والسجود

﴿البدایہ والنہایہ جلد ۸ ص ۲۲۰﴾

یہ کیسی بیعت تھی ؟

فتح الباری کی جو عبارت آپ اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ مسلم بن عقبہ نے جو بیعت یزید کے لئے بچے کھچے اہل مدینہ سے طلب کی تھی وہ اس طرح تھی کہ یزید اگر چاہے تو تمھیں احکام خداوندی کی طرف بلائے اور اگر چاہے تو تمھیں گناہ و معصیت کا حکم دے تمھیں اس کا ہر حکم ہر حالت میں تسلیم کرنا ہوگا۔ کیا عباسی اور دیگر خارجی بتا سکتے ہیں کہ یہ کیسی بیعت تھی۔ کیا اسے اسلامی بیعت قرار دینا اسلام کی توہین نہیں؟

مدینہ لوٹ لیا

بہرحال اب قارئین:

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

﴾ تاریخ ابن اثیر وغیرہ سے باقی واقعات ملاحظہ فرمائیں ﴿

چوتھے دن جب مسلم بن عقبہ قتل و غارت سے تھک گیا تو اس نے بیعت کی غرض سے اہل مدینہ کو پیش کیے جانے کا حکم دیا۔ لشکریان شام چاروں طرف پھیل گئے جو جہاں ملتا اسے پکڑ لاتے اگر وہ بیعت کرنے سے انکار کرتا تو اسے فوراً قتل کر دیا جاتا۔ رفتہ رفتہ علی بن حسین کو گرفتار کر کے پیش کیا گیا۔ مروان بن الحکم نے ایک پیالہ شہد پیش کیا۔ آپ نے تھوڑا سا نوش فرما کر رکھ دیا۔ مسلم بن عقبہ بولا تم کیوں نہیں پیتے؟

علی بن الحسین علیہ السلام یہ سن کر کانپ اٹھے! اور گھبرا کر پیالہ اٹھا لیا۔ مسلم بن عقبہ نے کہا تو خوفزدہ نہ ہو۔ اگر تمھارا کوئی تعلق اہل مدینہ سے ہوتا تو میں تجھے ضرور قتل کر ڈالتا لیکن امیر المومنین نے مجھے ہدایت کی تھی اور کہا تھا کہ تم نے ان کو لکھا تھا کہ ان معاملات سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں۔ تو اب اگر تمھارا جی چاہے تو شہد نوش کر لو ورنہ خوانخواہ پینے کی ضرورت نہیں۔ مسلم نے یہ کہہ کر علی بن حسین کو اپنے برابر بٹھا لیا۔ پھر کچھ دیر کے بعد کہا۔ شائد تمہارے متعلقین میرے پاس آنے سے پریشان ہوں گے۔ بہتر ہے کہ تم اپنے گھر چلے جاؤ۔ آپ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو مسلم بن عقبہ نے سواری منگوائی اور آپ بلا بیعت کیے اپنے گھر چلے آئے یہ واقعہ ۶۳ھ میں جب کہ ذوالحجہ کی دو راتیں باقی تھیں یزید بن معاویہ کے عہد میں ہوا۔

﴾ تاریخ ابن اثیر جلد ۵، ص ۱۳۱ ﴿

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

البدايه والنهايه

ثم اباح مسلم بن عقبة الذی یقول فیه السلف مسرف بن عقبة قبحه الله من شیخ السوء ما اجهله المدینة ثلاثة ایّام کما امره یزید لا جزاالله خیرا وقتل خلقاً من اشرافها وقرّامها وانتهب اموالا کثیرة منها وقد شر عظیم وفساد عریض علی ما ذکره غیر واحد فمن قتل بین یدیه صبراً معقل بن یسار وقد کان صدیقة قبل ذالک ولکن اسمعه فی یزید کلا ما غلیظا فنقم علیه بسببه

﴿البدایہ والنہایہ جلد۸، ص۲۲۰﴾

واستدعی بعلی بن الحسینؑ فجاء یمشی بین مروان بن الحکم وابنه عبد الملک لیا خزله بهما عنده امأنا ولم یشعران یزید اؤصاه به فلما جلس بین یدیه استدعی مروان بشراب وقد کان مسلم بن عقبه حمل معه من الشام ثلجا الی المدینة فکان یشاب له بشرابه فلما جئی الشراب شرب مروان قلیلا ثم اعطی الباقی لعلی بن حسین لیا خذ له بذالک امانا وکان مروان مواداالعلی ابن الحسین فلما انظر الیه مسلم بن عقبة قد اخذ الا نا فی یده قال له تشرب من شرابنا ثم قال له انما جئت مع

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

هذين لتاء من بها؟

فار تعدت يد علی بن الحسين وجعل لا يضع الاناء من يده ولا يشربه ـ ثم قال له لو لا ان امير الامؤمنين اؤصا فی بک نصربت عنک ثم قال له ان اشئت ان تشرب فنشرب وان شئت دعونک بغيرها فقال هذا الذی فی کف ارید فشرب ثم قال له مسلم بن عقبة ثم الی ههنا فاجلس فا جلسه مع علی السيرير وقال له ان امير المومنين اوصافی بک وان هولاء شغلونی عنک ثم قال لعلی بن الحسين لعل اهلک فزعوا فقال ،ای والله فامر بد البة فاء سرجت ثم حمله عليها حتیٰ ردة الی منزل مکرما

﴿البدایہ والنھایہ جلد ۸،ص ۲۲۰﴾

ان واقعات پر تبصرہ

اگرچہ ہم ابھی جنگ حرہ کے اندوہناک واقعات کی قدرے مزید تفصیل آئندہ اوراق میں پیش کر رہے ہیں، تاہم علامہ ابن اثیر اور دیگر حضرات کی بیان کردہ روایات کے مطابق عباسی کے تمام خیالی قلعے مسمار ہو چکے ہیں۔

عباسی کا یہ تاثر ہے کہ مسلم بن عقبہ جلیل القدر صحابی تھا اور رسول اللہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضِ صحبت سے شرف یاب ہو چکا تھا۔ اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ جس شہر مقدس میں اس نے رسول اللہ کی زیارت کی ہے اس میں فتنے اور شورشیں بپا ہوں چنانچہ اس نے حق صحابیت ادا کرتے ہوئے شہر رسولؐ سے اٹھنے والے فتنے کو چند گھڑیوں کی لڑائی کے بعد ختم کر دیا اور آٹھ دس روز مزید وہاں قیام کرے فتنہ جو عناصر کا خاتمہ کر دیا۔

نیز یہ کہ اہل مدینہ کو جنگ کرنے کا قطعاً سلیقہ نہیں تھا اور دنیا میں کبھی جنگی لحاظ سے ایسی کمزور و عقیم کاروائی کہیں بھی نہیں کی گئی جس قدر اہل مدینہ نے کی تھی، گویا وہ عسکریت سے قطعی طور پر نابلد تھے اور پھر مدینہ منورہ میں ہی انصار کے ایک بڑے قبیلے کی صورت میں ایک ایسی پارٹی موجود تھی جو حکومت کی خیر خواہ تھی۔ اور فسادیوں کے خلاف تھی، اور انہوں نے موقع ملتے ہی حکومت کی فوج کو گھروں سے گزرنے کا راستہ دے کر حق غلامی ادا کر دیا تھا۔ نیز یہ بھی کہ اہل مدینہ کی عسکری قوت کمزور تھی اور وہ فن حرب میں ماہر نہ ہونے کی وجہ سے چند ہی لمحوں میں پانچ سات لوگوں کے مرنے کے بعد بھاگ کھڑے ہوئے۔ اور پھر مسلم نے بھی لڑائی سے ہاتھ روک لیا اور امن و امان بحال ہو گیا۔

حالانکہ یہ سب کچھ قطعی طور پر جھوٹ اور بکواس اور تاریخ کے ساتھ وحشیانہ مذاق کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اب تک جو بھی واقعات ہم نے کتب تاریخ و احادیث وغیرہ سے نقل کیے ہیں ان میں صاف طور پر ظاہر ہے کہ اہل

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدینہ شہر محبوب کو خونخواروں سے بچانے کے لئے پوری جراءت وجواں مردی سے لڑے اور اس وقت تک دشمنوں کے مقابلہ میں صف آراء رہے جب تک ان کے مقدس خون کا ایک قطرہ تک نہیں بہہ گیا۔

اور اگر مروان وغیرہ نے یزید کے جاسوس ہونے کا فریضہ نہ کیا ہوتا تو یزید کا شیطانی لشکر یا تو ختم کر دیا جاتا یا پھر تھک ہار کر واپس چلا جاتا اہل مدینہ نے سپہ سالار اعظم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے فن سپہ گری کا پورا پورا مظاہرہ کیا تھا یعنی مدینہ منورہ کے اردگرد تین سمتوں میں ناقابل تسخیر خندق کھود رکھی تھی جو مضبوط ترین شہر پناہ سے کسی بھی طرح کم نہ تھی۔ اور انہیں حرہ کی طرف سے دشمنوں کے حملہ کا کوئی خدشہ نہیں تھا کیونکہ اس طرف حفاظتی دستوں کا دباؤ اس قدر زیادہ تھا کہ دشمن ادھر آنے کی کبھی جرات نہ کرتا اگر اسے یہ معلوم نہ ہو جاتا کہ ادھر خندق نہیں ہے اور یہ صرف مروان وغیرہ کی غداری اور وعدہ خلافی کا نتیجہ تھا کہ یزید کے سپہ سالار کو اس بات کا پتہ چل گیا کہ اس طرف خندق نہیں ہے۔

اور شائد عباسی کو یہ معلوم نہیں ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت جو جنگ احزاب لڑی گئی اس میں اس طرف خندق نہیں کھودی گئی تھی کیونکہ حرہ کسی نرم و نازک زمین کا نام نہیں بلکہ پورے کے پورے سنگستان اور پتھریلی زمین کا نام ہے جبکہ جبل سلع کے عقب میں زمین نرم ہے اور پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے کہیں کہیں کوئی پتھر نظر آجاتا ہے مگر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقام حرہ تو تمام کا تمام پتھروں سے اٹا پڑا ہے،

بہر حال اہل مدینہ کا عسکری نظام قطعاً کمزور نہیں تھا اور ان کی شکست کی وجہ صرف مروان وغیرہ کی غداری ہے اور عباسی نے محض جھوٹ اور بکواس کا طومار باندھا ہے۔

اور یہ بھی قطعی طور پر ثابت ہو چکا ہے مسلم بن عقبہ نے بحکم یزید اہل مدینہ کے ساتھ انتہائی وحشیانہ سلوک کیا اور درندگی کی انتہا کر دی حتیٰ کہ لوگوں کو پکڑ پکڑ کر شہید کر دیا گیا اور اس قدر بربریت کا مظاہرہ کیا کہ تاریخ کے اوراق اب تک کانپ رہے ہیں اور اہل مدینہ کے قتل پر اس قدر اصراف اور زیادتی تھی کہ اسے مسلم کے بجائے مسرف کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

نیز عباسی کی بے حیائی کی اس سے بڑھ کر شائد کوئی مثال نہ پیش کی جاسکے کہ وہ ایک ایسے خونخوار وحشی درندے کی صفائی یوں پیش کر رہا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحبت یافتہ ہونے کی وجہ سے نہایت شفقت و ہمدردی کے ساتھ مدینۃ الرسول کی اینٹ سے اینٹ بجا رہا تھا عرش اعلیٰ سے بھی نازک مقام اور بہشت بریں سے بھی مقدس گلیوں میں خون کی ندیاں بہا رہا تھا اس کے ساتھ صحابی اور تابعی تھے وغیرہ وغیرہ،

اب ہم قارئین کرام کو واقعہ حرہ کی چند مزید روایات سے روشناس کرواتے ہیں درج ذیل واقعات سیّد المحدثین شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی کتاب جذب القلوب سے پیش کیے گئے ہیں آپ نے اپنی یہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کتاب وفا الوفا ﴿تاریخ مدینہ مولفہ علامہ سمہودی﴾ سے تلخیص فرمائی ہے

جذب القلوب

خوارج کے معتمد ترین مورخ بلاذری کے استاد اور مشہور مورخ علامہ واقدی کتاب حرہ میں ایوب بن بشیر سے روایت کرتے ہیں۔

کہ حضرت سید الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سفر میں باہر تشریف لے گئے جب حرہ زمرہ میں پہنچے تو کھڑے ہو گئے اور آیت **انا للہ وانا الیہ راجعون** پڑھی صحابہ نے سمجھا شاید حضور کو معلوم ہو گیا کہ اس سفر پر سرانجام مدعا کے موافق نہ ہوگا حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے کیا ملاحظہ کیا جو استرجاع فرمایا آپ نے فرمایا آپ نے فرمایا ایسا کوئی امر نہیں جو تمہارے اس سفر سے متعلق ہو۔

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کیا چیز ہے؟

ہم بھی جان لیں آپ نے فرمایا کہ اس حرہ سنگستان میں میری امت کے بہترین لوگ میرے صحابہ کے بعد شہید ہونگے ایک اور روایت میں آیا ہے کہ جس وقت آپ اس مقام پر پہنچتے تھے تو اپنے دست مبارک سے اشارہ فرماتے تھے کہ اس حصہ میں میری امت کے بہترین لوگ شہید ہونگے۔

کعب احبار رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ توریت میں آیا ہے کہ مدینہ منورہ کے مشرقی سنگستان میں بہت سے مقتول ہونگے جن کے چہرے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قیامت کے دن چودھویں چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

﴿بحوالہ جذب القلوب الی دیا المحبوب ص ۴۳، مؤلفہ امام المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی﴾

لرزہ خیز داستان

رئیس المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی امام قرطبی کے حوالہ سے مزید یہ نقل فرماتے ہیں۔

کہ یزید بن معاویہ نے مسلم بن عقبہ المری کو شامیوں کا ایک بڑا لشکر لے کر اہل مدینہ سے جنگ کرنے کو بھیجا تا کہ ان لوگوں کو مدینہ منورہ کے حرہ میں نہایت سختی سے قتل کرے اور جتنی شدت کر سکتا ہو کرے چنانچہ مسلم نے تین دن تک حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے حرمتی کر کے داد بے دینی دی اسی سبب سے اس کو واقعہ حرہ کہتے ہیں اس واقعہ کا وقوع ورقم حرہ میں ہوا یہ جگہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک میل کے فاصلے پر ہے۔

یہاں پر ایک ہزار سات سو آدمیوں کو مہاجرین و انصار اور علماء تابعین کے علاوہ شہید کیا اور عورتوں بچوں کے علاوہ عوام میں سے دو ہزار آدمیوں کو مار ڈالا سات سو حافظ قرآن اور قوم قریش کے ستانوے افراد کو ظلم کی تلوار سے ذبح کر ڈالا۔

فسق و فساد اور زنا کو مباح کر دیا کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد ایک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ھزار عورتوں نے زنا کی اولاد جنی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد شریف میں گھوڑوں کو جولانی دیتے تھے اور غضب کی بات سنیئے کہ روضہ شریف اور منبر شریف کی درمیانی جگہ جس کی بابت صحیح حدیث میں آیا ہے کہ جنت کے باغوں میں ہے یہاں پر ان کے گھوڑے پیشاب کرتے تھے اور مسلم بن عقبٰی لوگوں کو یزید پلید کی بیعت اور اس کی غلامی کے عہد پر اس طرح آمادہ کرنا چاہتا تھا کہ اگر وہ چاہے تو تمہیں بیچ ڈالے اور چاہے تو آزاد کر دے خواہ وہ اللہ جل جلالہ کی اطاعت پر بلائے اور خواہ گناہ معصیت پر جبر و اکراہ کرے۔

﴿جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۳۶﴾

ممکن ہے شاہ عبدالحق محدث دہلوی کے حوالہ سے پیش کی گئی ان عبارات کو تسلیم کرنے سے خارجیوں کو کچھ تامل ہو اس لیے ظلم وستم کی یہی داستان ہم البدایہ والنہایہ کی چند تحریروں کی صورت میں بھی پیش کر دیتے ہیں اور ہم یہ روایات پیش کرتے وقت خاص طور پر اس بات کا بھی خیال رکھیں گے کہ تاریخ طبری کے غالی راوی ابومخنف کی بیان کردہ کوئی روائت نہ بیان کی جائے کیونکہ عباسیؔ ابومخنف اور امام طبری سے بہت الرجک ہے۔

بلکہ ہم مزید کوشش کریں گے کہ البدایہ والنھایہ سے بھی محض اس راوی سے زیادہ روایات بیان کی جائیں جو عباسی کے نزدیک لائق اعتماد اور ثقہ ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور وہ راوی المدائنی ہیں جن کے متعلق اس نے اپنی کتاب میں لکھا ہے بلاذری نے المدائینی اور ثقہ راوی سے یہ روائت نقل کی ہے۔

﴿خلافت معاویہ ویزید ص ۴۳﴾

ہمیں یقین ہے کہ اگر بلاذری کی کسی روائت کو بیان کرنے کے لئے المدائینی کو قدیم اور ثقہ راوی تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

تو ابن کثیر کا ان سے روایت بیان کرنا ان کو غیر ثقہ اور جدید راوی نہیں بنا سکے گا چنانچہ آپ اب عباسی کے ثقہ اور قدیم راوی کی زبان سے جنگ حرہ میں پیش آنے والے اندوہناک واقعات کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں جو ہم شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی تالیف مبارک جذب القلوب سے پیش کر چکے ہیں۔

قال المدائینی عن ابی قرة قال قال هشام بن
حسان ولدت الف أمراة من اهل المدينة بعد
وقعت الحرة من غير زوج وقد اختفى جماعة
من سادات الصحابة منهم جابر بن عبدالله

﴿البدایہ والنہایہ جلد، ۸، ص ۲۲۱﴾

مدائینی ابی قرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہشام بن حسان نے کہا کہ واقعہ حرہ میں اہل مدینہ کی ایک ہزار عورتوں نے حرامی بچوں کو جنم دیا اور سادات صحابہ سے ایک جماعت جن میں جابر بن عبداللہ بھی تھے نے چھپ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کر جان بچائی۔

قال المدائینی وجی الیٰ بسعید بن مسلم بن مسیب فقال له بائع؟ فقال بائع علی سیرة ابو بکر وعمر، فاآمر بضرب عنقه تشهد رجل انه مجنون فخلی سبیله

﴿البدایہ والنہایہ جلد۲، ص۲۲۱﴾

مدائینی کہتے ہیں کہ جب حضرت سعید بن مسیّب کو مسلم بن عقبہ کے پاس لایا گیا تو اس نے کہا کہ بیعت کرو گے؟

سعید بن مسیب نے کہا کہ میں سیرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بیعت کروں گا مسلم نے کہا کہ اس کی گردن اڑا دو تو مدینہ منورہ کے ایک شخص نے یہ گواہی دے کر کہ یہ تو دیوانہ ہے آپ کی جان بچائی۔

وقال المدائینی عن شیخ من اهل المدینة قال سالت الزهری کم کان القتلی یوم الحره؟ قال سبع مائة من وجوه الناس من المحاجرین والا نصار وجوه المولی من حره وعبد وغیرهم عشره آلاف وانتهبوا المدینة ثلاثة ایام

﴿البدایہ والنہایہ جلد۷، ص۲۲۲﴾

اور مدائینی مدینہ کے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ظاہری سے پوچھا گیا کہ یوم الحرہ میں قتل ہونے والوں کی تعداد کیا تھی؟ تو اس نے کہا کہ مہاجرین اور انصار سے سات سو آدمی شہید ہوئے اور دیگر آزاد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وغلام اور موالی جو قتل ہوئے ان کی تعداد دس ہزار ہے اور تین روز مدینہ منورہ کو لوٹا گیا۔

واقعات حرہ کی دردناک تصویر ابھی باقی ہے یزید پلید کے مکروہ چہرے کے خدوخال ابھی پورے طور پر نمایاں نہیں ہو سکے ہمیں پورے طور پر اعتراف ہے کہ ابھی متعدد سوال تشنہ جواب ہیں جنہیں انشاء اللہ العزیز شہید ابن شہید حصہ سوم میں زیر بحث لایا جائے گا فی الحال مختصر طور پر عباسی کے ایک سوال کا جواب ملاحظہ فرمائیں کہ مدینہ والوں کو قتل مدینہ والوں نے کیا تھا یا اس کا ذمہ دار یزید پلید ہے۔

مدینے والوں کے قاتل، مدینے والے تھے ؟

قارئین کو یاد ہوگا کہ اہل مدینہ پر کیے جانے والے مظالم اور ستم آرائیوں کی تمام تر ذمہ داری عباسی کے نزدیک اہل مدینہ پر ہی عائد ہوتی ہے اور وہ اس حدیث کا اطلاق مدینہ والوں پر ہی کرتا ہے۔

جس میں ہے کہ جس نے مدینہ والوں کو خوفزدہ کیا اس پر خدا تعالیٰ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، عباسی کی مسلسل کذب بیانیوں اور شعبدہ بازیوں میں یہ بھی ایک بدترین جھوٹ ہے۔ کہ اس حدیث کا مصداق ان لوگوں ہی قرار دے دیا ہے جن کی حرمت کو محفوظ رکھنے کے لئے رسول غیب دان امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمادیا اور دیگر متعدد طریقوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے بھی دنیا والوں کو متنبہ کر دیا ہے تاکہ کوئی شخص اہل مدینہ کے ساتھ زیادتی کا تصور بھی نہ کر سکے مگر عباسی کے شاطرانہ ذہن کی داد دیجئے کہ وہ ایک تو مظلوم کو ہی ظالم ثابت کرنے کی کوشش میں مصروف ہے اور دوسری طرف ظالم و قاتل کے دامن پر مظلوم کے خون کے دھبوں کو اپنے دل کی سیاہی میں چھپا لینے کی سعئ نامشکور کر رہا ہے۔

بہر حال آپ چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں جن میں اہل مدینہ کو خوفزدہ کرنے اور اذیت دینے والوں کے بارے میں حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واضح ارشادات ہیں اور پھر جلیل القدر محدثین کے اقوال ملاحظہ کریں جن کی روشنی میں فیصلہ ہو چکا ہے کہ یہ وعیدیں کن لوگوں کے بارے میں ہیں اور کون کون ان کی زد میں آیا۔

اب فیصلہ ہوتا ہے

عن سعد رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لا یکید اہل المدینۃ احد الا انماع کما ع الملح فی الماء

﴿بخاری، جلد ۱، ص ۲۵۲﴾

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کرے گا وہ اس طرح گھل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے

دوسری حدیث

عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال المدینۃ حرم من کذا الی کذا لا یقطع شجرھا ولا یحدث فیھا حدث من احدث حدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین

﴿بخاری شریف جلد ۱ ص ۲۵۱﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ فلاں مقام سے فلاں مقام تک حرم ہے نہ یہاں کوئی درخت کاٹا جائے اور نہ کوئی نئی بات کی جائے جو شخص یہاں نئی بات کرے گا اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہے

نسائی کی روائت

وروی النسائی من حدیث السائب بن خلاد رفعہ من اخاف اھل المدینۃ ظالما لھم اخافہ اللہ وکانت علیہ لعنت اللہ

﴿فتح الباری، جلد ۷ ص ۲۳۵﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سائب بن خلاد کی حدیث کو نسائی نے بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اہل مدینہ
پر ظلم کرتا ہے اور ان کو خوفزدہ کرتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کو
خوفزدہ کرتا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے

خدا کی لعنت

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من
اذى اهل المدينة اذا الله وعليهم لعنت الله
والملائكة والناس اجمعين

﴿فیض القدیر جلد ۴، ص ۱۹﴾

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اہل مدینہ کو ایذا
دینے والے اللہ تعالیٰ کو ایذا دیتے ہیں اور ان پر اللہ
تعالیٰ اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے

فرمان رسول

اخبرنی عبد الله بن عبدا لله بن جبير قال
سمعت عن النبى صلى الله عليه وآله وسلم
قال آية الايمان حب الانصار وآئة النفاق
بغض الانصار ﴿بخاری شریف﴾

عبداللہ بن عبداللہ بن جبیر نے خبر دی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایمان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی نشانی انصار کی محبت اور منافقت کی نشانی بغض انصار ہے

اهل مدینه کو ستانے والے کی سزا

عن ابی عبد الله قراظ یقول سمعت ابا هريرة وسعد ایقولان قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اللهم بارک لاهل المدينة فی مدهم وساق الحديث وفيه من ارادا هلها بسوء اذابه الله كما يذوب الملح فی الماء

﴿مسلم شریف، جلد ا، ص ۴۴۵﴾

حضرت عبداللہ قراظ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان سنا کہ

یا اللہ مدینہ والوں کے پیمانوں میں برکت عطا فرما اور جو شخص اہل مدینہ سے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس طرح گلا دیتا ہے جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

اهل مدینه کو ڈرانے والے کی سزا

عن جابر رضی الله تعالىٰ عنه قال قال رسول

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الله صلى الله عليه وآله وسلم من اخاف اهل المدينة اخافه الله وكانت عليه لعنت الله

﴿فیض القدیر، جلد۲ص ۴۰﴾

﴿مسلم شریف، جلد۱ص ۴۴﴾

﴿فتح الباری، جلد۱ص ۲۳۵﴾

﴿البدایہ والنہایہ جلد۸، ص ۲۲۴﴾

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اہل مدینہ کو ڈراتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو ڈراتا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

اس ضمن میں مزید اور روایات بھی کتب احادیث میں موجود ہیں تا ہم اختصار سے کام لیتے ہوئے انہی چند روایات پر اکتفا کیا جاتا ہے اب آپ فیصلہ ملاحظہ فرمائیں!

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ فیصلہ ہے

خارجی عباسی کا یہ دعویٰ قارئین بھولے نہیں ہونگے کہ یہ تو سبھی کہتے ہیں کہ اہل مدینہ کو خوفزدہ کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے مگر یہ کوئی نہیں بتاتا کہ اہل مدینہ کو خوفزدہ کیا کس نے تھا؟

اور ساتھ ہی یہ ہوئی چھوڑ دی کہ اہل مدینہ کو یزید وغیرہ نے خوفزدہ نہیں کیا بلکہ یہ تمام مظالم مدینہ والوں نے خود ہی مدینہ والوں پر ڈھائے ہیں۔ اب اس دجال اعظم اور فاتر العقل کو کون سمجھائے کہ تمہارا یہ استدلال تار عنکبوت سے بھی کمزور ہے

کیونکہ ان تمام روایات میں ایک بھی لفظ ایسا نہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ اہل مدینہ کا اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ موجب لعنت ہے۔ بلکہ ایک ایک جملہ میں قطعی طور پر اہالیان مدینہ کو مخصوص کر کے فرمایا گیا۔

کہ ان کے ساتھ مدینہ منورہ سے سے باہر رہنے والا کوئی شخص زیادتی نہ کرے۔ اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منشاء و مقصود ہی یہ تھا کہ میرے شہر میں بسنے والے باہر کے مفسدین سے مامون و محفوظ رہیں اور یہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہے کہ یزیدی افواج کے سپاہی سب کے سب مصر شام اور حمص وغیرہ کے رہنے والے تھے اور ان میں ایک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شخص بھی مستقل طور پر مدینہ منورہ کا رہائشی نہیں تھا سوائے خاندان مروان کے جو پہلے ہی مستحق لعنت قرار دیئے جا چکے تھے

اور ان کو بھی اس واقعہ کے بعد مدینہ منورہ کی سکونت ترک کرنے ہی میں عافیت نظر آئی کیونکہ دائرہ رحمت میں لعنتی لوگوں کا رہ جانا ممکن ہی نہیں تھا بہر حال یہ ایک نا قابل تردید حقیقت ہے کہ اہل مدینہ پر اہل مدینہ نے ظلم نہیں کیا بلکہ یزید اور اس کی بھیجی ہوئی شریر افواج نے کیا تھا۔

اس واضح ترین واقعاتی استدلال کے بعد اب محدثین کرام کا فیصلہ ملاحظہ کیجئے جو انہوں نے ان روایات کی شرح کرتے وقت کیا ہے۔

ان روایات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ واضح ارشاد موجود ہے کہ جس نے اہل مدینہ سے برائی کا ارادہ کیا یا ان پر ظلم کیا اور انہیں خوفزدہ کیا تو وہ اس طرح گھل گھل کر مر جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور اس پر خدا کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

اب دیکھئے کے گھل گھل کر کون مرا

چنانچہ ان روایات کی شرح میں علامہ کرمانی اور علامہ عینی شارحان بخاری واضح طور پر یہ فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ پر ظلم ڈھانے کی سزا کے طور پر فرمان رسول کے مطابق مسلم بن عقبہ اور یزید بن معاویہ جلد ہی ایسی اذیت ناک موت مر گیے جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرمانی شرح بخاری

یعنی من اراد المکر بهم لا یمهله الله ولم یمکن کما انقضی شان من حاربها ایام بنو امیة مثل مسلم ابن عقبة فا انه هلک منصرفه عنها ثم هلک مرسله الیها یزید بن معاویه وعلی اثر ذالک ٭ کرمانی شرح بخاری جلد ۹ ص ۶۸ ٭

یعنی مدینہ والوں سے مکر کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ڈھیل نہیں دے گا اور نہ ہی یہ ممکن ہے جیسا کہ بنو امیہ کے دور میں مدینہ والوں سے لڑائی کرنے کا حال ظاہر ہے مثل مسلم بن عقبہ کے کہ وہ واپسی پر ہی ہلاک ہو گیا پھر اس کو بھیجنے والے یزید بن معاویہ کی ہلاکت بھی اس کی دلیل ہے۔

عمدة القاری شرح بخاری

وقال النووی اراد المکر بهم یمهله الله ولم یکن له کما انقضی شان من هاربها ایام بنی امیة مثل مسلم بن عقبه فانه هلک فی منصرفه عنها ثم هلک مرسله الیها یزید بن معاویه علی اثر ذالک۔

﴿عمدۃ القاری شرح بخاری، جلد ۱۰، ص ۲۴۱ مطبوعہ بیروت﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کی اس روایت کا مطلب بھی تقریباً وہی ہے جو آپ علامہ کرمانی کی عبارت میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب عباسی کے خاص معتمد اور شیخ الاسلام علامہ ابن حجر عسقلانی کی عبارت بھی ملاحظہ فرمائیں۔

فتح الباری شرح بخاری

المراد لمن ارادها فی الدنیا بسوء وانه لا یمهل بل یذهب سلطانه عن قرب کما وقع لمسلم بن عقبة وغیره، المراد من کادها اغتیالا وطلبا لغرتها فی غفلة فلا یتم له امر بخلاف من اتی ذالک جهادا کما استباحها مسلم بن عقبة وغیره

﴿فتح الباری شرح بخاری، جلد ۷، ص ۲۳۵﴾

اب آپ مشکوٰۃ میں آنے والی اسی حدیث پاک کی شرح شاہ عبد الحق محدث دہلوی کی تحریر کی صورت میں ملاحظہ فرمائیں۔

اشعة اللمعات شرح مشکوٰة

وعن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لا یکید اهل المدینة احد الا انماع کما ینماع الملح فی الماء

مندرجہ بالا حدیث نقل کرنے کے بعد شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی لکھتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بد سگالی نکند وایذا نکند اهل مدینه راهیچ
یکے مگر آنکه ازو وفانی گردد عنقریب
چنانچه میگداز د نمک درآب همچنا نکه
ظاهد شداز حال یزید شقی که بعد ازواقعه حره
درانـد ک فرصت هلاک شدو بعقاب الهی و
الـم وق وسـل بگدافت و فانی شد۔متفق علیه

﴿اشعۃ اللمعات، جلد۲، ص ۳۹۵﴾

ترجمہ:۔

کوئی شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی نہیں کرے گا اور انہیں اذیت نہیں دے گا حتیٰ کہ ایسا کرنے والا بہت جلد اس طرح گھل کر مر جائے گا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔

چنانچہ اس کا حال ظاہر ہے کہ یزید پلید واقعہ حرہ کے تھوڑا عرصہ بعد ہی عذاب الٰہی میں گرفتار ہوا اور دق وسل میں تڑپ تڑپ کر مر گیا۔

بتاتا کیوں نہیں ؟

عباسی کا دعویٰ تھا کہ یہ تو بتاتے ہیں کہ اہل مدینہ پر ظلم کرنے کی سزائیں مقرر ہیں لیکن یہ کوئی نہیں بتاتا کہ ان پر ظلم کیا کس نے تھا۔ کیونکہ مدینہ والوں پر ظلم یزید نے نہیں بلکہ مدینہ والوں ہی نے کیا تھا۔ حالانکہ محدثین نے واشگاف الفاظ میں پہلے ہی فرما رکھا ہے کہ اہل مدینہ پر ظلم کرنے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

والا یزید پلید اور اس کا ساتھی مسرف بن عقبہ تھا اور اپنے اس ظلم و تشدد کی سزا بھی ان دونوں کو فوراً ہی مل گئی اور رسول برحق کا فرمان پورا ہو کر رہا بلکہ محدثین تو ان دونوں ملعونوں کی ہلاکت کا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان پورا ہونے کی گواہی کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

احمد بن حنبل اور دیگر ائمہ حدیث کا فتویٰ

انہی روایات کے پیش نظر امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ یزید کو ملعون قرار دیتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ والوں سے برائی کرنے والوں کو ملعون قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ اور ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے چنانچہ حافظ ابن کثیر یہ روایات نقل کرنے کے بعد امام احمد بن حنبل وغیرہ کا عقیدہ واشگاف طور پر اس طرح لکھتے ہیں۔

**وهو رواية عن احمد بن حنبل اختارها الخلال
وابو بكر عبد العزيز والقاضى ابو يعلى وابنه
القاضى ابو الحسين وانتصر لذالك ابو الفرج
الجوزى مصنف مفرد وجوب لعنته**

(البدایہ والنہایہ جلد ہشتم ص ۲۲۴)

حافظ ابن کثیر ایک فیصلہ کن مزید حدیث بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ پر ظلم کرنے والے اور خوفزدہ کرنے والے کی قیامت تک کسی قسم کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوگی۔

عن السائب ابن خلاد ان رسول الله صلى

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من اخاف اهل المدينة ظلما اخافه الله وعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل الله من يوم القيامة صرفاً ولا عدلاً

﴿البدایہ والنہایہ جلد ۸، ص ۲۲۳﴾

قاتل کی گواہی

عباسی کہتا ہے کہ اہل مدینہ نے اہل مدینہ کو قتل کیا مگر اہل مدینہ کا قاتل اقرار کرتا ہے کہ میں مدینہ والوں کا دشمن ہوں چنانچہ شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی بیان فرماتے ہیں کہ مدینہ والوں نے جب یزید کی بیعت توڑی تو یزید پلید مسرف کے پاس آیا اس کو دیکھا کہ فالج کے مرض میں گرفتار بستر ہلاکت پر پڑا ہوا ہے۔

یزید نے کہا اگر تجھ میں یہ ضعف اور مرض نہ ہوتا تو اس لڑائی اور کا حاکم اور ولی تجھ کو بناتا کیونکہ میرے باپ معاویہ نے مرض موت میں یہ وصیت کی تھی کہ اہل حجاز سے کوئی لڑائی درپیش آئے تو اس کی تدبیر مسلم بن عقبہ کے ذریعہ سے کرنا یہ سن کر مسرف اٹھ کر بیٹھا اور کہا کہ تجھے خدا کی قسم ہے اگر تو نے یہ کام کسی اور کے سپرد کیا اس لئے کہ اس کام میں اہل مدینہ کا دشمن میرے سوا کوئی نہیں ہوسکتا

﴿جذب القلوب، ص ۴۱﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسلم بن عقبہ کا انجام۔

قارئین تو جان ہی چکے ہیں کہ قاتل خود اقبال جرم کرتا ہے کہ میں قاتل ہوں اور خارجیوں کے نانہجار وکلاء اس کی صفائی پیش کر رہے ہیں بہر حال آخر پر مسلم بن عقبہ کا انجام بھی ملاحظہ فرمالیں جسے جلیل القدر صحابی کے طور پر متعارف کرایا جا رہا ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ اس نے مدینۃ الرسول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کا فیضان حاصل کیا تھا وہ کیسے برداشت کرسکتا ہے کہ مدینہ منورہ کے رہنے والے شرارتیں اور بغاوتیں کریں بہرحال مسلم بن عقبہ کا انجام ملاحظہ فرمائیں۔

جذب القلوب

اہل مدینہ کے قتل و غارت کے بعد مسرف نے ارادہ کیا کہ اب عبداللہ بن زبیر کو تباہ کردوں۔ اس مقصد کے لئے مکہ معظمہ کو چلا لیکن دو تین دن کے بعد وہ جس مرض میں مبتلا تھا اسی میں مرگیا۔

مدینہ منورہ کے ایک مقتول کی ماں نے قسم کھا رکھی تھی کہ اگر قدرت پاؤں گی تو مسرف کو زندہ یا مردہ جلا دوں گی چنانچہ اس عورت کو مسرف کی موت کی اطلاع ہوگئی تو اس نے قبر کھود ڈالی جب اس کی قبر کو کھولا تو اس میں ایک اژدہا دیکھا جو مسرف کی گردن سے لپٹا ہوا تھا اور اس کے ناک کی ہڈی منہ میں لے کر چوس رہا تھا لوگ اس کی یہ حالت دیکھ کر ڈر گئے اور عورت نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا قادر مطلق نے اس کے اعمال کی سزا دے دی اور تو اب انتقام نہ لے اس کے لئے اتنا ہی عذاب کافی ہے مگر وہ عورت نہ مانی اور کہا اسے پاؤں کی طرف سے نکالو مگر جب اس کے پاؤں کی طرف دیکھا تو وہاں بھی ایک اژدہا لیٹا ہوا تھا اس عورت نے دعا کی کہ الہٰی مجھے میری قسم پوری کرنے کی توفیق عطا فرما پھر ایک لکڑی اس اژدہا کی دم پر ماری تو وہ اس کے سر سے جدا ہو گیا پھر مسرف کی لاش نکال کر دار پر کھینچا گیا پھر اس کی لاش پر پتھر برسائے گئے اور آخر پر جلا دیا گیا۔

﴿جذب القلوب ص ۴۴﴾

یہ ہے عباسی کے نزدیک جلیل القدر صحابی کا انجام۔

عبرت ہے اہل نظر کے لئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تَصوِیرِ حُسَین علیہ السلام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آیت مباہلہ میں امام حسین شامل نہیں؟

شہزادہ گلگوں قبا امام مظلوم سیدنا امام حسین علیہ السلام اور دیگر اہلبیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عباسی وغیرہ کی دشمنی اور عداوت کی انتہا یہ ہے کہ کوئی ایسی آئت اور حدیث جس میں اس مقدس خاندان کی شان وعظمت کا اظہار ہوتا ہے ان کے معیار تحقیق پر پوری نہیں اترتی حتیٰ کہ وہ آیات واحادیث جن پر مفسرین ومحدثین کا اجماع ہے کہ جناب حسنین کریمین اور ان کے والدین کی شان میں ہے۔ ان کے نزدیک نا قابل قبول اور موضوعات کا پلندہ ہیں۔

اس کتاب کے باب اول میں آپ ان خوارج کی یہ تحریریں پڑھ چکے ہیں جن میں آئے مباہلہ اور آئت تطہیر میں امام حسین علیہ السلام کو شامل کرتا دلیل رافضیت کہا گیا ہے اور بزعم خویش یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ انکا اطلاق مذکورہ بالا مقدس نفوس پر ہو ہی نہیں سکتا۔

جیسی روح ویسے فرشتے

چنانچہ آئت مباہلہ کے متعلق محمد عبدہ اور رشید رضا کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مباہلہ تو ہوا ہی نہیں تھا۔

اس لئے یہ غیر ممکن ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

،حضرت علی المرتضیٰ حضرت فاطمۃ الزہرا حضرت حسنین کریمین علیہم السلام کو ساتھ لیکر نصاریٰ پر لعنت کرنے آتے اور انہی دونوں کے حوالہ سے دلیل بھی دی ہے کہ نصرانی تو اپنے ساتھ اپنی عورتیں اور بچے لائے ہی نہیں تھے پھر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا ضرورت تھی کہ آپ عورتوں اور بچوں کو ساتھ لے کر نکل آتے۔ اور پھر آخری تان اس بات پر توڑی ہے کہ نساءنا کا اطلاق اپنی بیٹی پر کوئی عرب کر ہی نہیں سکتا۔

کیونکہ لغت عرب اسکی اجازت ہی نہیں دیتی اور پھر نواسوں کو ابناءنا بیٹے کہہ دینا تو بالکل ہی غلط بات ہے اس آئت کا کسی طریقہ سے بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہ اور حضرات حسنین کریمین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔

جیسی روح ویسے فرشتے کے مصداق عباسی کو پوری دنیائے اسلام میں دو ایسے مفسر مل ہی گئے جن کے استدلال عباسی کے اہانت اہلبیت کے منصوبہ کو کچھ نہ کچھ تقویت مل گئی جہاں تک ان دونوں مولود مفسروں کے حدود اربعہ کا تعلق ہے وہ تو صرف یہ کہ یہ دونوں اس دور کے سر پھرے ہیں محمد عبدہ استاد ہے اور رشید رضا شاگرد ہے قارئین کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ عباسی کے بیان سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو مفسر ہیں

مگر حقیقت یہ نہیں بلکہ محمد عبدہ کی تفسیر کو رشید رضا نے جمع کیا ہے اور یہ ایک ہی تفسیر ہے جسے دو مفسروں کے نام سے پیش کیا گیا۔ محمد عبدہ جسے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رشید رضا اپنا امام اور استاد بتاتا ہے مصر کا وہ مفسر ہے جس کی تفسیر کا اکثر حصہ تفسیر بالرائے پر مشتمل ہے اور تفسیر بالرائے نہ صرف یہ کہ باطل ہے۔ بلکہ کفر تک پہنچا دیتی ہے۔ ہم اسکی تفسیر کے نمونے تو کسی دوسری کتاب میں پیش کریں گے یہاں صرف اسی آئت کے تحت اس کی ایک دلچسپ بددیانتی کا تذکرہ کرتے ہیں۔ آپ اس کا یہ موقف تو پڑھ ہی چکے ہیں کہ مباہلہ تو ہوا نہیں اس لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ حضور کسی کو ساتھ لیکر مباہلہ کے لئے تشریف لاتے جبکہ نصرانیوں کے بچے اور عورتیں بھی ساتھ نہیں۔

اب مباھلہ ھوگیا

اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ زیر آئت لکھتا ہے کہ جناب حیدر کرار جناب حسنین کریمین کو مباہلہ میں شامل کرنا تو شیعوں کا کام ہے البتہ اصل بات یہ کہ مباہلے کے وقت حضرت ابوبکر صدیق اور ان کی اولاد حضرت فاروق اعظم اور ان کی اولاد حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انکی اولاد اور حضرت علی اور انکی اولاد رضوان اللہ علیہم اجمعین آئے تھے۔

روائت کا عربی متن ہے۔

قال فجاء بابی بکر وولده وبعمر وولد وبعثمان وولده وبعلی وولده والظاهر ان الکلام فی جماعة المومنین۔

تفسیر منار الایمان جلد سوم ص ۳۲۲ مولفہ محمد عبدہ مرتبہ رشید رضا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا پس آئے ساتھ علی اور ان کی اولاد کے یہ کلام ظاہر ہے مومنوں کی جماعت ہیں۔

قارئین کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ وہ تمام تر دلائل جن سے ثابت کیا گیا کہ مباہلہ ہوا ہی نہیں نساءنا سے بیٹی مراد نہیں لی جا سکتی اور ابناءنا میں نواسوں کو شامل کر لینے کا کوئی جواز موجود ہی نہیں وغیرہ وغیرہ سب ہی باطل قرار دے لئے اور پھر یہ شوشہ چھوڑ دیا کہ اصحابہ ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کی اولادیں بھی اس مباہلہ میں شامل تھیں تو اب ان دلائل کا کیا بنے گا جن کی رو سے خاندان اہل بیت کو آئت مباہلہ سے خارج کیا گیا ہے حالانکہ اس روائت میں یہ بھی تسلیم کر لیا گیا کہ اصحاب ثلاثہ کے ساتھ علی اور ان کے بیٹے بھی تھے۔

حقیقت صرف یہ کہ دروغ گو را حافظہ نباشد چونکہ یہ تمام کا تمام شاخسانہ خود ہی تیار کیا گیا تھا اور اس کی کچھ اصل کتب احادیث و تفاسیر میں موجود ہی نہ تھی۔ اس لئے اس کی حیثیت تار عنکبوت سے زیادہ کس طرح ہو سکتی ہے۔

بہر حال ہم عباسی کی تلاش کی داد ضرور دیں گے جس کو علمائے سلف و خلف کی سینکڑوں تفاسیر ٹھکرانے کے صلہ میں ایک ایسی تفسیر مل ہی گئی جس کا کچھ حصہ نقل کر کے شان اہل بیت کی تنقیص کرنے کا فریضہ سر انجام دے لیا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن تیمیہ بھی شیعہ ہو گیا

اس سے پہلے ہم متعدد کتب احادیث و تفاسیر سے آیت مباہلہ کی تشریح بیان کریں۔

قارئین کرام کو یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ آیت تطہیر کے معاملہ میں عباسی وغیرہ نے ابن تیمیہ جیسے غالی اور متشدد شخص کا بھی ساتھ چھوڑ دیا ہے حالانکہ ان لوگوں کی کتابوں کا اکثر حصہ ابن تیمیہ کے ہی استدلال کا مرہون منت ہے اور یہ صرف اس ایک شخص کی تحقیق کو اب تک منبع حق وصداقت تسلیم کرتے ہیں۔ مگر ان آیات کی تفسیر کرتے وقت دانستہ طور پر ابن تیمیہ کی تحقیق کو بھی ٹھکرا دیا۔

اور جملے لکھ کر کہ ان آیات میں اہل بیت کو شامل کرنے کی روایات شیعوں کی وضع کردہ ہیں۔ اور اعتقاد رکھنا کہ یہ اہل بیت کے حق میں ہیں یہ شیعت کی دلیل ہے نادانستہ طور پر ابن تیمیہ کو بھی شیعہ بنا دیا۔

کیونکہ ابن تیمیہ باوجود اپنے فطری تشدد اور عداوت اہل بیت کے ان ہر دو آیتوں میں جناب حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جناب سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپکے مقدس بیٹوں کو شامل سمجھتا ہے

حالانکہ اس نے شان اہل بیتؑ میں آنے والی ایک ایک آیت اور ایک ایک حدیث کو کمزور ضعیف اور بناوٹی وغیرہ ثابت کرنے کیلئے ایڑی چوٹی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے مومنین کہا پس آئے ساتھ علی اور ان کی اولاد کے یہ کلام ظاہر ہے

کی جماعت ہیں۔ جن سے ثابت کیئے گئے

قارئین کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ وہ تمام تر دلائل ناہیں نہ وسون

کہ مباہلہ ہوا ہی نہیں نساء نا سے بیٹی مراد نہیں لی جاسکتی اور ابناءنا قرار

کو شامل کر لینے کا کوئی جواز موجود ہی نہیں وغیرہ وغیرہ سب ہی باطل

دے لئے اور پھر یہ شوشہ چھوڑ دیا کہ اصحابہ ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور

ان کی اولادیں بھی اس مباہلہ میں شامل تھیں تو اب ان دلائل کا کیا بنے گا

جن کی رو سے خاندان اہل بیت کو آیت مباہلہ سے خارج کیا گیا ہے حالانکہ

اس روائت میں یہ بھی تسلیم کر لیا گیا کہ اصحاب ثلاثہ کے ساتھ علی اور ان کے

بیٹے بھی تھے۔

حقیقت صرف یہ کہ دردماغ کورا حافظہ نہ باشند چونکہ یہ تمام کا تمام

شاخسانہ خود ہی تیار کیا گیا تھا اور اس کی کچھ اصل کتب احادیث و تفاسیر میں

موجود ہی نہ تھی۔ اس لئے اس کی حیثیت تار عنکبوت سے زیادہ کس طرح ہو

سکتی ہے۔

بہر حال ہم عباسی کی تلاش کی داد ضرور دیں گے جس کو علمائے سلف

خلف کی سینکڑوں تفاسیر ٹھکرانے کے صلہ میں ایک ایسی تفسیر مل ہی گئی جس

کچھ حصہ نقل کر کے شان اہل بیت کی تنقیص کرنیکا فریضہ سرانجام دے لیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabirabbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن تیمیہ بھی شیعہ ہو گیا

اس سے پہلے ہم متعدد کتب احادیث و تفاسیر سے آیت مباہلہ کی تشریح بیان کریں۔

قارئین کرام کو یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ آیت تطہیر کے معاملہ میں عباسی وغیرہ نے ابن تیمیہ جیسے غالی اور متشدد شخص کا بھی ساتھ چھوڑ دیا ہے حالانکہ ان لوگوں کی کتابوں کا اکثر حصہ ابن تیمیہ کے ہی استدلال کا مرہون منت ہے اور یہ صرف اس ایک شخص کی تحقیق کو اب تک منبع حق وصداقت تسلیم کرتے ہیں۔ مگر ان آیات کی تفسیر کرتے وقت دانستہ طور پر ابن تیمیہ کی تحقیق کو بھی ٹھکرا دیا۔

اور جملے لکھ کر کہ ان آیات میں اہل بیت کو شامل کرنے کی روایات شیعوں کی وضع کردہ ہیں۔ اور اعتقاد رکھنا کہ یہ اہل بیت کے حق میں ہیں یہ شیعیت کی دلیل ہے نادانستہ طور پر ابن تیمیہ کو بھی شیعہ بنا دیا۔

کیونکہ ابن تیمیہ باوجود اپنے فطری تشدد اور عداوت اہل بیت کے ان ہر دو آیتوں میں جناب حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جناب سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپکے مقدس بیٹوں کو شامل سمجھتا ہے حالانکہ اس نے شان اہل بیت میں آنے والی ایک ایک آیت اور ایک ایک حدیث کو کمزور ضعیف اور بناوٹی وغیرہ ثابت کرنے کیلئے ایڑی چوٹی

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا زور لگا دیا ہے اور ایک ایک روائت کی گردن پر اپنے سنگدل قلم کا خونی خنجر

پھیرتا چلا گیا ہے۔

ابن تیمیہ اور آیت مباہلہ

باوجود اس کے کہ ابن تیمیہ نے خانوادہ رسول کی توہین و تنقیص میں

پورا زور صرف کردیا ہے

وہ آئت مباہلہ کے متعلق لکھتا ہے۔

ان یقال اما اخذ علیا والحسن والحسین فی

المباھلة فحدیث صحیح رواہ مسلم عن

سعد بن ابی وقاص قال فی حدیث طویل لما

نزلت ھذہ آلائت فقل تعالوا ندع ابناءنا وابنا

ءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیا و

فاطمة وحسنا وحسینا فقال اللھم ھولاء

اھلی ولکوت لا دلالة فی ذالک علی الامامة

ولا علی الا فضیلة

منھاج السنة جلد چہارم ص ۳۲ ابن تیمیة

ترجمہ

اور جو کہتے ہیں کہ (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) مباہلہ میں

علی اور حسنین علیہم السلام کو تو ساتھ لیا تو یہ حدیث صحیح ہے جسے مسلم نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ طویل حدیث کی صورت میں روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ پس فرمایا آؤ بلائیں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی وفاطمہ اور حسن وحسین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بلایا اور فرمایا! یا اللہ یہ میرے گھر والے ہیں۔

لیکن یہ روایت اہل بیت کی امامت اور فضیلت پر دلالت نہیں کرتی۔

اگرچہ ابن تیمیہ نے آخری سطر میں جلے دل کے پھپھولے پھوڑ ہی لئے ہیں اور یہ لکھ دیا کہ یہ روایت تو بالکل درست اور صحیح ہے مگر اس سے اہلبیت کی فضیلت کی کوئی دلیل ثابت نہیں ہوتی۔

یہ بحث تو الگ نوعیت کی حامل ہے کہ اس میں دلیل افضلیت ہے کہ نہیں، بہر حال ابن تیمیہ جیسے غالی شخص نے بھی اس روایت کو قطعی طور پر درست تسلیم کیا ہے کہ نزول آیت مباہلہ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب علی المرتضیٰ جناب سیدہ فاطمۃ الزہرہ اور جناب حسن وحسین کو ساتھ لیکر بارگاہ خداوندی میں عرض کیا کہ! یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

مگر یہاں پر تو عباسی نے ابن تیمیہ کی گردن توڑ کر رکھدی ہے اور یہ اعلان کردیا کہ مذکورہ نفوس قدسیہ کسی طور پر بھی آیت مباہلہ میں شامل نہیں ہو سکتے اور نہ ہی حضور سرور کائنات لغت عرب کے خلاف کرکے نساءنا میں اپنی بیٹی اور ابناءنا میں اپنے نواسوں کو شامل کر سکتے ہیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا یہ سب شیعہ ہیں؟

اگرچہ ابن تیمیہ کا یہ بیان عباسی وغیرہ کے لئے حجت ہونا چاہیے کیونکہ ان کی تمام تر خرافات کا مدار ابن تیمیہ ہی کے منہاج و مسلک پر ہے تاہم قارئین کرام کی دلچسپی اور معلومات کے لئے ہم اس ضمن میں مزید متعدد حوالے کتب معتبرہ سے پیش کرتے ہیں تاکہ واضح ہو جائے کہ خارجیت کا دامن ایمان و انصاف اور حق و دیانت سے یکسر خالی ہے اور یہ لوگ محض خاندان رسول ہاشمی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عداوت کے پیش نظر من گھڑت استدلال پیش کرتے ہیں اور بوقت ضرورت ان کتب معتبرہ کا بھی انکار کر دیتے ہیں جنہیں پوری شد و مد سے خود بھی عظیم تصانیف تسلیم کرتے ہیں۔

بہر حال آیت مباہلہ کے متعلق متعدد کتابوں کے حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں۔ تاکہ قارئین فیصلہ کر سکیں کہ کیا یہ سب مفسرین و محدثین شیعہ ہیں یا عباسی کا دماغ خراب ہے۔

عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال بما نزلت ھزہ الآئۃ فقل تعالوا اندع ابناء
نا وابناءکم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا
فقال الھمد ھولاء اھل بیتی

﴿مسلم شریف جلد دوم ص ۲۷۸﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

2 ترمذی شریف جلد دوم ص ۲۳۶

3 مشکوۃ شریف جلد دوم ص ۳۶۲

4 مسند احمد جلد چہارم ص ۴۲۴

5 ملعات شرح مشکوۃ جلد ہشتم،

6 مرقاۃ شرح مشکوۃ علی قاری

7 تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی

8 فتح الباری شرح بخاری ج ۶ ص ۵۳

9 دلائل النبوۃ جلد اول ص ۲۹۸

10 مظاہر حق جلد چہارم ص ۵۹۴

11 نسیم الریاض جلد سوم ص ۳۶۷

12 صواعق محرقہ جلد اول ص ۱۰۷

13 زاد المعاد ابن قیم جلد اول ص ۴۹۱

14 ریاض النضرہ جلد دوم ص ۲۸۴

15 تاریخ الخلفاء ص ۱۱۵

16 طبقات ابن سعد جلد اول ص ۴۹۱

17 معارج النبوۃ جلد چہارم ص ۳۰۶

18 نور الابصار ص ۱۱۱

19 البدایہ والنہایہ جلد ہشتم ص ۳۵

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

20 ﴿اُسد الغابہ جلد دوم ص ۱۲ـ جلد پنجم ص ۵۲﴾

21 ﴿الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد دوم ص ۵۰۳﴾

22 ﴿اشرف المو بدص ۸۵﴾

23 ﴿اسعاف الراغبین ص ۱۰۶﴾

24 ﴿سیرتِ رسولِ عربی ص ۳۶۱﴾

25 ﴿شرح فقہ اکبر ص ۱۴۴﴾

26 ﴿مدارج النبوہ ص ۲۳۴﴾

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل کتب میں بھی یہ روایت موجود ہے۔

27 ﴿مرعاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۴ ص ۲۳۴﴾

28 ﴿کنز الاعمال جلد پنجم﴾

29 ﴿روح المعانی جلد دوم﴾

30 ﴿کشاف جلد اوّل﴾

31 ﴿مجمع البیان جلد اول﴾

32 ﴿جامع البیان جلد اول﴾

33 ﴿مراۃ شرح مشکوۃ جلد ہفتم﴾

34 ﴿زرقانی علی المواہب﴾

35 ﴿ارشٰ الساری﴾

36 ﴿فتاویٰ عزیزیہ﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

37 ﴿تحفہ اثنا عشریہ﴾

38 ﴿خصائص نسائی﴾

39 ﴿نھایہ ابنِ اثیر﴾

40 ﴿تاریخ کامل ابن اثیر﴾

41 ﴿بیہقی شریف﴾

42 ﴿مکتوبات مجدد﴾

43 ﴿تفسیر مظہری﴾

44 ﴿فتح القدیر﴾

45 ﴿فتوحات مکیہ﴾

46 ﴿تفسیر بحرالمحیط﴾

47 ﴿تاریخ اسلام﴾

مذکورہ بالا روائت کا ترجمہ ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روائت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ بلائیں اپنے بیٹے اوران کے بیٹے۔ الی الآخرالایۃ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور سیدہ فاطمۃ الزہرہ سلام علیہا اور حسن و حسین علیھم السلام کو بلایا اور فرمایا! یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

تفسیر وحدیث وغیرہ کی ان کتاب جلیلہ کے بعد دیگر متعدد کتب تفاسیر سے اس آئت مبارکہ کے شانِ نزولِ اور انتخاب رسولِ صلی اللہ علیہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وآلہ وسلم کے متعلق معلومات حاصل کریں۔

تفسیر ابن جریر میں ہے کہ جب یہ آئت کریمہ نازل ہوئی تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے، حضرت علی سیدہ فاطمہ، اور حضراتِ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پیغام بھیجا اور پھر ان کو ساتھ لیکر اہل بخران کے سامنے تشریف لائے تو بخرانی بھاگ گئے۔

لما نزلت هذه الا ئة فقل تعالوا ارسل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الىٰ على و فاطمة ابنيهما الحسن والحسين ﴿اور پھر مزید وضاحت سے بیان کیا ھے﴾ قال معمر قال قتادہ لما ارادالنبی صلى الله عليه وآله وسلم اهل نجران اخذ بيد حسن و حسين وقال لفاطمة اتبيعنا فلما رائى ذالک اعداء الله رجعوا

﴿تفسیر ابن جریر جلد سوم ص ۳۰۱﴾

مشہور محدث ومفسر اور فقیہہ امام قرطبی ودیگر مفسرین کرام حضور سرورکائنات علیہ السلام کے اس انتخاب کے متعلق یوں وضاحت فرماتے ہیں۔

ابناء نا دليل على ان ابناء البنا ت يسمعون ابناء و ذالک ان النبى صلى الله عليه وآله وسلم جاء با لحسن و الحسين و فا طمة تمشى خلفه وعلى خلفها و هو يقول لهم ان انا دعوت فا منوا ﴿تفسیر قرطبی ج ۴ ص ۱۰۵﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابناءنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اپنی بیٹی کے بیٹوں کو اپنے بیٹوں کے نام سے منسوب کیا جائے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے کہ آپ حضرت حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تشریف لائے اور حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم ان کے پیچھے تھے اور آپ ان سے کہتے تھے ہم دعا مانگیں تو تم آمین کہنا۔

اس کے بعد امام قرطبی فرماتے ہیں کہ:۔

قال كثير من العلماء ان قوله عليه السلام في الحسن و الحسين لما باهل ابناء نا وابناء كم وقوله في الحسن ان ابني هذا سيد مخصوص با لحسن والحسين ان يسيما ابني ان النبي صلى الله عليه آله وسلم دون غير هما لقوله عليه السلام كل سب و نسب ينطقع يوم القيامه الانسبي و سببي

﴿تفسير قرطبي ج ۴ ص ۱۰۵﴾

ترجمه

اکثر علماء نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے جو مباہلہ کے وقت حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جو اپنے بیٹے فرمایا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو کہ یہ میرا بیٹا سیّد ہے مخصوص ہے حضرات حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے لئے آپ نے ان کو بیٹوں کے نام سے پکارا۔ سوا اس کے کہ رسول

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام حسب ونسب منقطع ہو جائیں گے اور ہمارا حسب ونسب قائم رہے گا۔

گھر کی گواہی

ابن تیمیہ کا فیصلہ آیت مباہلہ کے متعلق قارئین سابقہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں۔ اب آپ ایک ایسے شخص کا حوالہ ملاحظہ فرمائیں جس نے ہزاروں روپے خرچ کر کے ابن تیمیہ کی بریت کے لئے سلیمان بن محمود آلوسی سے کتاب لکھوائی تھی۔ یعنی نواب صدیق حسن بھوپالی صاحب، آپ زیر آیت اپنی تفسیر میں رقمطراز ہیں

قال جابر فدعا هما الى الملاعنة فى اعداه على ذالك الغر فغدا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم واخذ بيد على و فاطمة والحسن والحسين ثم ارسل عليها

﴿تفسیر فتح البیان جلد اول ص ۴۰۲﴾

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دشمنوں پر لعنت کرنے کے لئے بلایا گیا تو صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی وفاطمہ اور حسن وحسین رضی اللہ عنہم اجمعین کا ہاتھ پکڑا اور دشمنوں کی طرف لے گئے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ حدیث بیان کرنے کے بعد نواب صدیق حسن بھوپالی ابناءنا سے حضرات حسنین کریمین اور نساءنا سے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہ کا مراد لیا جانا درست تسلیم کرتے ہوئے یہ وضاحت پیش کرتے ہیں کہ یہ نساءنا اور ابناءنا کے نام سے موسوم کیا گیا ملاحظہ ہو۔

بذکر البنین عن البنات اما لدخولهن فی النساء ولکونهم الذین یحضرون مواقف الخصام دونهن وفی الآیات دلیل ابناء البنات یسمعون ابناء لکونه صللم اراد با لابناءنا الحسنین کماء تقدم الا بناء ولنساء

﴿تفسیر فتح البیان جلد اول ص ۴۰۵﴾

ابن تیمیہ کی تے چاٹنے والے عباسی کو اب حیاء آنا چاہیے کہ تمہارے ابن تیمیہ بذاتہ اور اس کی برات کرانے والے ابن تیمیہ نواز جناب نواب بھوپالی اس حدیث کو صحیح سمجھتے ہیں۔ اور اس بات کے قائل ہیں اگر چہ عیسائی مباہلہ کرنے کے عہد پر قائم نہیں رہے تھے مگر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی تکذیب کرنے کے لئے جناب علی و فاطمہ اور حسنین کریمین کو ساتھ لیکر ان پر لعنت کرنے کیلئے تشریف لائے تھے۔

تفسیریں ہی تفسیریں

حقیقت یہ ہے کہ اکابرین اہل سنت کی تمام تر کتب تفاسیر میں زیر آیت (فقل تعالوا) یہی مرقوم ہے کہ حضراتِ حسنینِ کریمین اور ان کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

والدین کریمین علیہم السلام کو ساتھ لے کر حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ

والسلام عیسائیوں کے مقابلہ میں تشریف لائے تھے۔ بعض کتابوں میں یہ

واقعہ مزید وضاحت کے ساتھ اسطرح ہے کہ۔

فاتی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم

وقدغدا محتضنا الحسن آخذابیدالحسین

وفاطمه تمشی خلفه وعلی خلفها وهو یقول اذا

انا دعوت فامنوا

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح تشریف لائے کہ آپ نے

امام حسینؑ کو گود میں اُٹھا رکھا تھا اور حضرت امام حسنؑ کو انگلی سے لگایا ہوا تھا۔

آپ کے پیچھے سیّدہ فاطمہ الزہراؑ اور ان کے پیچھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ

الکریم تھے۔ اور آپ ان کو فرماتے تھے جب ہم دعا مانگیں تو تم آمین کہنا۔

فقال اسقف نجران یا معشر النصاری انی

لاری وجوها لو شاء الله ان یزیل جبلاً من

مکانه لا زاله بها فلاتبا هلوا فتهلکوا ولا یبقی

علی وجه الارض نصرانی الی یوم القیامه

اس قافلہ نور کو دیکھا تو عیسائیوں کے پاپائے اعظم نے کہا اے

گروہ نصاریٰ میں جن صورتوں کو دیکھ رہا ہوں۔ اگر یہ چاہیں کہ اللہ تعالیٰ اس

پہاڑ کو اس جگہ سے ہٹا دے تو یقیناً ایسا ہی ہوگا۔ پس ہرگز ان سے مباہلہ نہ کرنا

ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور کوئی عیسائی بھی قیامت تک زمین پر باقی نہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رہے گا۔

چنانچہ اپنے اسقف کے منع کرنے سے عیسائیوں نے مباہلہ سے راہ فرار اختیار کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ہماری جان ہے کہ اہل نجران پر یقینی ہلاکت طاری ہو جاتی اور ہم ان پر لعنت کر دیتے تو یہ بندر اور سور بن جاتے۔ ان پر آگ برستی اور اللہ تعالیٰ ان کی بستیاں جلا دیتا۔ اہل نجران جل جاتے حتیٰ کہ درختوں پر بیٹھے ہوئے جانور جل جاتے اور تمام عیسائیوں کا یہ حال ہوتا حتیٰ کہ وہ ہلاک ہو جاتے۔ عربی متن یہ ہے۔

وقال والذی نفسی بیده ان الهلاک قد تدلی علی اهل نجران ولو لا عنوا المسخوا قردة وخنازیر ولا ضطرم علیهم الوادی نارا ولاستاصل اللہ نجران واهله حتی الطیر علی رؤس الشجر ولما حال الحول علی النصاری کلهم حتی یهلکو

48 ﴿تفسیر کبیر جلد دوم ص ۴۹۹﴾

49 ﴿تفسیر عرائس البیان جلد دوم ص ۳۵۱﴾

50 ﴿تفسیر در منثور جلد دوم ص ۶۱﴾

51 ﴿تفسیر الاتقان جلد دوم ص ۰۰۔﴾

52 ﴿تفسیر نعیمی جلد سوم ص ۶۳۷﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

53 ﴿تفسیر ابن کثیر جلد اول ص ۳۷۱﴾

54 ﴿تفسیر ابو سعود۔ جلد اول ص ۶۹۸﴾

55 ﴿تفسیر مدارک جلد اول ص ۱۴۱﴾

56 ﴿تفسیر حقانی جلد اول ص ۱۵۳﴾

57 ﴿تفسیر بیضاوی جلد اول ص ۱۱۲﴾

58 ﴿تفسیر عدۃ الابرار جلد اول ص ۴۳۸﴾

59 ﴿تفسیر نووی جلد اول ص ۱۴۶﴾

ان حوالوں کے بعد

کیا عباسی یہ بتائے گا کہ محدثین و مفسرین کا یہ گروہ جن کی کتابوں کے ناقابل تردید حوالہ جات ہم نے پیش کئے ہیں کس عقیدہ کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ کیا امام مسلم ، امام ترمذی ، امام احمد بن جنبل ۔ امام ابن حجر عسقلانی۔ امام شاہ عبدالحق محدث دہلوی و دیگر ائمہ حدیث و تفسیر جنہوں نے اس روائت کو قبول کیا ہے یہ نہیں جانتے تھے کہ نساءنا و ابناءنا کا اطلاق بیٹی اور نواسوں پر درست ہے یا ہے کہ نہیں؟

کیا ان لوگوں کی ریسرچ سے تمہارا معیار تحقیق بلند و بالا ہے کیا چودہ صدیاں بعد تم پر ہی یہ راز منکشف ہوا ہے کہ اگر جناب سیدہ فاطمۃ الزہرہ اور جناب حسنین کریمینؑ کو اس آئت میں شامل کیا جائے تو لغت عرب کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلاف ہو جائے گا۔

ہم پوچھتے ہیں کہ اگر تم پر ہونے والے القاء کو درست تسلیم کر لیا جائے تو ان محدثین و مفسرین کا کیا بنے گا جن ستر بزرگوں کی کتابوں کے حوالے ہم نے پیش کئے جائیں۔

بیٹے رسولؐ کے

اگرچہ جو حوالے ہم پیش کر چکے ہیں ان کے بعد مزید کوئی دلیل نہ بھی دی جائے تو وہ بہر صورت کافی ہیں۔ اور ان کے بعد خارجیوں کی خود ساختہ دلیل کا جنازہ نکل جاتا ہے۔ تاہم تمام حجت کے طور پر ہم چند ایسی روایات اور بھی پیش کئے دیتے ہیں جن میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے بیٹے کہا ہے۔

بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبہ کے دوران جناب حسن علیہ السلام تشریف لائے تو آپ نے فرمایا یہ میرا بیٹا سیّد ہے۔

ولقد سمعت ابا بکرۃ قال بینا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یخطب جاء الحسن فقال ابنی هذا سید

60 ﴿بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۵۳﴾

بخاری ہی کی دوسری روائت میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عراق والوں نے مچھر کے خون کے بارے میں فتویٰ پوچھا تو انہوں نے فرمایا حیرت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے کو شہید کر دیا اور مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھ رہے ہیں۔

انظر والى هذا لـئيل عن رم البعوضة لوقد
قتلوا ابن رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم

61 ﴿بخاری شریف جلد دوم ص ۹۷۶﴾

مندرجہ بالا دونوں روایات بخاری کے علاوہ تفسیر وحدیث کی دیگر بھی سینکڑوں کتب معتبرہ میں موجود ہیں لیکن ہم نے ان حوالہ جات سے اس لئے اعراض کر لیا ہے کہ عباسی وغیرہ بخاری کی ثقاہت کے براہ راست منکر نہیں اگرچہ وہ روایات کو قطع برید کر کے کام نکالنے کی کوشش کر لیتے ہیں۔

بہر حال ہم اس ضمن میں مزید ایک روایت پیش خدمت کرتے ہیں ترمذی شریف وغیرہ میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرات حسنین کریمین کے متعلق ارشاد فرمایا کہ یہ میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ الٰہی میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔ تو بھی ان سے محبت اور اس سے محبت کر جو ان سے محبت کرتا ہے۔

فقال هذان ابنا ى وابنائے ابنتى الهم انى
احبهما فا حبهما و احب من يحبهما

62 ﴿ابن ماجہ جلد 1 ص 11﴾

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

63 ﴿مسند احمد جلد 1 ص ۳۳۱﴾

64 ﴿ترمذی ج ۲ ص ۲۴۱﴾

65 ﴿مشکوٰۃ ج ۲ ص ۶۴۴﴾

66 ﴿مرآۃ ج ۸ ص ۴۷۶﴾

67 ﴿البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۹۷﴾

68 ﴿اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۶۸۳﴾

69 ﴿الاصابہ ج ۱ ص ۳۲۸﴾

70 ﴿طبرانی شریف حدیث نمبر ۹۱۴۳۸﴾

علاوہ ازیں بھی یہ روایت سینکڑوں کتب مقبرہ میں موجود ہے۔

اور ان تمام روایات کی موجودگی میں لوگوں کو یہ باور کرانا کہ اپنی بیٹی کے بیٹوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بیٹے کس طرح سمجھ سکتے تھے صریح دھوکا اور حقائق سے روگردانی نہیں تو اور کیا ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھتے بیٹھتے جناب حسنین کریمین کو اپنے بیٹوں کے نام سے یاد کرتے ہیں تو مباہلہ کے وقت آپ کے لئے حکم خداوندی ابناءنا کی تعمیل کرتے وقت ان کو بیٹا سمجھنے میں کیا امر مانع تھا۔ جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے علم مبارک میں ہے کہ آپ کی صلبی طور پر کوئی اولاد نرینہ موجود نہیں۔ اور اس نے یہ حکم بھی فرما رکھا ہے کہ میرا محبوب تم مردوں میں سے کسی کا بھی باپ نہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول
الله وخاتم النبیین

﴿احزاب آیت ۴۰﴾

محمد ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں البتہ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔

اس ارشاد گرامی کی موجودگی میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ ارشاد فرمانا کہ محبوب بلاؤ اپنے بیٹے اور انکے بیٹے ﴿ابناءنا و ابناءکم﴾ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان پر قرآن کی مہر ہے حسن وحسین میر بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ ودیگر مفسر زیرآیت ﴿ابناءنا و ابناءکم﴾ لکھتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ دلیل ہے اس بات کی کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام حضور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے ہیں۔

ھذ الآیۃ دلالۃ علیٰ ان الحسن والحسین
علیھما السلام کان ابنی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿تفسیر کبیر جلد دوم ۷۰۰﴾

بہر حال سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزاج شناس مشیت تھے آپ جانتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری اولاد نرینہ نہ ہونے۔ کے باوجود کیوں فرمایا ہے کہ اپنے بیٹوں کو بلاؤ، آپ کو معلوم تھا کہ حسینؑ وحسنؑ کو جو ہم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنے بیٹے کہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس پر مہر تصدیق ثبت فرما دی ہے، کہ محبوب اپنے ان نواسوں کو لاؤ جنہیں تم بیٹے کہتے ہو۔

اور اگر آپ نے اپنے لامحدود اختیارات کے پیش نظر مشیت ایزدی کے عین مطابق اپنے نواسوں کو بیٹوں میں شمار کر لیا تو اس میں لغت عرب کا کونسا کلیہ ٹوٹ گیا۔ جبکہ اس قسم کے سینکڑوں نہیں ہزاروں مخصصات نے لغت عرب کے دامن کو وسیع سے وسیع کر رکھا ہے۔ یہ تو تاجدار دو عالم کی خصوصیت ہے کہ آپ نے اپنے نواسوں کو بیٹے بنا کر خدا تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل فرمائی مشیت ایزدی کی خواہش تھی کہ جن کو میرا محبوب بیٹوں کے نام سے یاد کرتا ہے میں بھی انہیں انکے بیٹوں کے نام سے پکاروں اور قیامت تک کوئی سر پھرا میرے محبوب کے اس رشتہ سے انکار نہ کر سکے۔

اور یہ کوئی ایسی نا قابل فہم بات نہیں۔ کیونکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ تمام انبیاء کرام کی اولاد انکی پشتوں سے چلی اور ہماری اولاد پشت علی سے چلی ہے، اس کی تفصیل انشاء اللہ آئندہ اوراق مین حسب ونسب کے زیر عنوان پیش کی جائیگی اور ابناء نا کی بحث کو انہی الفاظ پر ختم کیا جاتا ہے۔

نساء نا کی تحقیق

تعصب وعناد وہ خطرناک بیماری ہے جو سب سے پہلے مریض کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عقل سلب کرتی ہے اور پھر اسے اندھا اور بہرہ کردیتی ہے۔

عباسی وغیرہ نے تحقیق کے نام پر جن مجنونانہ حرکات کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابل دید بھی ہیں اور انکے نقش قدم پر چلنے والوں کے لئے عبرتناک بھی سینکڑوں مفسرین ومحدثین کی تحقیق کا مذاق اڑا کر ان لوگوں نے جو تحقیق پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ عرب اپنی بیٹی پر لفظ نساء کا اطلاق کر ہی نہیں سکتا کیونکہ نساءنا کا لفظ بہرصورت یہاں بیویوں پر ہی بولا جاسکتا ہے۔ اس لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عرب ہوتے ہوئے یہ عجیب کرتے کہ نساءنا کے حکم خداوندی کے جواب میں بجائے ازواج مطہرات کے اپنی بیٹی کو لیکر آئے۔

سبحان اللہ یہ ہیں ان خوارج کی تیس مار خانیاں اور یہ ہے وہ تحقیق جسے اتنے طمطراق سے پیش کیا جارہا ہے۔

بخاری شریف ودیگر سینکڑ کتب احادیث میں یہ حدیث موجود ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہا کو ارشاد فرمایا کہ بیٹی کیا تو اس پر خوش نہیں کہ تو تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہے۔

بقول عباسی کے چاہیئے تو یہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکو بجائے سیّدۃ النساء العالمین کے سیّدۃ بنات العلمین فرماتے کہ بیٹی تو اس پر خوش نہیں کہ تو تمام جہانوں کی بیٹیوں کی سردار ہے مگر ایسا نہیں ہوا حضور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی کو نساء العلمین کی سردار کہا ہے۔

اور یہ نصِ حدیث سے ثابت ہے۔

اب جبکہ فرمان رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ فیصلہ ہو جاتا ہے کہ آپ تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں تو پھر یہ سمجھ لینے میں کونسی مشکل درپیش ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نساءنا کی تعمیل ارشاد میں آپکا انتخاب کر کے تمام عورتوں کی نمائندگی کروادی تھی۔

کیا جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرہ۔ رسول اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کی تمام ازواج مطہراۃ کی سردار نہیں تھیں اور آپ کا تشریف لے جانا ان سب سے زیادہ اہم اور ضروری نہیں تھا

اور عباسی وغیرہ کی یہ سراسر جہالت اور بے وقوفی ہے کہ کوئی عرب لفظ نساء کا اطلاق بیٹی پر کر ہی نہیں سکتا اور یہ فارمولا پیش کر کے اس نے نہ صرف سینکڑوں کتب احادیث کی تکذیب کی ہے بلکہ قرآن حکیم کی آیات کو بھی جھٹلانے کی ناپاک جسارت کی ہے اور فرامین خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مزعومہ لغاتوں کے خلاف قرار دیا ہے۔

قرآن پڑھیے

یہی نہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محض اپنی مرضی سے ہی "نساءنا" کی تعمیل میں اپنی صاحبزادی مکرمہ کو مباہلہ کے لئے منتخب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرمایا تھا بلکہ آپ جانتے تھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم بھی نساء کی اصطلاح بیٹی کے لئے استعمال فرما لیتے ہیں۔اور یہ بات صحابہ کرام پر بھی ظاہر تھی جبھی تو صحابہ کرام کو یہ پوچھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی کہ آپ نے نساءَ نا سے بیٹی کیوں مراد لیا ہے۔

قرآن مجید میں ہے کہ جب فرعون کو یہ پتا چلا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوں گے اور اسکی خودساختہ خدائی کا خاتمہ کر دیں گے تو اس نے حکم دیا کہ جو لڑکا بھی پیدا ہو اسے قتل کر دیا جائے اور لڑکیوں کو زندہ رہنے دیا جائے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بحکم پروردگار پھر بھی زندہ بچ گئے اور تخت رسالت ونبوت پر متمکن ہوئے اور فرعون مع اپنے ساتھیوں کے غرق ہو گیا۔تو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اپنی نعمتیں گنواتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

اور یاد کرو جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے نجات بخشی کہ تم پر برا عذاب کرتے تھے۔

تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے۔

واذ نجینکم من آل فرعون یسومونکم سوء
العذاب یذ بحون ابناء کم ویستحیون نساء کم

﴿البقرۃ ۴۹﴾

کدھر ہے عباسی کی لغات دانی جو قرآن مجید کے مقابلہ میں پیش کی جائے اللہ تعالیٰ بیٹوں کو ابناء کم اور بیٹیوں کو بناتکم کی بجائے نساء کم فرماتے ہیں!

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا یہ قرآن مجید عربی ہے یا نہیں؟ اب قرآن مجید کی اس برھان عظیم کے بعد عباسی اور اس کے ساتھیوں کو چلو بھر پانی میں ناک ڈبو کر مر جانا چاہیے اور اپنی لغات دانی سے توبہ کرنا چاہیے۔

انہی الفاظ پر مباھلہ کی بحث کو ختم کیا جاتا ہے، آیت میں انفسنا وانفسکم سے مراد حضور نے حضرت علی اور اپنی ذات مبارکہ کو لیا ہے اسکی بحث کے لئے پڑھیں ہماری تحقیقی تصنیف مشکل کشا یہ کتاب سیرت حیدر کرار پر آٹھ سو صفحات کی تاریخی دستاویز بھی اور تفسیر عشق بھی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آیت تطہیر میں حسینؑ کیسے؟

آیت تطہیر جس کی تفصیل ہم بھی بیان کریں گے۔ کے متعلق ناصبی محمود عباسی کا وہی موقف ہے کہ اس میں نہ امام حسین شامل ہیں اور نہ ہی آپ کے والدین کریمین اور نہ ہی آپ کے برادر محترم امام حسن۔

اور اپنا یہ موقف درست ثابت کرنے کے لئے جس دجل وفریب سے اس نے کام لیا ہے وہ اسی کا حصہ ہے چنانچہ وہ اس آیت کے بارے میں جو استدلال پیش کرتا ہے اسے یہاں دوبارہ نقل کیا جاتا ہے۔

غرضیکہ آیت تطہیر محض اور صرف ازواج مطہرات کے بارے میں ہے اور رجس سے پاکی کا وعدہ بھی امہات المومنین سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی دوسرے نسبی قرابت دار کو خواہ وہ چچا ہوں یا داماد یا نواسے رجس سے پاک کرنے کا اللہ تعالی نے کوئی وعدہ فرمایا اور نہ اس کا اطلاق ان میں سے کسی پر ہوتا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔

اس آیت میں ازواج نبی کے جن بیوت یعنی گھروں کا ذکر ہے وہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسکونہ گھر تھے۔

وہ ہی تو مہبط وحی تھے۔

وہیں تو آیات قرآنی کا نزول ہوتا تھا

وہی تو فرشتوں کے اترنے کی جگہ تھی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان ہی بیوت میں آپ کے ساتھ سکونت رکھنے والی ازواج مطہرات ہی تو تھیں جن کو اہل بیت کہہ کر آیت تطہیر میں مخاطب کیا گیا ہے مسکونہ گھروں میں نہ آپ کے چچا ﴿عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ﴾ رہتے تھے نہ آپ کے داماد ﴿حضرت علی علیہ السلام﴾ اور نہ آپ کی بیٹی ﴿فاطمہ﴾ اور نہ ان کی اولاد صاحب روح المعانی نے صحیح کہا ہے کہ اہل بیت میں الف لام عوض مضاف الیہ کے آیا ہے یعنی بیت النبی اور اس سے مراد صاف طور سے لکڑی اور مٹی کے بنے ہوئے گھر سے ہے نہ کہ قرابتداروں اور اہل نسب کے گھرانے سے اول یہ بیت نبی ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کا بیت سکونت ہے نہ کہ مسجد وغیرہ اس بنا پر آپ کے اہل سے مراد آپ کی ازواج مطہرات سے ہے۔

اور پھر آخر پر لکھا ہے کہ سیاسی اغراض کی خاطر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابتداروں کو اس آیت میں شامل کرنے کے لئے حدیثیں وضع کرلی گئیں۔

﴿مقدمہ طبع سوم خلافت معاویہ ویزید﴾

تفسیر روح المعانی کی پوری عبارت تو ہم اس بحث کے آخر پر درج کریں گے یہاں تو صرف یہ بتانا ہے کہ عباسی نے یہاں پر بھی اپنی فطری بددیانتی کو بروئے کار لاتے ہوئے عبارت کا محض ایک مختصر ٹکڑا نقل کر کے باقی معاملہ گول کر دیا ہے کاش یہ نام نہاد محقق صاحب روح المعانی علامہ محمود

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آلوسی کی تحقیق کو ہی راہ صواب پر سمجھ لیتا تو ہم ان کی چند عبارات نوٹ کر کے بات ختم کر دیتے۔ کیونکہ صاحب روح المعانی نہ صرف یہ کہ امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام کی مدح وستائش میں آنے والی متعدد روایات کو قطعی طور پر درست سمجھتے ہیں بلکہ یزید پلید کو فاسق وفاجر اور ملعون قرار دیتے ہیں اور قتل حسین کا ذمہ دار بھی قرار دیتے ہیں اور امام عالی مقام امام حسین علیہ اسلام کا یزید کے خلاف نعرہ حق وصداقت بلند کرنا عین شرعی قرار دیتے ہیں۔

گھر کی گواہی

بہر حال یہ معاملہ تو آئندہ اوراق میں طے ہو گا یہاں ہمیں صرف یہ واضح کرنا ہے کہ آیت تطہیر میں حضرت امام حسین علیہ السلام شامل ہیں یا نہیں؟

چنانچہ اس سلسلہ میں ہم سب سے پہلے ''عباسی'' وغیرہ کے پیشرو اور معتمد ترین شخص ابن تیمیہ کی تحقیق پیش کرتے ہیں تاکہ اسے بھی رافضیوں اور شیعوں کی فہرست میں شامل کر لے۔ ملاحظہ ہو۔ ابن تیمیہ اپنی رسوائے زمانہ کتاب منہاج السنۃ میں لکھتا ہے۔

ان هذا الحديث صحيح في الجملة فانه قد
ثبت عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه
قال لعلی و فاطمة و حسن اللهم ان هولاء اهل
بیتی فأذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهیرا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وروى ذالک مسلم عن عائشة قال خرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن غداة وعليه مرط مرحل من أسود فجاء الحسن بن علي فادخله ثم جاء الحسين فادخله ثم جاءت فاطمة فادخله ثم جاء علي فادخله ثم قال انما يريد الله انمايريد ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا وهو مشهور من رواية ام سلمة من روائة احمد وترمذی "ولكن ليس في هذا دلالة على عصمتهم ولا اما متهم

﴿منہاج السنۃ جلد چہارم ص ۲۰ ابن تیمیہ﴾

ترجمہ

بے شک یہ حدیث فی الجملہ صحیح ہے اور بے شک یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب علی و فاطمہ اور حسن و حسین علیہ السلام کے لئے فرمایا کہ یہ میرے اہل بیت ہیں الٰہی تو ان کو ارجاس سے خوب اچھی طرح پاک کر دے اور یہ روایت مسلم شریف میں ہے جسے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا ہے۔

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیاہ بالوں کا کمبل اوڑھے ہوئے نکلے تو حضرت حسن بن علی آئے اور اس کمبل میں داخل ہو گئے پھر حسین علیہ السلام آئے تو وہ بھی اس کمبل میں داخل ہو گئے پھر جناب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فاطمۃ الزہرا تشریف لائیں تو آپ بھی کمبل میں داخل ہو گئیں اور پھر حضرت علی تشریف لائے تو وہ بھی اس کمبل میں داخل ہو گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "انما یرید اللہ" آئت کے آخر تک فرمایا۔

اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ روایت مشہور ہے جسے امام احمد بن حنبل اور ترمذی نے بیان کیا مگر یہ آئت ان کی امامت اور عصمت پر دلالت نہیں کرتی۔

اگر چہ آخر پر ابن تیمیہ نے اپنے فرسودہ ذوق کی تسکین کا سامان فراہم کر لیا ہے کہ یہ آئت عصمت اہل بیت کرام پر دلالت نہیں کرتی تاہم وہ ان روایات کو قطعی طور پر صحیح اور درست تسلیم کرتا ہے جن میں سرکار رسالتمآب علیہ تحیۃ والثناء نے جناب حیدر کرار جناب فاطمۃ الزہرا اور جناب حسنین کریمین کو کمبل میں چھپا کر بارگاہ خداوندی میں عرض کی کہ یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں تو ان کی خوب خوب تطہیر فرمادے اور اس آئت کے مصداق یہی چاروں نفوس قدسیہ ہیں حالانکہ شان نزول کے اعتبار سے تمام امہات المومنین کو بھی شامل ہے۔

ابن تیمیہ پر ایک سوال

یہاں ہم ابن تیمیہ پر اسکی ذریت کی وساطت سے ایک یہ سوال کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس آئت کریمہ کا مطلب طہارت عصمت کے سوا جو بھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے وہ قوم کو بتا دیا جائے اور یہ کام ابن تیمیہ کی ذریت کو ہی کرنا ہوگا خاص طور پر عباسی کو یہ وضاحت کرنا چاہئے کہ اگر یہ آئت بقول تمہارے صرف حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں ہی ہو تو کیا یہ ان کی عصمت کی پاکیزگی اور طہارت پر دلالت کرتی ہے یا نہیں؟

کون بھولا تھا؟

ہم یہاں یہ بحث تو نہیں کریں گے کہ آئت تطہیر میں جناب حیدر کرار، جناب فاطمۃ الزہرہ اور جناب حسنین کریمین کو شامل کرنے والی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح ہے یا بناوٹی کیونکہ عباسی کا سب سے بڑا معتمد مصنف ابن تیمیہ اس کو درست اور قطعی طور پر صحیح مانتا ہے اور عباسی کا اسے سیاسی اغراض کی وجہ سے بنائی ہوئی قرار دینا محض یاوہ گوئی اور واضح جہالت ہے۔

لہذا قطعاً ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ ہم اس حدیث کے رجال پر بحث کرکے مضمون کو خواہ مخواہ طویل کریں۔ ہاں اگر ابن تیمیہ نے اہل بیت کی شان میں آنے والی دیگر روایات کی طرح اس کو بھی ضعیف اور وضعی وغیرہ بنا دیا ہوتا تو ہم یقیناً نقد و رجال سے بحث کرتے۔

چنانچہ اب ہم عباسی وغیرہ سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ آیات تطہیر کو نازل فرماتے وقت خداوند قدوس کو بھول لگی تھی منشائے خداوندی کو سمجھنے میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطا ہوئی تھی؟ معاذ اللہ

اور یہ بھی بتاؤ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لیکر اب تک کے تمام محدثین ومفسرین ان روایات کی جانچ پڑتال نہ کر سکنے کے جرم وار ہیں یا تمہارا ہی دماغ خراب ہے ہے کہ چودہ سو سال کے بعد تم پر روایت کی صحت اور عدم صحت کا القا شروع ہو گیا ہے؟

بدنصیب انسان نما وحشیو! کاش تم یہ ہی سوچ لیتے کہ منشائے قرآن کو صاحب قرآن سے اور مقصد وحی الٰہیہ کو مہبط وحی الٰہیہ سے زیادہ کوئی بھی نہیں جان سکتا خواہ وہ کتنا بھی بڑا عالم کیوں نہ ہو۔

کس قدر تعصب اور حیرت کی بات ہے۔ کہ قرآن رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا اور آیات کا مطلب تم سمجھاتے ہو۔ حضور علیہ السلام نے اسی وقت اپنے قرابتداروں کو اس میں شامل فرما لیا اور تم آج بتا رہے ہو کہ انہیں شامل کیا ہی نہیں جا سکتا۔

سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ میرے گھر والے ہیں اور تم گھروں کو مٹی اور لکڑی کے بنے ہوئے آج ثابت کر رہے ہو تمہارے پاگل پن کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو گی کہ تم حضور علیہ السلام کے نسبی قرابت داروں کو اہل بیت مان لینے سے بھی انکار کر رہے ہو۔

جبکہ ایسا گمان کر لینے سے سینکڑوں دیگر احادیث مبارکہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں گی جو اساس دین قرار پائی ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تعصب کی آگ میں جلنے والو! تمہاری عقلیں اس قدر ماؤف اور تمہارے دماغ یوں پراگندہ ہو چکے ہیں کہ تمہیں اپنا گھر جلتا ہوا بھی نظر نہیں آتا۔ اور

تمہیں کالی گھٹا کو بھی نہیں پہچاننا آیا!
نشیمن سے دھواں اٹھتا ہے تم کہتے ہو ساون ہے

بہر حال اب ہم اپنے قارئین کو مخاطب کرتے ہوئے یہ بتاتے ہیں کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی والا شان کو مع آپ کے عزت مآب شوہر اور مقدس بیٹوں کے آیت تطہیر میں شامل فرمایا اور یہ روایات قطعی طور پر درست ہیں اور محدثین و مفسرین نے اسے تواتر کے ساتھ نقل فرما کر یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ یہ روایت بالا اجماع صحیح ہے اور اس کا انکار سوائے کسی فاتر العقل دیوانے اور مجنون و مجہول کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔

اب آپ اس واقعہ کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں اس ضمن میں جو روائتیں کتب احادیث میں آئی ہیں وہ یہ ہیں۔

روایت نمبر 1

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آیۂ تطہیر کے متعلق جو روایت بیان فرماتی ہیں۔۔وہ یہ ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عن عا یشۃ قا لت خرج النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم غداۃ وعلیہ مرط مرحل من شعر
اسود فجاء الحسن بن علی فادخلہ ثم جاء
الحسین فدخل معہ ثم جاءت فا طمۃ فا د
خلھا ثم جآ ے علی فا دخلہ ثم قال انما یرید
اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر
کم تطھیرا ﴿مسلم وغیرہ﴾

ترجمہ

یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں
کہ ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے
اور آپ پر کالے بالوں کا مخطط کمبل تھا۔ جب واپس
آئے تو حضرت حسن بن علی آ گئے آپ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے انہیں کملی میں داخل فرمالیا اور پھر جناب
حسین علیہ السلام آئے تو وہ بھی ان کے ساتھ داخل ہو
گئے پھر سیدہ فاطمۃ الزھرا تشریف لائیں تو آپ نے
ان کو بھی داخل فرمالیا پھر حضرت علی آئے اور ان کو بھی
داخل فرمالیا۔ اور پھر فرمایا اے نبی کے گھر والو اللہ یہی
چاہتا ہے کہ تم سے ہر آلودگی درود کردے اور تمہیں
خوب پاکیزہ و صاف کردے۔

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روایت نمبر ۲

دوسری روایت اُمّ المؤمنین سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح مروی ہے۔

عن اُمّ سلمة رضی الله تعالیٰ عنها فی بیت نزلت انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت فدعا النبی صلی الله علیه وآله وسلم فاطمة وحسن وحسین فجعلنهم بکساء علی وخلف ظهره "ثم قال اللهم هولاء اهل البیتی فاذهب عنهم الرجس مطهرهم تطهیرا قالت ام سلمة انا معهم یا رسول الله؟ قال انت مکانک انت علی الخیر

اور ایک روایت میں یہ مزید ہے کہ

قالت ام سلمة فرفعت الکساء لادخل معهم فجزبه من یدی فقلت وانا معکم یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم؟

فقال انک من ازواج النبی صلی الله علیه وآله وسلم علی خیر

ترجمہ

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آیۂ تطہیر میرے گھر میں نازل ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وسلم نے جناب فاطمہ اور جناب حسنؑ و حسینؑ کو بلایا اور ان پر اپنی کملی اوڑھا دی پھر فرمایا۔ اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں تو ان سے ہر قسم کی آلودگی کو دور کر کے خوب پاکیزہ فرما دے حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی ان کے ساتھ ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے مکان پر رہو اور خیر پر ہو۔

دوسری زائد روایت کا ترجمہ یہ ہے

کہ حضرت ام سلمہ نے فرمایا میں نے اپنے ہاتھ سے کملی مبارک کا پلو اٹھا کر عرض کی کہ یا رسول اللہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں؟

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم نبی کی بیویوں میں سے ہو اور خیر پر ہو۔ اس سے پہلے کہ ہم مزید تفصیل پیش کریں چند کتابوں کے نام پیش کرتے ہیں جن سے یہ روایات اخذ کی گئی ہیں اگرچہ اس ضمن میں دیگر بھی بے شمار کتابوں کے نام گنوائے جا سکتے ہیں تاہم ان پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

مسلم شریف ج دوم ص ۲۸۴

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

❊ ترمذی ج دوم ص ۲۲۷ ❊

❊ المستدرک ج سوم ص ۱۴۶ ❊

❊ مشکوۃ شریف ج دوم ص ۶۴۰ ❊

❊ اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص ۶۸۱ ❊

❊ مظاہر حق جلد چہارم ص ۱۴۵ ❊

❊ جز ششم ص ۳۲۲ ❊

❊ مراۃ شریف ج ہشتم ص ۴۵۰ ❊

❊ خصائص کبریٰ ج دوم ص ۲۶۴ ❊

❊ مسند احمد ج دوم ص ۲۹۲ ج چہارم ص ۱۰۷ ❊

❊ اسد الغابہ ج سوم ص ۱۲ ج پنجم ص ۵۲ ❊

❊ مدارج النبوۃ ج دوم ۲۶۴ ❊

❊ صواعق محرقہ ص ۱۹۲،۴۳ ❊

❊ الاصابہ فی تمیز الصحابہ فی الصحابہ ج دوم ص ۵۰۳ ❊

❊ نزہتہ المجالس ج دوم ص ۲۲۲ ❊

❊ نوالابصار ص ۱۱۱ ❊

❊ اشرف المو بر ص ۱۲، ۱۶۔ ❊

❊ اسعاف الراغبین ص ۱۰۶ ❊

❊ مواہب الدنیہ ص ۴۳۴ ❊

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۞ الاستعیاب فی اسماء الاصحاب ج سوم ص ۳۷ ۞

۞ شجرۂ اولیاء ص ۴۷ ۞

۞ البدایہ والنہایہ ج ہشتم ص ۳۵ ۞

۞ تفسیر ابن جریر ج ۲۲ ص ۱۴۲ ۞

۞ تفسیر کبیر ج ششم ص ۴۶۵ ۞

۞ تفسیر ابن کثیر ج سوم ص ۴۶۳ ۞

۞ تفسیر خازن جز پنجم ص ۲۵۹ ۞

۞ تفسیر معالم التنزیل جز پنجم ص ۲۵۹ ۞

۞ تفسیر در منثور ج پنجم ص ۱۹۹ ۞

۞ تفسیر حسینی ج دوم ص ۱۴۱ ۞

۞ تفسیر روح المعانی ج ششم ص ۱۲۷ ۞

۞ تفسیر قرطبی ج ۱۴ ص ۲۲۶ ۞

اس مسئلہ پر مزید حوالوں کے لئے باری لاجواب تصنیف مشکل کشا ملاحظہ فرمائیں!

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آیت تطھیر میں کون کون شامل ھیں

بلاشبہ آیت تطہیر امہات المومنین کو بھی شامل ہے کیونکہ اس سے پہلی آیات میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں کا تذکرہ فرمایا ہے۔

یا یھا النبی قل لا زواجک ان کنتن تر دن الحیواۃ الدنیا و زینتھا فتعا لین امتعکن و اسر حکن سراحاً جمیلا وان کنتن تر دن اللہ و رسول اللہ والدار الآ خرۃ فان اللہ اعد للمحسنت منکن اجرا عظیما ینساء النبی من یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضعف لھا العذاب ضعفین وکان ذالک علی اللہ یسیرا ومن یقنت منکن للہ ورسولہ و تعمل صا لحا نؤتھا اجرھا مرتین و اعتد نا لھا رزقا کریما ینساء النبی لستن کا حد من النساء ان اتقیتن فلا تخضعن با لقول فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولہ معروفا و قرن فی بیو تکن ولا تبرجن تبرج الجا ھلیۃ الا ولیٰ واقمن الصلوٰۃ و اتین الز کواۃ واطعن اللہ ورسولہ انما یرید اللہ لیذ ھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھر کم تطھیرا۔

﴿سورۃ احزاب آیت نمبر ۲۸ تا ۳۳﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترجمہ

اے نبی اپنی بیویوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی بہار کو مقصود رکھتی ہو تو آؤ تو میں تمہیں کچھ متاع ﴿دنیوی﴾ دے دلا کر خوبی کے ساتھ رخصت کروں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عالم آخرت کو مقصود رکھتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نیک کرداروں کے لئے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے اے نبی کی بیویو جو کوئی تم میں سے مبینہ خواہش کا ارتکاب کرے گی تو اسے دوہری سزا دی جائے گی اور یہ اللہ کے لئے بالکل آسان ہے اور جو کوئی تم میں سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرماں بردار رہے گی اور اچھے عمل کرتی رہے گی تو اس کا دوہرا اجر دیں گے اور ہم نے اس کے لئے ایک عمدہ نعمت تیار کر رکھی ہے۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو جبکہ تم تقوی اختیار کر رکھو تو تم گفتگو میں نرمی ﴿نزاکت﴾ مت اختیار کرو کہ ﴿اس سے﴾ ایسے شخص کو جس کے دل میں خرابی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

﴾برا﴿ خیال پیدا ہونے لگتا ہے۔ اور قاعدے کے
مطابق خود کو مت دکھاتی پھرو اور نماز کی پابندی رکھو اور
زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کا اور اس کے رسول کا حکم مانو اللہ تو
بس یہی چاہتا ہے کہ اے ﴾نبی کے﴿ گھر والو تم سے
آلودگی دور رکھے اور تم کو خوب نکھار دے۔

یا اھل البیت کیوں؟

یہ ہیں وہ تمام آیات اور ان کا ترجمہ جو آئت تطہیر کے ساتھ منسلک ہیں ہم ان میں کوئی ایک آیت نقل کر کے بھی موقف بیان کر سکتے تھے مگر اس سے وہ وضاحت نہ ہوسکتی جو ہم بیان کرنا چاہتے ہیں۔

چونکہ آیت تطہیر کی وہ تفسیر جو امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے عباسی کو قطعاً منظور نہیں اور وہ تفسیر اسے اس لئے نا منظور ہے کہ آیت تطہیر سے پہلے آنے والی پانچوں آیات میں محض حضور سرور دو عالم کی ازواج مطہرات کا ذکر ہے اس لئے چھٹی آیت کا رخ کسی دوسرے کی طرف پھر جانا خلاف قاعدہ ہے چنانچہ ہم ان آیات خمسہ کی روشنی میں عباسی وغیرہ قسم کے سرپھروں پر ایک سوال کریں گے کہ ان آیات مبارکہ میں خداوند تعالیٰ جلّ مجدہ الکریم، نے حضور سرور کائنات علیہ السلام کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہ کا ذکر فرماتے وقت ہر جگہ پر وہی صیغہ استعمال فرمایا ہے جو عورتوں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے لئے مخصوص ہے مگر آیۃ تطہیر میں اس کے برعکس وہ صیغہ استعمال فرمایا ہے جو مردوں کے لئے بولا جاتا ہے۔

پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

کنتن امتعکن اسر حکن

اور دوسری تیسری آیت میں ارشاد خداوندی ہے

کنتن منکن اور لھا العذاب

اور چوتھی پانچویں اور اس آیت میں ہے

منکن اجرھا لھالستن تقیتن بیو تکم تبرجن

یہ تمام صیغے تانیث کے ہیں مگر آیت کا وہ حصہ جو آیۃ تطہیر کے نام سے موسوم ہے اور ان آیات سے ملحق ہے اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک بار بھی مونث کا صیغہ استعمال نہیں فرمایا بلکہ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں عنکم الرجس یطہرکم تطہیرا اور یہ دونوں صیغے محض جمع مذکر کے لئے ہی استعمال ہو سکتے ہیں جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس سے پہلے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کا جہاں جہاں بھی ذکر کیا ہے آپ کی بیویوں ہی کہ نام سے کرتے ہوئے ازواجک اور یا نساء النبی کے لفظ استعمال فرماتے ہیں اور یہاں ان کے بجائے یا اھل البیت کہہ کر خطاب کیا ہے اگر ان الفاظ یا اہل بیت میں خاص حکمتیں پوشیدہ نہ ہوتیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ یہاں بھی یا نساء النبی اور یا ازواج النبی کے اشارے سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بشارت تطہیر دے سکتے تھے۔

مفسرین محدثین کرام نے اس جملہ کی متعدد حکمتیں اور وجوہات بیان فرمائی ہیں جن کی تفصیل کی یہ مختصر کتاب متحمل نہیں ہوسکتی۔تاہم جمہور کا مذہب یہ ہے یہ آیت کریمہ سرکار دو عالم کی ازواج مطہرات کو بھی شامل ہے اور جناب حسنین کریمین اوران کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس آیت تطہیر میں شامل ہیں چنانچہ امام نبھانی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس مقام پر یہی فرماتے ہیں کہ یہ آیت فریقین پر مشتمل ہے اور اگر صرف ازواج مطہرات کے لیے ہوتی تو مذکر کے صیغوں کی بجائے مونث کے صیغے آئے ہوتے۔

والجمهوران المراد من اهل البيت فی الآ ئة ما يشتمل الفريقين مع عملا بجميع الا د لة قوله عنكم ويطهركم ولو كان المراد النساء خاصة لكان عنكن ويطهركن۔

﴿اشرف المؤبد ص ۱۵﴾

جمہور کے اس فیصلہ کے ساتھ عباسی وغیرہ کو اختلاف ہوتو ہو مگر حقیقت قطعی طور پر یہ ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تفسیر خود اپنے عمل سے واضح کر دی اور خداوند قدوس کے یا اہل البیت کے اشارہ کی وسعت کا جاتے ہوئے اپنی صاحبزادی مکرمہ سیدۃ النساء العلمین جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جنابِ حیدر کرار رضی اللہ عنہ اور جنابِ حسنین کریمین رضی اللہ عنہ کو بلا کر اپنی منقوش عبائے پاک میں لے کر بارگاہ رب العزت میں دعا فرمائی کہ یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے ارجاس کو دور ہی رکھنا ہے۔ اور اس دعا میں سوائے ان چاروں نفوس قدسیہ کے اور کوئی بھی شامل نہیں کیونکہ آپ نے اپنی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے استفسار پر بھی یہی ارشاد فرمایا کہ تم آل عبا میں شامل نہیں ہو بلکہ اپنے مقام پر ہو اور خیر پر ہو۔

ہم نے قارئین کو مضمون کی طوالت سے بچانے کے لئے کتابوں کے صفحے وغیرہ لکھ دینے پر ہی اکتفاء کر لیا ورنہ اگر تمام کتابوں کی عبارتیں اور مباحث نقل کی جائیں تو یہ مضمون ہزاروں صفحات سے بھی متجاوز ہو سکتا ہے حقیقت یہ ہے کہ آئت تطہیر میں سے کسی ایک مشہور محدث نے بھی انکار نہیں کیا بلکہ سب نے یہی لکھا ہے کہ یہ آل عباء کو شامل ہے۔

چنانچہ حافظ ابن کثیر نے بھی یہی لکھا ہے۔

وقد رو عن عا ئشة وام سلمة امی المو منین ان
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
استعمل علی الحسن والحسین وامها وابیها
فقال اللهم هو لاء اهل البیتی فاذهب عنهم الر
جس وطهر هم تطهیرا۔

﴿البدایة والنهایة ج ۸ ص ۳۵﴾

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترجمہ

علاوہ ازیں خاص طور پر سمجھنے کی یہ بات ہے کہ جس طرح مردوں کی ضمیر سے نازل ہونے والی آیت میں ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شامل ہونا سرکار دو عالم کا خاصہ ہے اسی طرح صاحبزادیٔ رسول اور ان کے بیٹوں اور شوہر کا شامل ہونا بھی سرور دو عالم کا خاصہ ہے۔

اور یہ امر جمہور فقہا کے نزدیک بھی مسلم ہے کہ اگرچہ اولاد کا انتساب اپنے باپ کی طرف ہوتا ہے تاہم یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ ہے کہ آپ نے اپنے بیٹی کی اولاد کو اپنی طرف منسوب فرمایا۔

وقد ذکر الفقها من خصائصه صلی الله علیه وآله وسلم انه ینسب الیه اولاد بنا ته.

﴿الحاوی الفتاویٰ﴾

اور جب کسی آیت کی تفسیر خود صاحب قرآن نے بیان فرما رکھی ہو تو آج چودہ صدیاں بعد کسی سرپھرے کے پیٹ میں بل اٹھنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔

آیت تطہیر کے متعلق بالوضاحت اور وجدانی بحث دیکھنا ہو تو ہماری تصنیف البتول کا مطالعہ کریں اور انہی الفاظ پر یہ بیان ختم کیا جا رہا ہے کیونکہ مثلاً شیان حق کے لئے یہ استدلال بھی کافی ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام حسین سے منسوب غلطیاں

اب جبکہ ثابت ہو چکا ہے کہ امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام آیتِ تطہیر میں شامل ہیں تو اس نصِ قرآنی کے بعد عباسی وغیرہ کے پاس ایسی کون سی دلیل باقی ہے جس کے ماتحت وہ شہزادۂ گلگوں قبا کو لالچی ضدی خاطی جھگڑالو اور معاذ اللہ بیعت یزید نہ کرنے کے جرم میں جاہلیت کی موت مرنے والا اور جہنمی وغیرہ کہہ سکیں۔

قرآن میں ارشادِ خداوندی ہے کہ محبوبؐ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ آپ کے اہل بیت سے ہر قسم کی آلودگی کو دور کر دے۔

حضور سرورِ دو عالم حضرات حسنین علیہ السلام اور ان کے والدین کو کملی مبارک میں چھپا کر بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے ہیں یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں تو ان سے ہر آلودگی کو دور رکھ کر انہیں خوب پاکیزہ فرما دے۔

ان نصوص کی موجودگی میں امام عالی مقام کی شانِ اقدس پر حرف گیری کرنا کفرِ صریح اور دینِ اسلام سے برگشتگی نہیں تو اور کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یرید اللہ یعنی اللہ کا یہ ارادہ ہے کہ تمہیں ارجاس سے پاک کر دے تو کیا اللہ تعالیٰ کا ارادہ فرما لینا ہی کافی نہیں ہے جبکہ کسی بھی کام کے پورا ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کا ارادہ فرما لینا ہی کافی ہے اور اس پر قرآن کی گواہی ہے کہ۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اذا ارا د الله شیاء کن فیکون ۔ ادھر یرید اللّٰہ ہے ادھر اراد اللہ

ہے کہا اور ہو گیا۔

اور پھر اس بشارت خداوندی کے بعد مستزاد یہ کہ سید الانبیاء حضور پر نور احمد مجتبیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسین علیہ السلام کو کملی میں لے کر بارگاہ خداوندی میں عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ میرے اہل بیت ہیں ان سے ارجاس و آلودگی کو دور رکھ ۔ تو کیا امام الانبیاء علیہ تحیۃ والثنار کی یہ مبارک دعا شرف قبولیت کو پہنچی کہ نہیں؟

کیا کوئی مسلمان یہ گمان کر سکتا ہے کہ محبوب خدا کی دعا قبول نہیں ہوئی جبکہ آپ سے بڑھ کر دونوں عالم میں کوئی مستجاب الدعوات پیدا ہی نہیں ہوا۔

رجس کیا ھے

اب یہ دیکھنا ہے کہ وہ رجس کیا ہے جس سے اس خانودہٗ تقدیس وعظمت کو علیحدہ رکھا گیا تو اس کے متعلق بھی طویل ترین مباحث ہمارے سامنے موجود ہیں مختصر یہ کہ

قال ابن عطیۃ والرجس اسم یقع علی الاثم والعذاب وعلی النجاسات

وقال امام نوی : قیل ھو شک وقیل العذاب و قیل الاثم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقال الزهری:۔ الرجس اسم لکل مستقذر من عمل وغیرہ

﴿اشرف الموبد ص ۱۱﴾

ابن عطیہ کہتے ہیں رجس کا وقوع ہے اوپر گناہوں کے عذاب کے اوراوپر نجاستوں کے۔

امام نووی کہتے ہیں کہ کہا رجس شک کو اور کہا عذاب کو اور کہا گناہ کو زہری کہتے ہیں کہ رجس اعمال وغیرہ کے تمام گناہوں کا نام ہے نیز اہل لغت کا اس پر اتفاق ہے کہ رجس کے معنی۔ پلیدی، گناہ کفر اور ہر برا کام ہے

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رجس عمل شیطان ہے اور ہر وہ کام ہے جو رضائے الٰہی کے خلاف ہو اور رجس شک اور برائی کو کہتے ہیں۔

وقال ابن عباس یعنی عمل الشیطان ما لیس للّٰہ فیہ رضا وقیل الرجس الشک وقیل السوٓء

﴿خازن ج ۵ ص ۲۱۱ معالم ج ۵ ص ۲۱۱﴾

بہر حال یہ مسلمہ امر ہے کہ رجس گناہ اور برائی اور ہر اس کام کو کہتے ہیں جو رضائے خدا کے خلاف ہو اور یہ قرآن وحدیث کی نصوص سے ثابت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کو رجس سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مکمل طور پر علیحدہ کر کے طاہر اور مطہر فرما دیا ہے۔

کہاں ہے عباسی اور اسکی تے چاٹنے والا ابن یزید اور سلیمان جو بتائے کہ کیا ایسی عظیم المرتبت ہستی کے کسی اقدام کو جرم وخطا کا نام دیا جا سکتا ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ ان کی موت معاذ اللہ جاہلیت کی موت اور خودکشی کے مترادف ہے۔

حسین تو محفوظ ھیں

کیا ایسی برگزیدہ شخصیت کو جسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خالق کائنات نے گناہوں سے محفوظ فرما دیا ہو یہ کہا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی والدہ کو بھی فرما دیا تھا کہ بیٹی نیک اعمال کر لو پھر حسین علیہ السلام کس شمار وقطار میں ہے۔

ہمیں تو حیرت ہے کہ یہ نام نہاد محققین کا ٹولہ یا تو اسلام کا قلادہ گردن سے اتار پھینکنا چاہتا ہے یا پھر یہ لوگ بالکل ہی اندھے ہو چکے ہیں اور انہیں محبت یزید پلید نے بصارت وبصیرت سے قطعی طور پر محروم کر دیا ہے

کیا تاریخ اسلام کو تابناک بنانے کا یہی طریقہ باقی رہ گیا تھا کہ اسلام کی اعلیٰ ترین اقدار کو جرم وگناہ اور خطائے اجتہادی کا نام دے دیا جائے تو عیسائی مورخوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نواسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھنا بھی غلط قرار دے دیا جائے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس سے بڑھ کر بددیانتی اور اسلام کے منافی قرار دے دیا جائے گیا

تم یہ سمجھتے ہو کہ امام حسین علیہ السلام کو آیت تطہیر میں تو اسۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شامل نہ بھی کرو تو جب بھی آپ کی تقدیس وعظمت وہی مینارہ نور رہیں جہاں تک تمہاری خرافات کی رسائی نہیں ہو سکتی۔

خارجیوں کا استدلال

تم یہ استدلال پیش کرتے ہو کہ یزید خلیفہ برحق تھا اسکی اطاعت ضروری امر تھا اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق جو امیر کی اطاعت سے نکل گیا اور اسکی بیعت کیے بغیر مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا۔اور تم یہ بھی کہتے ہو کہ ایسی موت مرنے والا دوزخی ہے اس لئے اس کی لاش کو بغیر دفن کیے چیلوں گدھوں اور کتوں کے لئے چھوڑ دو۔

ہم پوچھتے ہیں کہ ان روایات کا اطلاق امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام پر کر کے تم کافر ہوئے کہ نہیں؟

یاد رکھو کہ جو شخص شہزدۂ رسول کے متعلق اس قسم کا گمان بھی کرے وہ دین اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جس طرح تیر نشانے سے نکل جاتا ہے اور تم صرف یہ کہ ارتکاب کر چکے ہو بلکہ بدترین کافر ہو چکے ہو اور یہ ہم اپنی طرف سے نہیں کہتے بلکہ یہ نص قرآنی سے ثابت ہے کہ اگر کوئی شخص بہتان کفر باندھے جو کافر نہیں تو اس کا کفر اسی پر لوٹ آتا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تم کہتے ہو حسین علیہ السلام کس شمار و قطار میں ہے اور اس کی موت جاہلیت کی اور دوزخیوں کی موت ہے معاذ اللہ وہ باغی تھا اور شریعت میں ایسے باغی کی لاش کو دفنانا منع ہے اور اسے چیلوں اور کتوں کے لئے چھوڑ دینا چاہیئے۔ معاذ اللہ۔ اور پھر خود کو مسلمان بھی سمجھتے ہو اور اہل سنت ہونے کے بھی دعویدار ہیں۔ کیا حسین علیہ السلام کا تذکرہ اس انداز سے کرنا سنت رسول ہے بدنصیبو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو حسین علیہ السلام کی آمد پر خطبہ چھوڑ کر منبر سے اتر آتے تھے حسین علیہ السلام کو کاندھے پر بٹھا کر ان کے ہاتھوں میں اپنی والیل زلفیں پکڑا کر ان کا گھوڑا بن جاتے تھے اور نعم الراکب ھذہٖ فرماتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو فرماتے تھے جس نے حسین علیہ السلام سے لڑائی کی اس نے ہم سے لڑائی کی تو تم حسین علیہ السلام سے لڑنے والے کو پیدائشی جنتی کہہ رہے ہو تم خود کو اہل سنت کس طرح کہہ سکتے ہو جبکہ تمہارا مسلمان ہونا ہی مشکوک ہو چکا ہے۔ توبہ کے دروازے تو بند نہیں لیکن تمہارا توبہ کی طرف لوٹ آنا اب ممکن نہیں رہا کیونکہ دشمن آل رسول کو اللہ توبہ کی بھی توفیق نہیں دیتا۔

دلیل پر دلیل

بہر حال ہم تمہاری ان خرافات کا بار بار اعادہ کرنا بھی گناہ سمجھتے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس لئے تمہارے استدلال کو توڑنے کے لئے صرف اشاروں اور کنایوں سے ہی کام لیں حقیقت یہ ہے کہ جو روایات تم لوگوں نے امام حسین علیہ السلام کے خلاف استعمال کی ہیں وہ سب کی سب تو یزید پلید کی ناجائز امارت پر شاہد عدل ہیں کیونکہ

امام عالی مقام شہزدۂ رسول صلی علیہ وآلہ وسلم سید امام حسین علیہ السلام کا یزید کی بیعت کرنا اس امر کی واضح ترین دلیل ہے کہ یزید کی حکومت عندالشرع قطعی طور پر غلط تھی۔

اور یہ اس طرح کے اگر امارت یزید پلید درست ہو تو اس کی بیعت امام حسین علیہ السلام کے لئے ضروری تھی ورنہ آپ کی موت جاہلیت اور جہنمیوں کی موت ہوتی۔

مگر امام حسین علیہ السلام کی موت نہ جاہلیت کی موت ہے اور نہ جہنمیوں کی موت ہے نہ باغیوں کی موت اور نہ مجرموں کی موت بلکہ آپ کی موت شہادت کی موت ہے شریفوں اور مجاہدوں کی موت ہے ایمانداروں اور جنتیوں کی موت ہے نہ صرف جنتیوں کی موت بلکہ جنت کے سرداروں کی موت ہے اس لئے کہ حسین علیہ السلام کو تو تاجدار مدینہ اور صاحب شریعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچپن میں ہی جنت کے جوانوں کی سرداری کا تاج پہنا رکھا ہے۔

کیا اس سے بڑھ کو بھی دیوانگی کی کوئی اور صورت ہو سکتی ہے کہ جس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

برگزیدہ ہستی کو اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت کے جوانوں کا سردار کہے اس کی موت کا معاذ اللہ جہالت کی موت کہا جائے اور جس کی شہادت کا تصور کر کے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنسوؤں کی برسات کر دی ہو اسے باغی اور خاطی قرار دے دیا جائے۔

یہ حدیث

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال
الحسن والحسین سید الشباب اھل الجنۃ

﴿ترمذی جلد دوم ص ۲۲۷﴾

﴿ابن ماجہ ص ۱۱﴾

﴿البدایہ والنہایہ جلد ہشتم ص ۲۵﴾

﴿مسند احمد جلد سوم ص ۶۴، ۸۲ جلد پنجم ص ۳۹۱﴾

﴿مشکوۃ شریف جلد دوم ص ۲۴۵﴾

﴿اشتعہ للمعات جلد چہارم ص ۶۹۶﴾

﴿الاصابہ جلد اول ص ۳۲۹﴾

﴿استیعاب جلد اول ص ۳۷۵﴾

﴿مراۃ شرح مشکوۃ جلد ہشتم ص ۴۷۵﴾

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس واضح ترین فرمان اقدس کے بعد کہ حضرات حسن و حسین علیہام السلام جنت کے جوانوں کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سردار ہیں کسی سرپھرے کا ان پر بغاوت وغیرہ کا الزام لگانا محض جہالت اور حقائق سے گریز ہے جنت کی سرداری اس شخص کو کیسے مل سکتی ہے جو ولی اللہ بھی نہ ہوں اور دنیاوی جاہ وجلال کا متوالا بھی ہو دنیاوی حکومت کا بھوکا بھی ہو اور سرکش و باغی بھی ہو لیٹرا اور ڈاکو بھی ہو دوسروں کا حق بھی چھینتا پھرتا ہو دین میں فتنے بھی پیدا کرتا پھرے اور بزرگوں کا کہا بھی نہ مانے۔

اب یا تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا امام حسین علیہ السلام کے متعلق خارجیانہ تصورات لغو اور باطل ہیں اور یا پھر یہ کہنا پڑے گا کہ معاذ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیش نظر بنت اور جنت کے جوانوں کی سرداری کا کوئی معیار نہیں تھا اور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک غلط آدمی کے لئے یہ اعزاز عظیم مقرر کردیا ہے معاذ اللہ کیونکہ جنت کے نوجوانوں کی سرداری کا خلعت کوئی معمولی اعزاز تو نہیں جو ہر شخص کو عطا ہو جاتا یہ تو اسے ہی مل سکتا تھا جو اس کا اہل ہو اپنے غلاموں سے ہر خوبی میں بہتر و برتر ہو اس کا تقویٰ و طہارت اور اس کی عبادت و ریاضت ان سب سے بڑھ کر ہو جن کا وہ سردار ہے یہی نہیں بلکہ یہ اعزاز تو صرف اسی ہستی کو مل سکتا ہے جس نے دوسرے سب لوگوں سے بڑھ کر آخرت کو دنیا پر ترجیح دے رکھی ہو۔

اور اس کا کردار مکمل طور پر بے داغ اور ہر دنیاوی آلائش سے پاک ہو۔

اگر سرکار دو عالم کا یہ فرمان درست ہے تو پھر یہ عقیدہ رکھنا پڑے گا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ جناب امام حسین علیہ السلام کا چلنا، پھرنا، اٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا، ہر کام اور ہر بات رضائے الٰہی کے تابع اور منشائے خداوندی کے عین مطابق ہے

تعصب کی عینک

ہم اس امر کا متعدد بار اظہار کر چکے ہیں کہ معاندین سبط رسول بصارت و بصیرت سے قطعی طور پر محروم ہو چکے ہیں اور انہیں کچھ نہ کچھ نظر آتا بھی ہے تو وہ تعصب اور بددیانتی کی عینک کا صدقہ ہے ورنہ یہ کیسے ممکن تھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک مشروط فرمان مغفرت کے پیش نظر یزید کو پیدائشی جنتی، صحابہ کا امام، صحابہ کا امیر امجاہد اعظم فاروق ثانی امیر المومنین امام المجاہدین یگانۂ روزگار اور رشد و ہدایت کا آفتاب محدث و فقیہہ اور عابد و زاہد بنا کر پیش کیا جاتا اور جس کے متعلق حضور آقائے نامدار تاجدار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نوجوان جنت کی سرداری کی بشارت دی ہو اسے سراپا جرم و خطا اور سزاوار جہنم تک کہہ دیا ہو بس یہ سارا کمال تعصب کی جنوں خیزی کا عطا کردہ ہے۔

ورنہ شہزادۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں تو اس قدر صراحت کے ساتھ صحیح تر روایات کا ذخیرہ موجود ہے کہ جس کے اظہار کے لئے سینکڑوں صفحات بھی کم ہیں بہر حال ہم ان میں سے چند روایات ہدیہ قارئین کرتے ہیں تاکہ حق و باطل کا واضح امتیاز ہو جائے یزیدیوں نے اس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقدس ذات پر حرف گیری کی ہے جس کے متعلق دل میں ذرہ برابر بھی برا گمان آ جائے تو ایمان کا جنازہ نکل جاتا ہے۔

مقامِ حسین نگاہ رسولؐ میں

قارئین دو روایات ملاحظہ فرما چکے ہیں جن میں امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام کا آیۂ تطہیر میں شامل ہونا اور نوجوانان جنت کا سردار ہونا صحیح احادیث کی صورت میں ثابت ہے اب آپ اس سلسلہ میں مزید روایات ملاحظہ فرمائیں۔

ہم تم سے تم ہم سے

حضرت یعلیٰ ابن مرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسین علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں حسین علیہ السلام سے ہوں اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرمائے جو حسین علیہ السلام سے محبت کرے حسین علیہ السلام اسباط میں سے ایک سبط ہیں عربی متن ہے۔

عن یعلیٰ بن مرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسین علیہ السلام منی وانا من الحسین احب اللہ من احب حسینا حسین علیہ السلام سبط من الاسباط۔

﴿نور الابصار صفحہ ۱۱۹﴾

﴿ترمذی شریف جلد دوم ص ۲۴۲﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

﴿مشکوٰۃ جلد دوم ص ۶۹۲﴾

﴿اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص ۵۹۵﴾

﴿البدایہ والنہایہ جلد ہشتم ص ۲۰۶﴾

کیا دنیا کا کوئی خارجی یہ ثابت کر سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قسم کا کوئی عظیم اعزاز یزید بدبخت کے لئے بھی مقرر فرمایا ہو۔

حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نواسے کو یہ بھی فرماتے ہیں حسین علیہ السلام ہم سے ہیں اور یہ اعزاز بھی دیتے ہیں کہ ہم حسین علیہ السلام سے ہیں یہی نہیں بلکہ محبانِ حسین علیہ السلام کو بشارت دیتے ہیں کہ جو میرے حسین علیہ السلام محبت کرے خدا تعالیٰ اس سے محبت کرے اور یہی نہیں بلکہ آپ فرماتے ہیں حسین علیہ السلام اسباط میں سے ایک سبط ہیں۔

شارحین حدیث نے سبط کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سبط وہ درخت ہے جس کی جڑ ایک اور شاخیں لاتعداد ہوں حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کو اس لئے اسباط کہا گیا ہے کہ ان سے آپ کی بہت زیادہ نسلِ مبارک چلی اور اس کا ذکر خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرح فرمایا

وقطعناھم اثنتا عشر اسباطاً"

اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کے طور پر ان کا متعدد بار ذکر اسباط ہی کے نام سے کیا ہے یہی وجہ تھی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے نواسے کو سبط کہہ کر پکارا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسلِ پاک کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کثرت کے ساتھ امام حسین ہی سے چلنا تھا۔ رئیس المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

اسباط جماعت وفرزندان یعقوب علیہ السلام واسباط از بنی اسرائیل چناچہ قبائل از عرب وسبط بالتحریک دراصل ورختے کہ اوراشاخہائے بسیار باشدوبیخ دے یکے وتسمیہ حسین علیہ السلام بہ سبط اشارون است بانکہ منشعب میگرد واز نسل دے خلق کثیر۔

﴿اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۶۹۵﴾

بہر حال سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت امام حسین علیہ السلام کو اپنی ذات سے منسوب کرنا اس پر دلالت کرتا ہے کہ حسین علیہ السلام کی شان میں کسی قسم کی بدگوئی براہ راست رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کے مترادف ہے۔

والہانہ محبت

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روائت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ اتنے میں جناب حسن اور جناب حسین رضی اللہ عنھما تشریف لائے انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں زیب تن فرما رکھی تھیں۔ اور وہ چلتے چلتے گر پڑتے تھے ﴿ان کو گرتے دیکھا تو امام الانبیاء سرورِ کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چھوڑ دیا اور منبر سے نیچے اتر آئے اور ان دونوں کو گود میں اٹھا لیا اور اپنے سامنے بٹھا کر ارشاد فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہاری اولاد اور تمہارے مال آزمائش ہیں ہم نے ان دونوں بچوں کو گرتے دیکھا تو ہم صبر نہ کر سکے حتیٰ کہ ہم نے اپنی بات قطع کرتے ہوئے ان کو اٹھا لیا۔ متن یہ ہے۔

عن بریدة قال کان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یخطبنا اذ جاء الحسن و الحسین علیهما قمیصان احمر ان یمشیان ویعثران فنزل رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم من المنبر فحملهما ووضعهما بین یدیه ثم قال صدق الله انما اموالکم واولادکم فتنة نظرت الی هذین الصبیین یمشیان و لیعثران فلم اصبر حتی قطعت حدیثی ورفعتهما

﴿ترمذی جلد دوم ص ۲۲۱﴾

﴿مشکوٰۃ جلد دوم ص ۲۴۲﴾

﴿البدایة والنهایة جلد هشتم ص ۲۰۵﴾

﴿ابو داؤد "لمعات" اشعة اللمعات" جلد چهارم ص۲۹۵ نسائی مسند احمد﴾

یہ ہے سرکار دوعالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والہانہ محبت اپنے نواسوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے کہ ان کو گرتے دیکھا تو خطبہ چھوڑ دیا۔ جن مقدس ہستیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت ومحبت کا یہ عالم ہو جنہیں حضور اپنی اولاد کہہ کر قرآن کی آیت سے استدلال قائم کریں ان کے مقابلہ میں یزید پلید کی قصیدہ خوانی کرنا بے حیائی نہیں تو اور کیا ہے۔

آنسو رسولؐ کے

سیدہ ام الفضل بنت حارث زوجۂ عباس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے آج رات ایک بھیانک خواب دیکھا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا ہے؟

عرض کی حضور بہت ہی خطرناک ہے۔ آپ نے فرمایا وہ کیا ہے عرض تو کرو تو انہوں نے عرض کی کہ میں نے دیکھا جیسے آپ کے جسم انور کا ٹکڑا کٹ کر میری گود میں آ گیا ہے۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے اچھا خواب دیکھا ہے انشاء اللہ میری بیٹی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہ کے گھر لڑکا پیدا ہوگا اور وہ تمہاری گود میں رہے گا۔

چنانچہ جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہ کے گھر صاحبزادہ پیدا ہوا اور رسول اللہ کے فرمان کے مطابق میری گود میں رہتا اور پھر میں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بچے کو آپ کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گود میں دیا اور ذرا سا خیال ہٹ جانے کے بعد جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ آپ رو تے کیوں ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ہمیں جبریل نے آکر خبر دی ہے کہ میرے بیٹے کو میری امت شہید کرے گی ہم نے پوچھا کہ اس کو؟

تو اس نے کہا۔ تو پھر جبریل نے وہاں کی سرخ مٹی بھی ہمیں لا کر دی۔ متن یہ ہے۔

عن ام الفضل بنت الحارث انها رخلت علیٰ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فقالت یا رسول الله انی رائت حلما منکر اللیلة قال ما هو؟

قالت انه شدید قال وما هو قالت رائت کان قطعة من جسدک قطعت ووضعت فی حجری فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم روئت خیر اتلـه فاطمة انشاء الله غلاما یکون فی حجرک فولدت فاطمة الحسین فکان فی حجری کما قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قد خلت یوما علی رسلو الله صلی الله علیه وآله وسلم فو ضعمته فی حجری ثم کانت منی التفافة فاذا عینا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم تهریقا ن الدموع قالت فقلت یا نبی الله بابی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انت وامی مالک؟

قال اتانی جبریل علیه السلام فاخبرنی ان

امتی ستقتل ابنی هذا فقلت هذا؟

قال نعم واتانی بتربته حمراء

﴿المستدرک جلد سوم ص ۱۷۷﴾

﴿مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۶۹۲﴾

﴿مرأۃ جلد ہشتم ص ۴۹۱﴾

﴿ما ثبتۃ بالسنۃ ص ۲۳۹﴾

﴿اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص ۷۰۰﴾

﴿مسند احمد جلد اول ص ۸۵﴾

﴿جلد سوم ص ۲۴۲، ص ۲۶۵، جلد ششم، ص ۶۹۴﴾

ان آنسوؤں کی قیمت

قارئین اندازہ فرمائیں کہ جس شہزدہ کونین کی شہادت مبارکہ کا تصور کرتے ہو بھی تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمانِ مبارک سے آنسوؤں کے ساتے پھوٹ نکلیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ جس کی شہادت کی خبر دینے کے لئے جبریل کو مامور فرمائیں اسے عام لوگوں میں شمار کرنے کا کیا جواز ہے اور اس شہادت عظمیٰ کو ایک اتفاق حادثہ کس طرح قرار دیا جاسکتا ہے جس کا ازل سے ہی اس قدر اہتمام اللہ تعالیٰ نے کر رکھا ہو۔

ہمیں تو ان لوگوں کی عقلوں پر افسوس ہو رہا ہے جو یہ باور کرانے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے درپے ہیں کہ امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام کو فلاں جلیل القدر صحابی نے کوفہ جانے سے روکا اور آپ کے فلاں رشتہ دار نے اس فتنہ انگیزی سے منع کیا اور آپ کو فلاں نے ہاتھ جوڑ جوڑ کر سمجھانے کی کوشش کی مگر آپ اپنی ضد پر اڑے رہے آپ کوفہ والوں کے خطوط فخریہ طور پر لوگوں کو فرماتے اور ہر قیمت پر یزید کیخلاف محاذ آرائی کے منصوبہ کو محض حب جاہ کے لئے پورا کرنے پر تلے ہوئے تھے اور آپ نے معاذ اللہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے امت کو فتنوں میں مبتلا کرنے کے لئے فتنوں کا دروازہ کھول دیا۔

اس قسم کے تاثرات پھیلانے والے لوگوں کو محققین کی صف میں شمار کرنا انصاف و دیانت کی گردن پر چھری پھیرنا نہیں تو اور کیا ہے ہم پوچھتے ہیں کہ مخبر صادق اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت کے آنسوؤں کی یہی قدر و قیمت ہے کہ ان کے امتی ہونے کا لیبل بھی چہروں پہ چپکایا جائے اور انکی دی ہوئی خبروں کا بھی تمسخر اڑایا جائے۔

جس شہادت کی خبر اللہ تبارک وتعالیٰ نے بذریعہ جبریل امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے ظہور سے پچاس برس پہلے بھیج رکھی تھی اسے کسی بھی بڑے سے بڑے صحابی کے مشورے سے کس طرح ملتوی کیا جا سکتا تھا۔ اور امام حسین علیہ السلام یہ جانتے ہوئے بھی کہ مشیت الٰہیہ کا پروگرام کیا ہے اپنے سفر سے رک جانا کس طرح گوارا کر سکتے تھے؟

اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وسلم ایک فتنہ انگیز، باغی لٹیر اور ضدی انساب کی شہادت کے تصور سے بے شما خستہ رو دیئے تھے اور حیرت سے جبریل پر سوال کرتے تھے کہ میرے اس بیٹے کی شہادت کی خبر دے رہے ہو جو میری گود میں ہے۔

حقیقت یہ کہ جس رسول مقدس کا ہر سانس رضائے الٰہی کے تابع ہو وہ کسی باغی اور لٹیرے کی موت پر غم کے آنسو ہرگز نہیں بہا سکتا تھا اور وہ بھی اس صورت میں کہ اس واقعہ کے ظہور میں آنے سے نصف صدی پہلے۔

اور پھر جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سرزمین کوبلا کی سرخ مٹی پیش کرنا اور دیگر روایات کے مطابق اس کو سونگھ کر آپ کا فرمانا کہ اس سے کرب و بلا کی بو آتی ہے انتہائے غم نہیں تو اور کیا ہے جس کی موت کے تصور سے امام الانبیاء کی آنکھیں چھلک جائیں اور غم کے پہاڑ ٹوٹ جائیں اسے مجرم اور باغی کے نام سے یاد کرنے والوں کو شرم آنی چاہئیے اس لئے کہ شہزدہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادت میں نقائص تلاش کرنا تاجدار مدینہ کے آنسوؤں کی توہین جن کے ایک قطرے کی قیمت دونوں جہانوں کی دولت بھی کم ہے اور خاص طور پر یاد رکھنے کی یہ بات ہے کہ یہ روائت صحیح کتب احادیث میں آئی ہے اور محدثین نے اس کی صحت پر ہر دور میں مہر تصدیق ثبت کی ہے اور یہ ہرگز ایسی روائت نہیں جسے شیعوں کی من گھڑت قرار دیا جائے اور نہ ہی اسے ابومخنف اور طبری کا سہارا لے کر کذب وافترا کا پلندہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ محبت یہ پیار

﴿۱﴾ ابوالحسن بن ضحاک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لعاب اس طرح چوس رہے تھے جیسے کوئی شخص کھجور کو چوستا ہے۔

وروی ابو الحسن بن الضحاک عن ابی
ہریرۃ قال رائت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یمتص لعاب الحسین کما یمتص
الرجل التمرۃ

﴿نور الابصار ص ۱۳۹﴾

﴿۲﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ کو اہل بیت میں سب سے زیادہ کون پیارا ہے تو آپ نے فرمایا حسن اور حسین اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے فرماتے کہ میرے بیٹوں کو میرے پاس لاؤ اور پھر ان کو سونگھتے اور اپنے ساتھ لپٹا لیتے۔

عن انس قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ای اھل بیتک احب الیک قال
الحسن والحسین وکان یقول لفاطمۃ ادعیلی
ابنی فیشمھما ویضمھما الیہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

﴿ترمذی جلد دوم ص ۲۲۷﴾

﴿مشکوٰۃ جلد دوم ص ۶۹۳﴾

﴿اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص ۶۹۵﴾

﴿مرأۃ جلد ہشتم ص ۴۷۸﴾

﴿صواعق محرقہ ص ۱۹۲﴾

عن ابی هریرة ان النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم جلس فی المسجد فقال این لکع فجاء الحسین یمشی حتی سقط فی حجره فجعل اصابعه فی لحیة رسول الله صلی اللّٰه علیه وآله وسلم فمه ای الحسین فا دخل فاه فی فیه ثم قال اللهم انی احبه فاحبه واحب من یحبه

﴿نور الابصار ص ۱۳۹﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ نے فرمایا بچہ کہاں ہے پس جناب حسین علیہ السلام چلتے ہوئے آئے اور آپکی گود میں بیٹھ گئے اور اپنی انگلیاں نانا جان کی ریش مبارک میں پھیرنے لگے اور پھر حسین علیہ السلام نے اپنا منہ کھولا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے منہ میں اپنی زبان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں اپنی زبان بارگاہ خداوندی میں دعا کی کہ یارسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس سے محبت کرتا ہوں تو
بھی اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔

اسی طرح ابوہریرہ کی دوسری روائت میں ہے کہ امام حسین علیہ السلام کو حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھوں مین پکڑ کر پہلے ان کے پاؤں دکھے اور پھر اپنے سینے پر رکھ کر بوسہ دیا اور دعا فرمائی کہ یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہو تو بھی اس سے محبت کر۔

عربی متن یہ ہے۔

علیہ وآلہ وسلم وھو آخذ بکفی حسین وقد
ماہ علی قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم وھو یقول ترق عین بقۃ قال فرقی الغلام
حتی قضع قدمیہ علی صدر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم قال لہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
افتح فاک ثم قبلہ ثم قال اللھم احبہ فانی
احبہ

﴿الاستعیاب جلد اول ص ۳۸۲﴾

کیوں سنوگھتے تھے

تاجدار عرب و عجم امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے نواسوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے یہ والہانہ پیار ہم ہم سے کس بات کا اقتضا کرتا ہے یہ نام نہاد محققین کو سوچ بتانا چاہئیے۔

جن سے تاجدار انبیاء کی محبت کا یہ عالم ہو کہ ان کو دیکھے بغیر آپ بے قرار ہو جائیں اور یہ ارشاد فرمائیں کہ میرے بیٹوں کو لاؤ اور ان کو سونگھ کو سینے سے لپٹا لیں ان سے بغض رکھنا محبت رسول کی توہین و تنقیص نہیں تو اور کیا ہے حضور تو فرماتے ہیں کہ مومن ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ ہم کو ماں باپ اولاد اور تمام جہان سے زیادہ محبوب رکھے اور تو وہی ہو سکتا ہے جا کی ہر ادا کو محبوب رکھا جائے چہ جائے کہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تنقید کی جائے اور محبت محبوب میں نقائص تلاش کئے جائیں۔

جس کے لعاب ذہن کو محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبریا چاہتے ہیں اس کے خمیر کی پاکیزگی اور مطہرای طہارت کا انکار کس طرح کیا جاسکتا ہے کیا حضور امام الانبیاء اپنے شہزدوں کو بچے سمجھ کر سونگھتے تھے نہیں بلکہ آپ تو اپنے نواسوں سے اجساد اطہر میں بسی ہوئی جنت کی خوشبوؤں کو سونگھتے تھے عام بچوں کو سونگنے کا کیا جواز ہے سونگھا تو اسے جاتا ہے جس میں خوشبو ہو۔

محبت ھی محبت

یہی نہیں بلکہ حسین علیہ السلام تاجدار انبیاء کے پاس آتے تو والہانہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنی گود کھول دیتے اور حسین علیہ السلام نانا کی آغوش میں بیٹھ کر آپ کی ریش مبارک سے کھیلنا شروع کر دیتے نواسہ کی معصومانہ نگاہوں پر نانا کو اس قدر پیار آتا کہ آپ ان کے منہ میں اپنی زبان ڈال دیتے اور پھر دعا فرماتے یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت کر جو اس سے محبت کرے۔

میزان قائم کر دیا

اور پھر تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک میزان قائم فرما دیا تاکہ حسنین علیہ السلام کریمین سے محبت کرنا دراصل ہم سے محبت کرنا ہے اور ان سے بغض وعداوت رکھنا حقیقت میں ہم سے دشمنی رکھنا ہے اور ان کی محبت ہماری محبت اور ان کی دشمنی ہماری دشمنی ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روائت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی حسن و حسین علیہ السلام سے محبت کرتا ہے وہ ہم سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے۔

عن ابو هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من احب الحسن والحسين فقد احبني ومن ابغضهما فقد ابغضي

﴿ابن ماجہ ص ۱۱﴾

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

﴿مسند احمد جلد دوم ص ۵۳۱،۵۳۲﴾

﴿ترمذی جلد دوم ص ۲۴۱﴾

﴿مشکوٰۃ جلد دوم ص ۴۶۵﴾

﴿اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص ۲۹۲﴾

﴿مراۃ جلد ہشتم ص ۴۷۶﴾

اور پھر اس مسئلہ کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی ہماری بیٹی فاطمۃ الزہرا اور ان کے شوہر حیدر کرار اور ان کے بیٹوں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما اجمعین سے صلح رکھے گا اس کی ہمارے ساتھ صلح ہے اور جو انکے ساتھ لڑائی کرے گا اس کی ہمارے ساتھ لڑائی ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں آتا ہے۔ کہ

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ نظر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی علی والحسن والحسین والفاطمہ فقال انا حرب لمن حاربکم سلم لمن سالکم

﴿البدایہ والنہایہ جلد ہشتم ص ۳۵، ص ۲۰۵﴾

﴿صواعق المحرقہ ص ۱۸۷﴾

﴿اشعۃ اللمعات ج چہارم ص ۶۹۱﴾

﴿ترمذی شریف ج دوم ص ۲۴۹﴾

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

﴿مرأۃ جلد ششم ص ۴۶۹﴾

﴿مشکوۃ شریف جلد دوم ص ۶۴۲﴾

جہنم کا راستہ

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فیصلہ فرما رکھا ہے کہ بغض حسین علیہ السلام جہنم میں داخلے کی دلیل ہے۔ سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسنؑ و حسینؑ میرے بیٹے ہیں جس نے ان سے محبت کی اس نے ہم سے محبت کی جس نے ہم سے محبت کی اس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی اور جس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی وہ جنت میں داخل ہوا۔

اور جس نے حسنؑ و حسینؑ سے بغض رکھا اس نے ہم سے بغض رکھا جس نے ہم سے بغض رکھا اس نے اللہ تعالیٰ سے بغض رکھا۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ سے بغض رکھا وہ جہنم میں داخل ہوا۔

ان سلیمان قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الحسن والحسين ابنائي من احبهما احبني ومن احبني احبه الله ومن احبه الله دخل الجنة ومن ابغضهما ابغضني ومن ابغضني ابغضه ومن ابغضه ادخله النار۔

﴿المستدرک للحاکم جلد سوم ص ۱۶۶﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کتب احادیث میں اس قسم کی روایات مزید کئی طریقوں سے بھی مو جود ہیں جن میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے پیارے محبوب حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جناب حیدر کرار جناب فاطمۃ الزہرا جناب حسن اور جناب حسین علیہم السلام کی محبت کو اپنی ذاتی محبت کے نام سے موسوم کیا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ مقدس میں بار بار دعا فرمائی ہے کہ یا اللہ میں حسین علیہ السلام سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور تو ان سے بھی محبت کر جو ان سے محبت کرے۔

امام حسین علیہ السلام کی شخصیت کی عظمت کے لئے یہ معمولی بات نہیں ہے کہ امام الانبیاء ان کے لئے خدا تعالیٰ سے بھی محبت طلب کرتے ہیں اور مخلوق خدا کے لئے بھی یہ معیار قائم کرتے ہیں۔ کہ میرے نواسے سے محبت کرو گے تو خدا بھی تم سے محبت کرے گا۔

کیونکہ حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دعائیں یقیناً شرف قبولیت کو پہنچ چکی ہیں اور یقیناً خدا تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے محبوب سے محبت فرماتا ہے۔

ان روایات کی روشنی میں قطعی وضاحت ہو جاتی ہے کہ امام حسین سے محبت کرنا عین منشائے خدا و رسول ہے اور ان سے بغض و عداوت رکھنا عین خدا و رسول کے ساتھ بغض و عداوت رکھنا ہے ان سے صلح خدا اور رسول سے صلح اور ان سے جنگ کرنا اللہ اور رسول سے جنگ کرنے کے مترادف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے۔

اب دشمنان حسین علیہ السلام اور حامیانہ یزید علیہ السلا کو فیصلہ کر لینا چاہیے کہ حسین علیہ السلام کسی شمار وقطار میں ہے کہ نہیں۔

تم کہتے ہو حسین علیہ السلام راہ حق سے بھٹک کر یزید کے مقابلہ میں آئے تھے مگر رسول برحق ان کی محبت کو اپنی محبت اور ان کی دشمنی کو اپنی دشمنی سے موسوم کرتے ہیں۔

تم کہتے ہو یزد کو اپنی حکومت کے تحفظ کے لئے ایسا اقدام ضروری تھا کہ حکومت کے باغیوں اور سرکشوں کے سر قلم کر دیے جائیں۔

مگر حضور سرور دو عالم فرماتے ہیں جس نے حسین کے ساتھ صلح رکھی اس کی ہمارے ساتھ صلح ہے اور جس نے حسین کے ساتھ جنگ کی اس نے ہمارے ساتھ جنگ کی تو اس صورت میں حسین علیہ السلام سے جنگ کرنے اور کرنے والوں کی وقالت کرنا جہنم کا راستہ نہیں تو اور کیا ہے؟

کسی بھی شخص کے مسلمان ہونے کے لئے سب سے ضروری امر یہ ہے کہ وہ اپنی پسند چھوڑ کر رسول کی پسند کو ترجیع دے اور اپنی رضا کو خدا اور رسول کی رضا کے تابع کر دے یہ کہاں کی مسلمانی ہے کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ اور اس کا محبوب پسند کرتا ہو۔ اور اس سے محبت کرتا ہو اس سے خود بھی اظہار تنفر کیا جائے اور دوسروں کو بھی درس نفرت دیا جائے۔

امام حسین محبوب خدا کے محبوب ہیں ان سے مبالغے کے ساتھ بھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محبت جائز ہے۔ چہ جائیکہ ان پر الزام تراشیوں اور بہتانوں کا نام خدمت اسلام اور تحقیق رکھ دیا جائے اسلام کے نام پر تحقیق کرنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اسلام کے مسلمہ اصول وضوابط کو پامال کرتے ہوئے بنیاد تحقیق رکھی جائے۔ اور پھر تحقیق بھی تو ہو دامن میں تو بے ایمانی اور بددیانتی کے سوا کچھ بھی نہیں تحقیق کیا ہے؟

عبارات کو قطع برید کرنے اور سو فیصدی کذب سرائی کا نام تحقیق کب ہو سکتا ہے یہ تو بس توشۂ جہنم اور جھوٹی شہرت کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔

تم نے شبیر علیہ السلام پر طعن و تشنیع کے تیر برسا کر شبیر کے نانا کو واضح طور پر ازیت دی ہے۔ حضور سرور عالم کا ارشاد ہے کہ جس نے ہمارے ایک بال کو بھی ازیت دی اس نے ہمیں ایذا دی۔ اور حسین علیہ السلام تو جو ر کے گوشت کے ٹکڑا ٹکڑا ہیں حسین علیہ السلام کی شان میں گستاخیاں کر کے ان کو ایذا دینے والو تم نے در حقیقت اللہ کے رسول کو ایذا دی ہے جب کے اللہ ورسول کو ایذا دینے والوں پر قرآن نے لعنت فرمائی ہے۔

ان الذین یؤذون اللّٰہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الد
نیا والآخرۃ واعد لھم عذابا مھینا

﴿الاحزاب ۵۷﴾

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہیں ان پر اللہ لعنت کرتا ہے۔ دنیا و آخرت میں ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے

دو پھول محمد عربی کے

تاجدار انبیاء علیہ تحیۃ والثناء اپنے شہزادوں جناب سیدنا حسن علیہ السلام اور جناب سیدنا حسین علیہ السلام کو فرماتے تھے کہ یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں چنانچہ یہ روایت متفق علیہ صحیح اور تواتر سے ثابت ہے۔

عن ابن عمر رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال ان الحسین هما ریحانتی من الدنیا بعض روایات میں هے ریحا نتای من الدنیا۔

﴿ترمذی شریف جلد دوم ص ۲۴۰﴾

﴿بخاری شریف جلد اول ص ۵۳۰﴾

﴿مسند احمد حدیث ج ۲ ص ۵۵۷۷﴾

﴿البدایۃ والنھایۃ جلد ہشتم ص ۲۰۵﴾

﴿مشکوٰۃ ج ۲ ص ۶۴۱﴾

﴿نور الابصار ص ۱۴۰﴾

مندرجہ وبالا روایت سینکڑوں کتب احادیث و سیر میں موجود ہے چونکہ بخاری ان لوگوں کے لئے مسلمہ کتاب ہے اس لئے زیادہ حوالہ جات

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

درج نہیں کئے گئے دیکھنا تو یہ ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس مقدس ہستی کو اپنا پھول کہیں اس کو پامال کرنے والوں اور انکے وکلا و جوازین کا حشر کیا ہوگا؟

جن کے دامن یزیدیت کے کانٹے سجے ہوئے ہیں وہ قیامت کے دن رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کس منہ سے جا کر طالب شفاعت ہونگے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گل رعنا کی دلآویزیوں اور رعنائیوں تحریروں کے سائے پھیلانے والے ہرگز اس کے حقدار نہیں کہ انہیں مسلمان سمجھا جائے ان کو مسلمان خیال کرنا بھی توہین اسلام ہے۔

یہ تصوراتی دلیل نہیں کہ امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام کو اذیت دینا رسول اللہ کو اذیت دینے کے مترادف ہے بلکہ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کیونکہ حضور سرور کائنات کو آپؑ سے جس قسم کی والہانہ محبت ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کو نواسے کی خوشی سے خوشی اور غم سے غم حاصل ہو اور اس کے متعلق بیشتر شواہد کتب احادیث و سیر میں موجود ہیں

چنانچہ حضرت زید بن ابی زیادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ مبارک سے نکلے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک سے گزرنے لگے تو آپ نے امام حسین علیہ السلام کے رونے کی آواز سنی تو آپ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مجھے اس کے رونے سے تکلیف ہوتی ہے۔

عن زید بن ابه زیادة قال خرج رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلممن بیت عائشة فمر علی بیت فاطمة فسمع حسینا یبکی فقال الم تعلمی ان بکاؤه یو ذینی

نور الابصار ص ۱۳۹

بہر حال یہ ایک فیصلہ شدہ امر ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چلتی پھرتی محبت کا نام حسن اور امام حسین علیہما السلام ہیں اور محبت رسول سے محبت کرنا عین ایمان اور محبت رسول سے بغض صریح منافقت ہے

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرما رکھا ہے کہ جس نے ہماری عترت کو ستایا اس پر اللہ تعالیٰ کا شدید غضب ہوگا۔

متن یہ ہے۔

اشتتد غضب اللّٰه علیٰ من اذانی فی عترتی

ذوق جبریل

امام عالی مقام علیہ السلام بچپن میں اپنے برادر مکرم امام حسن علیہ السلام کے ساتھ اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کشتی کر رہے تھے تو حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امام حسن کو مخاطب کر کے فرمایا حسن پکڑ لو جناب فاطمۃ الزھرا نے عرض کی یا رسول آپ چھوٹے کے مقابلہ میں بڑے کی حق حمایت کیوں فرماتے ہیں؟

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو آپ نے فرمایا بیٹی حسین علیہ السلام کو جبریل کہہ رہے ہیں کہ حسین علیہ السلام کو پکڑ لو چنانچہ کتب احادیث میں یہ روائے اس طرح مرقوم ہے۔

اصبرح احسن والحسین بین یدی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ایها حسن فقالت فاطمة یا رسول الله تستنهض الکبیر علی الصغیر فقال صلی الله علیه وآله وسلم هذا جبریل یقول ایها خذا الحسن۔

اے بعض روایوت میں یہ لفظ ھی حسنؑ بھی آیا ہے

﴿الاصابہ تمیز الصحابہ، از ابن حجر عسقلانی جلد اول ص ۳۳۱﴾

﴿شواھد النبوۃ ص ۳۰۲﴾

﴿نزھۃ المجالس جلد دوم ص ۲۲۲﴾

﴿نور الابصار ص ۱۳۹﴾

﴿خصائص کبریٰ جلد دوم ص ۲۶۵﴾

﴿اشرف المؤبد ص ۴۳﴾

یہ اعزاز عظیم

قرۃ العین بتول اور سبطین رسول جناب حسنین کریمین کی بچپن میں اس کشتی کے پس منظر اور پیش منظر کو اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو دونوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہزادوں کی شان و عظمت کا جو اس واقعہ سے ظہور ہوتا ہے اس کا لگا کا سا عکس یہ ہے کہ خداوند قدوس جل وعلیٰ کو ان کی مقدس حیات طیبہ سے ایک خاص لگاؤ اور گہرا شغف تھا۔ ورنہ کشتیاں تو اس عالم انسانیت میں کروڑوں بچوں نے کھیلی ہونگی مگر ایسا شاید ہی کوئی برگزیدہ اور توجہاے الیہہ کا مورد بنا ہو جس کے کھیل کود میں دلچسپی لینے کے لئے جبریل علیہ السلام کو بھیجا گیا ہو اور یک بھائی کو شہنشاہ کون ومکان سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کشتی لڑاتے ہوں اور دوسرے کو رسول الملائکہ اور مقام سدرہ کے مکین حضرت جبریل امین علیہ السلام زور ید الٰہی کے جوہر دکھانے پر ابھار رہے ہوں

بہر حال سیّدنا امام حسین علیہ السلام کی تربیت کا ہر دور منشائے ایزدی کے عین مطابق اور آپ کا فعل عین رضائے الٰہی کے بالع اور آپ کا ہر قول ترانِ مصطفیٰ علیہ السلام کا عکس جمے ہے امام حسین علیہ السلام کے اقوال وافعال پر تنقید و جرح براہ راست ارادۂ خداوندی کی تکذیب اور ذوق مصطفائی و مرتضائی کی توہین کرنے کے مترادف ہے۔

قطعی طور پر صحت مند روایات کے مطابق امام حسین علیہ السلام کے شرف وافضلیت پر اس قدر جواز موجود ہے کہ اس کو حطیہ تحریر لانے کے لئے ہزاروں صفحات بھی متحمل نہیں ہو سکتے اس لئے فی الحال ان چند روایات کو درج کرنے پر اکتفا کرتے ہو۔ یہ ایک مسلمہ اصول کے مطابق چند ایسی روایات ہدیہ قارئین کرتے ہیں جن کی روشنی میں معلوم ہو جائے گا کہ مسلمانوں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے لئے پیروی حسین علیہ السلام کرنا ضروری ہے یا ان کے مقدس افعال و اقوال پر غیر مسلموں کی طرح جرم کرنا راہ صواب ہے۔

تعین اھل بیت

ہم اس بحث میں نہیں الجھیں گے سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کے اہل بیت میں کون کون لوگ شامل ہیں اس لئے کہ یہ فیصلہ شدہ امر ہے کہ آپ کی ازواج مطہرات بھی اہل بیت میں سے ہیں اور یہ بھی واضح ہے کہ آپ نے اولاد عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو بھی اپنے اہل بیت کے لقب سے ملقب فرمایا۔ اور یہ بھی طے شدہ امر ہے کہ آپ نے حضرت اسامہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہما کو بھی اہل بیت میں شامل فرما لینے کا ارشاد فرمایا۔

محدثین کرام اہل بیت میں شامل ہونے والی تمام مقتدر ہستیوں کے متعلق قطعی وضاحت کر رکھی ہے کہ علماء در تطبیق ایں اقوال و توجیہہ ایں اطلاقات گفتہ اندر کہ بیت سہ است بیت نسب و بیت سکنیٰ و بیت ولادت ازواج مطہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل سکنیٰ اند و اطلاق اہل بیت بر زنان مرد اخص و اعرف است بحسب عرف و عارف و اولاد شریف آنحضرت اہلبیت ولادت اند و بیت نسب پس بنو ہاشم اولاد عبدالمطلب اہل بیت پیغمبر است از جہت نسب و اولاد۔ ﴿اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۶۸۱﴾

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس عبارت سے صاف طور پر واضح ہے کہ نسلی اہل بیت صرف آپ کی اولاد پاک ہے ویسے بھی یہ ایک اصولی بات ہے جس سے انکار کا کائی جواز نہیں۔

اہل بیت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاروں مقدس صاحبزادیاں جناب سیدہ زینب جناب سیدہ رقیہ جناب سیدہ ام کلثوم جناب فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہن اور تینوں صاحبزادے جناب سیدنا طیب جناب سیدنا طاہر جناب سیدنا ابراہیم صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین اور ان کی تمام اولاد پاک شامل ہے اور ان میں ہی جناب فاطمۃ الزہرا تمام اولاد جناب امام حسن و حسین کریمین جناب زینب ام کلثوم اور رقیہ اور ان کی اولاد بھی بلاشبہ اسی زمرۂ مقدس میں شامل ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام

یہ بھی اہل بیت ہیں

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عام طور پر نسلی اہل بیت میں جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا ان کے شوہر اور ان کی اولاد ہی کا ذکر کیوں کیا جاتا ہے۔ چونکہ ان افراد اربعہ سے مسلمانوں کے ایک طبقہ کو گہری عقیدت ہے اس لئے ان چاروں کی افضلیت میں جو روایات کتب احادیث میں شامل ہیں وہ خوارج ونواصب کے نزدیک نہ صرف یہ کہ محل نظر ہیں بلکہ یہ عقیدت مند طبقہ کی اپنی ایجاد ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چنانچہ ابن تیمیہ اور اس کے ہمنواؤں نے ایک فارمولا تیار رکھا ہے کہ خود مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر استدلال قائم کرو اور خود ہی ان تمام روایات کو وضعی اور من گھڑت قرار دے دو۔

حالانکہ ان کا یہ مکروہ فارمولا محدثین کی پوری جماعت نے انصاف و دیانت کے خلاف قرار دیا ہے کیونکہ یہ محض تصوراتی مفروضہ ہے جس کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں اور خوارج کے اس مفروضہ کے برعکس جو نا قابل تردید حقیقت ہے وہ یہ ہے کہ امہات المؤمنین میں صرف دو ازواج رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سلسلہ اولاد چلا ایک کا اسم گرامی جناب سیدہ خدیجۃ الکبریٰ ہے اور دوسری کا جناب سیدہ ماریہ قبطیہ مرکز الذکر ام المومنین سے صرف ایک صاحبزادے سیدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ متولد ہوئے اور اٹھارہ یا سولہ مہینے کی عمر مبارک میں ہی وصال فرما گئے۔

اپنے اس صاحبزادہ مکرم کی وفات پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو ہاتھوں پر اٹھا کر آنسو بہاتے رہے اور یہ بھی فرمایا کہ اگر یہ میرا بیٹا زندہ رہتا تو ہم اس کی والدہ کے تمام خاندان والوں کا جزیہ معاف فرما دیا دیتے اور پھر فرمایا کہ میرے اس بیٹے کو عام شیر خوارگی ہی میں جنت الفردوس میں بلا لیا گیا ہے اب اس سے دودھ پلانے اور دایہ کے فرائض جنت کی حوریں انجام دیں گی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیوں اور کیسے

قارئین اس واقعہ سے جان گئے ہونگے کہ حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی مقدس اولاد سے کس قدر والہانہ محبت تھی۔

بہر حال اس مقدس شہزدے کے علاوہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اولاد پاک ام المؤمنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ سلام الل علیہا کے بطن مبارک سے تھی اور اس اولاد پاک میں سے جناب قاسم وعبداللہ جن کا لقب مبارک طیب و طاہر رضی اللہ عنہما سے بچپن ہی میں راہئ جنت الفردوس ہو گئے۔

اور پھر اسلام کے ابتدائی دور ہی میں جناب سیدہ رقیہ جناب سیدہ ام کلثوم اور جناب سیدہ زینب سلام اللہ عنہن بالترتیب رمضان المبارک سنہ ۲ھ شعبان سنہ ۹ھ اور مؤخر الذکر سنہ ۸ھ کو وصال فرما کر ساکن جنت الفردوس ہو گئیں جناب سیدہ امامہ بنت زینب سلام اللہ علیہا آپ کے وصال کے بعد حیات تھیں اور جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے عقد مبارک میں آئیں ان کے بطن مبارک سے ایک صاحبزادی پیدا ہوئیں مگر جلد ہی اللہ کو پیاری ہو گئیں بلا شبہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب امامہ رضی اللہ عنہا سے بے حد شفقت فرماتے تھے اور ان کو آپ نے جناب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کا وہ ہور جو انہیں حضرت خدیجہ الکبریٰ نے جہیز میں دیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھی بے انتہا شفقت اور بڑی محبت سے عطا فرمایا۔

یہ سب کچھ بتانے کا مقصد یہ ہے کہ حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی تمام تر اولاد سے والہانہ محبت تھی اور ہر فرد اہل بیت پر کمال شفقت فرماتے دتھے بلکہ اپنی اولاد سے محبت کرنا حضور سرور دو عالم کی سنت مبارکہ ہے اور یہ جذبہ محبت اولاد ہی تھا جس کی وجہ سے تاجدار مدینہ امام المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا جناب حسنین کریمین اور جناب حیدر کرار رضی اللہ عنہم اجمعین سے خصوصی محبت فرماتے تھے اگرچہ واقعات طور پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اولاد کے طور پر آپ کی اہل بیت میں شامل نہیں ہو سکتے تھے مگر اس میں حکمت یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبہ محبت اولاد کی تکمیل کا ذریعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہی تھے یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمام انبیاء کی اولاد ان کی پشتوں سے چلی مگر میری اولاد پشت علی سے چلے گی۔

نسل قائم رہنا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم ترین خواہش بھی تھی اور کفار مکہ کے آپ کو نسل کٹے یعنی ابتر کہنے کے طعنوں کا جواب بھی یہی وجہ تھی کہ آپ نے اپنے مخصوص اختیارات وتصرفات کے پیش نظر جناب علی مرتضیٰ کو بھی اپنے نسبی اہل بیت میں شامل فرمالیا اگرچہ اولاد عبد المطلب ہونے کی وجہ سے آپ پہلے بھی اہل بیت رسول کے ہی ایک فرد تھے مگر یہ اعزاز قطعی طور پر حضور سرور دو عالم کا خاصہ ہے جیسے دوسری قسم کے اہل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیت میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو شامل فرمالیا۔

تیری توصیف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام کی جو تصویر قرآن و حدیث کی نصوص صریحہ کی صورت میں نقاش ازل نے کھینچ رکھی ہے اس کا ابھی خاکہ ہی قارئین کے سامنے پیش کیا گیا ہے اور ابھی خارجیوں کے متعدد اعتراضات کے جوابات بھی تشنۂ تکمیل ہیں مگر کتاب کی ضخامت پوری ہوگئی لہٰذا دیگر تمام مضامین سے روشناسی کے لئے آپ کی شہید ابن شہید حصہ سوم کا انتظار کرنا پڑے گا انشاء اللہ العزیز پوری کوشش کی جائے گی کہ یہ صحیفہ نور جلد ہی طبع ہو جائے، صائم چشتی،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

متن و ترجمہ صحیح بخاری شریف
مترجم
استاذ العلماء شیخ الفضلاء
حضرت مفتی محمد ابراہیم حنفی چشتی
جعل اللہ اخراہ خیرا من اولاہ
مکمل 3 جلدیں
قیمت فی ... روپے
محدث کبیر کے قلم سے صحیح بخاری کا رواں، شستہ با محاورہ اور تحقیقی ترجمہ: خوبصورت کتابت، عمدہ طباعت

صحیح مسلم شریف متن و ترجمہ
مکمل 3 جلدیں
قیمت ... روپے
تصنیف
امیر المسلمین فی الحدیث
امام ابو الحسین مسلم بن حجاج القشیری
ترجمہ
ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

تاریخ میں اپنی نوعیت کی پہلی معلومات سے بھرپور فکر انگیز بصیرت افروز سوچ کے نئے
واحد منفرد شرح دور کرنے اور فکر کو طاقت پرواز دینے والا نسخہ کیمیا
جامع المنقول والمعقول جامع الفروع والاصول
ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ
فیوضات جہانگیری شرح صحیح بخاری
المعروف بہ جمال الحدیث
قیمت فی جلد 330 روپے

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کی تقریباً 300 تصانیف سے، خوذ
(3663) احادیث و آثار اور (555) افادات رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ
جامع الاحادیث
مرتب
مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی
صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف
مکمل 10 جلدیں قیمت ... روپے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سنن دارمی

- جو احادیث نبویہ کا قدیم اور مستند ذخیرہ ہے۔
- جو صحابہ کرام کے فتاویٰ کا اہم ماخذ ہے۔
- جو تابعین و تبع تابعین کی آراء سے مزین ہے۔
- جو امام دارمی کی زندگی بھر کی ریاضت کا نچوڑ ہے۔

امام دارمی

- جو امام مسلم، ترمذی، ابوداؤد اور نسائی کے اُستاد ہیں۔
- جن کی وفات پر امام بُخاری بہت روئے تھے۔
- جنہیں "ابن حبان" نے "حفاظ متقین" میں سے ایک قرار دیا ہے۔
- جنہیں "ذہبی" نے "رکن من ارکان الدین" کہہ کر خراج تحسین پیش کیا ہے۔

دارمی شریف (مترجم)

- جس کا ترجمہ آسان، عام فہم، رواں اور سلیس ہے۔
- جس میں ۲۰ دیگر کُتب حدیث کے حوالے سے تخریج شامل ہے
- جس کے آخر میں "رواۃ حدیث" کی مکمل فہرست موجود ہے۔
- جو باطنی انوار و معارف کے ہمراہ ظاہری دلکشی و رعنائی سے بھی آراستہ ہے

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas